بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (الآیہ)

جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اُس نے اللہ کا حکم مانا ،

(ترجمہ کنز الایمان)

مِشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

جلد دوم

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

(مترجم بخاری شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فرید بک سٹال - ۳۸ اردو بازار، لاہور ۲

فہرست مضامین مشکوٰۃ المصابیح مترجم، جلد دوم

كِتَابُ الْبُيُوْعِ ——— ١٢- تجارت کا بیان

بَابُ الْكَسْبِ وَطَلَبِ الْحَلَالِ

٢٢٥- کمانا اور رزقِ حلال تلاش کرنا

پہلی فصل

٢٦٣٩ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ أَنْ يَّأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی نے اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے اور بیشک اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی کھایا کرتے تھے۔ (بخاری)

٢٦٤٠ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَّإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَّمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَّمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَّغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور نہیں قبول فرماتا مگر پاک کو اور بیشک اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو اسی بات کا حکم فرمایا ہے جس کا رسولوں کو حکم دیا تھا یعنی فرمایا: اے رسولو! پاک چیزوں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو (۲۳:۵۱) اور فرمایا: اے ایمان والو! پاک چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں روزی دی (۲:۱۷۲) پھر ایک آدمی کا ذکر فرمایا جو طویل سفر کرتا ہے بال بکھرے ہوئے اور غبار آلودہ ہیں، اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے: اے رب! اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام اور اسے حرام غذا کھلائی جاتی ہے۔ بھلا اس کی التجا کیسے قبول کی جائے۔ (مسلم)

٢٦٤١ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا جبکہ آدمی پروا نہیں کرے گا کہ وہ جو حاصل کر رہا ہے وہ حلال سے ہے یا حرام سے۔ (بخاری)

٢٦٤٢ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَّا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقٰى

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں

الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا اِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۴۳ / ۵ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۴۴ / ۶ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۴۵ وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۶۴۶ / ۸ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهٗ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ۔

جانتے۔ جو مشتبہ چیزوں سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو مشتبہ امور میں پڑا وہ حرام میں پھنس جائے گا جیسے چرواہا چراگاہ کے نزدیک چرائے تو خطرہ ہے کہ اس میں جا چرے آگاہ رہو کہ ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے خبردار ہو جاؤ کہ اللہ کی چراگاہ حرام امور ہیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ جسم میں ایک لوتھڑا ہے۔ وہ ٹھیک رہے تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار رہو کہ وہ دل ہے۔ (متفق علیہ)۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کتے کی قیمت پلید ہے۔ زانیہ کی کمائی پلید ہے اور پچھنے لگانے والے کی کمائی پلید ہے۔ (مسلم)۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا اور زانیہ کی کمائی سے اور کاہن کی فیس سے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون کی قیمت سے منع فرمایا اور کتے کی قیمت اور زانیہ کی کمائی سے نیز لعنت فرمائی ہے سود کھانے والے، کھلانے والے، گودنے والی، گدوانے والی اور تصویر بنانے والے پر۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم کو فتح کے سال مکہ مکرمہ میں فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اور اس رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت کو حرام فرما دیا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! مردار کی چربی کے متعلق کیا ارشاد ہے کیونکہ وہ کشتیوں پر ملی جاتی ہے اور اس کے ساتھ کھالیں چکنائی جاتی ہیں اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں۔ فرمایا نہیں، وہ تو حرام ہے۔ پھر اس کے ساتھ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ جب اللہ نے ان پر ان کی چربی حرام کی تو وہ اسے پگھلا لیتے، پھر اسے فروخت

۲۶۴۷ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[9] قَالَ قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْھِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْھَا فَبَاعُوْھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالٰی یہود کو غارت کرے کہ جب اُن پر چربی حرام کی گئی تو وہ اُسے پگھلاتے اور فروخت کر لیا کرتے (متفق علیہ)

۲۶۴۸ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[10] نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

۲۶۴۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَیْبَۃَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[11] فَاَمَرَ لَہٗ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَّاَمَرَ اَھْلَہٗ اَنْ یُّخَفِّفُوْا عَنْہُ مِنْ خَرَاجِہٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ابو طیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو آپ نے اسے ایک صاع کھجوریں دینے کا حکم فرمایا اور اُس کے مالکوں سے فرمایا کہ اُس کے ٹیکس میں کمی کر دیں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۶۵۰ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[12] اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلْتُمْ مِّنْ کَسْبِکُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِّنْ کَسْبِکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیِّ اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلَ الرَّجُلُ مِنْ کَسْبِہٖ وَاِنَّ وَلَدَہٗ مِنْ کَسْبِہٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پاک تمہارا وہ کھانا ہے جو تمہاری کمائی سے ہو اور بیشک تمہاری اولاد بھی کمائی سے ہے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) نیز ابو داؤد اور دارمی کی روایت میں ہے کہ آدمی جو کھائے اُس میں سب سے پاک وہ ہے جو اُس کی کمائی سے ہو اور بے شک اُس کی اولاد بھی اُس کی کمائی سے ہے۔

۲۶۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[13] قَالَ لَا یَکْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَیَتَصَدَّقُ مِنْہُ فَیُقْبَلُ مِنْہُ وَلَا یُنْفِقُ مِنْہُ فَیُبَارَکُ لَہٗ فِیْہِ وَلَا یَتْرُکُہٗ خَلْفَ ظَھْرِہٖ اِلَّا کَانَ زَادَہٗ اِلَی النَّارِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَمْحُو السَّیِّئَ بِالسَّیِّئِ وَلٰکِنْ یَّمْحُو السَّیِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِیْثَ لَا یَمْحُو الْخَبِیْثَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کوئی بندہ حرام مال کمائے اور اُس میں سے صدقہ کرے تو قبول کر لیا جاتا ہے اور اُس میں خرچ نہ کرے اور وہ اُس کے پاس بڑھتا ہے تو اُسے پسماندگان کے لئے نہ چھوڑے گا مگر وہ جہنم کی طرف لے جانے کا سامان ہوگا۔ بیشک اللہ تعالٰی بُرائی کو بُرائی سے نہیں مٹاتا بلکہ بُرائی کو نیکی سے مٹاتا ہے اور بیشک ناپاکی دوسری ناپاکی کو دور نہیں کرتی (احمد، شرح السنہ)

۲۶۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[14] لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَکُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ کَانَتِ النَّارُ اَوْلٰی بِہٖ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: وہ گوشت جنت میں داخل نہیں ہوگا جو حرام سے پیدا ہوا ہے اور ہر وہ گوشت جو حرام سے پیدا ہوا ہے اُس کے لیے جہنم ہی زیادہ مناسب ہے۔ (احمد، دارمی، بیہقی نے شعب الایمان میں)

٢٦٥٣ / ١٥ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِيْنَةٌ وَّإِنَّ الْكِذْبَ رِيْبَةٌ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کو یاد رکھا ہے کہ جو بات تجھے شک میں ڈالتی ہے اُسے چھوڑ کر اُس بات کی طرف ہو جا جو تجھے شک میں نہیں ڈالتی کیونکہ سچائی میں اطمینان اور جھوٹ میں شک ہے۔ (احمد، ترمذی، نسائی، دارمی نے صرف پہلی بات)

٢٦٥٤ / ١٦ وَعَنْ وَّابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا وَابِصَةُ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ أَصَابِعَهٗ فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهٗ وَقَالَ اسْتَفْتِ نَفْسَكَ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ ثَلٰثًا اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے وابصہ! تم نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھنے آئے ہو؟ میں عرض گذار ہوا، ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے انگشت مبارک جمع فرمائیں اور انہیں میرے سینے پر مارتے ہوئے تین دفعہ فرمایا:۔ اپنے ضمیر سے پوچھو، اپنے دل سے پوچھو۔ نیکی وہ ہے جس سے جان و دل کو اطمینان پہنچے اور گناہ وہ ہے جو ضمیر کو کھٹکے اور سینے میں تردد پیدا کرے، خواہ لوگ تمہیں کچھ فتویٰ دیں۔ (احمد، دارمی)۔

٢٦٥٥ / ١٧ وَعَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهٖ حَذَرًا لِّمَا بِهٖ بَأْسٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بندہ اُس وقت تک متقی نہیں ہو سکتا جب تک قباحت والے کاموں کو چھوڑ کر اُن میں نہ لگے جن میں کوئی مضائقہ نہیں (ترمذی، ابنِ ماجہ)۔

٢٦٥٦ / ١٨ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرٰى لَهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب سے متعلق دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اُس کے بنانے والے، بنوانے والے، پینے والے، اُٹھانے والے، جس کے لیے اُٹھائی جائے، پلانے والے، فروخت کرنے والے، اُس کی قیمت کھانے والے، خریدنے والے اور جس کے لیے خریدی جائے۔ (ترمذی، ابنِ ماجہ)۔

٢٦٥٧ / ١٩ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ إِلَيْهِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ نے شراب پر لعنت فرمائی اور اُس پر بھی جو اسے پیئے، پلائے، بیچے، خریدے، بنائے، بنوائے، اٹھائے اور جس کے لیے اٹھائی جائے۔

(ابوداؤد، ابنِ ماجہ)

٢٦٥٨ / ٢٠ وَعَنْ مُحَيِّصَةَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُجْرَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ

حضرت محیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی اُجرت لینے کی اجازت مانگی تو آپ

فَلَمْ يَزَلْ يَسْتَأْذِنُهُ حَتّٰى قَالَ اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

نے اسے روک دیا۔ میں برابر اجازت طلب کرتا رہا تو فرمایا کہ اسے اپنے اونٹ اور غلام کو کھلا دینا۔

(مالک، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)۔

۲۶۵۹ (۲۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الزَّمَارَةِ -

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کتّے کی قیمت اور گانے والی کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔ (شرح السنہ)

۲۶۶۰ (۲۲) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِيْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ غَرِيْبٌ وَعَلِيُّ ابْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ فِيْ بَابِ مَا يَحِلُّ اَكْلُهُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى -

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: گانے بجانے والی لونڈیاں کو نہ بیچو نہ انھیں خریدو اور نہ انھیں یہ کام سکھاؤ کیونکہ ان کی قیمت حرام ہے اور ایسی ہی باتوں کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی گئی ہے: ”اور لوگوں میں سے جو خریدتے ہیں بیہودہ بات (۳۱:۶) اسے روایت کیا احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور علی بن یزید راوی حدیث میں ضعف پیدا کر رہا ہے اور اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ہم باب مَا يَحِلُّ اَكْلُهُ میں حدیث جابر پیش کریں گے کہ بلّی کی قیمت سے منع فرمایا گیا ہے۔

تیسری فصل

۲۶۶۱ (۲۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: روزی کا حلال ذریعہ تلاش کرنا فرض کے بعد فرض ہے۔ (اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا)۔

۲۶۶۲ (۲۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ اُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ فَقَالَ لَا بَأْسَ اِنَّمَا هُمْ مُصَوِّرُوْنَ وَاِنَّهُمْ اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ مِنْ عَمَلِ اَيْدِيْهِمْ -

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے کتابت قرآن مجید کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ وہ الفاظ کی شکلیں بناتے ہیں اور بیشک وہ اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے ہیں۔

(رزین)

۲۶۶۳ (۲۵) وَعَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْكَسْبِ اَطْيَبُ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ وَكُلُّ بَيْعٍ مَّبْرُوْرٍ -

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کونسا ذریعہ معاش پاکیزہ ہے؟ فرمایا کہ آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر جائز تجارت۔

(مسند احمد)

۲۶۶۴ (۲۶) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ كَانَتْ

حضرت ابو بکر بن ابو مریم کا بیان ہے کہ حضرت مقدام بن معدیکرب

لِمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ جَارِيَةٌ تَبِيْعُ اللَّبَنَ وَيَقْبِضُ الْمِقْدَامُ ثَمَنَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ سُبْحَانَ اللّٰهِ أَتَبِيْعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ فَقَالَ نَعَمْ وَمَا بَأْسٌ بِذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيْهِ إِلَّا الدِّيْنَارُ وَالدِّرْهَمُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کی ایک لونڈی تھی جو دودھ بیچا کرتی اور حضرت مقدام دودھ کی قیمت لے لیا کرتے۔ اُن سے کہا گیا کہ سُبْحَانَ اللّٰہ آپ دودھ بیچ کر اس کی قیمت لیتے ہیں؟ فرمایا ہاں اور اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں پر وہ زمانہ بھی ضرور آئے گا جس میں فائدہ نہیں پہنچائیں گے مگر دینار و درہم (مسند احمد)

۲۶۶۵ / ۲۷ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ وَإِلٰى مِصْرَ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَأَتَيْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَا لَكَ وَلِمَتْجَرِكَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَبَّبَ اللّٰهُ لِأَحَدِكُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْهٍ فَلَا يَدَعْهُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ لَهٗ أَوْ يَتَنَكَّرَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

نافع کا بیان ہے کہ میں شام اور مصر کی طرف اپنا مال تجارت بھیجا کرتا تھا۔ میں نے عراق کی طرف مال بھیجنے کی تیاری کی تو حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا کہ اے اُمّ المؤمنین! میں شام کی طرف مال تجارت بھیجا کرتا تھا مگر اب عراق کی طرف بھیج رہا ہوں؟ فرمایا کہ ایسا نہ کرو تمہیں اپنی نفع بخش تجارت سے کیا دشمنی ہے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کے لیے روزی کا ایک سبب بنا دے تو اُسے نہ چھوڑے جب تک اُس میں رکاوٹ نہ آئے یا نقصان نہ ہونے لگے (احمد، ابن ماجہ)۔

۲۶۶۶ / ۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِأَبِيْ بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ فَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهٖ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِيْ مَا هٰذَا فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكِهَانَةَ إِلَّا أَنِّيْ خَدَعْتُهٗ فَلَقِيَنِيْ فَأَعْطَانِيْ بِذٰلِكَ فَهٰذَا الَّذِيْ أَكَلْتَ مِنْهُ قَالَتْ فَأَدْخَلَ أَبُوْبَكْرٍ يَدَهٗ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ بَطْنِهٖ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر کا ایک غلام تھا جو انھیں خراج دیا کرتا تھا اور حضرت ابوبکر اُس کے خراج سے کھایا کرتے تھے۔ ایک روز وہ کوئی چیز لایا تو حضرت ابوبکر نے وہ کھالی۔ غلام نے اُن سے کہا: معلوم ہے یہ کیا چیز تھی؟ فرمایا یہ کیا تھی؟ کہا کہ دورِ جاہلیت میں ایک آدمی کی میں نے قسمت بتائی تھی اور میں کہانت میں ماہر نہیں تھا، بلکہ اُسے دھوکا دیا تھا۔ وہ مجھے ملا تو اُس نے مجھے یہ چیز دی جس میں سے آپ نے کھائی ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے اپنا ہاتھ اندر داخل کیا اور جو کچھ پیٹ میں تھا سب کی قے کر دی۔ (بخاری)

۲۶۶۷ / ۲۹ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِالْحَرَامِ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جسم جنت میں داخل نہیں ہو گا جو حرام روزی سے پلا ہے۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

۲۶۶۸ / ۳۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّهٗ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَأَعْجَبَهٗ قَالَ لِلَّذِيْ سَقَاهُ مِنْ أَيْنَ

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دودھ پیا اور اُسے پسند فرمایا۔ پلانے والے سے فرمایا کہ یہ دودھ

لَكَ هٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِّنْ نَّعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا لِيْ مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِيْ سِقَائِيْ وَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ۔

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

تم نے کہاں سے حاصل کیا؟ اُس نے آپ کو بتایا کہ میں ایک پانی کی جگہ سے گزرا، جس کا نام بھی لیا تو وہاں زکوٰۃ کے اونٹ تھے جنھیں لوگ پانی پلا رہے تھے۔ انھوں نے میرے لیے اُن کا دودھ دوہا تو میں نے اپنے برتن میں ڈال لیا۔ یہ وہی تھا۔ پس حضرت عمر نے اپنا ہاتھ اندر داخل کیا اور اُس کی قے کر دی۔ (بیہقی شعب الایمان)۔

۲۶۶۹/۳۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى ثَوْبًا بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيْهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ صَلٰوةً مَّا دَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ صُمَّتَا اِنْ لَّمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جس نے دس درہم کا کپڑا خرید اور اُس میں ایک درہم حرام کا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس آدمی کی نماز قبول نہیں کرے گا جب تک وہ اُس کے جسم پر رہے گا۔ پھر اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں داخل کر کے فرمایا کہ یہ دونوں بہرے ہو جائیں اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہی فرماتے نہ سُنا ہو۔ روایت کیا اِسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا کہ اِس کی اسناد ضعیف ہے۔

بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِي الْمُعَامَلَةِ

معاملے میں نرمی برتنا

پہلی فصل

۲۶۷۰/۳۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰى وَاِذَا اقْتَضٰى۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم فرمائے جو بیچتے، خریدتے اور تقاضا کرتے وقت نرمی اختیار کرے۔

(بخاری)

۲۶۷۱/۳۳ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهُ فَقِيْلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِيْلَ لَهُ اُنْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَاُجَازِيْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اللّٰهُ اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلے زمانے کے ایک آدمی کے پاس فرشتہ اُس کی رُوح قبض کرنے کے لیے آیا۔ اُس سے کہا گیا کہ تُو نے کوئی نیکی کی ہے۔ کہا کہ میرے علم میں تو کوئی نہیں۔ کہا گیا کہ پھر غور کر۔ کہا کہ میرے علم میں ایسی کوئی چیز نہیں سوائے اِس کے کہ میں لوگوں کے ساتھ تجارت کیا کرتا تھا تو مالدار کو ڈھیل دیتا اور تنگ دست سے درگزر کیا کرتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے اُسے جنت میں داخل کر دیا (متفق علیہ) مسلم کی دوسری روایت میں حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت ابو مسعود انصاری سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِس بات کا میں اِس سے زیادہ حق دار ہوں فرشتو! میرے بندے سے درگزر کرو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تجارت میں زیادہ قسم کھانے سے بچو کہ رواج ہو جاتا ہے، پھر برکت کو ختم کر ڈالتی ہے۔ (مسلم)

۲۶۷۳/۳۵ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلْفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ وَمَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قسم مال کے رواج کا باعث اور برکت کو مٹانے والی ہے۔ (متفق علیہ)

۲۶۷۴/۳۶ وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُن سے کلام نہیں فرمائے گا، نہ اُن کی طرف دیکھے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ حضرت ابوذر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ محروم اور خسارہ پانے والے کون ہیں؟ فرمایا کہ ازار لٹکانے والا، احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم سے اپنے مال کو چلانے والا (مسلم)۔

دوسری فصل

۲۶۷۵/۳۷ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سچا اور امانت دار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ روایت کیا ہے اسے ترمذی، دارمی، دار قطنی ابن ماجہ نے اسے حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۲۶۷۶/۳۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمّٰى فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَاسِرَةَ فَمَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت قیس بن ابو غرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہمیں سماسرہ کہا جاتا تھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے تو آپ نے ہلا اُس سے اچھا نام لیتے ہوئے فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! تجارت فضول بات اور قسم کو ملا لیتی ہے تو تم اُس میں صدقہ کو ملا لیا کرو۔

(ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۲۶۷۷/۳۹ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

عبید بن رفاعہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تاجر قیامت کے روز نافرمان اٹھائے

فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

جائیں گے ماسوائے اُس کے جس نے تقویٰ، نیکی اور سچائی کو اختیار کیا (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت براء سے روایت کی اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ الْخِيَارِ

اختیار کا بیان

پہلی فصل

۲۶۷۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ وَفِي رِوَايَةٍ لِّلتِّرْمِذِيِّ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ أَوْ يَقُوْلُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ بَدَلَ أَوْ يَخْتَارَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بائع اور مشتری دونوں میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھی پر اختیار ہے جب تک ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوں سوائے اختیار والی بیع کے (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب بائع اور مشتری نے سودا کر لیا تو ہر ایک کو اُن دونوں سے اپنے سودے کا اختیار ہے جب تک جُدا نہ ہوں یا اُن دونوں کا سودا اختیار والا ہو، جب اُن کا سودا اختیار والا ہو تو اُسی طرح واجب ہو گیا اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک دونوں جُدا نہ ہوں یا اختیار رکھا ہو۔ بخاری و مسلم میں ہے یا ایک اُن میں سے اپنے ساتھی سے کی جگہ اختیار دیا کہہ دے۔

۲۶۷۹ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سودا کرنے والے دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں۔ اگر دونوں نے سچائی اور صاف گوئی سے کام لیا تو اُن کے سودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر انھوں نے چھپایا اور غلط بیانی کی تو ان کی تجارت سے برکت مٹا دی جاتی ہے۔ (متفق علیہ)

۲۶۸۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ تجارت میں مجھے دھوکا دیا جاتا ہے۔ فرمایا کہ جب تم سودا کرو تو کہہ دیا کرو دھوکا مناسب نہیں ہے۔ پس وہ آدمی یہی کہہ دیا کرتا۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۶۸۱ عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال البيعان بالخيار ما لم يتفرقا إلا أن يكون صفقة خيار ولا يحل له أن يفارق صاحبه خشية أن يستقيله۔

(رواه الترمذي وأبو داود والنسائي)

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جُدا نہ ہوں مگر جب اختیار کی شرط کی ہو اور اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے ساتھی سے اقالہ کے مطالبہ سے ڈرتا ہوا جُدا ہو جائے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)۔

۲۶۸۲ وعن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يتفرقن اثنان إلا عن تراض۔

(رواه أبو داود)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں جدا ہوں مگر رضامندی کے ساتھ۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۲۶۸۳ عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خير أعرابيا بعد البيع۔ رواه الترمذي وقال هذا حديث صحيح غريب۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو سودے کے بعد اختیار دیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

باب الربٰو — سُود کا بیان

پہلی فصل

۲۶۸۴ عن جابر قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربٰو وموكله وكاتبه وشاهديه وقال هم سواء۔

(رواه مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سُود کھانے والے، کھلانے والے، اُسے لکھنے والے اور اس کا گواہ بننے والے پر لعنت کی اور فرمایا کہ وہ سارے برابر ہیں۔ (مسلم)

۲۶۸۵ وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذهب بالذهب والفضة بالفضة والبر بالبر والشعير بالشعير والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل سواء بسواء يدا بيد فإذا اختلفت هذه الأصناف فبيعوا كيف شئتم

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جَو کے بدلے جَو، کھجوروں کے بدلے کھجوریں اور نمک کے بدلے نمک، ایک دوسرے کی مثل، برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ ہوں، جب ان کی قسمیں مختلف ہوں تو جس طرح چاہو

۲۶۸۶ [۳] وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى الْآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جَو کے بدلے جَو، کھجوروں کے بدلے کھجوریں اور نمک کے بدلے نمک جبکہ برابر برابر اور دست بدست ہوں۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود دیا۔ لینے والا اور دینے والا دونوں برابر ہیں۔ (مسلم)

۲۶۸۷ [۴] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر اور ایک کو دوسرے سے زیادہ نہ کرو اور اس میں سے غائب چیز کو موجود کے ساتھ فروخت نہ کرو۔ (متفق علیہ) اور ایک روایت میں ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے فروخت نہ کرو مگر جبکہ وزن برابر ہو۔

۲۶۸۸ [۵] وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت معمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا: اناج کے بدلے اناج برابر برابر ہو۔ (مسلم)۔

۲۶۸۹ [۶] وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کے بدلے سونا سود ہے مگر ہاتھوں ہاتھ۔ چاندی کے بدلے چاندی سود ہے مگر ہاتھوں ہاتھ۔ گندم کے بدلے گندم سود ہے مگر ہاتھوں ہاتھ۔ جَو کے بدلے جَو سود ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور کھجوروں کے بدلے کھجوریں سود ہیں مگر ہاتھوں ہاتھ۔ (متفق علیہ)

۲۶۹۰ [۷] وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا۔ وہ عمدہ کھجوریں لے کر حاضر بارگاہ ہوا تو آپ نے فرمایا کیا خیبر کی ساری کھجوریں ایسی ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم نہیں۔ ہم تو یہ دو صاع کے بدلے ایک صاع اور تین صاع کے بدلے دو صاع لیتے ہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ تمام کھجوریں درہموں سے بیچ دیا کرو اور پھر عمدہ کھجوریں درہموں سے خرید لیا کرو اور تول کے متعلق فرمایا کہ وہ برابر ہو۔ (متفق علیہ)۔

۲۶۹۱ [۸] وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا قَالَ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ قَالَ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبٰوا عَيْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِهِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت بلال برنی کھجوریں لے کر حاضر ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: یہ کہاں سے ہیں؟ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس خراب کھجوریں تھیں۔ میں نے وہ ایک صاع کے بدلے دو صاع کے حساب سے بیچ دیں۔ فرمایا اُف! یہ تو بالکل سود ہے، بالکل سود، ایسا نہ کیا کرو بلکہ خریدنا چاہو تو کھجوریں بیچ دو اور اس رقم سے دوسری کھجوریں خرید لو۔ (متفق علیہ)

۲۶۹۲ [۹] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَهُ حَتّٰى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ أَوْ حُرٌّ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک غلام نے آکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ غلام ہے۔ اُسے لے جانے کے لیے اُس کا مالک آگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے یہ فرمایا کہ یہ میرے ہاتھوں بیچ دو۔ پس آپ نے اُسے دو کالے غلاموں کے بدلے خرید لیا اور اس کے بعد کسی کو بیعت نہ فرمایا یہاں تک کہ اس سے پوچھ لیتے کہ غلام ہے یا آزاد۔ (مسلم)

۲۶۹۳ [۱۰] وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کے ڈھیر کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جن کی تول معلوم نہ ہو ایسی کھجوروں کے بدلے جن کی تول بتا دی جائے۔

(مسلم)

۲۶۹۴ [۱۱] وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت فضالہ بن عُبید کا بیان ہے کہ میں نے غزوۂ خیبر کے وقت ایک ہار بارہ دینار میں خریدا۔ جس میں سونا اور نگینے تھے۔ میں نے انھیں جدا کیا تو سونا بارہ دینار سے زائد پایا۔ میں نے اس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو فرمایا: فروخت نہ کرنا جب تک جدا نہ کر لو۔
(مسلم)

وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

٢٦٩٦ [١٣] وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ وَلٰكِنْ بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالتَّمْرِ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

٢٦٩٧ [١٤] وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ شِرَى التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ فَقَالُوْا نَعَمْ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

٢٦٩٨ [١٥] وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ قَالَ سَعِيْدٌ كَانَ مِنْ مَيْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

٢٦٩٩ [١٦] وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

٢٧٠٠ [١٧] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يُّجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ عَلٰى قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَاْخُذُ الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

جائے گا۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے فروخت نہ کرو اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے اور نہ گندم کو گندم کے بدلے اور نہ جَو کو جَو کے بدلے اور نہ کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے اور نہ نمک کو نمک کے بدلے مگر برابر برابر، نقد بہ نقد اور ہاتھوں ہاتھ۔ ہاں سونے کو چاندی کے بدلے، چاندی کو سونے کے بدلے گندم کو جَو کے بدلے، جَو کو گندم کے بدلے، کھجوروں کو نمک کے بدلے اور نمک کو کھجوروں کے بدلے دست بدست جس طرح چاہو فروخت کرو۔ (شافعی)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خشک کھجوروں سے تازہ کھجوریں خریدنے کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کیا تازہ کھجوریں سوکھنے پر گھٹ جاتی ہیں؟ عرض کی گئی، ہاں۔ پس آپ نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔ (مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

سعید ابن مسیب سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوشت کو مویشی کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ سعید نے فرمایا کہ یہ عہد جاہلیت والوں کا جوا تھا۔

(شرح السنۃ)

حضرت سمرہ بن جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک لشکر کا سامان درست کرنے کا حکم فرمایا تو اونٹ کم رہ گئے تو آپ نے حکم دیا کہ زکوٰۃ کے اونٹوں کے وعدے پر لے لو۔ پس وہ ایک اونٹ کے بدلے زکوٰۃ کے دو اونٹوں کے وعدے پر لیتے رہے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۲۷۰۱ [۱۸] عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبٰو فِي النَّسِيْئَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا رِبٰوا فِيْمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ادھار میں سود ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ہاتھوں ہاتھ لینے دینے میں سود نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

۲۷۰۲ [۱۹] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيْلِ الْمَلٰئِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمُ رِبٰوا يَاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلٰثِيْنَ زِنْيَةً۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ وَقَالَ مَنْ نَبَتَ لَحْمُهٗ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ۔

غسیل الملائکہ حضرت عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر سود کا ایک درہم کھائے تو چھتیس دفعہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے۔ روایت کیا اسے احمد اور دارقطنی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کرتے ہوئے مزید کہا کہ آپ نے فرمایا: جو گوشت حرام سے پیدا ہوا وہ جہنم کے زیادہ نزدیک ہے۔

۲۷۰۳ [۲۰] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّبٰو سَبْعُوْنَ جُزْءًا اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سود کے ستر اجزاء ہیں جن میں سب سے گھٹیا ایسا ہے جیسے کوئی آدمی اپنی ماں سے نکاح کرے۔

۲۷۰۴ [۲۱] وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّبٰو وَاِنْ كَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ تَصِيْرُ اِلٰى قُلٍّ۔ رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوٰى اَحْمَدُ الْاَخِيْرَ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سود سے مال خواہ کتنا ہی بڑھے آخرکار قلت کی طرف لے جاتا ہے۔ ان دونوں حدیثوں کو روایت کیا ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور دوسری کو احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۷۰۵ [۲۲] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى قَوْمٍ بُطُوْنُهُمْ كَالْبُيُوْتِ فِيْهَا الْحَيَّاتُ تُرٰى مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ فَقُلْتُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات میرا ایسے لوگوں کے پاس سے گزر ہوا جن کے پیٹ گھروں جیسے تھے، جن میں سانپ

(رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

فرمایا کرتے تھے۔ (نسائی)

۲۷۰۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ اٰخِرَ مَا نَزَلَتْ [۲۴] اٰیَۃُ الرِّبٰوا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ یُفَسِّرْھَا لَنَا فَدَعُوا الرِّبٰوا وَالرِّیْبَۃَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سود کے متعلق آخری آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور اس کی تفسیر ہمارے لیے بیان نہ فرمائی لہٰذا سود اور شُبہ والی چیز کو چھوڑ دیا کرو۔ (ابن ماجہ، دارمی۔)

۲۷۰۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ [۲۵] عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُکُمْ قَرْضًا فَاَھْدٰی اِلَیْہِ اَوْ حَمَلَہٗ عَلَی الدَّابَّۃِ فَلَا یَرْکَبْہُ وَلَا یَقْبَلْھَا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ جَرٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ قَبْلَ ذٰلِکَ۔

(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی کو قرض دے اور مقروض اس کے لیے ہدیہ بھیجے یا جانور پر اسے سوار کرے تو سوار نہ ہو اور نہ وہ ہدیہ قبول کرے مگر جبکہ ان دونوں کے درمیان پہلے سے ایسا لین دین جاری ہو۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۲۷۰۹ وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ [۲۶] قَالَ اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ فَلَا یَاْخُذْ ھَدِیَّۃً۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَارِیْخِہٖ ھٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی کسی کو قرض دے تو اس کا ہدیہ نہ لے۔ اسے بخاری نے اپنی تاریخ میں روایت کیا اور اسی طرح منتقیٰ میں ہے۔

۲۷۱۰ وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْتُ [۲۷] الْمَدِیْنَۃَ فَلَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالَ اِنَّکَ بِاَرْضٍ فِیْھَا الرِّبٰوا فَاشٍ فَاِذَا کَانَ لَکَ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَاَھْدٰی اِلَیْکَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِیْرٍ اَوْ حَبْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْہُ فَاِنَّہٗ رِبًا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ابو بردہ بن ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو حضرت عبد اللہ بن سلام سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ تم ایسی سرزمین میں ہو جہاں سود عام ہے، لہٰذا جب تمہارا کسی پر حق ہو اور وہ تمہاری طرف بھُس کے ریشے برابر یا جَو برابر یا گھاس کے تنکے کے برابر بھی ہدیہ بھیجے تو نہ لو کیونکہ وہ سود ہے۔ (بخاری)

بَابُ الْمَنْھِیِّ عَنْھَا مِنَ الْبُیُوْعِ

تجارت میں جن باتوں سے منع فرمایا گیا ہے

پہلی فصل

۲۷۱۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ [۱] عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَۃِ اَنْ یَّبِیْعَ ثَمَرَ حَائِطِہٖ اِنْ کَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ کَیْلًا وَّاِنْ کَانَ کَرْمًا اَنْ یَّبِیْعَہٗ بِزَبِیْبٍ کَیْلًا اَوْ کَانَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ وَّاِنْ کَانَ زَرْعًا اَنْ یَّبِیْعَہٗ بِکَیْلِ طَعَامٍ نَھٰی عَنْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا نَھٰی عَنِ الْمُزَابَنَۃِ قَالَ وَالْمُزَابَنَۃُ اَنْ یُّبَاعَ مَا فِیْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِکَیْلٍ مُّسَمًّی اِنْ زَادَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے کہ اپنے باغ کے پھل بیچے جائیں اگر وہ کھجور ہوں تو خشک کھجوروں کے بدلے، انگور ہوں تو کشمش کے بدلے جو تُلی ہوئی ہوں اور امام مسلم کے نزدیک اگرچہ وہ کھیتی ہو اور اسے اناج کی تول کے بدلے بیچے۔ ایسی ہر تجارت سے منع فرمایا ہے (متفق علیہ)

اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ کوئی اپنی درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کی معلوم

فَبِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ۔

تول کے بدلے فروخت کرے کہ اگر بڑھ جائیں تو میرا اور کم رہیں تو باقی میں دونگا۔

۲۷۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[2] عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقٍ حِنْطَةٍ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَّبِيْعَ الثَّمَرَ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ وَالْمُخَابَرَةُ كِرَاءُ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مخابرہ، محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ محاقلہ یہ ہے جیسے کوئی آدمی اپنی کھیتی کو سو فرق گندم کے بدلے فروخت کرے اور مزابنہ یہ ہے جیسے کوئی درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو سو فرق میں بیچے اور مخابرہ تہائی یا چوتھائی حصے پر زمین کو دینا ہے۔

(مسلم)

۲۷۱۳ وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[3] عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ، اور مخابرہ، معاومہ اور ثُنیا سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

(مسلم)

۲۷۱۴ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ[4] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَّاْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کی کھجوروں کے ساتھ تجارت سے منع فرمایا مگر عریہ کی اجازت مرحمت فرمائی کہ اندازے سے کھجوریں بیچی جائیں اور مالک تازہ کھجوریں کھائیں۔

(متفق علیہ)

۲۷۱۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ[5] وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَكَّ دَاوٗدُ ابْنُ الْحُصَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں اجازت مرحمت فرمائی کہ اپنی کھجوریں پانچ وسق کے بدلے اندازے سے بیچی جائیں یا پانچ وسق میں۔ اس میں داؤد بن حصین کو شک ہے۔ (متفق علیہ)۔

۲۷۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى[6] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو پختگی ظاہر ہونے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا ہے (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ کھجوروں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ پک جائیں اور بالیوں والی فصل کو یہاں تک کہ سفید ہو جائے اور آفت کے ڈر سے نکل جائے۔

۲۷۱۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ[7] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قِيْلَ وَمَا تُزْهِيْ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ وَقَالَ اَرَاَيْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ پک جائیں۔ عرض کی گئی کہ پکنے کی کیا نشانی ہے؟ فرمایا یہاں تک کہ سرخ ہو جائیں اور فرمایا کہ غور کرو اللہ تعالیٰ پھلوں کو روک لے تو تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کس چیز کے بدلے لیگا؟ (متفق علیہ)

۲۷۱۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[8] عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سالہا سال کی بیع سے منع فرمایا اور قدرتی نقصان کو وضع کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ (مسلم)۔

۲۷۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[9] لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے بھائی کے ہاتھوں پھل فروخت کرو۔ پھر اُن پر قدرتی آفت آجائے تو تمہارے لیے اُس کے بدلے کچھ بھی لینا جائز نہیں ہے۔ بھلا تم اپنے بھائی کا مال کس چیز کے بدلے لیتے ہو۔ (مسلم)۔

۲۷۲۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوْا يَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ اَعْلَى السُّوْقِ[10] فَيَبِيْعُوْنَهُ فِيْ مَكَانِهِ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِهِ فِيْ مَكَانِهِ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ۔
(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: لوگ بازار کے بالائی جانب اناج خریدتے اور اس جگہ اُسے فروخت کر دیا کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسی جگہ بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ اُسے منتقل کر دیا جائے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور میں اسے صحیحین میں نہیں پایا۔

۲۷۲۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[11] مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَتّٰى يَكْتَالَهُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اناج خریدے تو اُسے فروخت نہ کرے جب تک پورا نہ کرے اور حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ جب تک وزن پورا نہ کرے۔ (متفق علیہ)

۲۷۲۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ[12] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ يُّبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا اَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَهُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جس چیز سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ ایسا اناج ہے جس کو قبضہ کرنے سے پہلے بیچا جائے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میرے نزدیک ہر چیز کا یہی حکم ہے۔
(متفق علیہ)

۲۷۲۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[13] قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَّحْلُبَهَا اِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خریدنے کے لیے قافلے سے جا کر نہ ملو اور کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور ملاوٹ نہ کیا کرو اور شہری دیہاتی کے لیے نہ بیچے اور اُونٹنی یا بکری کا دودھ تھنوں میں نہ روکا کرو جس نے کوئی ایسا جانور خرید لیا تو دودھ دوہنے کے بعد اگر اُسے پسند کرے تو رکھ لے اور ناپسند کرے تو لوٹا دے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت

مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ۔

٢٧٢٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [14] لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٧٢٥ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [15] لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا اِلَى السُّوْقِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٧٢٦ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [16] لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٧٢٧ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [17] قَالَ لَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٧٢٨ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [18] لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِّنْ بَعْضٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٧٢٩ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ [19] اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِيَدِهٖ بِاللَّيْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يُقَلِّبُهٗ اِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَّنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَيَنْبِذَ الْاٰخَرُ ثَوْبَهٗ وَيَكُوْنَ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَّلَا تَرَاضٍ وَ اللِّبْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالصَّمَّاءُ اَنْ

گیا ہے کہ جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی تو تین دن تک اُسے اختیار ہے۔ اگر اُسے واپس لوٹائے تو ایک صاع اناج بھی دے گندم کے سوا

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قافلے سے آگے جا کر نہ ملو۔ جو آگے جا کر ملا اور اُس سے کوئی چیز خریدی تو جب بازار میں اُس کا آقا آئے تو اُسے اختیار ہوگا۔

(مسلم)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آگے جا کر مال نہ خریدو یہاں تک کہ وہ بازار میں اُتار لیا جائے۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر اپنا پیغام بھیجے مگر جبکہ وہ اُسے اجازت دے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص تم میں سے اپنے مسلمان بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شہری دیہاتی کے ہاتھوں فروخت نہ کرے۔ لوگوں کو آزاد چھوڑ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق دیتا ہے۔ (مسلم)۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو لباسوں اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے یعنی تجارت میں ملامسہ اور منابذہ سے۔ ملامسہ یہ ہے کہ ایک آدمی رات یا دن میں دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگاتا ہے اور اُسے اُلٹتا نہیں ہے مگر ہاتھ لگاتا ہے۔ منابذہ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کی طرف اپنا کپڑا پھینکتا ہے اور دوسرا اپنا کپڑا پھینکتا ہے اور یہ اُن کی بغیر دیکھے اور بغیر رضامندی کے تجارت ہوتی ہے اور دو لباسوں میں سے ایک اشتمال الصماء ہے کہ

شِعْشِيْرِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْأُخْرَى اِحْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پر کپڑا نہ ہو اور دوسرا لباس یہ ہے کہ بیٹھے ہوئے اپنے کپڑے میں یوں لپٹ جانا کہ اُس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو۔
(متفق علیہ)

۲۷۳۰ [۲۰] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع حصاۃ اور بیع غرر سے منع فرمایا ہے۔
(مسلم)

۲۷۳۱ [۲۱] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا ہے وہ جاہلیت والے اس قسم کی تجارت کیا کرتے تھے کہ ایک آدمی اُونٹ خریدتا یہاں تک کہ اُونٹنی بچہ دے اور پھر وہ بچہ جنے جو اُس کے پیٹ میں ہے۔ (متفق علیہ)

۲۷۳۲ [۲۲] وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نر کو مادہ پر چڑھانے کی اُجرت سے منع فرمایا ہے۔
(بخاری)

۲۷۳۳ [۲۳] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُونٹ کے جفتی کرانے کی اُجرت سے منع فرمایا اور اُس پانی سے جو کھیتی کو دیا جائے۔
(مسلم)

۲۷۳۴ [۲۴] وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زائد پانی کی بیع سے منع فرمایا ہے۔
(مسلم)

۲۷۳۵ [۲۵] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَاُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، زائد پانی کو نہ بیچے کہ اس کے ساتھ گھاس بیچی جائے۔ (متفق علیہ)

۲۷۳۶ [۲۶] وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے ہوا۔ آپ نے اُس میں دستِ مبارک داخل کیا تو مبارک انگلیوں میں نمی محسوس فرمائی۔ فرمایا کہ اے اناج والے یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس پہ بارش پڑ گئی تھی۔ فرمایا کیا اس غلے کے بغیر

مِنِّيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نہیں کر سکتے تھے کہ لوگ دیکھ لیتے۔ جس نے دھوکا دیا وہ مجھ سے نہیں ہے (مسلم)

دوسری فصل

٢٧٣٧ عَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ يُّعْلَمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے استثناء سے منع فرمایا مگر جبکہ طے کر لیا جائے۔ (ترمذی)۔

٢٧٣٨ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمَا بِرِوَايَةٍ عَنْ أَنَسٍ وَالزِّيَادَةُ الَّتِيْ فِي الْمَصَابِيْحِ وَهِيَ قَوْلُهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ إِنَّمَا ثَبَتَ فِيْ رِوَايَتِهِمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوروں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ سیاہ ہو جائیں اور اناج کی بیع سے یہاں تک کہ سخت ہو جائے۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور ابوداؤد نے حضرت انس سے اور مصابیح میں جو زیادتی ہے وہ یہ ارشاد ہے کہ کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ پختہ ہو جائیں۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٧٣٩ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بیع سے منع فرمایا جس میں دونوں جانب اُدھار ہو (دار قطنی)

٢٧٤٠ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِّ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عربان سے منع فرمایا ہے۔ (مالک، ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔)

٢٧٤١ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع مضطر اور بیع غرر سے منع فرمایا اور پکنے سے پہلے پھلوں کی بیع سے۔ (ابوداؤد)

٢٧٤٢ وَعَنْ [illegible]

حضرت [illegible]

رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ فِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ وَلِاَبِیْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَاْتِیْنِی الرَّجُلُ فَیُرِیْدُ مِنِّی الْبَیْعَ وَلَیْسَ عِنْدِیْ فَاَبْتَاعُ لَہٗ مِنَ السُّوْقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ۔

۲۷۴۴/۳۴ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَۃٍ۔ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ

۲۷۴۵/۳۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ صَفْقَۃٍ وَّاحِدَۃٍ۔ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

۲۷۴۶/۳۶ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَیْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ وَّلَا رِبْحُ مَا لَمْ یُضْمَنْ وَلَا بَیْعُ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ)

۲۷۴۷/۳۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنْتُ اَبِیْعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِیْعِ بِالدَّنَانِیْرِ فَاٰخُذُ مَکَانَہَا الدَّرَاہِمَ وَاَبِیْعُ بِالدَّرَاہِمِ فَاٰخُذُ مَکَانَہَا الدَّنَانِیْرَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَہَا بِسِعْرِ یَوْمِہَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَیْنَکُمَا شَیْءٌ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

۲۷۴۸/۳۸ وَعَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ ہَوْذَۃَ اَخْرَجَ کِتَابًا ہٰذَا مَا اشْتَرَی الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ ہَوْذَۃَ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی مِنْہُ

پاس نہ ہو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور اُسی کی ایک روایت نیز ابوداؤد اور نسائی میں ہے کہ میں عرض گزار ہُوا، یا رسول اللہ ایک شخص میرے پاس آکر وہ چیز خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں ہے۔ پس میں اُسے بازار سے خرید دیتا ہوں۔ فرمایا، کہ وہ چیز نہ بیچو جو تمہارے پاس نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو قیمتوں سے منع فرمایا ہے۔
(مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چیز کی دو قیمتوں سے منع فرمایا ہے۔
(شرح السنہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اُدھار اور بیع جمع کرنا جائز نہیں اور نہ ایک بیع میں دو شرطیں کرنا اور نہ وہ نفع جس کی ضمانت نہ ہو اور نہ اُس چیز کی بیع جو تمہارے پاس نہ ہو (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)، ترمذی نے کہا کہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نقیع کے اندر میں دیناروں کے بدلے اُونٹ فروخت کیا کرتا اور اُن کے درہم لے لیا کرتا اور دراہم کے ساتھ بیچ کر اُن کی جگہ دینار لے لیا کرتا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ تم اُس روز کے بھاؤ سے لو اور دونوں کے جدا ہوتے وقت کسی کی طرف کچھ بقایا نہ ہو۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

حضرت عداء بن خالد بن ہوذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تحریر نکالی کہ یہ چیز عداء بن خالد بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خریدی ہے انہوں نے آپ سے غلام خریدا ہے یا لونڈی، جس میں نہ کوئی بیماری ہے نہ دھوکا بازی

رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

آدمی نے دو درہم دیئے تو آپ نے دونوں چیزیں اُسے فروخت کردیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۲۷۵۰ عَنْ وَاثِلَةَ ابْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُبَيِّنْهُ لَمْ يَزَلْ فِي مَقْتِ اللّٰهِ أَوْلَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تَلْعَنُهُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت واثلہ ابن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جس نے عیب والی چیز بیچی اور وہ عیب نہ بتایا تو وہ ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہے گا یا ہمیشہ فرشتے اُس پر لعنت کرتے رہیں گے۔ (ابن ماجہ)

دیگر متعلقہ اُمور کا بیان

پہلی فصل

۲۷۵۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَّلَهٗ مَالٌ فَمَالُهٗ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَعْنَى الْاَوَّلَ وَحْدَهٗ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پھل لگنے کے بعد کھجور کے درخت خریدے تو پھل بیچنے والے کے ہیں مگر جب خریدنے والا شرط کرے اور جو غلام کو خریدے تو غلام کا مال بیچنے والے کے لیے ہوگا مگر جب خریدنے والا شرط کرے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے اور بخاری نے صرف پہلی بات روایت کی ہے۔

۲۷۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَّهٗ قَدْ اَعْيٰى فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ فَضَرَبَهٗ فَسَارَ سَيْرًا لَيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهٗ ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوَقِيَّةٍ قَالَ فَبِعْتُهٗ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهٗ اِلٰى اَهْلِيْ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُهٗ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِيْ ثَمَنَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِبِلَالٍ اِقْضِهٖ وَزِدْهُ فَاَعْطَاهُ وَزَادَهٗ قِيْرَاطًا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں اپنے اُونٹ پر سوار تھا جو تھک گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پاس سے گزرے تو اُسے کچھ مارا۔ وہ ایسا تیز چلنے لگا کہ کبھی نہیں چلا تھا پھر فرمایا کہ ایک اوقیہ میں اسے میرے ہاتھوں بیچ دو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے فروخت کر دیا اور گھر تک سوار ہونے کی شرط کر لی۔ جب میں مدینہ منورہ میں پہنچا تو اُونٹ لے کر حاضرِ بارگاہ ہو گیا۔ آپ نے مجھے قیمت مرحمت فرما دی۔ ایک روایت میں ہے کہ مجھے اس کی قیمت دے دی اور اونٹ بھی مجھے واپس دے دیا۔ (متفق علیہ) بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت بلال سے فرمایا: انہیں قیمت دے دو اور کچھ زیادہ دینا چنانچہ انہوں نے قیمت کے ساتھ ایک قیراط زیادہ دیا۔

۲۷۵۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ اِنِّيْ كَاتَبْتُ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَّقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عُدَّةً وَّاحِدَةً وَّاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُوْنُ وَلَاؤُكِ لِيْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ میرے پاس آئی اور کہا کہ میں نے نو اوقیہ پر کتابت کر لی ہے یعنی سالانہ ایک اوقیہ۔ آپ میری مدد کریں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں انہیں ایک ہی دفعہ کتابت ادا کر کے تمہیں آزاد کر دوں اور تمہاری ولاء میرے لیے ہوگی۔ وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی تو

فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انھوں نے انکار کیا ہوائے اس صورت کے کہ ولاء اُن کے لیے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوگئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: اما بعد لوگوں کو کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں جو شرط اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل ہے، خواہ وہ سو شرطیں ہوں کیونکہ اللہ کا فیصلہ زیادہ برحق اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے جبکہ ولاء اُس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ (متفق علیہ)

۲۷۵۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولاء اور ہبہ کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۷۵۵ عَنْ مُخَلَّدِ بْنِ خُفَافٍ قَالَ ابْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهُ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلٰى عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ فِيْهِ إِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَضٰى لِيْ بِرَدِّهِ وَقَضٰى عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَّتِهِ فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَرُوْحُ إِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَأُخْبِرُهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْ مِثْلِ هٰذَا أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ فَرَاحَ إِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضٰى لِيْ أَنْ آخُذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِيْ قَضٰى بِهِ عَلَيَّ لَهُ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

مخلد بن خفاف کا بیان ہے کہ میں نے ایک غلام خریدا اور اُس کی کمائی لیتا رہا۔ پھر میں اُس کے ایک عیب سے مطلع ہوا تو اُس کا مقدمہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کی بارگاہ میں پیش کیا۔ اُنھوں نے میرے متعلق غلام کو واپس کرنے اور اُس کی کمائی واپس دینے کا فیصلہ فرمایا۔ میں نے حضرت عروہ کی خدمت میں حاضر ہوکر اُنھیں بتایا تو فرمایا: میں پچھلے پہر اُن کے پاس جاؤں گا اور اُنھیں بتاؤں گا کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے جھگڑے میں فیصلہ فرمایا کہ کمائی ضمانت کے بدلے میں ہے۔ حضرت عروہ اُن کے پاس تشریف لے گئے تو انھوں نے میرے متعلق فیصلہ فرمایا کہ کمائی اُس سے واپس لے لوں جس کو ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ (شرح السنۃ)

۲۷۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ قَالَ الْبَيِّعَانِ إِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے تو بیچنے والے کی بات مانی جائے گی اور خریدار کو اختیار ہوگا (ترمذی) نیز ابن ماجہ اور دارمی کی ایک روایت میں فرمایا جب بائع اور مشتری دونوں اختلاف کریں اور مال تجارت اُسی حالت میں قائم ہو اور دونوں کے درمیان کوئی شہادت نہ ہو تو بیچنے والے کی بات مانی جائے گی یا دونوں بیع کو رد کر دیں۔

۲۷۵۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ شُرَیْحِ الشَّامِیِّ مُرْسَلًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مسلمان سے اقالہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس سے اقالہ کرے گا یعنی قیامت کے روز اُس کی لغزشیں معاف فرما دے گا (ابوداؤد، ابن ماجہ) اور شرح السنہ میں مصابیح کے لفظوں کے ساتھ شریح شامی سے مرسلاً مروی ہے۔

تیسری فصل

۲۷۵۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی رَجُلٌ مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ عَقَارًا مِنْ رَجُلٍ فَوَجَدَ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ فِیْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِیْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَکَ عَنِّیْ اِنَّمَا اشْتَرَیْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْکَ الذَّهَبَ فَقَالَ بَائِعُ الْاَرْضِ اِنَّمَا بِعْتُکَ الْاَرْضَ وَمَا فِیْهَا فَتَحَاکَمَا اِلٰی رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِیْ تَحَاکَمَا اِلَیْهِ اَلَکُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِیْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِیْ جَارِیَةٌ فَقَالَ اَنْکِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِیَةَ وَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقُوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک نے دوسرے آدمی سے زمین خریدی۔ خریدار نے اُس زمین میں ٹھلیا پائی جس میں سونا تھا۔ مشتری نے بائع سے کہا کہ مجھ سے اپنا سونا لے لیجیے کیونکہ میں نے آپ سے زمین خریدی ہے سونا نہیں خریدا۔ زمین بیچنے والے نے کہا کہ میں نے آپ کو زمین اور جو کچھ اُس میں ہے، سب فروخت کر دیا۔ وہ ایک آدمی کے پاس فیصلہ کروانے گئے تو فیصلہ کرنے والے نے کہا: کیا تمہاری اولاد ہے۔ ایک نے کہا کہ میرا لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میری لڑکی ہے۔ اُس نے کہا کہ لڑکے لڑکی کا نکاح کر دو اور اُس میں سے دونوں پر خرچ کر دو اور باقی خیرات کر دو۔ (متفق علیہ)

بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ

بیع سلم اور رہن کا بیان

پہلی فصل

۲۷۵۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَهُمْ یُسْلِفُوْنَ فِی الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَیْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں جلوہ گری ہوئی تو وہ لوگ پھلوں میں سال، دو سال اور تین سال کی بیع سلم کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جو کسی چیز میں سلف کرے تو تول، وزن اور قیمت مقرر ہونی چاہیے۔ (متفق علیہ)

۲۷۶۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ یَهُوْدِیٍّ اِلٰی اَجَلٍ [illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں جلوہ گری ہوئی تو وہ لوگ پھلوں میں سال، دو سال اور تین سال کی بیع سلم [illegible]

۲۷۶۱ وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلٰثِيْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی جبکہ آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جَو کے بدلے رہن رکھی ہوئی تھی۔ (بخاری)

۲۷۶۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَّلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَّعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خرچ خوراک کے بدلے سواری کی جا سکتی ہے جبکہ وہ جانور رہن رکھا ہُوا ہو اور خرچ کے بدلے دودھ والے جانور کا دودھ پیا جا سکتا ہے جبکہ وہ مرہون ہو۔ خرچ سوار ہونے والے اور دودھ پینے والے پر ہے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۲۷۶۳ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ الرَّهْنَ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِيْ رَهَنَهٗ لَهٗ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ مُرْسَلًا وَّرُوِيَ مِثْلُهٗ اَوْ مِثْلُ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُهٗ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا۔

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رہن رکھی ہوئی چیز رہن رکھنے والے کا نفع بند نہیں کرتی۔ اُس چیز کا نفع اور تاوان اُسی کے لیے ہے۔ اِسے شافعی نے مرسلاً روایت کیا ہے اور اسی کے مانند روایت کی یا مثلاً اسی طرح کی جو اس کی مخالفت نہیں کرتی اور حضرت ابوہریرہ سے متصلاً مروی ہے۔

۲۷۶۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْمِيْزَانُ مِيْزَانُ اَهْلِ مَكَّةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ماپ مدینہ منورہ والوں کی ہے۔ اور تول مکہ مکرمہ والوں کی۔ (ابوداؤد۔ نسائی)۔

۲۷۶۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيْزَانِ اِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيْتُمْ اَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيْهِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماپنے اور تولنے والوں سے فرمایا: تمہارے سپرد دو ایسے کام کیے گئے ہیں جن دونوں کے باعث تم سے پہلی اُمتیں ہلاک ہو گئیں۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۲۷۶۶ [illegible]

يَصْرِفْهُ إِلَى غَيْرِهِ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ۔
(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

کرے تو قبضہ کرنے سے پہلے اُسے کسی دوسرے کی طرف نہ پھیرے۔
(ابن داؤد، ابن ماجہ)

بَابُ الْاِحْتِكَارِ
ذخیرہ اندوزی کا بیان

پہلی فصل

۲۷۶۷ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ سَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ فِي بَابِ الْفَيْءِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى۔

حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ذخیرہ اندوزی کرنے والا خطا کار ہے۔ (مسلم) اور عنقریب ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بنی نضیر کے مالوں کے بارے میں ان شاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔

دوسری فصل

۲۷۶۸ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تاجر کو روزی دی جاتی اور ذخیرہ اندوز پر لعنت کی جاتی ہے۔ (ابن ماجہ، دارمی)۔

۲۷۶۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَإِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ أَلْقَى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلِمَةٍ بِدَمٍ وَلَا مَالٍ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مہنگائی ہوگئی تو لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہمارے لیے بھاؤ مقرر فرما دیجیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بھاؤ مقرر کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ وہی رزق دینے میں تنگی اور فراخی کرتا ہے جبکہ میں یہ آرزو رکھتا ہوں کہ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوں تو تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ ہو جو مجھ پر جان و مال میں ظلم کرنے کا مطالبہ کرے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

تیسری فصل

۲۷۷۰ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِي كِتَابِهِ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمانوں کے کھانے والے اناج کو روک کر ذخیرہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر کوڑھ اور غربت کو مسلط کر دیتا ہے۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ نے نیز بیہقی نے شعب الایمان اور رزین نے اپنی کتاب میں۔

۲۷۷۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

الله عليه وسلم من احتكر طعاما اربعين يوما يريد به الغلاء فقد برئ من الله وبرئ الله منه۔

(رواه رزين)

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ضرورت کا اناج.... مہنگائی کے انتظار میں چالیس دن روکا تو وہ اللہ تعالیٰ سے لاتعلق ہوگیا اور اللہ تعالیٰ اُس سے لاتعلق ہوگیا۔ (رزین)

۲۷۷۲ وعن معاذ قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بئس العبد المحتكر ان ارخص الله الاسعار حزن وان اغلاها فرح۔

(رواه البيهقي في شعب الايمان ورزين في كتابه)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: ذخیرہ اندوز بُرا آدمی ہے کہ بھاؤ سستا ہو جائے تو غمگین ہوتا ہے اور مہنگائی ہو جائے تو خوش ہوتا ہے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے۔

۲۷۷۳ وعن ابي امامة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من احتكر طعاما اربعين يوما ثم تصدق به لم يكن له كفارة۔

(رواه رزين)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چالیس روز اناج روکا پھر اُس سے خیرات کی تو اس سے اُس گناہ کا کفارہ ادا نہیں ہوگا۔

(رزین)

باب الافلاس والانظار

مفلسی اور مہلت دینے کا بیان

پہلی فصل

۲۷۷۴ عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما رجل افلس فادرك رجل ماله بعينه فهو احق به من غيره۔

(متفق عليه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مفلس ہو جائے۔ پھر دوسرا آدمی اُس کے پاس بعینہٖ اپنا مال پائے تو دوسرے کی نسبت وہ اُس مال کا زیادہ مستحق ہے۔ (متفق علیہ)

۲۷۷۵ وعن ابي سعيد قال اصيب رجل في عهد النبي صلى الله عليه وسلم في ثمار ابتاعها فكثر دينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدقوا عليه فتصدق الناس عليه فلم يبلغ ذالك وفاء دينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لغرمائه خذوا ما وجدتم وليس لكم الا ذالك

(رواه مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں پھل خرید کر نقصان ہوگیا اور اُس پر بہت قرضہ چڑھ گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے صدقہ دو۔ لوگوں نے اُسے صدقہ دیا لیکن اتنا نہ ہوا کہ قرض ادا ہو جاتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے قرض خواہوں سے فرمایا کہ یہ مال لے لو اور تمہیں بس یہی ملے گا۔

(مسلم)

۲۷۷۶ وعن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال كان رجل يداين الناس فكان يقول لفتاه اذا اتيت معسرا تجاوز عنه لعل الله ان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ وہ اپنے نوکر سے کہتا کہ جب تمہارے پاس کوئی غریب

يَتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٧٧٧ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٧٧٨ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٧٧٩ وَعَنْ أَبِي الْيَسَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٧٨٠ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَا أَجِدُ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٧٨١ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ قَالُوا لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ قَالَ اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٧٨٢ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ

آئے تو اس سے درگزر کرنا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے۔ فرمایا کہ جب اُس نے وفات پائی تو اللہ تعالیٰ نے اُسے بخش دیا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کی تکلیف سے نجات دے تو اُسے چاہیے کہ تنگ دست کو مہلت دے یا قرض معاف کر دے۔ (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کی تکالیف سے بچائے گا۔ (مسلم)۔

حضرت ابو الیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا قرض معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا۔ (مسلم)۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ اُدھار خریدا۔ آپ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آگئے۔ حضرت ابو رافع کا بیان ہے کہ آپ نے مجھے حکم دیا کہ اُسے جوان اونٹ دے دوں۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں تو ان میں اُس سے بہتر یعنی سات سالہ اونٹ ہی پاتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اُسے وہی دے دو کیونکہ اچھا آدمی وہ ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے۔ (مسلم)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرض کا تقاضا کیا اور تلخ کلامی کی۔ آپ کے اصحاب اُس پر ٹوٹنے لگے تو فرمایا: جانے دو کیونکہ حق دار کو بولنے کا حق ہے اس کے لیے ایک اونٹ خرید کر اسے دے دو۔ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں نہیں ملتا مگر اس سے کمتر عمر والا۔ فرمایا کہ وہی خرید کر دے دو کیونکہ تم میں اچھا آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہے۔ (متفق علیہ)۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مال دار کا تاخیر کرنا ظلم ہے۔ جب تم میں سے کوئی صاحب استطاعت کے حوالے

۲۷۸۳ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهٖ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَشَارَ بِيَدِهٖ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۷۸۴ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرٰى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۷۸۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللهُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۷۸۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا أَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ إِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرِيلُ۔

حضرت کعب بن مالک نے حضرت ابن ابی حدرد سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مسجد کے اندر قرض کا تقاضا کیا۔ دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن لیں۔ جبکہ آپ کاشانۂ اقدس میں تھے۔ آپ اُن کی طرف نکلے یعنی حجرے کا پردہ ہٹا کر حضرت کعب بن مالک کو آواز دی کہ اے کعب! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ چنانچہ دست مبارک کے اشارے سے فرمایا کہ اپنا نصف قرض معاف کر دو۔ حضرت کعب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے ایسا کر دیا۔ دوسرے صحابی سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ اور یہ قرض ادا کر دو۔ (متفق علیہ)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے اُس پر نماز جنازہ پڑھنے کی گزارش کی تو فرمایا۔ کیا اس پر قرض ہے؟ عرض کی نہیں۔ چنانچہ اُس پر نماز پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا تو فرمایا کہ کیا اس پر قرض ہے؟ عرض کی گئی ہاں۔ فرمایا کیا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے؟ عرض کی گئی کہ تین دینار چھوڑے ہیں۔ آپ نے اُس پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر تیسرا لایا گیا تو فرمایا کہ کیا اس پر قرض ہے؟ عرض کی کہ تین دینار قرض ہے۔ فرمایا کہ کیا کچھ چھوڑا ہے؟ عرض کی گئی کہ نہیں۔ فرمایا کہ تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ حضرت ابو قتادہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھیے، اس کا قرض میں ادا کر دوں گا۔ پس آپ نے اُس پر نماز جنازہ پڑھی۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگوں سے مال لے اور ادا کرنے کا ارادہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اُس سے ادا کروا دے گا اور جو ضائع کرنے کے ارادے سے لے تو اللہ تعالیٰ اُس سے ضائع کروا دے گا۔ (بخاری)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں جبکہ صبر کے ساتھ ثواب کی نیت سے، روبرو لڑتا مارا جاؤں اور پیٹھ نہ دکھائی ہو تو کیا اللہ تعالیٰ میری خطاؤں کو مٹا دے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ جب اُس نے پیٹھ پھیری تو اسے آواز دے کر فرمایا: ہاں مگر جبکہ قرض نہ ہو کیونکہ جبریل نے ایسا ہی کہا ہے۔ (مسلم)

۲۷۸۷ / ۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شہید کے تمام گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں سوائے قرض کے۔ (مسلم)

۲۷۸۸ / ۱۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ قَضَاءً فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب کسی فوت ہو جانے والے کو لایا جاتا جس پر قرض ہوتا تو دریافت فرماتے کہ کیا اس نے اپنے قرض کو ادا کرنے کے لیے مال چھوڑا ہے؟ اگر بتایا جاتا کہ قرض کے برابر مال چھوڑا ہے تو نماز پڑھ جاتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے کہ اپنے ساتھی پر نماز جنازہ پڑھ لو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو کافی مال عطا فرما دیا تو ارشاد ہوا کہ میں ایمان والوں کا ان کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ مسلمانوں میں جو فوت ہو جائے اور اس پر قرض ہو تو وہ میں ادا کروں گا اور جو اس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۷۸۹ / ۱۶ عَنْ اَبِیْ خَلْدَةَ الزُّرَقِیِّ قَالَ جِئْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِیْ صَاحِبٍ لَّنَا قَدْ اَفْلَسَ فَقَالَ هٰذَا الَّذِیْ قَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهٖ اِذَا وَجَدَهٗ بِعَيْنِهٖ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابو خلدہ زرقی کا بیان ہے کہ ہم اپنے ایک ساتھی کے سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو مفلس ہو گیا تھا۔ فرمایا کہ ایسے آدمی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا۔ کہ جو فوت ہو یا مفلس ہو جائے تو مال والا اپنے مال کا زیادہ مستحق ہے جبکہ وہ اسی حالت میں اسے پائے۔ (شافعی۔ ابن ماجہ)

۲۷۹۰ / ۱۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی جان اس کے قرض کے بدلے میں لٹکی رہتی ہے جب تک اس کا قرض ادا نہ کیا جائے۔

(شافعی، احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۲۷۹۱ / ۱۸ وَعَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ الدَّيْنِ مَاْسُوْرٌ بِدَيْنِهٖ يَشْكُوْ اِلٰى رَبِّهِ الْوَحْدَةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ) وَرُوِیَ اَنَّ مُعَاذًا كَانَ يَدَّانُ فَاَتٰى غُرَمَاؤُهٗ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِیْ دَيْنِهٖ حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَیْءٍ مُرْسَلٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَلَمْ اَجِدْهُ فِی الْاُصُوْلِ اِلَّا فِی الْمُنْتَقٰى

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مقروض کو اس کے قرض کے باعث قید کر دیا جاتا ہے جو قیامت کے روز اپنے رب سے تنہائی کا شکوہ کرے گا (شرح السنہ) اور روایت ہے کہ حضرت معاذ بہت قرض لیا کرتے تھے تو ان کے قرض خواہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرض میں ان کا سارا مال فروخت کر دیا کہ حضرت معاذ اٹھے تو پاس کوئی چیز نہ تھی۔ مرسلاً اور یہ لفظ مصابیح کا ہے۔ میں المنتقی کے سوا اسے اصول کی کسی کتاب میں

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًّا سَخِيًّا وَكَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ يُدَانُ حَتّٰى اَغْرَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِي الدَّيْنِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ لِيُكَلِّمَ غُرَمَاءَهٗ فَلَوْ تَرَكُوْا لِاَحَدٍ لَتَرَكُوْا لِمُعَاذٍ لِاَجْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَالَهٗ حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ. رَوَاهُ سَعِيْدٌ فِيْ سُنَنِهٖ مُرْسَلًا

نہیں پاتا۔ نیز عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نوجوان سخی تھے۔ کوئی چیز پاس ٹھہرنے نہیں دیتے تھے، لہٰذا ہمیشہ قرض لیتے رہے یہاں تک کہ اُن کا سارا مال قرض میں غرق ہو گیا۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اُن سے آپ گفتگو فرمائیں تاکہ ان میں سے کوئی حضرت معاذ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باعث چھوڑ دے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کی خاطر ان کا مال بیچ دیا یہاں تک کہ حضرت معاذ اُٹھے تو پاس کچھ نہ تھا۔ اسے سعید نے اپنی سنن میں مرسلاً روایت کیا ہے

٢٧٩٢ / ١٩ — وَعَنِ الشَّرِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ يُغَلَّظُ لَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ يُحْبَسُ لَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت شرید ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مالدار آدمی کا حیل و حجت کرنا اسی کی بے حرمتی اور سزا کو حلال کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: بے حرمتی یہ کہ اُس سے سخت کلامی کی جائے اور سزا یہ کہ اُسے قید کیا جائے (ابوداؤد۔ نسائی)۔

٢٧٩٣ / ٢٠ — وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ لَهٗ مِنْ وَّفَاءٍ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيَّ دَيْنُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ اَخِيْكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَقْضِيْ عَنْ اَخِيْهِ دَيْنَهٗ اِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز پڑھنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک جنازہ پیش کیا گیا۔ فرمایا کہ کیا تمہارے ساتھی پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہاں۔ فرمایا کیا اُس کے برابر مال چھوڑا ہے؟ عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس کا قرضہ میں اپنے اوپر لیتا ہوں۔ پس آپ نے اُس پر نماز پڑھی۔ ایک روایت میں معناً ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم سے آزاد کرے جیسے تم نے اپنے مسلمان بھائی کی گردن چھڑائی ہے۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اپنے بھائی کا قرض ادا کرے مگر قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے آزاد کر دے گا۔

(شرح السنہ)

٢٧٩٤ / ٢١ — وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِّنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس حالت میں فوت ہوا کہ تکبر، خیانت اور قرض سے بچا ہوا تھا تو جنت میں داخل ہو گیا۔

(ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

٢٧٩٥ / ٢٢ — وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَّلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ يَّمُوْتَ رَجُلٌ وَّعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهٗ قَضَاءً۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ یہ ہے جس کے ساتھ بندہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہو کبیرہ گناہوں کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی اس حالت میں مرے کہ اُس پر قرض ہو اور ادا کرنے کے لیے مال نہ چھوڑے۔ (احمد، ابوداؤد)

۲۷۹۶/۲۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ شُرُوْطِهِمْ)

حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں صلح کرانا جائز ہے سوائے ایسی صلح کے جو حلال کو حرام کرے یا حرام کو حلال کرے۔ مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں سوائے اُس شرط کے جو حلال کو حرام کرے یا حرام کو حلال کرے۔ یہ روایت کیا اسے ترمذی و ابن ماجہ نے اور ابوداؤد کی روایت لفظ شُرُوْطِهِمْ پر ختم ہو جاتی ہے۔

تیسری فصل

۲۷۹۷/۲۴ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَأَتَيْنَا بِهٖ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ فَبِعْنَاهُ وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِنْ وَأَرْجِحْ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اور مخرفہ عبدی نے ہجر سے تجارت کے لیے کپڑا خریدا اور ہم مکہ مکرمہ میں حاضر ہوگئے۔ پس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹہلتے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے ایک شلوار کا سودا کیا۔ ہم نے وہ کپڑا فروخت کر دیا۔ ایک آدمی مزدوری پر تولا کرتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا تولو اور جھکتا ہوا تولا کرو۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۹۸/۲۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر میرا قرض تھا۔ آپ نے وہ ادا کیا اور اُس سے زائد بھی مرحمت فرمایا۔ (ابو داؤد)

۲۷۹۹/۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِيْنَ أَلْفًا فَجَاءَهٗ مَالٌ فَدَفَعَهٗ إِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْأَدَاءُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن ابی ربیعہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے بطور قرض چالیس ہزار درہم لیے۔ جب آپ کے پاس مال آیا تو ادا کر دیے اور دعا فرمائی: اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و عیال اور مال میں برکت دے۔ بیشک اُدھار کا بدلہ شکریہ ادا کرنا اور دعا کرنا ہے۔ (نسائی)

۲۸۰۰/۲۷ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ أَخَّرَهٗ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا کسی آدمی پر حق ہو اور وہ اُسے مہلت دے تو ہر دن کے بدلے میں اُسے صدقے کا ثواب ہے۔ (احمد)

۲۸۰۱/۲۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ الْأَطْوَلِ قَالَ مَاتَ أَخِيْ وَ

حضرت سعد بن اطول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرا بھائی فوت

أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَاكَ مَحْبُوْسٌ بِدَيْنِهٖ فَاقْضِ عَنْهُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَقَضَيْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ وَلَمْ تَبْقَ إِلَّا امْرَأَةٌ تَدَّعِيْ دِيْنَارَيْنِ وَلَيْسَتْ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ أَعْطِهَا فَإِنَّهَا صَادِقَةٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ان بچوں پر خرچ کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تمہارا بھائی قرض کے باعث مقید ہے لہٰذا اس کا قرض ادا کردو۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اُس کا قرض ادا کر دیا۔ میں پھر حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نے سب کا قرض ادا کر دیا کوئی باقی نہیں رہا سوائے ایک عورت کے جو دو دینار کا دعویٰ کرتی ہے اور اُس کے پاس شہادت نہیں ہے۔ فرمایا کہ اُسے دے دو کیونکہ وہ سچی ہے۔ (احمد)

۲۸۰۲
۲۹

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ تُوْضَعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهٖ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا نُزِّلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ قَالَ فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَ إِلَّا خَيْرًا حَتّٰى أَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيْدُ الَّذِيْ نُزِّلَ قَالَ فِي الدَّيْنِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهٗ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ نَحْوُهٗ)

حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم مسجد کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے جہاں جنازے رکھے جاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان جلوہ افروز تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نظر آسمان کی طرف اٹھائی پھر نگاہیں جھکا لیں اور دست اقدس اپنی مبارک پیشانی پر رکھ کر فرمایا: کتنی سختی نازل فرمائی گئی ہے۔ پس ہم اُس روز اور ساری رات خاموش رہے اور ہم نے صبح تک بھلائی ہی دیکھی۔ حضرت محمد بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا سختی نازل فرمائی گئی ہے؟ فرمایا کہ قرض کے متعلق۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے، اگر ایک آدمی اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے، پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے، پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے، پھر زندہ ہو اور اُس پر قرض ہو تو جنت میں داخل نہیں ہوگا یہاں تک کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے۔ اِسے احمد نے روایت کیا ہے اور یہی مضمون شرح السنہ میں ہے۔

بَابُ الشِّرْكَةِ وَالْوَكَالَةِ۔

شرکت و وکالت کا بیان

پہلی فصل

۲۸۰۳ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيَشْرَكُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ

زہرہ بن معبد سے روایت ہے کہ وہ اپنے جدِ امجد حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بازار کی طرف نکلا کرتے جو غلہ خریدا کرتے تھے۔ انہیں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر ملا کرتے تو کہتے کہ ہمیں بھی شریک کر لیجیے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی۔ پس وہ انہیں شریک کر لیتے۔ بعض اوقات وہ منافع میں

ذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ وَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ہے کہ اُن کی والدہ ماجدہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تھیں تو آپ نے اُن کے سر پر دستِ مبارک پھیرا اور اُن کے لیے دعائے برکت فرمائی تھی۔ (بخاری)

۲۸۰۴ [2] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ قَالَ لَا تَكْفُوْنَنَا الْمُؤْنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ انصار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ کھجور کے درختوں کو ہمارے مہاجرین بھائیوں کے درمیان تقسیم فرما دیجیے۔ فرمایا نہیں، تمہارے لیے ہماری محنت کافی ہے لہٰذا ہم تمہارے پھلوں میں شریک ہو جاتے ہیں۔ انصار عرض گزار ہوئے کہ ہم نے سُن لیا اور مان لیا۔ (بخاری)

۲۸۰۵ [3] وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ دِيْنَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهٗ شَاةً فَاشْتَرٰى لَهٗ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدٰهُمَا بِدِيْنَارٍ وَاَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِيْنَارٍ فَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْعِهٖ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيْهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عروہ بن ابوالجعد بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار عطا فرمایا کہ آپ کے لیے ایک بکری خرید لائیں۔ انہوں نے آپ کے لیے دو بکریاں خرید لیں، جن میں سے ایک بکری ایک دینار میں بیچ دی۔ یوں بکری اور ایک دینار لے کر حاضرِ بارگاہ ہو گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے لیے تجارت میں برکت کی دعا فرمائی۔ لہٰذا وہ مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی نفع ہوتا۔ (بخاری)

دوسری فصل

۲۸۰۶ [4] عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَاِذَا خَانَهٗ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَجَاءَ الشَّيْطَانُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: دو ساجھیوں کے ساتھ تیسرا میں ہوتا ہوں جب تک اپنے ایک ساتھی سے خیانت نہیں کرتا جب کوئی ایک خیانت کرتا ہے تو میں دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور رزین نے یہ بھی کہا کہ شیطان آ جاتا ہے۔

۲۸۰۷ [5] وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: امانت ادا کرو جس نے تمہیں امانت دار سمجھا اور جو تم سے خیانت کرے تو تم اُس سے خیانت نہ کرو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

۲۸۰۸ [6] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ اِنِّيْ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَقَالَ اِذَا اَتَيْتَ وَكِيْلِيْ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَاِنِ ابْتَغٰى مِنْكَ اٰيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى تَرْقُوَتِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے خیبر کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، سلام کیا اور عرض گزار ہوا کہ میں خیبر کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ جب تم میرے وکیل کے پاس پہنچو تو اُس سے پندرہ وسق کھجوریں لے لینا۔ اگر وہ تم سے نشانی طلب کرے تو اُس کے حلق پر ہاتھ رکھ دینا۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۲۸۰۹ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ فِيْهِنَّ الْبَرَكَةُ الْبَيْعُ اِلٰى اَجَلٍ وَالْمُقَارَضَةُ وَاَخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيْرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت صُہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزوں میں برکت ہے۔ بیع مدت مقرر کرکے، مضاربت اور تجارت کے لیے نہیں بلکہ اپنے کھانے کے لیے گندم اور جَو کو ملا لینا۔ (ابن ماجہ)

۲۸۱۰ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بِدِيْنَارٍ لِيَشْتَرِيَ لَهُ بِهٖ اُضْحِيَةً فَاشْتَرٰى كَبْشًا بِدِيْنَارٍ وَبَاعَهُ بِدِيْنَارَيْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرٰى اُضْحِيَةً بِدِيْنَارٍ فَجَاءَ بِهَا وَبِالدِّيْنَارِ الَّذِي اسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرٰى فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيْنَارِ فَدَعَا لَهُ اَنْ يُّبَارَكَ لَهُ فِيْ تِجَارَتِهٖ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ایک دینار دے کر قربانی کا جانور خریدنے کے لیے بھیجا۔ پس انھوں نے ایک دینار کا مینڈھا خرید لیا اور اُسے دو دینار میں فروخت کر دیا۔ پس واپس گئے اور ایک دینار میں قربانی خرید لی۔ چنانچہ قربانی کا جانور اور ایک دینار لے کر حاضر بارگاہ ہو گئے جو دوسرے دینار سے بچ گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ دینار خیرات کر دیا اور اُن کے لیے تجارت میں برکت کی دعا فرمائی۔
(ترمذی، ابو داؤد)

بَابُ الْغَصْبِ وَالْعَارِيَةِ　　غصب وعاریت کا بیان

پہلی فصل

۲۸۱۱ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایک بالشت زمین بھی چھینی تو اُس جگہ کی ساتوں زمین تک کی مٹی کا قیامت کے روز اُس کے گلے میں طوق ڈالا جائے گا۔ (متفق علیہ)

۲۸۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرَبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ وَاِنَّمَا يَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی کسی کے مویشی کا دودھ اُس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی اُس کے بالاخانے پر آئے، کھڑکی کو توڑ دے اور غلے کو بکھیر دے۔ یہ بات انھیں غمگین کرے گی کیونکہ اُن کے مویشیوں کے تھن اُن کی خوراک کے گودام ہیں۔
(مسلم)

۲۸۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِيْ كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰى اُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِّنْ عِنْدِ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الَّتِيْ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَاَمْسَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كَسَرَتْ ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۸۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۸۱۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ اٰضَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهٗ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ صَلٰوتِيْ هٰذِهٖ لَقَدْ جِيْئَ بِالنَّارِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَآجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَاِنْ فُطِنَ لَهٗ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ جِيْئَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ وَلَقَدْ مَدَدْتُّ يَدِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ لَّا اَفْعَلَ ۔

علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تھے تو دوسری اُم المومنین نے ایک پلیٹ بھیجی جس میں کھانا تھا جن کے گھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے اُنھوں نے خادم کے ہاتھ پر کچھ مارا تو تھالی گر کر ٹوٹ گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تھالی کے ٹکڑوں کو جمع کیا پھر اُس کھانے کو جمع کرنے لگے جو اُس تھالی میں تھا اور فرما رہے تھے کہ تمہاری ماں نے غیرت کھائی ہے۔ پھر خادم کو روک لیا یہاں تک کہ ایک تھالی اُن کے گھر میں سے لائی گئی جن کے مکان عرش آستان میں آپ جلوہ افروز تھے۔ صحیح سالم تھالی اُن کے لیے بھیج دی جن کی تھالی توڑی گئی تھی اور ٹوٹی ہوئی اُن کے گھر میں رکھی جنھوں نے توڑی تھی۔

(بخاری)

حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈاکہ زنی اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری)۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج کو گرہن لگا۔ جس روز کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تو لوگوں نے چھ رکعتیں پڑھیں چار سجدوں کے ساتھ۔ جب آپ لوٹے تو سورج سابقہ حالت پر آگیا تھا۔ فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ مگر میں نے اُسے اِس نماز میں دیکھ لیا ہے۔ جہنم میرے پاس لائی گئی جس وقت کہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتا ہوا دیکھا، اِس خوف سے کہ کہیں مجھے اُس کی لپٹ نہ پہنچے یہاں تک کہ میں نے اُس میں لمبی لاٹھی والے (عمرو بن لحی) کو دیکھا کہ جہنم میں اپنی انتڑیاں کھینچ رہا تھا۔ وہ اپنی لمبی اور ٹیڑھی لاٹھی سے حاجیوں کا سامان چرایا کرتا تھا۔ اگر پکڑا جاتا تو کہتا کہ میری ٹیڑھی سی لاٹھی میں اٹک گئی تھی اور کوئی نہ دیکھتا تو لے جاتا۔ میں نے اُس میں بلی والی عورت بھی دیکھی جس نے اسے باندھ رکھا تھا نہ اُسے کھلاتی اور نہ چھوڑتی تاکہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھائے۔ یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی۔ پھر میرے پاس جنت لائی گئی جبکہ تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ میں اپنی جگہ پر کھڑا ہوا اور میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں نے ارادہ کیا کہ اُس کے پھل

۲۸۱۶ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ اَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں ایک خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ سے گھوڑا مستعار لیا جس کو مندوب کہا جاتا تھا۔ پس آپ سوار ہوگئے۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا کہ ہم نے تو کوئی خطرہ نہیں دیکھا اور اسے ہم نے دریا کی طرح رواں پایا ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۸۱۷ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بنجر زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے اور کسی ظالم رگ کا اس میں کوئی حق نہیں۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا اور مالک نے عروہ سے مرسلاً روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۸۱۸ وَعَنْ اَبِيْ حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا اَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى)

ابوحرہ رقاشی نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار کسی پر ظلم نہ کرو۔ معلوم ہونا چاہیے کہ کسی دوسرے کا مال حلال نہیں ہوتا مگر جبکہ وہ اپنی خوشی سے دے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں اور دارقطنی نے مجتبیٰ میں روایت کیا ہے۔

۲۸۱۹ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ دور سے لانا جائز اور نہ دور لے جانا جائز اور اسلام میں بدلے کا نکاح نہیں ہے اور جو ڈاکہ مارے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ترمذی)۔

۲۸۲۰ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْخُذْ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَرِوَايَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ جَادًّا۔

سائب بن یزید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی لاٹھی مذاق میں رکھنے کے لیے نہ لے۔ اگر کسی نے اپنے بھائی کی لاٹھی لی ہے تو وہ اسے واپس کر دے۔ روایت کیا اسے ترمذی اور ابوداؤد نے جبکہ اس کی ایک روایت صرف جاداً تک ہے۔

۲۸۲۱ وَعَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنا مال کسی دوسرے کے پاس بعینہٖ پائے تو وہ اس کا زیادہ مستحق ہے۔ دوسرا اس کا پیچھا کرے جس نے اس کے ہاتھوں اسے بیچا۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی)۔

۲۸۲۲ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر تاوان اُس چیز کے لینے پر ہے جو سپرد کردی جائے۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۸۲۳ وَعَنْ حَرَامِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلٰى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلٰى أَهْلِهَا۔
(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حرام بن سعد بن محیصہ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب کی اونٹنی ایک باغ میں داخل ہوگئی اور نقصان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دن میں باغوں کی حفاظت کرنا اُن کے مالکوں کی ذمہ داری اور مویشی رات کے وقت جو نقصان کریں تو اُن کے مالک نقصان پورا کریں۔
(مالک۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۸۲۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ وَقَالَ النَّارُ جُبَارٌ۔
(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قدم معاف ہے اور فرمایا کہ آگ معاف ہے۔ (ابوداؤد)۔

۲۸۲۵ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمْ عَلٰى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيْهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ وَإِنْ لَّمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ۔
(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مویشیوں کے پاس آئے تو اُن میں اگر اُن کے مالک موجود ہو تو اُس سے اجازت طلب کرے۔ اگر وہ اُن میں نہ ہو تو تین دفعہ آواز دینی چاہیے اگر کوئی جواب دے تو اُس سے اجازت لینی چاہیے اور اگر کوئی بھی جواب نہ دے تو دوہ کر دودھ پی لے اور اُٹھا کر نہ لے جائے۔ (ابوداؤد)

۲۸۲۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی باغ میں داخل ہو تو پھل کھا لے لیکن جھولی میں نہ لے۔ روایت کیا اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۲۸۲۷ وَعَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْهُ أَدْرَاعَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُوْنَةٌ۔
(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

اُمیہ بن صفوان نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے غزوہ حنین کے لیے زرہیں مستعار لیں۔ انھوں نے کہا کہ اے محمد! کیا غصب کرنے کے لیے؟ فرمایا بلکہ ضمانت کے ساتھ اُدھار لے رہا ہوں۔ (ابوداؤد)۔

۲۸۲۸ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: مستعار لی ہوئی چیز واپس کردی جائے۔ دودھ پینے کے لیے لیا ہوا جانور واپس لوٹایا جائے گا، قرض ادا کیا جائے گا اور ضامن تاوان دیگا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۲۸۲۹ / ۱۹ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا أَرْمِيْ نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأُتِيَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قُلْتُ آكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِيْ أَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِيْ بَابِ اللُّقَطَةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى)

حضرت رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں لڑکا تھا اور انصار کے کھجوروں پر پتھر مارا کرتا تھا۔ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اے لڑکے! تم کھجوروں کو پتھر کیوں مارتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ کھانے کے لیے۔ فرمایا کہ پتھر نہ مارا کرو بلکہ جو اُن کے نیچے گر پڑا کریں اُنہیں کھا لیا کرو۔ پھر میرے سر پر دستِ کرم پھیرا اور دعا فرمائی: اے اللہ! اسے شکم سیر فرما۔ روایت کیا اسے ترمذی، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور عنقریب ہم عمرو بن شعیب کی حدیث ان شاء اللہ تعالیٰ باب اللقطہ میں پیش کریں گے۔

تیسری فصل

۲۸۳۰ / ۲۰ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلٰى سَبْعِ أَرَضِيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سالم نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے تھوڑی سی زمین بھی بغیر حق کے حاصل کی تو قیامت کے روز اُسے ساتویں زمین تک دھنسایا جائے گا۔ (بخاری)۔

۲۸۳۱ / ۲۱ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ أَنْ يَحْمِلَ تُرَابَهَا الْمَحْشَرَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے بغیر اپنے حق کے کوئی زمین حاصل کی تو محشر میں اُسے مجبور کیا جائے گا کہ اُس کی مٹی اٹھائے۔ (احمد)۔

۲۸۳۲ / ۲۲ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِّنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْفِرَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرَضِيْنَ ثُمَّ يُطَوَّقُهٗ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اُن کا ہی بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے بالشت بھر زمین بھی ظلم سے حاصل کی تو اللہ تعالیٰ اُسے مجبور کرے گا کہ ساتویں زمین تک اسے کھودے، پھر قیامت تک وہ اُس کے گلے کا طوق رہے گی، یہاں تک کہ لوگوں کا حساب کتاب ہو جائے۔ (احمد)۔

بَابُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان

پہلی فصل

۲۸۳۳ / ۲۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر اُس چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جو تقسیم نہ کی گئی ہو۔ جب حدود قائم ہو جائیں اور راستے بدل جائیں تو شفعہ نہ رہا (بخاری)۔

۲۸۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شِرْكَةٍ لَّمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ فَاِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن کا ہی بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر مشترک چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جب تک تقسیم نہ کر لی جائے، خواہ مکان ہو یا باغ۔ اُس کا بیچنا جائز نہیں جب تک ساجھی اجازت نہ دے۔ اگر وہ چاہے خود لے اور چاہے چھوڑ دے۔ جب فروخت کر دی جائے اور وہ اجازت نہ دے تو وہی زیادہ حق دار ہے۔ (مسلم)

۲۸۳۵ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمسایہ نزدیکی کے باعث زیادہ حق دار ہے۔ (بخاری)

۲۸۳۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمسایہ ہمسائے کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ (متفق علیہ)

۲۸۳۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے راستے کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو اس کی چوڑائی سات ہاتھ رکھ لی جائے۔ (مسلم)

دوسری فصل

۲۸۳۸ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا اَوْ عَقَارًا قَمِنٌ اَنْ لَّا يُبَارَكَ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجْعَلَهٗ فِيْ مِثْلِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت سعید بن حریث کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جو تم میں سے گھر یا زمین بیچے تو اس کا لائق ہے کہ اُسے برکت نہ دی جائے مگر جب کہ وہ رقم اُسی کی مثل میں لگائے۔ (ابن ماجہ، دارمی)

۲۸۳۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ بِهَا وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمسایہ اپنے شفعہ کا زیادہ اختیار رکھتا ہے۔ اگر وہ غائب ہو تو اُس کا انتظار کیا جائے، جبکہ دونوں کا راستہ ایک ہو۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۲۸۳۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ اَصَحُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ساجھی شفعہ کا مستحق ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے (ترمذی) اور ابن ابی ملیکہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اِسے مرسلاً روایت کیا اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

۲۸۴۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ سِدْرَۃً صَوَّبَ اللّٰہُ رَأْسَہٗ فِی النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مُخْتَصَرٌ یَعْنِیْ مَنْ قَطَعَ سِدْرَۃً فِیْ فَلَاۃٍ یَسْتَظِلُّ بِھَا ابْنُ السَّبِیْلِ وَالْبَھَائِمُ غَشْمًا وَّظُلْمًا بِغَیْرِ حَقٍّ یَکُوْنُ لَہٗ فِیْھَا صَوَّبَ اللّٰہُ رَأْسَہٗ فِی النَّارِ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بیری کا درخت کاٹے اللہ تعالیٰ اُسے سر کے بل جہنم میں ڈالے گا (ابوداؤد) اور کہا کہ یہ حدیث مختصر ہے یعنی بیری کے اُس درخت کا کاٹنا مراد ہے جو جنگل میں ہو، مسافر اور چوپائے اُس سے سایہ حاصل کرتے ہوں لیکن ظلم وستم سے اپنے حق کے بغیر کاٹے تو اللہ تعالیٰ اُسے سر کے بل جہنم میں ڈالے۔

تیسری فصل

۲۸۴۱ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِی الْاَرْضِ فَلَا شُفْعَۃَ فِیْھَا وَلَا شُفْعَۃَ فِیْ بِئْرٍ وَّلَا فَحْلِ النَّخْلِ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب زمین میں حدود واقع ہو جائیں تو اُس میں شفعہ نہیں نیز کنوئیں اور کھجور کے درخت میں شفعہ نہیں۔ (مالک)

بَابُ الْمُسَاقَاتِ وَالْمُزَارَعَۃِ — مساقات اور مزارعت کا بیان

پہلی فصل

۲۸۴۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلٰی یَھُوْدِ خَیْبَرَ نَخْلَ خَیْبَرَ وَاَرْضَھَا عَلٰی اَنْ یَّعْتَمِلُوْھَا مِنْ اَمْوَالِھِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْبُخَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطٰی خَیْبَرَ الْیَھُوْدَ اَنْ یَّعْمَلُوْھَا وَیَزْرَعُوْھَا وَلَھُمْ شَطْرُ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے باغات اور وہاں کی زمینیں اِس شرط پر دیں کہ وہ اُن میں کام کریں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اُن کے نصف پھل ہوں گے۔ (مسلم) بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہود کو خیبر اِس شرط پر دیا کہ وہ اُس میں کام اور زراعت کریں اور جو اُس سے حاصل ہو اُن کے لیے اُس میں سے نصف ہوگا۔

۲۸۴۳ وَعَنْہُ قَالَ کُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰی بِذٰلِکَ بَأْسًا حَتّٰی زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْھَا فَتَرَکْنَاھَا مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ ہم کھیتی باڑی کرواتے تھے اور اِس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ حضرت رافع بن خدیج نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِس سے منع فرمایا ہے۔ پس اُس وقت سے ہم نے اِسے چھوڑ دیا۔ (مسلم)

۲۸۴۴ وَعَنْ حَنْظَلَۃَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمَّایَ اَنَّھُمْ کَانُوْا یُکْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا یَنْبُتُ عَلَی الْاَرْبِعَاءِ اَوْ شَیْءٍ یَسْتَثْنِیْہِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَھَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ

حنظلہ بن قیس نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مجھے میرے دو چچاؤں نے بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں کرائے پر زمین دیا کرتے تھے، اُس کے بدلے جو نالیوں پر اُگ آئے یا جس کو زمین والا مستثنیٰ کرے۔ پس نبی کریم

ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ وَكَانَ الَّذِيْ نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيْهِ ذَوُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيْزُوْهُ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ پس یہ درہم دینار کے بدلے کیسا ہے؟ فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور اس میں جس صورت سے منع فرمایا گیا ہے اگر صاحبِ فہم اُس میں غور کرے حلال و حرام کو مدِ نظر رکھ کر تو اسے جائز قرار نہیں دے گا کیونکہ اس میں دھوکا ہے۔

(متفق علیہ)

۲۸۴۵ / ۴ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا وَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِيْ أَرْضَهُ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِيْ وَهٰذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهْ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهْ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ والے اکثر کھیتی باڑی کرتے تھے۔ ہم میں سے کوئی اپنی زمین کو کرائے پر دیتا تو کہتا کہ یہ کھیت میرے لیے ہے اور وہ تمہارے لیے۔ بعض اوقات یوں بھی ہوتا کہ اس سے پیداوار حاصل ہوتی اور اُس سے نہ ہوتی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں منع فرما دیا۔ (متفق علیہ)

۲۸۴۶ / ۵ وَعَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِطَاؤُسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ قَالَ أَيْ عَمْرُو إِنِّيْ أُعْطِيْهِمْ وَأُعِيْنُهُمْ وَإِنَّ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرَنِيْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ أَنْ يَّمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَّعْلُوْمًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عمرو کا بیان ہے کہ میں نے طاؤس سے عرض کی کہ آپ مزارعت چھوڑ دیں کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا تھا۔ فرمایا اے عمرو! میں انھیں زمین دیتا اور اُن کی مدد کرتا ہوں اور بے شک مجھے اُن سے بڑے عالمِ دین حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو زراعت کے لیے زمین دے چھوڑے یہ اس سے بہتر ہے کہ اُس کا کوئی معین کرایہ وصول کرے (متفق علیہ)۔

۲۸۴۷ / ۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زمین ہو تو وہ اُس میں خود زراعت کرے یا کھیتی باڑی کے لیے اپنے بھائی کو دے رکھے اگر وہ انکار کرے تو اپنی زمین کو روکے رہے۔ (متفق علیہ)۔

۲۸۴۸ / ۷ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَنَّهٗ رَأٰى سِكَّةً وَّشَيْئًا مِّنْ آلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ الذُّلَّ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ).

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ہل اور آلاتِ زراعت میں سے کوئی چیز دیکھی تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یہ چیز کسی قوم کے گھر میں داخل نہیں ہوتی مگر ذلت داخل ہوتی ہے۔ (بخاری)۔

دوسری فصل

۲۸۴۹ / ۸ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَ فِيْ أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهٗ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے لوگوں کی اجازت کے

مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَّلَهٗ نَفَقَتُهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

بغیر اُن کی زمین میں کاشت کی تو پیداوار سے اُس کے لیے کچھ نہیں اُسے صرف خرچ دے گا اسے ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل

۲۸۵۰ — ۹ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِيْنَةِ اَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا يَزْرَعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَّسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَاٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّاٰلُ عُمَرَ وَاٰلُ عَلِيٍّ وَّابْنُ سِيْرِيْنَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ كُنْتُ اُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ فِي الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلٰى اَنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَهُ الشَّطْرُ وَاِنْ جَاءُوْا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قیس بن مسلم سے روایت ہے کہ ابوجعفر (امام محمد باقر) نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں مہاجرین کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جو تہائی یا چوتھائی حصے پر کاشتکاری نہ کرواتا ہو۔ حضرت علی، حضرت سعد بن مالک، حضرت عبداللہ بن مسعود، عمر بن عبدالعزیز، قاسم، عروہ، آلِ ابوبکر، آلِ عمر، آلِ علی اور ابن سیرین نے کاشتکاری کروائی۔ عبدالرحمٰن بن اسود نے فرمایا کہ میں عبدالرحمٰن بن یزید کے ساتھ کاشتکاری میں شرکت کر لیا کرتا تھا اور حضرت عمر نے لوگوں سے اس شرط پر معاملہ کیا تھا کہ اگر عمر بیج اپنے پاس سے دے تو نصف پیداوار اُس کے لیے اور اگر کاشتکار بیج لائیں تو اُن کا اتنا حصہ ہوگا۔

(بخاری)۔

بَابُ الْاِجَارَةِ

مزدوری کا بیان

پہلی فصل

۲۸۵۱ — ۱ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ زَعَمَ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَاَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ وَقَالَ لَا بَاْسَ بِهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مغفل کا بیان ہے کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا اور اجرت پر کام کروانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مسلم)

۲۸۵۲ — ۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَاسْتَعَطَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اجرت عطا فرمائی اور نسوار لی۔ (متفق علیہ)۔

۲۸۵۳ — ۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْعٰى عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اُس نے بکریاں چرائیں، صحابہ کرام عرض گزار ہوئے کہ آپ نے بھی؟ فرمایا، ہاں میں چند قیراط پر مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ (بخاری)۔

۲۸۵۴ وَعَنْهُ[4] قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثَلٰثَۃٌ اَنَا خَصْمُہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَکَلَ ثَمَنَہٗ وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْہُ وَلَمْ یُعْطِہٖ اَجْرَہٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز میں جھگڑوں گا۔ ایک وہ جو میرے نام پر وعدہ کرے، پھر عہد شکنی کر دے۔ دوسرا وہ جو کسی آزاد کو بیچ کر اُس کی قیمت کھا جائے۔ تیسرا وہ جو کسی کو مزدوری پر رکھے۔ کام اُس سے پورا لیا اور اُسے اُس کی مزدوری نہ دے۔ (بخاری)

۲۸۵۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ[5] اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا بِمَآءٍ فِیْہِمْ لَدِیْغٌ اَوْ سَلِیْمٌ فَعَرَضَ لَہُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَہْلِ الْمَآءِ فَقَالَ ہَلْ فِیْکُمْ مِّنْ رَّاقٍ اِنَّ فِی الْمَآءِ رَجُلًا لَدِیْغًا اَوْ سَلِیْمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْہُمْ فَقَرَاَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ عَلٰی شَآءٍ فَبَرَاَ فَجَآءَ بِالشَّآءِ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَکَرِہُوْا ذٰلِکَ وَقَالُوْا اَخَذْتَ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ اَجْرًا حَتّٰی قَدِمُوا الْمَدِیْنَۃَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخَذَ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ اَجْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا کِتَابُ اللّٰہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَصَبْتُمْ اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَکُمْ سَہْمًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند اصحاب کا گزر ایک بستی کے پاس سے ہوا جن کے کسی آدمی کو بچھو یا سانپ نے ڈس لیا تھا۔ پس بستی والوں میں سے ایک آدمی نے اُن سے آکر کہا کہ کیا آپ میں کوئی دم کرنے والا ہے کیونکہ بستی کے ایک آدمی کو بچھو یا سانپ نے ڈس لیا ہے۔ اُن میں سے ایک آدمی چلا گیا اور چند بکریوں کی شرط پر سورۃ فاتحہ پڑھ دی تو وہ تندرست ہو گیا۔ چنانچہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں میں آگئے۔ ساتھیوں نے اُسے ناپسند کیا اور کہا کہ آپ نے اللہ کی کتاب پر اُجرت لی ہے۔ یہاں تک کہ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! انہوں نے اللہ کی کتاب پر مزدوری لی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جن چیزوں پر تم اُجرت لیتے ہو اُن میں سب سے زیادہ حق دار اللہ کی کتاب ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا اور ایک روایت میں ہے کہ تم نے ٹھیک کیا۔ تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالنا۔

دوسری فصل

۲۸۵۶ عَنْ خَارِجَۃَ بْنِ الصَّلْتِ[6] عَنْ عَمِّہٖ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْنَا عَلٰی حَیٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَقَالُوْا اِنَّا اُنْبِئْنَا اَنَّکُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِّنْ عِنْدِ ہٰذَا الرَّجُلِ بِخَیْرٍ فَہَلْ عِنْدَکُمْ مِّنْ دَوَآءٍ اَوْ رُقْیَۃٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْہًا فِی الْقُیُوْدِ فَقُلْنَا نَعَمْ فَجَآءُوْا بِمَعْتُوْہٍ فِی الْقُیُوْدِ فَقَرَاْتُ عَلَیْہِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ غُدْوَۃً وَّعَشِیَّۃً اَجْمَعُ بُزَاقِیْ ثُمَّ اَتْفُلُ قَالَ فَکَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطَوْنِیْ جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتّٰی اَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کُلْ فَلَعَمْرِیْ لَمَنْ اَکَلَ بِرُقْیَۃٍ بَاطِلٍ لَقَدْ اَکَلْتَ بِرُقْیَۃٍ حَقٍّ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ

خارجہ بن صلت سے روایت ہے کہ اُن کے چچا جان نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے روانہ ہوئے تو ہمارا عرب کے ایک قبیلے کے پاس سے گزر ہوا۔ انہوں نے کہا: ہمیں بتایا گیا ہے کہ تم اُس بھلائی والے شخص (رسول خدا) کے پاس سے آئے ہو۔ کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا دم ہے کیونکہ ہمارے پاس ایک جکڑا ہوا دیوانہ ہے۔ ہم نے کہا: ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ جکڑے ہوئے دیوانے کو لے آئے۔ پس میں نے تین روز تک صبح و شام اُس پر سورۂ فاتحہ پڑھی۔ میں اپنا تھوک جمع کر کے اُس پر تھتکار دیتا۔ چنانچہ اُس کی گویا رسیاں کھل گئیں۔ اُنہوں نے مجھے انعام دیا۔ میں نے کہا: نہیں لوں گا جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں۔ آپ نے فرمایا: میری عمر کی قسم کھاؤ۔ لوگ ہیں کہ باطل کلام سے دم کر کے کھاتے ہیں جبکہ تم نے برحق کلام سے دم کر کے کھایا ہے۔ (احمد، ابوداؤد)۔

وَاَبُوْدَاوٗدَ)

۲۸۵۷ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُہٗ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مزدور کو پسینہ خشک ہونے سے پہلے اُس کی مزدوری دے دیا کرو۔ (ابن ماجہ)۔

۲۸۵۸ وَعَنِ الْحُسَیْنِ ابْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَّاِنْ جَآءَ عَلٰی فَرَسٍ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِی الْمَصَابِیْحِ مُرْسَلٌ)

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر آئے۔ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور مصابیح میں مرسل ہے۔

تیسری فصل

۲۸۵۹ عَنْ عُتْبَۃَ بْنِ النُّدَّرِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ طٰسٓمٓ حَتّٰی بَلَغَ قِصَّۃَ مُوْسٰی قَالَ اِنَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اٰجَرَ نَفْسَہٗ ثَمَانَ سِنِیْنَ اَوْ عَشْرًا عَلٰی عِفَّۃِ فَرْجِہٖ وَطَعَامِ بَطْنِہٖ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عتبہ بن منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے تو آپ نے سورۂ طٰسم پڑھی، جب ذکرِ موسیٰ تک پہنچے تو فرمایا: بے شک موسیٰ علیہ السلام نے آٹھ یا دس برس اپنے آپ کو مزدوری پر لگائے رکھا کہ شرمگاہ کی حفاظت ہو اور پیٹ کے لیے کھانا ملتا رہے۔ (احمد، ابن ماجہ)

۲۸۶۰ وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَجُلٌ اَھْدٰی اِلَیَّ قَوْسًا مِمَّنْ کُنْتُ اُعَلِّمُہُ الْکِتَابَ وَالْقُرْاٰنَ وَلَیْسَتْ بِمَالٍ فَاَرْمِیْ عَلَیْھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ اِنْ کُنْتَ تُحِبُّ اَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِّنْ نَارٍ فَاقْبَلْھَا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! جس آدمی کو میں قرآن مجید سکھاتا ہوں اُس نے تحفے کے طور پر مجھے ایک کمان دی ہے، یہ مال تو ہے نہیں بلکہ اس کے ساتھ میں جہادوں میں تیر اندازی کیا کروں گا فرمایا: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہیں آگ کا طوق پہنایا جائے تو اسے قبول کر لو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)۔

بَابُ اِحْیَاءِ الْمَوَاتِ وَالشِّرْبِ

بنجر زمین کو آباد اور سیراب کرنا

پہلی فصل

۲۸۶۱ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمَرَ اَرْضًا لَیْسَتْ لِاَحَدٍ فَھُوَ اَحَقُّ قَالَ عُرْوَۃُ قَضٰی بِہٖ عُمَرُ فِیْ خِلَافَتِہٖ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایسی زمین کو آباد کیا جو کسی کی نہیں تو وہی زیادہ حق دار ہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے اپنے دورِ خلافت میں اسی کے تحت فیصلہ فرمایا۔ (بخاری)

۲۸۶۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَۃَ

حضرت ابن عباس نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ چراگاہ نہیں ہے مگر اللہ اور اس کے رسول کے لیے ۔ (بخاری)

۲۸۶۳ [۳] وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهٗ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ حِيْنَ اَحْفَظَهُ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ اَشَارَ عَلَيْهِمَا بِاَمْرٍ لَهُمَا فِيْهِ سَعَةٌ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت زبیر کا ایک انصاری سے نالے کے پانی سے متعلق جھگڑا ہُوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے زبیر! اپنے کھیت کو پانی دینے کے بعد اپنے ہمسائے کی طرف چھوڑ دینا۔ انصاری نے کہا: اس لیے کہ یہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں۔ آپ کے پُرنور چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: اے زبیر! اپنے کھیت سیراب کرنے کے بعد پانی کو روکے رکھنا یہاں تک کہ منڈیروں تک پہنچ جائے پھر اپنے ہمسائے کی طرف چھوڑنا۔ اب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو پورا اُن کا حق دیا جبکہ صریح حکم میں بھی انصاری نے ناراض کیا تھا حالانکہ آپ نے دونوں کو ایسا مشورہ دیا تھا جس میں دونوں حضرات کے لیے گنجائش تھی۔ (متفق علیہ)

۲۸۶۴ [۴] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوْا بِهٖ فَضْلَ الْكَلَاءِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زائد پانی کو نہ روکو، اس غرض سے کہ زائد گھاس کو روک لو۔ (متفق علیہ)

۲۸۶۵ [۵] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا اَكْثَرَ مِمَّا اُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَّرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ وَّرَجُلٌ مَّنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ الْيَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِيْ كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ فِيْ بَابِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوْعِ ۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز نہ اللہ تعالیٰ کلام فرمائے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ ایک وہ آدمی جو قسم کھائے کہ مجھے اس چیز کی اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی جسے میں دے رہا ہوں اور وہ جھوٹ بول رہا ہو۔ دوسرا وہ شخص جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ ایسا کر کے کسی مسلمان کا مال کھینچ لے۔ تیسرا وہ آدمی جو زائد پانی کو روکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج میں تجھ سے اپنا فضل روک لیتا ہوں جیسے تُو نے زائد پانی کو روکا جو تیرے ہاتھوں کی کمائی نہیں ہے۔ (متفق علیہ) اور حضرت جابر کی حدیث باب منہی عنہا من البیوع میں پیش کی جا چکی ہے۔

۲۸۶۶ [۶] عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَاطَ حَائِطًا عَلَى الْاَرْضِ فَهِيَ لَهٗ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے زمین کے کسی قطعے کو گھیر لیا وہ اُسی کا ہے۔ (ابو داؤد)

۲۸۶۷ [۷] وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ نَخِيْلًا ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو کھجور کے درختوں کا قطعہ دیا۔ (ابو داؤد)

۲۸۶۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَیْرِ حُضْرَ فَرَسِہٖ فَاَجْرٰی فَرَسَہٗ حَتّٰی قَامَ ثُمَّ رَمٰی بِسَوْطِہٖ فَقَالَ اَعْطُوْہُ مِنْ حَیْثُ بَلَغَ السَّوْطُ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو جاگیر دی جہاں تک اُن کا گھوڑا دوڑ سکے انھوں نے اپنا گھوڑا دوڑایا یہاں تک کہ کھڑا ہوگیا۔ پھر انہوں نے اپنا کوڑا پھینکا۔ فرمایا کہ جہاں ان کا کوڑا پہنچا ہے وہاں تک کی زمین انھیں دے دو۔ (ابوداؤد)۔

۲۸۶۹ وَعَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَہٗ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ فَاَرْسَلَ مَعِیَ مُعَاوِیَۃَ قَالَ اَعْطِھَا اِیَّاہُ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

علقمہ بن وائل نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرموت میں اُنھیں ایک جاگیر عطا فرمائی۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے ساتھ حضرت معاویہ کو بھیجا کہ وہ ان کے سپرد کرادو۔

(ترمذی۔ دارمی)

۲۸۷۰ وَعَنْ اَبْیَضَ بْنِ حَمَّالٍ الْمَارِبِیِّ اَنَّہٗ وَفَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَہُ الْمِلْحَ الَّذِیْ بِمَارِبَ فَاَقْطَعَہٗ اِیَّاہُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا اَقْطَعْتَ لَہُ الْمَآءَ الْعِدَّ قَالَ فَرَجَعَہٗ مِنْہُ قَالَ وَسَاَلَہٗ مَاذَا یُحْمٰی مِنَ الْاَرَاکِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْہُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابیض بن حمّال ماربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ وہ بطور نمائندہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے اور نمک کی کان بطور جاگیر مانگی جو مارب میں تھی۔ آپ نے وہ عنایت فرمادی۔ جب وہ چلے گئے تو ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! آپ نے تو انھیں پانی کا چشمہ بھی عنایت فرما دیا۔ پس وہ اُن سے واپس لے لیا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ کس قدر پیلو چراگاہ بنائے جائیں۔ فرمایا کہ جہاں اونٹوں کے پیر نہ پہنچیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)۔

۲۸۷۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُوْنَ شُرَکَآءُ فِیْ ثَلٰثٍ فِی الْمَآءِ وَالْکَلَاءِ وَالنَّارِ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں یعنی پانی، گھاس اور آگ میں۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۸۷۲ وَعَنْ اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْتُہٗ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ اِلٰی مَآءٍ لَمْ یَسْبِقْہُ اِلَیْہِ مُسْلِمٌ فَھُوَ لَہٗ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤد)

حضرت اسمر بن مضرس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر آپ سے بیعت کی تو آپ نے فرمایا: جو کسی چشمے پر قبضہ کرے جس پر کسی مسلمان نے قبضہ نہ کیا ہو تو وہ اُسی کا ہے۔ (ابوداؤد)

۲۸۷۳ وَعَنْ طَاؤسٍ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْیٰی مَوَاتًا مِّنَ الْاَرْضِ فَھُوَ لَہٗ وَعَادِیُّ الْاَرْضِ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ ھِیَ لَکُمْ مِنِّیْ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَرُوِیَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الدُّوْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ وَھِیَ بَیْنَ ظَھْرَانِیْ عِمَارَۃِ الْاَنْصَارِ مِنَ

طاؤس نے مرسلاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بنجر زمین کو قابلِ کاشت بنایا تو وہ اُسی کی ہے اور غیر مملوکہ زمین اللہ اور اُس کے رسول کی ہے پھر میری طرف سے وہ تمہاری ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے اور شرح السنہ میں یوں مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود کو مدینہ منورہ میں مکانات بطور جاگیر عنایت فرمائے، جو

الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ فَقَالَ بَنُو عَبْدِ ابْنِ زُهْرَةَ نَكِّبْ عَنَّا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ ابْتَعَثَنِي اللّٰهُ إِذًا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُقَدِّسُ أُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيفِ فِيهِمْ حَقُّهُ۔

انصار کے مکانات اور باغ کے درمیان تھے۔ بنو عبد بن زہرہ عرض گزار ہوئے کہ امِ عبد کے بیٹے کو ہم سے دور کر دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کس لیے مبعوث فرمایا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اُس جماعت کو پاک نہیں فرماتا جس میں کمزور آدمی کو اُس کا حق نہ دلایا جاتا ہو۔

۲۸۷۴/۱۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السَّيْلِ الْمَهْزُورِ أَنْ يُمْسَكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلُ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مہزور نالے کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ اُسے روک لیا جائے یہاں تک کہ ٹخنوں تک پانی ہو جائے۔ پھر اوپر والا نیچے والے کے لیے چھوڑ دے۔

(ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

۲۸۷۵/۱۵ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ عَضُدٌ مِنْ نَخْلٍ فِي حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ أَهْلُهُ فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَتَأَذَّى بِهِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَطَلَبَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيعَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَأَبَى قَالَ فَهَبْهُ لَهُ وَلَكَ كَذَا أَمْرًا رَغَّبَهُ فِيهِ فَأَبَى فَقَالَ أَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ لِلْأَنْصَارِيِّ اذْهَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَذُكِرَ حَدِيثُ جَابِرٍ مَنْ أَحْيَى أَرْضًا فِي بَابِ الْغَصْبِ بِرِوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي صِرْمَةَ مَنْ ضَارَّ أَضَرَّ اللّٰهُ بِهِ فِي بَابِ مَا يُنْهَى مِنَ التَّهَاجُرِ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک انصاری کے باغ میں اُن کے کھجور کے چند درخت تھے اور وہ اہلِ عیال سمیت رہتے تھے۔ حضرت سمرہ اُس میں داخل ہوتے تو اُن کو تکلیف ہوتی تھی۔ انصاری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے راوی کو بلایا کہ اُن درختوں کو بیچ دیں۔ انھوں نے انکار کیا۔ مطالبہ کیا کہ دوسرے درخت تبادلے میں لے لو۔ انکار کر دیا۔ فرمایا کہ انھیں ہبہ کر دو جس کا تمہیں اتنا ثواب ہوگا اور رغبت دلائی تب بھی انکار کر دیا۔ فرمایا کہ تم ضرر پہنچانے والے ہو اور انصاری سے فرمایا کہ جا کر ان درختوں کو کاٹ دو۔ (ابو داؤد) اور حدیث جابر جس نے بنجر زمین آباد کی باب الغصب میں مذکور ہے اور حدیث ابو صرمہ ہم عنقریب باب مَا يُنْهَى مِنَ التَّهَاجُرِ میں پیش کریں گے کہ جو کسی کو تکلیف پہنچائے تو اللہ تعالیٰ اُسے تکلیف پہنچائے گا۔

تیسری فصل

۲۸۷۶/۱۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ قَالَ يَا حُمَيْرَاءُ مَنْ أَعْطَى نَارًا فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَا أَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ وَمَنْ

روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! اُس کس چیز کا روکنا جائز نہیں؟ فرمایا کہ پانی، نمک اور آگ کا۔ فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! پانی کے متعلق تو ہم جانتے ہیں لیکن نمک اور آگ کی وجہ؟ فرمایا کہ اے حمیرا! جس نے آگ دی گویا اُس نے وہ تمام چیزیں صدقہ دیں جو اس آگ سے

الْمِلْحَ وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِّنْ مَّاءٍ حَيْثُ يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً وَّمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِّنْ مَّاءٍ حَيْثُ لَا يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا اَحْيَاهَا۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

دی جن کو اُس نمک نے ذائقہ دار بنایا اور جس نے کسی مسلمان کو ایسی جگہ ایک گھونٹ پانی پلایا جہاں پانی ملتا نہ ہو تو اُس نے گویا اُسے زندہ کیا۔

(ابنِ ماجہ)

بَابُ الْعَطَايَا

عطیّات کا بیان

پہلی فصل

۲۸۷۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِيْ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهٗ لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر کو خیبر کی کچھ زمین ملی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے خیبر کی کچھ زمین ملی ہے اور میرے سارے مال میں میرا اُس سے نفیس مال اور کوئی نہیں۔ آپ اُس کے متعلق مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا اگر چاہو تو اصل کو روک لو اور جو اُس سے حاصل ہو اُسے صدقہ کر دو۔ پس حضرت عمر نے اُمدنی صدقہ کر دی کہ اصل نہ بیچی جائے، نہ ہبہ کی جائے، نہ کوئی وارث بنے اور پیداوار غریبوں، قرابت داروں، گردن چھڑانے والوں، مجاہدوں، مسافروں اور مہمانوں کے لیے ہے۔ متولّی کے لیے مضائقہ نہیں دستور کے مطابق اُس میں سے کھائے یا ایسے کو کھلائے جو جمع کرنے والا نہ ہو۔ ابنِ سیرین نے کہا ہے مال جمع کرنے والا نہ ہو۔ (متفق علیہ)

۲۸۷۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر گھر عمر بھر کے لیے دینا جائز ہے۔

(متفق علیہ)

۲۸۷۹ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ لِّاَهْلِهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر عمریٰ اُس کے وارثوں کے لیے میراث ہے۔

(مسلم)

۲۸۸۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ اُعْطِيَهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِيْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی چیز بطور عمریٰ دی تو وہ اُس کی اور اُس کے وارثوں کی ہے کیونکہ یہ اسی کی ہے جس کو دے دی گئی اور دینے والے کی طرف نہیں لوٹے گی کیونکہ وہ اِس طرح دے چکا جس میں میراث واقع ہو جاتی ہے۔ (متفق علیہ)

۲۸۸۱ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّمَا الْعُمْرَی الَّتِیْ اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقُوْلَ هِیَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَاَمَّا اِذَا قَالَ هِیَ لَكَ مَا عِشْتَ فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰی صَاحِبِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ وہ عمریٰ جس کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمائی کہ کوئی کہے: یہ تیرے لیے اور تیرے پس ماندگان کے لیے ہے لیکن جب کہا یہ تیرے لیے ہے جب تک تو زندہ رہے تو وہ چیز اپنے مالک کی طرف لوٹے گی۔ (متفق علیہ)۔

دوسری فصل

۲۸۸۲ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ شَیْئًا اَوْ اُعْمِرَ فَهِیَ لِوَرَثَتِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو رقبیٰ اور عمریٰ کے طور پر کوئی چیز نہ دو کیونکہ جو چیز رقبیٰ یا عمریٰ کے طور پر دی گئی ہو وہ اُس کے وارثوں کے لیے ہوگی (ابوداؤد)

۲۸۸۳ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰی جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عمریٰ جائز ہے اُس کے مالک کے لیے اور رقبیٰ جائز ہے اُس کے مالک کے لیے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)۔

تیسری فصل

۲۸۸۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكُوْا اَمْوَالَكُمْ عَلَیْكُمْ لَا تُفْسِدُوْهَا فَاِنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰی فَهِیَ لِلَّذِیْ اُعْمِرَ حَیًّا وَّمَیِّتًا وَّلِعَقِبِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مال کو محفوظ رکھا کرو، اور ان میں خرابی پیدا نہ کرو۔ کیونکہ جس نے بطور عمریٰ کوئی چیز دی تو وہ اُس کی ہے جس کو دی گئی جب تک زندہ ہے اور مرنے کے بعد اس کے وارثوں کی ہے۔ (مسلم)۔

سابقہ ابواب کے دیگر متعلقات

پہلی فصل

۲۸۸۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَیْهِ رَیْحَانٌ فَلَا یَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِیْفُ الْمَحْمِلِ طَیِّبُ الرِّیْحِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو پھول پیش کیا جائے تو اُسے واپس نہ کرے کیونکہ اُس کا بوجھ کم اور خوشبو اچھی ہے۔ (مسلم)

۲۸۸۶ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشبو لینے سے انکار نہیں کیا کرتے تھے۔ (بخاری)۔

۲۸۸۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ لَیْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو کھا جاتا ہے۔ یہ مثال ہمارے لیے بُری نہیں ہے۔

(بخاری)

۲۸۸۸ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ اَنَّ اَبَاہُ اَتٰی بِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ نَحَلْتُ اِبْنِیْ ھٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَکُلَّ وَلَدِکَ نَحَلْتَ مِثْلَہٗ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَالَ اَیَسُرُّکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا اِلَیْکَ فِی الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰی قَالَ فَلَا اِذًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَالَ اَعْطَانِیْ اَبِیْ عَطِیَّۃً فَقَالَتْ عَمْرَۃُ بِنْتُ رَوَاحَۃَ لَا اَرْضٰی حَتّٰی تُشْھِدَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْطَیْتُ اِبْنِیْ مِنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ رَوَاحَۃَ عَطِیَّۃً فَاَمَرَتْنِیْ اَنْ اُشْھِدَکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ اَعْطَیْتَ سَائِرَ وَلَدِکَ مِثْلَ ھٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللہَ وَاعْدِلُوْا بَیْنَ اَوْلَادِکُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِیَّتَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَالَ لَا اَشْھَدُ عَلٰی جَوْرٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد انھیں ساتھ لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیا ہے۔ فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایک غلام دیا ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو واپس لے لو۔ ایک روایت میں ہے کہ کیا یہ تمہارے لیے باعث مسرت ہے کہ تمہارے ساتھ نیکی کرنے میں وہ برابر ہوں؟ عرض گزار ہوئے: کیوں نہیں۔ فرمایا تو پھر ایسا نہ کرو۔ دوسری روایت میں حضرت نعمان نے فرمایا کہ میرے والد ماجد نے مجھے ایک عطیہ دیا۔ حضرت عمرہ بنت رواحہ نے کہا کہ میں راضی نہیں ہوں جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنایا جائے۔ پس وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: میں نے اپنے عمرہ بنت رواحہ والے بیٹے کو ایک عطیہ دیا ہے۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ کو گواہ بناؤں۔ فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اسی جیسی چیز دی ہے؟ عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ انھوں نے اپنا عطیہ واپس لے لیا۔ ایک اور روایت میں آپ نے فرمایا: میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۸۸۹ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْجِعُ اَحَدٌ فِیْ ھِبَتِہٖ اِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَّلَدِہٖ۔

(رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس نہ لے مگر جو باپ نے اپنے بیٹے کو دی۔

(نسائی، ابن ماجہ)

۲۸۹۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یُّعْطِیَ عَطِیَّۃً ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْھَا اِلَّا الْوَالِدَ فِیْمَا یُعْطِیْ وَلَدَہٗ وَمَثَلُ الَّذِیْ یُعْطِی الْعَطِیَّۃَ ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْھَا کَمَثَلِ الْکَلْبِ اَکَلَ حَتّٰی اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِیْ قَیْئِہٖ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ عطیہ دے کر اُسے واپس لوٹائے سوائے باپ کے جبکہ اُس نے بیٹے کو کوئی چیز دی ہو اور اُس شخص کی مثال جو عطیہ دے کر واپس لوٹائے کتے جیسی ہے جو کھائے اور پیٹ بھرنے پر قے کرکے اُسے پھر کھا لیتا ہے۔ روایت کیا اسے ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور ترمذی نے اس کی تصحیح کی ہے۔

٢٨٩١ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَهْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَکْرَةً فَعَوَّضَهٗ مِنْهَا سِتَّ بَکَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰی اِلَیَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهٗ مِنْهَا سِتَّ بَکَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَقْبَلَ هَدِیَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْ اَنْصَارِیٍّ اَوْ ثَقَفِیٍّ اَوْ دَوْسِیٍّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک جوان اونٹنی تحفے کے طور پر دی، اُس کے بدلے آپ نے چھ جوان اونٹنیاں اُسے عطا فرمائیں وہ تب بھی ناخوش رہا، یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرکے فرمایا: فلاں نے مجھے ایک اونٹنی تحفے کے طور پر دی اور میں نے چھ اونٹنیاں اُس کے بدلے اُسے دیں۔ پھر بھی وہ ناخوش رہا۔ لہٰذا میں نے پکا ارادہ کر لیا ہے کہ اب تحفہ قبول نہیں کروں گا، مگر قرشی، یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کا۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

٢٨٩٢ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِیَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْیَجْزِ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰی فَقَدْ شَکَرَ وَمَنْ کَتَمَ فَقَدْ کَفَرَ وَمَنْ تَحَلّٰی بِمَا لَمْ یُعْطَ کَانَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو کوئی عطیہ دیا جائے وہ اگر طاقت رکھتا ہے تو اس کا بدلہ دے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دینے والے کی تعریف کرے۔ کیونکہ جس نے دینے والے کی تعریف کی اُس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے اُسے چھپایا یا اُس نے ناشکری کی اور جو غلط بیانی کرے کہ مجھے فلاں چیز دی گئی ہے تو اُس نے جھوٹ کے دو کپڑے پہن لیے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

٢٨٩٣ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ اِلَیْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ساتھ نیکی کی گئی اور وہ نیکی کرنے والے سے جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا کہہ دے تو اُس نے پوری تعریف کر دی۔ (ترمذی)

٢٨٩٤ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰهَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے۔ وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ (احمد، ترمذی)

٢٨٩٥ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَیْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ کَثِیْرٍ وَّلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِّنْ قَلِیْلٍ مِّنْ قَوْمٍ نَّزَلْنَا بَیْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ کَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَکُوْنَا فِی الْمَهْنَاِ حَتّٰی لَقَدْ خِفْنَا اَنْ یَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ کُلِّهٖ فَقَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَیْتُمْ عَلَیْهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب مدینہ منورہ کو اپنی تشریف آوری سے نوازا تو مہاجرین آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! جس قوم کے پاس ہم اترے ہیں ہم نے اس سے بڑھ کر خرچ کرنے والی کوئی قوم نہیں دیکھی انھوں نے ہماری محنت کو کافی سمجھتے ہوئے ہمیں منافع میں شریک کر لیا جس سے ہمیں خطرہ محسوس ہونے لگا ہے کہ کہیں سارا ثواب وہی نہ لے جائیں فرمایا کہ ایسا نہیں ہوگا جب تک اُن کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو گے اور اُن کی تعریف کرتے رہو گے ترمذی نے اسے روایت کیا اور اس کی تصحیح کی۔

٢٨٩٦

قَالَ تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو کیونکہ تحفے کدورتوں کو دُور کرتے ہیں۔ (محل البیاض، ترمذی)۔

۲۸۹۷ (۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو کیونکہ تحفہ سینوں کی گندگی کو دُور کرتا ہے اور ایک ہمسائی دوسری ہمسائی کو حقیر نہ سمجھے خواہ بکری کے کھُر کا ایک حصہ ہی بھیجا ہو۔ (ترمذی)

۲۸۹۸ (۱۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ قِيْلَ أَرَادَ بِالدُّهْنِ الطِّيْبَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں واپس نہ کی جائیں ”تکیے، تیل اور دودھ۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ حدیث غریب ہے۔ کہا گیا ہے کہ تیل سے خوشبو مراد ہے۔

۲۸۹۹ (۱۵) وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو پھول پیش کیا جائے تو اُسے واپس نہ کرے کیونکہ وہ جنت سے نکلا ہے۔ اِسے ترمذی نے مرسلاً روایت کیا ہے۔

تیسری فصل

۲۹۰۰ (۱۶) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيْرٍ انْحَلِ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهِدْ لِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتْ أَشْهِدْ لِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَهُ إِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلٰى حَقٍّ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت بشیر کی اہلیہ محترمہ عرض گزار ہوئیں کہ میرے بیٹے کو اپنا غلام دے دیجیے اور میری خاطر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بنا لیجیے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ فلاں کی بیٹی نے مجھ سے کہا ہے کہ اپنا غلام اُس کے بیٹے کو دے دوں اور کہا ہے کہ میری خاطر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بنائیے۔ فرمایا کیا اُس کے اور بھائی ہیں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ جو تم نے اُسے دیا کیا سب کو اسی طرح دیے ہیں؟ عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا کہ یہ درست نہیں ہے اور میں حق کے سوا اور بات پر گواہ نہیں بنا کرتا۔ (مسلم)۔

۲۹۰۱ (۱۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِبَاكُوْرَةِ الْفَاكِهَةِ وَضَعَهَا عَلٰى عَيْنَيْهِ وَعَلٰى شَفَتَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ كَمَا أَرَيْتَنَا أَوَّلَهُ فَأَرِنَا آخِرَهُ ثُمَّ يُعْطِيْهَا مَنْ يَكُوْنُ عِنْدَهُ مِنَ الصِّبْيَانِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کی خدمت میں کوئی نیا پھل پیش کیا جاتا تو اُسے اپنی مبارک آنکھوں اور مقدس ہونٹوں سے لگا کر کہتے: اے اللہ! جیسے تو نے یہ ہمیں دنیا میں دکھایا اسی طرح آخرت میں دکھانا۔ پھر جو آپ کے قریب بچہ ہوتا اُسے عنایت فرما دیتے۔ اِسے بیہقی نے دعوات الکبیر میں روایت کیا ہے۔

بَابُ اللُّقَطَةِ گری ہوئی چیز کا بیان

پہلی فصل

۲۹۰۲ / ۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاءُهَا وَحِذَاءُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر لقطہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ اُس کے برتن اور سامان کے سر بندھن کو پہچان لو پھر ایک سال تک اُس کی تشہیر کرو۔ اگر اُس کا مالک آجائے تو خیر ورنہ تمہیں اُس کا اختیار ہے۔ عرض گزار ہوا کہ گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ عرض کی کہ گم شدہ اُونٹ؟ فرمایا کہ تمہیں اُس سے کیا سروکار وہ اپنا مشکیزہ اور سچاوڑ رکھتا ہے۔ پانی پیئے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا یہاں تک کہ اُس کا مالک اُس سے آملے گا (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ سال بھر اُس کی تشہیر کرو، پھر اُس کا سر بندھن اور اُس کا برتن پہچان لو پھر اُسے اپنے مصرف میں لگے وہ اگر اُس کا مالک جائے تو اُسے ادا کر دو۔

۲۹۰۳ / ۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو تشہیر کیے بغیر گم شدہ چیز کو اپنے پاس رکھے وہ گمراہ ہے۔ (مسلم)

۲۹۰۴ / ۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد الرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حاجیوں کی گری ہوئی چیز کو اُٹھانے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)۔

دوسری فصل

۲۹۰۵ / ۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لٹکے ہوئے پھلوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا۔ جو ضرورت مند اُن میں سے لے جبکہ جھولی بھرنے والا نہ ہو تو اس پر گناہ نہیں اور جو اُن میں سے لے کر نکل گیا تو اس پر دُگنا تاوان اور سزا بھی ہے اور جو اُن میں سے خرمن میں پہنچنے پر چرائے اور وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو ہاتھ کاٹا جائے گا۔ گم شدہ اُونٹ اور بکری کے بارے میں وہی ذکر کیا جو دوسرے

وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرَهُ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَاْتِ فَهُوَ لَكَ وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِيِّ فَفِيْهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى اَبُوْدَاؤُدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ اِلٰى اٰخِرِهٖ)

٢٩٠٦/٥ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَجَدَ دِيْنَارًا فَاَتٰى بِهٖ فَاطِمَةَ فَسَاَلَ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رِزْقُ اللّٰهِ فَاَكَلَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلَ عَلِيٌّ وَّفَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَتِ امْرَاَةٌ تَنْشُدُ الدِّيْنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اَدِّ الدِّيْنَارَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

٢٩٠٧/٦ وَعَنِ الْجَارُوْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

٢٩٠٨/٧ وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَّجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ اَوْ ذَوَيْ عَدْلٍ وَّلَا يَكْتُمْ وَلَا يُغَيِّبْ فَاِنْ وَّجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيَرُدَّهَا عَلَيْهِ وَاِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

٢٩٠٩/٨ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَاَشْبَاهِهٖ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ اَلَا لَا يَحِلُّ فِيْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ)

راویوں نے کیا ہے۔ گری ہوئی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: جو آمد و رفت کے راستے اور قصبے میں ملے تو سال بھر اُس کا اعلان کرو۔ اگر اُس کا مالک آ جائے تو اُس کے سپرد کر دو اور نہ آئے تو تمہارے لیے ہے اور جو چیز ویران جگہ سے ملے تو اُس میں اور دفینے میں پانچواں حصہ ہے۔ روایت کیا ہے اِسے نسائی نے اور ابوداؤد نے اُن سے ہی وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ سے آخر تک روایت کیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کو ایک دینار ملا وہ اُسے حضرت فاطمہ کے پاس لائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اللہ کا رزق ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس میں سے کھایا نیز حضرت علی اور حضرت فاطمہ نے۔ اس کے بعد ایک عورت دینار کو تلاش کرتی ہوئی آئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! دینار ادا کرو۔

(ابوداؤد)

حضرت جارود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کی گم شدہ چیز آگ کی چنگاری ہے۔

(دارمی)

حضرت عیاض بن حِمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو گری ہوئی چیز پائے تو ایک یا دو معتبر آدمیوں کو گواہ بنا لے۔ نہ اُس چیز کو چھپائے اور نہ اُسے غائب کرے۔ اگر اُس کا مالک آ جائے تو اُس کے سپرد کر دے ورنہ وہ خدا کا مال ہے جس کو چاہے دے۔ (احمد، ابوداؤد، دارمی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں لاٹھی، کوڑا، رسی اور ان جیسی چیزوں کی اجازت مرحمت فرمائی کہ آدمی ایسی چیز پڑی ہوئی پائے تو اُس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ اِسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور حضرت مقدام بن معدیکرب کی اَلَا لَا یَحِلُّ والی حدیث باب الاعتصام میں مذکور ہوئی۔

بَابُ الْفَرَائِضِ — میراث کا بیان

پہلی فصل

۲۹۱۰ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَفِیْ رِوَايَةٍ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَلْيَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاهُ وَفِیْ رِوَايَةٍ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيْنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مسلمانوں سے اُن کی جانوں کی نسبت زیادہ قریب ہوں۔ پس جو فوت ہو جائے اور اُس پر قرض ہو جس کے برابر وہ مال نہ چھوڑے تو اُس کا ادا کرنا میری ذمہ داری ہے اور جو اُس نے مال چھوڑا وہ اُس کے وارثوں کے لیے ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ جس نے قرض چھوڑا یا بال بچے تو وہ میرے پاس آئیں کیونکہ اُن کا سرپرست میں ہوں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جس نے مال چھوڑا وہ اُس کے وارثوں کا ہے اور جس نے بوجھ چھوڑا وہ ہم پر ہے (متفق علیہ)

۲۹۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِیَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مقررہ میراث اُس کے حصہ داروں کو دو اور جو باقی بچے تو وہ اُس کے زیادہ قریب مرد کے لیے ہے۔

(متفق علیہ)

۲۹۱۲ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر مسلمان کا۔

(متفق علیہ)

۲۹۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم کا آزاد کردہ غلام بھی اُن میں سے ہے۔

(بخاری)

۲۹۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ اِنَّمَا الْوَلَاءُ فِیْ بَابٍ ..... قَبْلَ بَابِ السَّلَمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ الْبَرَاءِ اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ فِیْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحِضَانَتِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم کا بھانجا بھی اُن میں سے ہے (متفق علیہ) اور اِنَّمَا الْوَلَاءُ والی حدیثِ عائشہ باب السلم سے پہلے باب میں پیش کی جا چکی اور حدیثِ براء عنقریب ہم بابُ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحِضَانَتِهٖ میں اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تعالیٰ بیان کریں گے کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے۔

دوسری فصل

۲۹۱۵ (۶) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَوَارَثُ اَھْلُ مِلَّتَیْنِ شَتّٰی۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ جَابِرٍ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو مختلف دین رکھنے والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے۔ روایت کیا اسے ابوداؤد و ابن ماجہ نے اور روایت کیا اسے ترمذی نے حضرت جابر سے۔

۲۹۱۶ (۷) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ لَا یَرِثُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قاتل میراث نہیں پاتا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۲۹۱۷ (۸) وَعَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْجَدَّۃِ السُّدُسَ اِذَا لَمْ تَکُنْ دُوْنَھَا اُمٌّ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دادی اور نانی کا چھٹا حصہ مقرر فرمایا جبکہ میت کی ماں زندہ نہ ہو۔ (ابوداؤد)

۲۹۱۸ (۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَھَلَّ الصَّبِیُّ صُلِّیَ عَلَیْہِ وَوُرِّثَ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بچہ چیخے تو اُس پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور وارث بنایا جائے۔ (ابن ماجہ، دارمی)

۲۹۱۹ (۱۰) وَعَنْ کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْھُمْ وَحَلِیْفُ الْقَوْمِ مِنْھُمْ وَابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْھُمْ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

کثیر بن عبداللہ کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم کا آزاد کردہ غلام اُن میں سے ہے۔ قوم کا حلیف اُن میں سے ہے۔ اور قوم کا بھانجا اُن میں سے ہے۔ (دارمی)

۲۹۲۰ (۱۱) وَعَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِہٖ فَمَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضَیْعَۃً فَاِلَیْنَا وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِہٖ وَاَنَا مَوْلٰی مَنْ لَّا مَوْلٰی لَہٗ اَرِثُ مَالَہٗ وَاَفُکُّ عَانَہٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَہٗ یَرِثُ مَالَہٗ وَیَفُکُّ عَانَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَہٗ اَعْقِلُ عَنْہُ وَاَرِثُہٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَہٗ یَعْقِلُ عَنْہُ وَیَرِثُہٗ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت مقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ہر مسلمان سے اُس کی جان کی نسبت زیادہ قریب ہوں۔ پس جو قرض یا بال بچے چھوڑے وہ ہماری ذمہ داری ہے اور جو مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور میں اُس کا والی ہوں جس کا کوئی والی نہ ہو۔ اُس کے مال کا وارث ہوں گا اور اُس کے قیدی کو چھڑاؤں گا اور ماموں اُس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اُس کے مال کا وارث ہوگا اور اُس کے قیدی کو چھڑائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ میں اُس کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اُس کی طرف سے دیت ادا کروں گا اور اس کی میراث لوں گا اور ماموں اُس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اُس کی طرف سے دیت دیگا اور میراث لیگا۔ (ابوداؤد)

۲۹۲۱ (۱۲) وَعَنْ وَاثِلَۃَ ابْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُ الْمَرْاَۃُ ثَلٰثَ مَوَارِیْثَ عَتِیْقَھَا

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت تین مزید میراثوں کو سمیٹتی ہے۔

وَلَقِيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِيْ لَاعَنَتْ عَنْهُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

اپنے آزاد کردہ غلام کی، راستے میں پڑا ہوا بچہ اُسے پڑا ہوا ملا ہو اور جس بچے پر اُس نے لعان کیا ہو۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔

۲۹۲۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ[13] اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِّ امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی آزاد عورت یا لونڈی سے بدکاری کی تو وہ بچہ حرامی ہے لہٰذا نہ یہ بچہ اس کا وارث اور نہ یہ اُس بچے کا وارث۔ (ترمذی)

۲۹۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ مَوْلًى لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ[14] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَّلَمْ يَدَعْ حَمِيْمًا وَّلَا وَلَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْا مِيْرَاثَهٗ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ قَرْيَتِهٖ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہوگیا، جس نے کچھ مال چھوڑا لیکن اُس کا قرابت دار کوئی نہ تھا اور نہ اولاد تھی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِس کی میراث اس کے گاؤں والوں میں سے کسی شخص کو دے دو۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۲۹۲۴ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ[15] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيْرَاثِهٖ فَقَالَ الْتَمِسُوْا لَهٗ وَارِثًا اَوْ ذَا رَحِمٍ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهٗ وَارِثًا وَّلَا ذَا رَحِمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ اُنْظُرُوْا اَكْبَرَ رَجُلٍ مِّنْ خُزَاعَةَ)

حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ خزاعہ سے ایک آدمی فوت ہوگیا تو اُس کی میراث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی۔ فرمایا کہ اِس کا کوئی وارث یا ذی رحم تلاش کرو چنانچہ اُس کا وارث اور ذی رحم کوئی نہ ملا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خزاعہ کے سردار کو دے دو (ابوداؤد)۔ ان کی دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا: خزاعہ میں سب سے بڑے شخص کو دیکھو۔

۲۹۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ[16] مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ وَّاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ الْاِخْوَةُ مِنَ الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ اِلٰى اٰخِرِهٖ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم اِس آیت کو پڑھتے ہو، جو وصیت تم کر جاؤ اور قرضہ نکال کر... (۴: ۱۲) اور بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا اور حکم فرمایا کہ سگے بھائی میراث پائیں گے نہ کہ علاتی۔ آدمی اپنے اُس بھائی کا وارث ہوگا جو ماں اور باپ دونوں کی طرف سے ہو (ترمذی، ابن ماجہ) اور دارمی کی روایت میں فرمایا: ماں جائے بھائی بہن ایک دوسرے کے وارث ہوں گے نہ کہ علاتی بھائی الخ۔

۲۹۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ[17] الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا وَّاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَّلَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت سعد بن ربیع کی اہلیہ محترمہ حضرت سعد والی اپنی دونوں بیٹیوں کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ! یہ دونوں حضرت سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں۔ ان کے والد ماجد حضور کا ساتھ دیتے ہوئے غزوۂ اُحد میں شہید ہوگئے تھے۔ ان کے چچا نے

تُنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عَمِّهِمَا فَقَالَ أَعْطِ لِابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

۲۹۲۷/۱۸ وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ سُئِلَ أَبُوْ مُوْسٰى عَنِ ابْنَةٍ وَبِنْتِ ابْنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ وَائْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَيُتَابِعُنِيْ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ أَقْضِيْ فِيْهِمَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ فَأَتَيْنَا أَبَا مُوْسٰى فَأَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَا تَسْأَلُوْنِيْ مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيْكُمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۹۲۸/۱۹ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنِيْ مَاتَ فَمَا لِيْ مِنْ مِيْرَاثِهٖ قَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ إِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ طُعْمَةٌ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

۲۹۲۹/۲۰ وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا مَا لَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَمَا لَكِ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَارْجِعِيْ حَتّٰى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ

ان کا مال لے لیا اور ان کے لیے ذرا مال نہیں چھوڑا اور ان کا نکاح نہیں ہو سکتا جب تک ان کے پاس مال نہ ہو۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ فرمائے گا۔ چنانچہ آیتِ میراث نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے چچا کو بلا کر فرمایا کہ سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی مال دو اور آٹھواں حصہ ان کی والدہ کو، جو باقی بچے وہ تمہارا ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ہزیل بن شرحبیل کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ سے بیٹی، پوتی، اور بہن کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ نصف بیٹی کے لیے اور نصف بہن کے لیے ہے، تم حضرت ابن مسعود کے پاس جاؤ وہ میری مطابقت ہی کریں گے۔ حضرت ابن مسعود سے پوچھا اور حضرت ابوموسیٰ کا جواب بتایا گیا تو کہا کہ تب تو میں بھٹک جاؤں گا اور راستہ پانے والوں سے نہ رہوں گا۔ میں اس کا وہی فیصلہ کروں گا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔ بیٹی کا آدھا حصہ اور پوتی کا چھٹا ہے دو تہائی پورا کرنے کو اور جو باقی بچے وہ بہن کا ہے۔ پس ہم حضرت ابوموسیٰ کے پاس آئے اور انہیں حضرت ابن مسعود کا فیصلہ بتایا۔ فرمایا کہ جب تک یہ جید عالم تم میں موجود ہیں مجھ سے نہ پوچھا کرو۔ (بخاری)۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا فوت ہو گیا ہے اس کی میراث سے میرا کتنا حصہ ہے؟ فرمایا کہ تمہارا چھٹا حصہ ہے۔ جب واپس لوٹنے لگا تو اسے بلا کر فرمایا: تمہارے لیے چھٹا حصہ اور ہے۔ جب پیٹھ پھیری تو بلا کر فرمایا: دوسرا چھٹا حصہ عصبہ کے طور پر ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد)۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت قبیصہ بن ذویب کا بیان ہے کہ ایک دادی یا نانی حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی میراث کا سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے لیے اللہ کی کتاب میں کچھ نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت میں بھی تمہارے لیے کچھ نہیں ہے تم جاؤ تاکہ میں لوگوں سے مزید دریافت کر لوں۔ پس آپ نے پوچھا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ میری موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے چھٹا حصہ دیا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا: کیا آپ کے ساتھ

فَاَنْفَذَهُ لَهَا اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ تَسْاَلُهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۹۳۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا اِنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَيٌّ۔ [21]

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ضَعَّفَهُ)

۲۹۳۱ وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ وَرِّثِ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) [22]

۲۹۳۲ وَعَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهٖ [23]

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۹۳۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا غُلَامًا كَانَ اَعْتَقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَهُ اَحَدٌ قَالُوْا لَا اِلَّا غُلَامٌ لَهُ كَانَ اَعْتَقَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهُ لَهُ۔ [24]

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۹۳۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ) [25]

دوسرا تھا۔ حضرت محمد بن مسلمہ نے بھی اسی طرح کہا جو حضرت مغیرہ نے کہا تھا۔ حضرت ابوبکر نے اُس کے لیے حکم صادر فرما دیا۔ پھر دوسری دادی یا نانی حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی میراث کا سوال کیا۔ فرمایا کہ وہی چھٹا حصہ ہے اور اگر تم دونوں (دادی اور نانی) جمع ہو جاؤ تو وہ تم دونوں کا ہے اور اُن میں جو اکیلی ہو تو وہ اُسی کا ہے۔ (مالک، احمد، ترمذی، ابوداؤد، دارمی، ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ دادی جس کو اُس کے بیٹے کیساتھ پہلے پہل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھٹا حصہ دلوایا، اُس کے بیٹے کے ساتھ جبکہ اُس کا بیٹا زندہ تھا۔ روایت کیا اسے ترمذی اور دارمی نے جبکہ ترمذی نے اس کی تضعیف کی ہے۔

حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی طرف لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو اُس کے خاوند کی میراث دلائی جائے۔ اِسے ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مشرکوں میں سے اُس شخص کے بارے میں سنت کیا ہے جس نے کسی مسلمان کے ہاتھوں پر اسلام قبول کیا ہو۔ فرمایا کہ اُس کی زندگی اور موت میں وہ لوگوں کی نسبت زیادہ قریب ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص فوت ہو گیا اور وارث کوئی نہ چھوڑا سوائے ایک غلام کے جس کو اُس نے آزاد کر دیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اس کا کوئی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں سوائے ایک غلام کے جس کو اس نے آزاد کر دیا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی میراث اُسی غلام کو دی۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ولاء کا وارث وہی ہے جو مال کا وارث ہے۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ اس کی سند قوی نہیں ہے۔

تیسری فصل

۲۹۳۵ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا کَانَ مِنْ مِیْرَاثٍ قُسِمَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَھُوَ عَلٰی قِسْمَۃِ الْجَاھِلِیَّۃِ وَمَا کَانَ مِنْ مِیْرَاثٍ اَدْرَکَہُ الْاِسْلَامُ فَھُوَ عَلٰی قِسْمَۃِ الْاِسْلَامِ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی میراث عہد جاہلیت میں تقسیم ہوئی تو وہ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق ہی رہے گی اور جس میراث کو عہد اسلام نے پالیا تو وہ اسلامی طریقے پر تقسیم کی جائے گی۔ (ابن ماجہ)

۲۹۳۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاہُ کَثِیْرًا یَقُوْلُ کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّۃِ تُوْرَثُ وَلَا تَرِثُ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ)

محمد بن ابوبکر بن حزم نے اپنے والدِ ماجد کو بارہا فرماتے ہوئے سُنا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: پھوپھی پر تعجب ہے کہ بھتیجا اُس کی میراث پاتا ہے لیکن وہ اُس کی میراث نہیں پاتی۔ (مالک)

۲۹۳۷ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَزَادَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ قَالَا فَاِنَّہٗ مِنْ دِیْنِکُمْ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: فرائض (میراث) کا علم حاصل کرو۔ حضرت ابن مسعود نے یہ بھی فرمایا: طلاق اور حج کا بھی، کیونکہ یہ تمہارے دین سے ہیں۔ (دارمی)

بَابُ الْوَصَایَا — وصیتوں کا بیان

پہلی فصل

۲۹۳۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَہٗ شَیْءٌ یُوْصٰی فِیْہِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُہٗ مَکْتُوْبَۃٌ عِنْدَہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ اُس کے پاس قابلِ وصیت کوئی چیز ہو اور دو راتیں بھی گزارے مگر اُس کے پاس لکھی ہوئی وصیت ہو۔ (متفق علیہ)

۲۹۳۹ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَیْتُ عَلَی الْمَوْتِ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ مَالًا کَثِیْرًا وَلَیْسَ یَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَتِیْ اَفَاُوْصِیْ بِمَالِیْ کُلِّہٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَیْ مَالِیْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ اِنَّکَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَکَ اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَھُمْ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: فتح مکہ کے سال میں ایسا بیمار پڑا کہ موت کے منہ تک پہنچ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس کافی مال ہے اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا: نہیں۔ عرض گزار ہوا کہ کیا اپنے دو تہائی مال کی؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کی کہ نصف کی؟ فرمایا: نہیں۔ عرض گزار ہوا کہ تہائی کی؟ فرمایا کہ تہائی کی اور تہائی بھی زیادہ ہے۔

عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اگر تم اپنے وارثوں کو غنی چھوڑو تو اس سے بہتر ہے کہ انھیں غربت میں چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائیں اور تم کوئی ایسا خرچ نہیں کرو گے جس سے رضائے الٰہی مقصود ہو مگر اُس کا ثواب ملے گا یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں اُٹھا کر دو گے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۹۴۰ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَقَالَ اَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِيْ كُلِّهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قُلْتُ هُمْ اَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ فَقَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زِلْتُ اُنَاقِصُهٗ حَتّٰى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی جبکہ میں بیمار تھا۔ فرمایا کیا تم نے وصیت کردی ہے؟ عرض گزار ہوا ہاں۔ فرمایا کہ کتنے کی؟ عرض کی کہ اللہ کی راہ میں اپنے سارے مال کی۔ فرمایا کہ اپنی اولاد کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کی کہ وہ مال کے ساتھ غنی ہیں۔ فرمایا کہ دسویں حصّے کی وصیت کر دو۔ میں برابر کم شمار کرتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: تہائی کی اور تہائی بھی زیادہ ہے (ترمذی)۔

۲۹۴۱ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ مُنْقَطِعٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَفِيْ رِوَايَةِ الدَّارَقُطْنِيِّ قَالَ لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے خطبے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: اللہ تعالیٰ نے ہر ایک حق والے کو اُس کا حق دیا ہے لہٰذا وارث کے لیے وصیت نہیں ہے۔ روایت کیا اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔ ترمذی نے یہ بھی بیان کیا: لڑکا اُس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لیے پتھر ہیں اور اُن کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وارث کے لیے وصیت نہیں ہے مگر یہ کہ دوسرے وارث چاہیں۔ یہ منقطع ہے اور یہ مصابیح کے لفظ ہیں اور دارقطنی کی روایت میں ہے کہ فرمایا: وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے مگر جبکہ دوسرے وارث چاہیں۔

۲۹۴۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَاَ اَبُوْهُرَيْرَةَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد اور عورت اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ساٹھ سال تک عمل کرتے رہیں، پھر دونوں کو موت آجائے اور وصیت میں وہ نقصان پہنچائیں تو دونوں کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔ پھر حضرت ابوہریرہ نے یہ آیت پڑھی: مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ سے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ تک۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۲۹۴۳ (۶) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ عَلٰی وَصِیَّۃٍ مَّاتَ عَلٰی سَبِیْلٍ وَّسُنَّۃٍ وَّمَاتَ عَلٰی تُقًی وَّشَہَادَۃٍ وَّمَاتَ مَغْفُوْرًا لَّہٗ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وصیت کر کے فوت ہوا وہ سیدھے راستے اور سنت پر فوت ہوا۔ پرہیزگاری اور شہادت پر فوت ہوا۔ بخشا ہوا فوت ہوا۔ (ابن ماجہ)

۲۹۴۴ (۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ اَوْصٰی اَنْ یُّعْتَقَ عَنْہُ مِائَۃُ رَقَبَۃٍ فَاَعْتَقَ ابْنُہٗ ہِشَامٌ خَمْسِیْنَ رَقَبَۃً فَاَرَادَ ابْنُہٗ عَمْرٌو اَنْ یُّعْتِقَ عَنْہُ الْخَمْسِیْنَ الْبَاقِیَۃَ فَقَالَ حَتّٰی اَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبِیْ اَوْصٰی اَنْ یُّعْتَقَ عَنْہُ مِائَۃُ رَقَبَۃٍ وَّاِنَّ ہِشَامًا اَعْتَقَ عَنْہُ خَمْسِیْنَ وَبَقِیَتْ عَلَیْہِ خَمْسُوْنَ رَقَبَۃً اَفَاُعْتِقُ عَنْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ لَوْ کَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْہُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْہُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْہُ بَلَغَہٗ ذٰلِکَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ عاص ابن وائل نے وصیت کی کہ اُس کی طرف سے سو غلام آزاد کر دیئے جائیں۔ پس اُس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دیئے۔ چنانچہ اُس کے بیٹے حضرت عمرو نے باقی پچاس آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور کہا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے باپ نے وصیت کی کہ اُن کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں۔ ہشام نے اُن کی طرف سے پچاس آزاد کر دیئے اور اُن پر پچاس باقی رہے۔ کیا میں اُن کی طرف سے آزاد کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اُس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو اُسے ثواب پہنچ جاتا۔ (ابو داؤد)

۲۹۴۵ (۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ مِیْرَاثَ وَارِثِہٖ قَطَعَ اللّٰہُ مِیْرَاثَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے وارث کی میراث کا حصہ کاٹے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز جنت سے اُس کا حصہ کاٹ دے گا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا اور بیہقی نے شعب الایمان میں اسے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے۔

کِتَابُ النِّکَاحِ　　نکاح کا بیان

پہلی فصل

۲۹۴۶ (۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نوجوانوں کی جماعت! جو تم میں سے عورت رکھنے کی طاقت رکھتا ہے تو اُسے نکاح کرنا چاہیے کیونکہ یہ نظر کو جھکاتا اور شرم گاہ کو محفوظ رکھتا ہے اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا

وِجَاءٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۹۴۷ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۹۴۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۹۴۹ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۹۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۹۵۱ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۹۵۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۹۵۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ۔

۲۹۵۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے خصی کرنا ہے (متفق علیہ)۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کے مجرد رہنے کو پسند نہیں فرمایا۔ اگر آپ انھیں اجازت مرحمت فرما دیتے تو ہم اپنے آپ کو خصی کر لیتے (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عورتوں کے ساتھ چار وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ اُس کے مال، اُس کے حسب و نسب، اُس کے حسن و جمال اور اُس کے دین کے باعث تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تو دین والی کو ترجیح دے (متفق علیہ)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ساری دنیا ہی دولت ہے اور دنیا کی بہترین دولت نیک بیوی ہے۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بہترین عورتیں اونٹوں پر سوار ہونے والی ہیں، نیک قریش کی عورتیں ہیں جو اپنی اولاد پر اُن کے بچپن میں شفیق اور خاوند کا جو مال اُن کی تحویل میں ہو اُس کی محافظ ہوتی ہیں۔ (متفق علیہ)۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے اپنے بعد کوئی ایسا فتنہ نہیں چھوڑا جو مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ ضرر پہنچانے والا ہو (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا میٹھی اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلافت دینے والا ہے۔ پس دیکھو کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ دنیا سے محتاط رہو اور عورتوں سے محتاط ہو کیونکہ بنی اسرائیل میں جو فتنہ سب سے پہلے آیا وہ عورتوں میں تھا۔ (مسلم)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بدقسمتی عورت، گھر اور گھوڑے میں ہوتی ہے (متفق علیہ) اور ایک روایت میں ہے کہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے، عورت، رہائش گاہ اور سواری میں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک غزوہ میں

وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب ہم کہنے لگے کہ مدینہ منورہ کے قریب آگئے تو میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مجھے نکاح کیے ہوئے چند روز ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ تم نے نکاح کر لیا؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ کنواری ہے یا شوہر دیدہ؟ عرض گزار ہوا کہ شوہر دیدہ۔ فرمایا کہ کنواری سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے دل بہلاتے اور وہ تم سے؟ جب ہم داخل ہونے ہی والے تھے تو فرمایا: ذرا ٹھہرو کیونکہ ہم رات میں یا عشاء کے وقت داخل ہوں گے تاکہ بکھرے ہوئے بالوں والی کنگھی کرے اور جن کے خاوند موجود نہ تھے وہ موئے زیر ناف کی صفائی کر لیں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۹۵۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[10] قَالَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللهِ عَوْنُهُمُ الْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے۔ مکاتب جو کتابت ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ نکاح کا خواہشمند جو عفت کو بچانا چاہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۲۹۵۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[11] إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِنْ لَا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہیں کوئی نکاح کا پیغام دے جس کے دین اور اخلاق سے تم خوش ہو تو اُس سے نکاح کر دو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ برپا ہوگا اور لمبا چوڑا فساد ہوگا۔ (ترمذی)

۲۹۵۷ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ[12] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: محبت کرنے والی عورت سے نکاح کیا کرو تاکہ میں تمہاری کثرت کے باعث دوسری امتوں پر فخر کروں۔ (ابوداؤد، نسائی)

۲۹۵۸ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ[13] بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا وَأَرْضٰى بِالْيَسِيرِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسَلًا)

عبدالرحمٰن بن سالم بن عتبہ بن عویم بن ساعدہ انصاری کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کنواری لڑکیوں سے نکاح کیا کرو کیونکہ وہ منہ کی میٹھی، زیادہ بچے جننے والی اور تھوڑی سی چیز پر راضی ہو جانے والی ہوتی ہیں۔ ابن ماجہ نے اسے مرسلاً روایت کیا ہے۔

تیسری فصل

۲۹۵۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ[14] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نکاح کی طرح دو محبت کرنے والے نہیں دیکھو گے

۲۹۶۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ طَاھِرًا مُّطَھَّرًا فَلْیَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ۔ [15]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے پاک صاف حالت میں ملنا چاہے اُسے چاہیے کہ آزاد کنواری عورتوں سے نکاح کرے۔

۲۹۶۱ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَی اللّٰہِ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ زَوْجَۃٍ صَالِحَۃٍ اِنْ اَمَرَھَا اَطَاعَتْہُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَیْھَا سَرَّتْہُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَیْھَا اَبَرَّتْہُ وَاِنْ غَابَ عَنْھَا نَصَحَتْہُ فِیْ نَفْسِھَا وَمَالِہٖ رَوَی ابْنُ مَاجَۃَ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ۔ [16]

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے: مومن نے اللہ کے تقویٰ کے بعد نیک بیوی سے بہتر کوئی بھلائی حاصل نہیں کی اگر اُسے حکم دے تو اطاعت کرتی ہے، اس کی طرف دیکھے تو خوش کرتی ہے، اگر اس پر قسم کھائے تو پورا کر دیتی ہے اور اگر وہ غائب ہو تو جان و مال میں اُس کی خیر خواہی کرتی ہے۔ مذکورہ تینوں حدیثوں کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۹۶۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ نِصْفَ الدِّیْنِ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ۔ [17]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندے نے نکاح کر لیا تو نصف دین کو اُس نے مکمل کر لیا اور باقی نصف کے لیے اللہ کا تقویٰ اختیار کرے۔

۲۹۶۳ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مُؤْنَۃً رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔ [18]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نکاح انتہائی زیادہ برکت والا ہے جس میں محنت جتنی کم ہو۔ ان دونوں مذکورہ حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ النَّظَرِ اِلَی الْمَخْطُوْبَۃِ وَبَیَانِ الْعَوْرَاتِ

منگیتر کو دیکھنا اور ستر کا بیان

پہلی فصل

۲۹۶۴ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَانْظُرْ اِلَیْھَا فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ) [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: میں ایک انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کہ اُسے دیکھ لو کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوا ہی ہوتی ہے۔ (مسلم)۔

۲۹۶۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْاَۃُ الْمَرْاَۃَ فَتَنْعَتَھَا لِزَوْجِھَا کَاَنَّہٗ یَنْظُرُ اِلَیْھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) [2]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت دوسری سے جسم نہ لگائے کیونکہ وہ اپنے خاوند سے اُس کی خوبی بیان کرے گی تو وہ اُسے دیکھنے کی طرح ہے۔ (متفق علیہ)۔

۲۹۶۶ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی [3]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی دوسرے کی عورت کو نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی عورت کا ستر دیکھے اور نہ دو مرد ایک ہی کپڑے میں رہیں اور نہ دو عورتیں ہی ایک کپڑے میں لپٹ کر سوئیں۔ (مسلم)

۲۹۶۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار کوئی شخص کسی شادی شدہ عورت کے پاس رات نہ گزارے مگر جبکہ وہ خاوند یا ذی محرم ہو۔ (مسلم)

۲۹۶۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کے پاس جانے سے پرہیز کیا کرو۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ دیور تو موت ہے۔ (متفق علیہ)

۲۹۶۹ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَّحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَّمْ يَحْتَلِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت اُم سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پچھنے لگوانے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے ابو طیبہ کو حکم دیا کہ انہیں پچھنے لگائے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں وہ اُن کا رضاعی بھائی یا نابالغ لڑکا تھا۔ (مسلم)

۲۹۷۰ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَّظَرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اپنی نظر کو پھیر لیا کرو۔ (مسلم)

۲۹۷۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ وَّتُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ إِذَا أَحَدُكُمْ أَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِيْ قَلْبِهٖ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهٖ فَلْيُوَاقِعْهَا فَإِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت شیطان کی صورت میں آتی اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے۔ جب تم میں سے کسی کو کوئی عورت پسند آجائے اور اُس کی صورت دل میں سما جائے تو اُسے اپنی بیوی کے پاس جا کر اُس سے صحبت کرنی چاہیے کیونکہ ایسا کرنا اُس کے دلی خیال کو دُور کر دے گا۔ (مسلم)

دوسری فصل

۲۹۷۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى مَا يَدْعُوْهُ إِلٰى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو جس کو نکاح کا پیغام دیا ہے اگر اُسے دیکھ سکتا ہے تو دیکھ لے۔ (ابو داؤد)

۲۹۷۳/۱۰ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے اُسے دیکھ لیا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ اُسے دیکھ لو کیونکہ دیکھنا تم دونوں کے درمیان محبت کا باعث ہوگا۔ (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۲۹۷۴/۱۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَأَتَى سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طِيبًا وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَأَخْلَيْنَهُ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهِ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا جو پسند آئی۔ آپ حضرت سودہ کے پاس تشریف لائے جو خوشبو بنا رہی تھیں اور اُن کے پاس عورتیں تھیں۔ آپ نے اُن سے خلوت کے لیے فرمایا اور اُن سے اپنی حاجت پوری کی پھر فرمایا: جس شخص کو کوئی عورت پسند آجائے تو اُسے اپنی بیوی کے پاس جانا چاہیے کیونکہ اس کے پاس بھی وہی چیز ہے جو اُس کے پاس تھی۔ (دارمی)

۲۹۷۵/۱۲ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت چھپانے کی چیز ہے۔ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے گھورتا ہے۔ (ترمذی)۔

۲۹۷۶/۱۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا: اچانک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالنا کیونکہ پہلی نظر معاف ہے اور دوسری معاف نہیں ہے۔

(احمد، ترمذی، ابو داؤد، دارمی)

۲۹۷۷/۱۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَمَتَهُ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى عَوْرَتِهَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے نکاح کر دے تو اُس کے ستر کی طرف نہ دیکھے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ناف کے نیچے اور گھٹنے سے اوپر بالکل نہ دیکھے۔

(ابو داؤد)

۲۹۷۸/۱۵ وَعَنْ جَرْهَدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت جرہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ران ستر ہے۔

(ترمذی، ابو داؤد)

۲۹۷۹/۱۶ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے علی! اپنی ران ننگی نہ کرنا اور کسی زندہ یا مردہ کی ران کو نہ دیکھنا۔

(ابو داؤد، ابن ماجہ)

۲۹۸۰ [۱۷] وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَعْمَرٍ وَفَخِذَاهُ مَكْشُوْفَتَانِ قَالَ يَا مَعْمَرُ غَطِّ فَخِذَيْكَ فَإِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت محمد بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت معمر کے پاس سے گزرے جن کی رانیں کھلی ہوئی تھیں۔ فرمایا: اے معمر! اپنی رانیں چھپا لو کیونکہ رانیں بھی ستر ہیں۔

(شرح السنہ)

۲۹۸۱ [۱۸] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلٰى أَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَأَكْرِمُوْهُمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ننگے ہونے سے بچتے رہو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ بھی رہتے ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے سوائے قضائے حاجت کے اور جب آدمی اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے۔ پس اُن سے حیا کرو اور اُن کی عزت کرو۔ (ترمذی)۔

۲۹۸۲ [۱۹] وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةُ إِذْ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت میمونہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہ حضرت ابن اُمّ مکتوم اندر داخل ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں ان سے پردہ کرو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا یہ نابینا نہیں ہیں جو ہمیں نہیں دیکھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دونوں اندھی ہو؟ کیا تم دونوں انہیں نہیں دیکھتی ہو؟

(احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۲۹۸۳ [۲۰] وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيٰى مِنْهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

بہز بن حکیم کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی شرمگاہ کی حفاظت کیا کرو سوائے اپنی بیوی اور اپنی لونڈی کے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جب آدمی تنہائی میں ہو؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اُس سے حیا کی جائے۔

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۹۸۴ [۲۱] وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطٰنُ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہیں ہوتا مگر اُن کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (ترمذی)۔

۲۹۸۵ [۲۲] وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِيْ مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَمِنِّيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جن کے خاوند موجود نہ ہوں اُن کے پاس نہ جایا کرو کیونکہ شیطان تمہارے ایسے کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا آپ میں بھی؟ فرمایا کہ مجھ میں بھی ہوتا لیکن اللہ نے میری مدد فرمائی تو میں بچا ہوا ہوں گا (ترمذی)۔

٢٩٨٦ / ٢٣ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ إِذَا قَنَّعَتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَإِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقَى قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُوكِ وَغُلَامُكِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غلام لے کر حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لے گئے جو آپ نے انہیں ہبہ فرمایا تھا اور حضرت فاطمہ کے اوپر ایک کپڑا تھا جس سے سر کو چھپاتیں تو پیروں تک نہ پہنچتا اور جب اپنے دونوں پیروں کو چھپاتیں تو اُن کے سر تک نہ پہنچتا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی دشواری دیکھی تو فرمایا کہ تمہارے لیے کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ یہاں تمہارا باپ اور تمہارا غلام ہی ہے۔ (ابو داؤد)

تیسری فصل

٢٩٨٧ / ٢٤ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تھے اور گھر میں ایک مخنث تھا جس نے حضرت اُم سلمہ کے بھائی حضرت عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا کہ اے عبداللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے کل آپ حضرات کو طائف پر فتح دی تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی بتاؤں گا جو آتی ہے تو چار بل پڑتے ہیں اور جاتی ہے تو آٹھ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے پاس اندر نہ آیا کریں۔ (متفق علیہ)

٢٩٨٨ / ٢٥ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيلًا فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَقَطَ عَنِّي ثَوْبِي فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَخْذَهُ فَرَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک بہت وزنی پتھر اُٹھایا ہوا تھا۔ میں جا رہا تھا کہ میرا ایک کپڑا گر گیا جس کو میں پکڑ نہ سکا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ کر مجھ سے فرمایا کہ اپنا کپڑا اوپر لے لو اور ننگے نہ چلو۔ (مسلم)

٢٩٨٩ / ٢٦ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ أَوْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نظر نہ کی یا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شرمگاہ نہیں دیکھی۔ (ابن ماجہ)

٢٩٩٠ / ٢٧ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ إِلَّا أَحْدَثَ اللّٰهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی عورت کے حسن و جمال کو پہلی نظر میں دیکھنے پر اپنی نگاہ نیچی کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ایسی عبادت مقرر فرمائے گا جس کی حلاوت اُسے حاصل ہو گی۔ (احمد)

٢٩٩١ / ٢٨ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ

حسن بصری نے مرسلاً فرمایا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ

إِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

پر اور جس کی طرف دیکھا جائے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ الْوَلِيِّ فِي النِّكَاحِ وَاسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ

نکاح کے ولی اور عورت سے اجازت لینے کا بیان

پہلی فصل

۲۹۹۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بیوہ کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت نہ لی جائے اور نہ کسی کنواری کا نکاح کیا جائے یہاں تک کہ اُس سے اجازت لی جائے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس کا اذن کیسے؟ فرمایا کہ وہ خاموش ہو جائے۔ (متفق علیہ)

۲۹۹۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْذِنُهَا أَبُوهَا فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ ولی کی نسبت اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے اور کنواری سے اُس کی ذاتی رائے لی جائے گی اور خاموشی اُس کی اجازت ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ شوہر دیدہ اپنے نفس کا ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اُس کا باپ اُس کی ذاتی رائے لے گا اور خاموش ہو جانا اُس کا اجازت دینا ہے۔ (مسلم)

۲۹۹۴ وَعَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نِكَاحَ أَبِيهَا۔

حضرت خنساء بنت خذام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ جب وہ بیوہ تھیں تو اُن کے والد ماجد نے اُن کا نکاح کر دیا اور وہ اُسے ناپسند کرتی تھیں۔ پس وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں تو آپ نے اُس نکاح کو رد فرما دیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ اُن کے باپ کے کیے ہوئے نکاح کو۔

۲۹۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَزُفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُن کا نکاح ہوا جبکہ وہ سات سال کی تھیں اور نو سال کی تھیں تو زفاف ہوا اور اُن کی گڑیاں اُن کے ساتھ تھیں اور حضور کا وصال ہوا تو یہ اٹھارہ سال کی تھیں۔ (مسلم)

دوسری فصل

قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

علیہ وسلم نے فرمایا، ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے (احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۲۹۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد نے اس سے صحبت کی تو عورت کو اتنا مہر ملے گا کہ جتنا اس کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا ہے، اگر لوگ اختلاف کریں تو جس کا کوئی ولی نہ ہو تو اس کا ولی سلطان ہے (احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۲۹۹۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَايَا الَّتِيْ يُنْكِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَالْاَصَحُّ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بدکار عورتیں وہ ہیں جو اپنا نکاح بغیر گواہوں کے کریں زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث حضرت ابن عباس پر موقوف ہے۔ (ترمذی)

۲۹۹۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یتیم لڑکی سے اس کی ذاتی مرضی دریافت کی جائے، اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے، اگر وہ انکار کرے تو اس پر جبر کرنا جائز نہیں (ترمذی، ابو داؤد، نسائی) اور اسے دارمی نے حضرت ابو موسیٰ سے روایت کیا ہے۔

۳۰۰۰ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو وہ بدکار ہے (ترمذی، ابو داؤد، دارمی)

تیسری فصل

۳۰۰۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک کنواری لڑکی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ذکر کیا کہ اس کے والد ماجد نے اس کا نکاح کر دیا جس کو وہ ناپسند کرتی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دیا (ابو داؤد)

۳۰۰۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِيْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت دوسری عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ کوئی عورت اپنا نکاح خود کرے کیونکہ زناکار وہی ہے جو اپنا نکاح خود کرتی ہے (ابن ماجہ)

۳۰۰۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وُّلِدَ لَہٗ وَلَدٌ فَلْیُحْسِنِ اسْمَہٗ وَاَدَبَہٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْیُزَوِّجْہُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ یُزَوِّجْہُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُہٗ عَلٰی اَبِیْہِ۔

حضرت ابو سعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے گھر لڑکا پیدا ہو تو اُس کا اچھا نام رکھے اور اُسے ادب سکھائے۔ جب بالغ ہو جائے تو اُس کا نکاح کر دے اگر بالغ ہونے پر اُس کا نکاح نہ کرے اور اُس نے گناہ کیا تو اُس کا گناہ اُس کے باپ پر ہوگا۔

۳۰۰۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی التَّوْرٰىةِ مَكْتُوْبٌ مَنْ بَلَغَتِ ابْنَتُہٗ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ سَنَةً وَّلَمْ یُزَوِّجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَیْہِ۔ (رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت عمر اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: توریت میں لکھا ہوا ہے کہ جس کی بیٹی بارہ سال کی ہو گئی اور وہ اُس کا نکاح نہ کرے۔ اگر وہ گناہ میں مبتلا ہوئی تو گناہ باپ پر ہوگا۔ مذکورہ دونوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ اِعْلَانِ النِّكَاحِ وَالْخُطْبَةِ وَالشَّرْطِ

نکاح کے اعلان کا بیان

پہلی فصل

۳۰۰۵ عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِیْنَ بُنِیَ عَلَیَّ فَجَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّیْ فَجَعَلَتْ جُوَیْرِیَاتٌ لَّنَا یَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَیَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِیْ یَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَّعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ فَقَالَ دَعِیْ هٰذِهٖ وَقُوْلِیْ بِالَّذِیْ كُنْتِ تَقُوْلِیْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب میری رخصتی ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے بستر پر جلوہ افروز ہوئے جیسے تم میرے پاس بیٹھے ہو۔ ہماری بچیاں دف بجا کر اپنے اُن آباؤ اجداد کے مرثیے بیان کرنے لگیں جو غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے۔ جب اُن میں سے ایک نے کہا کہ ہم میں ایسا نبی جلوہ افروز ہے جو کل کی بات جانتا ہے تو آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور وہی بات کہو جو تم کہہ رہی تھیں۔ (بخاری)

۳۰۰۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ زُفَّتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ یُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت رخصت ہو کر اپنے انصاری خاوند کے پاس گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس کوئی کھیل نہیں تھا کیونکہ انصار کھیل کو پسند کرتے ہیں (بخاری)

۳۰۰۷ وَعَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَوَّالٍ وَّبَنٰی بِیْ فِیْ شَوَّالٍ فَاَیُّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحْظٰی عِنْدَهٗ مِنِّیْ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شوال کے مہینے میں مجھے اپنے نکاح میں لیا اور شوال کے مہینے میں ہی میرے ساتھ زفاف فرمایا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کون سی

۳۰۰۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: تمام شرطوں میں وہ شرط پوری کی جانے کی زیادہ مستحق ہے جس کے ذریعے تم نے شرم گاہوں کو حلال کیا۔ (متفق علیہما)

۳۰۰۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْ يَتْرُكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔ (متفق علیہ)

۳۰۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اُس کے پیالے کو خالی کر دے۔ چاہیے کہ نکاح کرے اور جو اُس کے مقدر میں ہے وہ اسے مل جائیگا۔ (متفق علیہ)

۳۰۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلٰى اَنْ يُزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بدلے کے نکاح سے منع فرمایا ہے۔ بدلے کا نکاح یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی کا نکاح اس لیے دے کہ دوسرا اُسے اپنی بیٹی دے اور دونوں کے درمیان مہر کوئی نہ ہو۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اسلام میں بدلے کا نکاح نہیں ہے۔

۳۰۱۲ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خیبر کے روز عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (متفق علیہ)

۳۰۱۳ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلٰثًا ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جنگِ اوطاس کے سال تین دن کے لیے متعہ کی اجازت دی پھر اس سے منع فرما دیا۔ (مسلم)

دوسری فصل

۳۰۱۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہمیں نماز اور حاجت کے لیے تشہد سکھایا۔ فرمایا کہ نماز کا تشہد یہ ہے "تمام زبانی بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں۔ ہم پر اللہ کا سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفٰی اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں"۔ حاجت کا تشہد یہ ہے: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اُس سے مدد چاہتے ہیں اور بخشش طلب کرتے

مضل له ومن يضلل فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ويقرا ثلث ايات يا ايها الذين امنوا اتقوا الله حق تقته ولا تموتن الا وانتم مسلمون يا ايها الذين امنوا اتقوا الله الذي تساءلون به والارحام ان الله كان عليكم رقيبا يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا يصلح لكم اعمالكم ويغفر لكم ذنوبكم ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظيما۔ (رواه احمد والترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة والدارمي وفي جامع الترمذي فسر الايات الثلث سفيان الثوري وزاد ابن ماجة بعد قوله ان الحمد لله نحمده وبعد قوله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا والدارمي بعد قوله عظيما ثم يتكلم بحاجته وروى في شرح السنة عن ابن مسعود في خطبة الحاجة من النكاح وغيره)

اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہی میں پڑا رہنے دے اُسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اور یہ تین آیتیں پڑھے: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمانی کی حالت میں (۳: ۱۰۲) اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی میں سے اُس کا جوڑا بنایا اور اُن دونوں سے بہت مرد و عورت پھیلا دیے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ تمہیں ہر وقت دیکھ رہا ہے (۴: ۱) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کرو۔ تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اُس نے بڑی کامیابی پائی۔ (۳۳: ۷۰-۷۱) روایت کیا اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابنِ ماجہ، دارمی نے اور جامع ترمذی میں تینوں آیتوں کی سفیان ثوری نے تفسیر کی۔ ابنِ ماجہ میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کے بعد نَحْمَدُهٗ بھی ہے اور مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا کے بعد مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا ہے اور دارمی میں عَظِيْمًا کے بعد ہے کہ پھر اپنی حاجت بیان کرے۔ شرح السنہ میں حضرت ابنِ مسعود سے روایت ہے کہ خطبۂ حاجت یعنی خطبۂ نکاح وغیرہ۔

۳۰۱۵ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل خطبة ليس فيها تشهد فهي كاليد الجذماء۔ (رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ خطبہ جس میں تشہد نہ ہو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۰۱۶ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل امر ذي بال لا يبدا فيه بالحمد لله فهو اقطع۔ (رواه ابن ماجة)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بڑا کام جو اللہ کی حمد سے شروع نہ کیا جائے۔ وہ ناقص ہے۔

(ابنِ ماجہ)

۳۰۱۷ وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلنوا هذا النكاح واجعلوه في المساجد واضربوا عليه بالدفوف۔

(رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نکاح کا اعلان کیا کرو اور یہ کام مسجدوں میں کیا کرو اور اس موقع پر دف بجایا کرو۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۰۱۸ وعن محمد بن حاطب الجمحي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فصل ما بين الحلال والحرام الصوت والدف في النكاح۔

حضرت محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال اور حرام نکاح کے درمیان آواز اور دف کا فرق ہے۔

۳۰۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِيْ جَارِيَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ[15] زَوَّجْتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اَلَا تُغَنِّيْنَ فَاِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ يُحِبُّوْنَ الْغِنَاءَ۔ (رَوَاهُ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میرے پاس انصار کی ایک لڑکی تھی جس کا میں نے نکاح کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! تم گانے نہیں گاتیں جبکہ انصار کے اس قبیلے والے گانے پسند کرتے ہیں۔

۳۰۲۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنْكَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ[16] لَهَا مِنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّيْ قَالَتْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِيْهِمْ غَزَلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُوْلُ اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے ایک لڑکی کا اُس کی قرابت دار انصاری سے نکاح کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا: کیا تم نے لڑکی بھیج دی؟ سب عرض گزار ہوئے، ہاں۔ فرمایا کہ اُس کے ساتھ گانے والی بھیج دیتے جو کہتی: ہم تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے، ہم زندہ رہیں اور تم بھی زندہ رہو۔ (ابن ماجہ)

۳۰۲۱ وَعَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[17] قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت کا نکاح دو ولی کریں تو وہ پہلے کے لیے ہے اور جو چیز دو آدمیوں کو بیچی گئی تو وہ اُن میں سے پہلے کی ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

تیسری فصل

۳۰۲۲ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ[18] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَخْتَصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَسْتَمْتِعَ فَكَانَ اَحَدُنَا يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرتے تو ہمارے ساتھ عورتیں نہ ہوتیں۔ ہم نے کہا کہ ہم خصی نہ ہو جائیں؟ تو آپ نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔ پھر ہمیں متعہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ پس کوئی ہم میں سے ایک کپڑے کے بدلے مدت مقرر کر کے کسی عورت سے متعہ کر لیتا۔ پھر حضرت عبداللہ نے یہ آیت پڑھی: اے ایمان والو! حرام قرار نہ دو اُن پاک چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال ٹھہرائی ہیں (المائدہ)۔ متفق علیہ

۳۰۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِيْ اَوَّلِ[19] الْاِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهٗ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ بِقَدْرِ مَا يُرٰى اَنَّهٗ يُقِيْمُ فَتَحْفَظُ لَهٗ مَتَاعَهٗ وَتُصْلِحُ لَهٗ شَيْئَهٗ حَتّٰى اِذَا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ قَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: متعہ کی اجازت شروع اسلام میں تھی۔ آدمی جب کسی شہر میں جاتا اور وہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو جتنے دن وہاں ٹھہرنا ہوتا اُتنے عرصے کے لیے کسی عورت سے نکاح کر لیتا جو اُس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اُس کا کھانا پکاتی، یہاں تک کہ آیت نازل ہوئی: سوائے اپنی بیویوں اور شرعی لونڈیوں کے (۶:۲۳)۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ان

۳۰۲۴ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى قَرَظَةَ[20] ابْنِ كَعْبٍ وَّاَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ فِيْ عُرْسٍ فَاِذَا جَوَارٍ يُّغَنِّيْنَ فَقُلْتُ اَيْ صَاحِبَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلِ بَدْرٍ يُّفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَا اجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ فَاِنَّهٗ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

عامر بن سعد کا بیان ہے کہ ایک شادی میں شرکت کرنے میں حضرت قرظہ بن کعب اور حضرت ابو مسعود انصاری کی خدمت میں حاضر ہوا تو کچھ بچیاں گا رہی تھیں میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھیو! بدری صحابیو! آپ کی موجودگی میں ایسا کام کیا جاتا ہے؟ دونوں نے فرمایا کہ اگر چاہو تو ہمارے ساتھ بیٹھ کر سنو اور اگر چاہتے تو جا سکتے ہو کیونکہ شادی کے وقت لہو و لعب کی اجازت مرحمت فرمائی گئی ہے۔ (نسائی)

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

محرمات کا بیان

پہلی فصل

۳۰۲۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى[1] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کو اور اُس کی پھوپھی کو جمع نہ کیا جائے اور نہ کسی عورت اور اُس کی خالہ کو۔ (متفق علیہ)

۳۰۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى[2] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں (بخاری)۔

۳۰۲۷ وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ[3] فَاسْتَاْذَنَ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَاْذَنِيْ لَهٗ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن کا ہی بیان ہے کہ میرا رضاعی چچا آیا اور مجھ سے اجازت مانگی تو میں نے اُنھیں اجازت دینے سے انکار کر دیا کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لوں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے پوچھا فرمایا کہ وہ تمہارے چچا ہیں اُنھیں اجازت دے دینا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا، کسی مرد نے تو نہیں پلایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے چچا ہیں، وہ تمہارے پاس آ سکتے ہیں اور یہ پردے کا حکم نازل ہو جانے کے بعد کا واقعہ ہے۔ (متفق علیہ)

۳۰۲۸ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَّكَ[4] فِيْ بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ فَاِنَّهَا اَجْمَلُ فَتَاةٍ فِيْ قُرَيْشٍ فَقَالَ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا آپ کو اپنے چچا حضرت حمزہ کی صاحبزادی میں رغبت ہے، وہ قریش کی حسین

۳۰۲۹ وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ اَوِ الرَّضْعَتَانِ وَفِیْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ وَفِیْ اُخْرٰی لِاُمِّ الْفَضْلِ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ هٰذِهٖ رِوَايَاتٌ لِمُسْلِمٍ۔

حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک دو گھونٹ دودھ پینا حرمت پیدا نہیں کرتا ایک روایت میں حضرت عائشہ سے ہے کہ حرام نہیں کرتیں ایک یا دو چسکیاں۔ ایک اور روایت حضرت اُمّ الفضل سے ہے۔ فرمایا۔ ایک یا دو دفعہ پستان منہ میں دینا حرام نہیں کر دیتا۔ یہ تینوں روایتیں مسلم کی ہیں۔

۳۰۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَّعْلُوْمَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَّعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ فِيْمَا يُقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قرآن مجید میں حکم نازل ہوا تھا کہ دس دفعہ کا دودھ پینا حرمت پیدا کرتا ہے۔ پھر یہ حکم پانچ دفعہ پینے سے منسوخ ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے وفات پائی اور یہ حکم قرآن مجید میں اسی طرح پڑھا جاتا تھا۔

(مسلم)

۳۰۳۱ وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اِنَّهٗ اَخِیْ فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لے گئے اور اُن کے پاس ایک آدمی تھا گویا آپ نے اُسے ناپسند فرمایا۔ یہ عرض گزار ہوئیں کہ میرا بھائی ہے۔ فرمایا کہ دیکھ لیا کرو تمہارے بھائی کون ہیں کیونکہ دودھ پینا ایام شیر خوارگی کا ہے۔

(متفق علیہ)

۳۰۳۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِیْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَاَتَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِیْ تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِنِیْ وَلَا اَخْبَرْتِنِیْ فَاَرْسَلَ اِلٰی اٰلِ اَبِیْ اِهَابٍ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا مَا عَلِمْنَا اَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے ابو اہاب بن عزیز کی صاحبزادی سے نکاح کیا تو ایک عورت آکر کہنے لگی کہ میں نے عقبہ اور اُس کی منکوحہ کو دودھ پلایا ہے۔ حضرت عقبہ نے اُس سے کہا۔ مجھے تو معلوم نہیں کہ آپ نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ آپ نے مجھے بتایا۔ پس آل ابو اہاب سے دریافت کرنے کے لیے کسی کو بھیجا گیا۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں کوئی علم نہیں کہ ہماری لڑکی کو دودھ پلایا ہے۔ وہ سوار ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نکاح کیسا جبکہ وہ کہہ رہی ہے۔ پس حضرت عقبہ نے اُسے چھوڑ دیا اور دوسری عورت سے نکاح کر لیا۔ (بخاری)

۳۰۳۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ فَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ وَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَايَا فَكَاَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے روز ایک لشکر اوطاس کی طرف روانہ فرمایا۔ جب دشمنوں سے ان کا مقابلہ ہوا تو یہ غالب آئے اور انھیں عورتیں ہاتھ آئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے بعض نے اُن کے ساتھ صحبت کرنے سے

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَيْ فَهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں (۴:۲۴) یعنی وہ تمہارے لیے حلال ہیں جبکہ اُن کی عدت پوری ہو جائے۔ (مسلم)

دوسری فصل

۳۰۳۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوِ الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا وَالْمَرْاَةُ عَلٰى خَالَتِهَا اَوِ الْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا لَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى وَلَا الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ وَرِوَايَتُهُ اِلٰى قَوْلِهٖ بِنْتِ اُخْتِهَا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی عورت پر اُس کی پھوپھی سے نکاح کرنے سے منع فرمایا یا پھوپھی پر بھتیجی کے ساتھ اور کسی عورت پر اُس کی خالہ سے یا خالہ پر اُس کی بھانجی سے۔ نکاح نہ کیا جائے بڑی پر چھوٹی سے اور نہ چھوٹی پر بڑی سے۔ اسے ترمذی، ابوداؤد اور دارمی نے روایت کیا اور نسائی کی روایت بِنْتِ اُخْتِهَا تک ہے۔

۳۰۳۵ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرَّ بِيْ خَالِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَّمَعَهٗ لِوَآءٌ فَقُلْتُ اَيْنَ تَذْهَبُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ اٰتِيْهِ بِرَاْسِهٖ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَلِلنَّسَآئِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ وَاٰخُذَ مَالَهٗ وَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ عَمِّيْ بَدَلَ خَالِيْ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میرے ماموں جان حضرت ابوبردہ بن نیار میرے پاس سے گزرے جن کے ساتھ جھنڈا تھا میں نے کہا کہ آپ کہاں جاتے ہیں؟ فرمایا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے تاکہ اُس کا سر آپ کے حضور لاؤں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی میں ہے: حضور نے مجھے حکم فرمایا کہ اُس کی گردن اُڑا دوں اور اُس کا مال لے آؤں اور اس روایت میں ماموں جان کی جگہ چچا جان ہے۔

۳۰۳۶ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَآءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ پینا حرام نہیں کرتا مگر چھاتی کے اُسی دودھ سے جو آنتوں کو کھولے اور یہ بات دودھ چھڑانے سے پہلے ہوتی ہے۔ (ترمذی)

۳۰۳۷ وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَآئِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حجاج بن حجاج اسلمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھ سے کون سی چیز رضاعت کا حق ادا کروا سکتی ہے؟ فرمایا کہ غلام یا لونڈی کی پیشانی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد، نسائی۔ دارمی)۔

۳۰۳۸ وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ فَبَسَطَ

حضرت ابوطفیل غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ ایک عورت آئی تو نبی کریم صلی اللہ

ذَهَبَتْ قِيْلَ هٰذِهٖ أَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

جب وہ چلی گئی تو کہا گیا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔ (ابوداؤد)۔

٣٠٣٩ / ١٥ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَلَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَسْلَمْنَ مَعَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوئے تو اُن کی دس بیویاں تھیں دورِ جاہلیت سے۔ وہ بھی اُن کے ساتھ مسلمان ہوگئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ چار کو رکھ لو اور باقی سب بیویوں کو جُدا کردو۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

٣٠٤٠ / ١٦ وَعَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَسْلَمْتُ وَتَحْتِيْ خَمْسُ نِسْوَةٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَارِقْ وَاحِدَةً وَأَمْسِكْ أَرْبَعًا فَعَمَدْتُ إِلٰى أَقْدَمِهِنَّ صُحْبَةً عِنْدِيْ عَاقِرٍ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً فَفَارَقْتُهَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں مسلمان ہوا تو میری پانچ بیویاں تھیں۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ ایک کو جُدا کردو اور چار کو رکھ لو۔ چنانچہ میں نے سب سے پہلی کا قصد کیا جو ساٹھ سال سے میرے پاس بانجھ تھی۔ لہٰذا اُسے جُدا کردیا۔ (شرح السنہ)۔

٣٠٤١ / ١٧ وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَسْلَمْتُ وَتَحْتِيْ أُخْتَانِ قَالَ اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ضحاک بن فیروز دیلمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ! میں مسلمان ہوگیا ہوں اور میرے نکاح میں دو سگی بہنیں ہیں۔ فرمایا کہ اُن میں سے ایک کو چن لو۔ (ترمذی، ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

٣٠٤٢ / ١٨ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ قَدْ أَسْلَمْتُ وَعَلِمَتْ بِإِسْلَامِيْ فَانْتَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا الْآخَرِ وَرَدَّهَا إِلٰى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَنَّهٗ قَالَ إِنَّهَا أَسْلَمَتْ مَعِيْ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ أَنَّ جَمَاعَةً مِّنَ النِّسَاءِ رَدَّهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ عَلٰى أَزْوَاجِهِنَّ عِنْدَ اجْتِمَاعِ الْإِسْلَامَيْنِ بَعْدَ اخْتِلَافِ الدِّيْنِ وَالدَّارِ وَمِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِيْدِ بْنِ مُغِيْرَةَ كَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ ابْنِ أُمَيَّةَ فَأَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْإِسْلَامِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ ابْنُ عَمِّهٖ وَهْبُ بْنُ عُمَيْرٍ بِرِدَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَانًا لِصَفْوَانَ فَلَمَّا قَدِمَ جَعَلَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ایک عورت مسلمان ہوگئی اور اُس نے نکاح کرلیا۔ اُس کا پہلا خاوند آکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ! میں مسلمان ہوگیا تھا اور اس کو میرے اسلام کا علم تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دوسرے خاوند سے جُدا کرکے پہلے خاوند کی طرف لوٹا دیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اُس نے کہا۔ یہ میرے ساتھ ہی مسلمان ہوئی تھی۔ لہٰذا عورت اُسے واپس دے دی (ابوداؤد) شرح السنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنی ہی عورتوں کو پہلے نکاح کے باعث اُن کے خاوندوں کی طرف لوٹا دیا تھا جبکہ دونوں اسلام میں اکٹھے ہوگئے اختلافِ دین و ممالک کے بعد ایسی عورتوں میں سے ایک بنت ولید بن مغیرہ ہیں جو صفوان بن اُمیہ کے نکاح میں تھیں اور فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئیں ان کا خاوند اسلام سے ڈر کر بھاگ گیا۔ اُن کے چچازاد بھائی حضرت وہب بن عُمیر نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چادر مبارک سمیت بھیجا کہ صفوان کو امان ہے۔ جب وہ آیا تو رسول

فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهٗ وَاَسْلَمَتْ اُمُّ حَكِيْمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ امْرَاَةُ عِكْرِمَةَ ابْنِ اَبِيْ جَهْلٍ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْاِسْلَامِ حَتّٰى قَدِمَ الْيَمَنَ فَارْتَحَلَتْ اُمُّ حَكِيْمٍ حَتّٰى قَدِمَتْ عَلَيْهِ الْيَمَنَ فَدَعَتْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمَ فَثَبَتَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مُرْسَلًا)

وہ مسلمان ہوگیا اور یہ اُن کے پاس رہنے لگیں۔ عکرمہ بن ابوجہل کی بیوی اُم حکیم بنت حارث بن ہشام بھی فتح مکہ کے روز مسلمان ہوگئی تھیں اور ان کا خاوند اسلام سے ڈر کر بھاگ گیا تھا یہاں تک کہ یمن جا پہنچا۔ حضرت اُم حکیم اُس کی طرف روانہ ہوئیں یہاں تک کہ یمن میں اُس کے پاس جا پہنچیں اور اسلام کی دعوت دی۔ وہ مسلمان ہوگئے اور دونوں اپنے سابقہ نکاح پر برقرار رہے۔ اِسے امام مالک نے ابن شہاب سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

تیسری فصل

۳۰۴۳ (۱۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَّمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَاَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ۔ الْاٰيَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نسب کے ذریعے سات عورتیں حرام کی گئی ہیں اور سات ہی سسرال کے رشتے سے۔ پھر یہ آیت پڑھی: حرام کی گئی ہیں تم پر تمہاری مائیں (۴: ۲۳۔ بخاری)۔

۳۰۴۴ (۲۰) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَاِنْ لَّمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَاَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّنْكِحَ اُمَّهَا دَخَلَ بِهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ اِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَالْمُثَنَّى ابْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَّهُمَا يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی نے کسی عورت سے نکاح کیا اور صحبت بھی کرلی تو اُس عورت کی بیٹی سے نکاح کرنا اُس کے لیے حلال نہیں ہے اور اگر صحبت نہیں کی ہے تو اُس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے۔ جس نے کسی عورت سے نکاح کیا تو اُس کے لیے حلال نہیں ہے کہ اُس کی ماں سے نکاح کرے خواہ اُس سے صحبت کرلی ہو یا نہ کی ہو۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ اپنی اسناد کی جانب سے صحیح نہیں ہے۔ اسے ابن لہیعہ اور مثنّٰی ابن صباح نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا جبکہ حدیث میں دونوں ہی ضعیف ہیں۔

بَابُ الْمُبَاشَرَةِ　مباشرت کا بیان

پہلی فصل

۳۰۴۵ (۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ مِنْ دُبُرِهَا فِيْ قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب کوئی اپنی بیوی سے آگے کے بجائے پیچھے کی طرف سے صحبت کرتا تو یہودی کہا کرتے کہ بچہ بھینگا ہوگا چنانچہ یہ آیت نازل فرمائی گئی: تمہاری بیویاں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں تو جدھر سے چاہو اپنی کھیتیوں میں آؤ (۲: ۲۲۳۔ متفق علیہ)۔

۳۰۴۶ (۲) وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اُن سے ہی روایت ہے کہ ہم عزل کیا کرتے اور قرآن مجید نازل ہو رہا تھا۔ متفق علیہ اور مسلم میں یہ بھی ہے: یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی پہنچی لیکن

۳۰۴۷ وعنه قال إن رجلا أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إن لي جارية هي خادمتنا وأنا أطوف عليها وأكره أن تحمل فقال اعزل عنها إن شئت فإنه سيأتيها ما قدر لها فلبث الرجل ثم أتاه فقال إن الجارية قد حبلت فقال قد أخبرتك أنه سيأتيها ما قدر لها۔ (رواه مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، میری ایک لونڈی ہے جو ہماری خدمت کرتی ہے۔ میں اس سے صحبت کرتا ہوں لیکن یہ ناپسند کرتا ہوں کہ اُسے حمل رہے۔ فرمایا کہ عزل کر لیا کرو اگر چاہو کیونکہ جو اس کی قسمت میں ہے وہ ضرور آئے گا۔ کچھ عرصے کے بعد وہ پھر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ لونڈی حاملہ ہو گئی ہے۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں بتا دیا تھا کہ جو اس کے مقدر میں ہے وہ آ کر رہے گا۔ (مسلم)

۳۰۴۸ وعن أبي سعيد الخدري قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة بني المصطلق فأصبنا سبيا من سبي العرب فاشتهينا النساء واشتدت علينا العزبة وأحببنا العزل فأردنا أن نعزل وقلنا نعزل ورسول الله صلى الله عليه وسلم بين أظهرنا قبل أن نسأله فسألناه عن ذلك فقال ما عليكم أن لا تفعلوا ما من نسمة كائنة إلى يوم القيامة إلا وهي كائنة۔ (متفق عليه)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم غزوہ بنی مصطلق کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہمیں عرب کی لونڈیاں ہاتھ آئیں جبکہ ہمیں عورتوں کی ضرورت تھی اور تجرد ہم پر مشکل گزر رہا تھا۔ ہم عزل کو پسند کرتے تھے لہٰذا ہم نے عزل کا ارادہ کیا تو کہا، ہم عزل کریں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں تو پوچھنے سے پہلے کیوں کریں۔ ہم نے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ایسا نہ کرنے میں بھی مضائقہ نہیں کیونکہ کوئی جان ایسی نہیں جس نے پیدا ہونا ہے مگر وہ پیدا ہو گی۔

(متفق علیہ)

۳۰۴۹ وعنه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن العزل فقال ما من كل الماء يكون الولد وإذا أراد الله خلق شيء لم يمنعه شيء۔

(رواه مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: ہر پانی کا بچہ نہیں بنتا بلکہ جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو کوئی چیز اُسے روک نہیں سکتی۔

(مسلم)

۳۰۵۰ وعن سعد بن أبي وقاص أن رجلا جاء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني أعزل عن امرأتي فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم لم تفعل ذلك فقال الرجل أشفق على ولدها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان ذلك ضارا ضر فارس والروم۔ (رواه مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ ایسا کیوں کرتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوا کہ اس کی اولاد سے ڈرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ نقصان دہ چیز ہوتی تو ایران اور روم کو نقصان پہنچتا۔ (مسلم)

۳۰۵۱ وعن جدامة بنت وهب قالت حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم في أناس وهو يقول لقد هممت أن أنهى عن الغيلة فنظرت في الروم وفارس فإذا هم يغيلون أولادهم فلا يضر أولادهم

حضرت جدامہ بنت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو لوگوں کے درمیان آپ فرما رہے تھے: میں نے ارادہ کیا تھا کہ غیلہ سے منع کر دوں۔ جب روم اور ایران کے حالات دیکھے تو وہ اپنی اولاد میں غیلہ کرتے ہیں اور یہ چیز اُن کی اولاد کو ذرا بھی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَاِذَا الْمَوْءُوْدَةُ سُئِلَتْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ خفیہ زندہ درگور کرنا ہے جو یہ ہے: اور جب پوچھی جائے گی جس کو زندہ درگور کیا گیا۔ (۸۱: ۸۔ مسلم)۔

۳۰۵۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلَ يُفْضِيْ اِلَى امْرَاَتِهٖ وَتُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے روز بہت بڑی امانت ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے روز مرتبے کے لحاظ سے وہ آدمی بہت بُرا ہے جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور وہ اس کے پاس آئے پھر اُس کا راز فاش کرے (مسلم)

دوسری فصل

۳۰۵۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْحِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ الْاٰيَةَ اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف وحی فرمائی گئی: تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتیوں میں (۲: ۲۲۳) آگے یا پیچھے سے لیکن مقعد اور حیض والی سے بچتے رہنا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۰۵۴ وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا لہٰذا عورتوں سے اُن کی دُبروں میں صحبت نہ کیا کرو۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)۔

۳۰۵۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتَى امْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ملعون ہے جو اپنی عورت کے پاس اُس کی دُبر میں آئے (احمد، ابو داؤد)

۳۰۵۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ يَاْتِي امْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی بیوی کے پاس اُس کی دُبر سے آئے گا اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نظرِ کرم نہیں فرمائے گا۔ (شرح السنہ)

۳۰۵۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِي الدُّبُرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس آدمی کی طرف نہیں دیکھے گا جو کسی آدمی یا عورت کے پاس اُس کی دُبر سے آتا ہے۔ (ترمذی)۔

۳۰۵۸ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهٗ عَنْ فَرَسِهٖ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: اپنی اولاد کو خفیہ طریقے پر قتل نہ کرو کیونکہ غیل سوار کو پا لیتا ہے تو اُسے گھوڑے سے پچھاڑ دیتا

تیسری فصل

۳۰۵۹ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاِذْنِهَا (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ کہ آزاد عورت سے عزل کیا جائے مگر اُس کی اجازت سے۔ (ابن ماجہ)۔

سابقہ ابواب کے دیگر متعلقات

پہلی فصل

۳۰۶۰ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِيْ بَرِيْرَةَ خُذِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بریرہ کے متعلق اُن سے فرمایا: انھیں لے کر آزاد کر دو اور اُس کا خاوند غلام تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کو اختیار دیا تو اُس نے اپنی ذات کو اختیار کیا۔ اگر وہ آزاد ہوتا تو عورت کو اختیار نہ دیا جاتا۔ (متفق علیہ)۔

۳۰۶۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهٗ مُغِيْثٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ يَبْكِيْ وَدُمُوْعُهٗ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْمُرُنِيْ قَالَ اِنَّمَا اَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بریرہ کا خاوند کالا غلام تھا جس کو مغیث کہا جاتا تھا۔ گویا میں اُسے اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں اُس کے پیچھے روتا ہوا پھر رہا ہے اور آنسو اُس کی داڑھی پر بہہ رہے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا: اے عباس! کیا تمہیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت حیران نہیں کرتی؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا ہے کہ اُس کی طرف رجوع کر لو۔ عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ میں سفارش کر رہا ہوں۔ عرض گزار ہوئی کہ مجھے اُس کی حاجت نہیں ہے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۳۰۶۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوْكَيْنِ لَهَا زَوْجٌ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَبْدَاَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْاَةِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے دو مملوک آزاد کرنے کا ارادہ کیا جو آپس میں میاں بیوی تھے۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: عورت سے

۳۰۶۳ وَعَنْهَا اَنَّ بَرِيْرَةَ عَتَقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيْثٍ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهَا اِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ بریرہ آزاد کی گئی تو وہ مغیث کے پاس تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کو اختیار دیا اور فرمایا، اگر تم نے اُسے قریب آنے دیا تو پھر تمہیں اختیار نہیں ہوگا۔ (ابوداؤد)

بَابُ الصَّدَاقِ
مہر کا بیان

پہلی فصل

۳۰۶۴ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ فِيْهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هٰذَا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوکر عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میں نے اپنی جان آپ کے لیے ہبہ کر دی۔ وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک آدمی کھڑا ہوکر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! اگر آپ کو اِس کی حاجت نہیں تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے۔ فرمایا کیا تمہارے پاس مہر کے لیے کوئی چیز ہے؟ عرض کی کہ میرے پاس تو ازار کے سوا کچھ بھی نہیں۔ فرمایا کہ تلاش تو کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ اُس نے تلاش کی تب بھی کوئی چیز نہ ملی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں قرآن مجید سے کچھ آتا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں فلاں فلاں سورتیں۔ فرمایا کہ میں نے اِس کا نکاح تمہاری قرآن خوانی کے بدلے تمہارے ساتھ کر دیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جاؤ میں نے اِس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا، لہٰذا اِسے قرآن کریم سکھانا۔ (متفق علیہ)

۳۰۶۵ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهٗ لِاَزْوَاجِهٖ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً وَّنَشٌّ قَالَتْ اَتَدْرِيْ مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَنَشٌّ بِالرَّفْعِ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِيْ جَمِيْعِ الْاُصُوْلِ)

حضرت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتنا مہر دیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ کا اپنی ازواجِ مطہرات کے لیے مہر بارہ اوقیہ اور نش ہوتا تھا۔ فرمایا کیا آپ جانتے ہیں کہ نش کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ نصف اوقیہ۔ پس یہ پانچ سو درہم ہوگئے۔ اِسے مسلم نے روایت کیا نیز شرح السنہ اور اصول کی تمام کتابوں میں نش پیش کے ساتھ ہے۔

دوسری فصل

۳۰۶۶ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَلَا لَا تُغَالُوْا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خبردار! عورتوں کے مہر بڑھایا نہ کرو

اللهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرَ مِنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے زیادہ مستحق تھے۔ میرے علم میں تو نہیں کہ آپ نے اپنی کسی زوجۂ مطہرہ سے نکاح کیا یا اپنی کسی صاحبزادی کا نکاح کیا اور اُن کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ سے زیادہ ہو۔

(احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

٣٠٦٧ (٤) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْطَى فِي صَدَاقِ امْرَأَتِهِ مِلْأَ كَفَّيْهِ سَوِيقًا أَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنی بیوی کے مہر میں اپنی دونوں ہتھیلیاں بھر کر ستو یا کھجوریں دے دیں تب بھی وہ حلال ہو گئی۔

(ابوداؤد)

٣٠٦٨ (٥) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلَى نَعْلَيْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَضِيتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَأَجَازَهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی فزارہ کی ایک عورت نے دو جوتوں کے بدلے نکاح کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس عورت سے فرمایا کہ تم اپنی جان و مال کی طرف دو جوتوں پر راضی ہو؟ اس نے کہا، ہاں۔ آپ نے اُسے جائز رکھا۔

(ترمذی)

٣٠٦٩ (٦) وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِنَّا بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

علقمہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اُس مرد کے متعلق پوچھا جس نے کسی عورت سے نکاح کیا، اُس کا کوئی مہر مقرر نہ کیا اور نہ اُس کے ساتھ صحبت کی اور فوت ہو گیا۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ وہ اپنی عورتوں کے برابر مہر کی حق دار ہے۔ نہ اس سے کم اور نہ زیادہ نیز اُس پر عدت ہے اور اُسے میراث ملے گی۔ چنانچہ حضرت معقل بن سنان اشجعی نے کھڑے ہو کر کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم میں سے ایک عورت بروع بنت واشق کا اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا جیسا آپ نے کیا ہے۔ حضرت ابن مسعود اس پر خوش ہو گئے۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

تیسری فصل

٣٠٧٠ (٧) عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْهَرَهَا عَنْهُ

حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبید اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں جو سرزمین حبشہ میں فوت ہو گئے۔ پس نجاشی نے

إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ شُرَحْبِيْلَ ابْنِ حَسَنَةَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ روانہ کر دیا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)۔

۳۰۷۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ أَبُوْ طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامَ أَسْلَمَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ أَبِيْ طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ إِنِّيْ قَدْ أَسْلَمْتُ فَإِنْ أَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَأَسْلَمَ فَكَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ نے حضرت اُمّ سُلیم سے نکاح کیا اور دونوں کے درمیان اسلام ہی مہر تھا۔ حضرت اُمّ سُلیم نے حضرت طلحہ سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔ انھوں نے نکاح کا پیغام دیا تو اُنھوں نے کہا: میں نے اسلام قبول کر لیا ہے، اگر آپ بھی مسلمان ہو جائیں تو میں آپ سے نکاح کر لوں گی پس وہ مسلمان ہو گئے اور یہی ان دونوں کے درمیان مہر تھا (نسائی)

بَابُ الْوَلِيْمَةِ　ولیمہ کا بیان

پہلی فصل

۳۰۷۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ إِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے اوپر زردی کا نشان دیکھا تو فرمایا، یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میں نے ایک عورت سے گٹھلی کے برابر سونے پر نکاح کر لیا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ برکت دے، ولیمہ بھی کرو خواہ ایک بکری سے ہو۔ (متفق علیہ)۔

۳۰۷۳ وَعَنْهُ قَالَ مَا أَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ أَوْلَمَ بِشَاةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُنھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی کسی زوجۂ مطہرہ کا ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا حضرت زینب کا کیا۔ ان کا ولیمہ ایک بکری سے کیا۔ (متفق علیہ)۔

۳۰۷۴ وَعَنْهُ قَالَ أَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَنٰى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُنھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب سے زفاف فرمایا تو لوگوں کو روٹی اور گوشت سے شکم سیر کر دیا۔ (بخاری)

۳۰۷۵ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَأَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے اُن کے ساتھ نکاح کر لیا اور آزادی اُن کا مہر قرار دیا۔ آپ نے حیس کے ساتھ اُن کا ولیمہ کیا۔ (متفق علیہ)

۳۰۷۶ وَعَنْهُ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ

انھوں نے ہی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین دن ٹھہرے اور وہاں حضرت صفیہ سے زفاف فرمایا۔ آپ

وَلَا لَحْمٍ وَّمَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ وَالسَّمْنُ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

آپ نے دسترخوان بچھانے کا حکم فرمایا اور اُس پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا۔
(بخاری)

٣٠٧٧ [٦] وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض ازواجِ مطہرات کا دو مُد جَو کے ساتھ ولیمہ کیا۔
(بخاری)

٣٠٧٨ [٧] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ اَوْ نَحْوَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو دعوتِ ولیمہ دی جائے تو اُس میں حاضر ہو جائے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ دعوتِ ولیمہ وغیرہ کو قبول کرنا چاہیے۔

٣٠٧٩ [٨] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ شَآءَ طَعِمَ وَاِنْ شَآءَ تَرَكَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کھانے کے لیے بلایا جائے تو قبول کرنا چاہیے اگر چاہے تو کھا لے اور چاہے چھوڑ دے۔ (مسلم)

٣٠٨٠ [٩] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَآءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَآءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب کھانوں سے بُرا وہ ولیمہ کا کھانا ہے جس میں مالدار بلائے جائیں اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے۔ جس نے دعوت قبول نہ کی اُس نے اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (متفق علیہ)۔

٣٠٨١ [١٠] وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا شُعَيْبٍ كَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِيْ طَعَامًا يَكْفِيْ خَمْسَةً لَعَلِّيْ اَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهٗ طُعَيِّمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا شُعَيْبٍ اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهٗ قَالَ لَا بَلْ اَذِنْتُ لَهٗ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انصار کے ایک آدمی کی کنیت ابوشعیب تھی جس کا ایک قصائی غلام تھا۔ اُس نے غلام سے کہا کہ میرے لیے کھانا پکاؤ جو پانچ آدمیوں کے لیے کافی ہو تاکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مدعو کروں اور آپ بھی اُن پانچوں میں ہوں۔ اُس نے تھوڑا سا کھانا پکایا۔ پھر وہ حاضر ہو کر آپ کو بُلا لائے تو ایک آدمی اور پیچھے چلا آیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوشعیب! ایک آدمی ہمارے پیچھے آگیا ہے، اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو۔ عرض گزار ہوئے کہ نہیں بلکہ میں نے اسے اجازت دے دی۔ (متفق علیہ)۔

دوسری فصل

٣٠٨٢ [١١] عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِسَوِيْقٍ وَّتَمْرٍ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ستّو اور کھجور سے حضرت صفیہ کا ولیمہ کیا۔
(احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۰۸۳ وَعَنْ سَفِينَةَ اَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِيَّ ابْنَ اَبِي طَالِبٍ[12] فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَ مَعَنَا فَدَعَوْهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى عِضَادَتَيِ الْبَابِ فَرَاَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا رَدَّكَ قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ لِي اَوْ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتًا مُّزَوَّقًا (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سفینہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت علی کا مہمان ہوا تو آپ نے اُس کے لیے کھانا تیار۔ حضرت فاطمہ نے کہا، کاش ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بھی مدعو کریں تاکہ آپ ہمارے ساتھ کھانا تناول فرمائیں۔ آپ کو بلایا گیا تو آپ تشریف لائے۔ چنانچہ دونوں دستِ مبارک دروازے کے پہلوؤں پر رکھ لیے اور ایک پردہ دیکھا جو گھر کے ایک گوشے میں لٹکا ہوا تھا۔ چنانچہ لوٹ گئے حضرت فاطمہ آپ کے پیچھے گئیں اور عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! لوٹ کیوں آئے؟ فرمایا کہ میرے یا نبی کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ زینت والے گھر میں داخل ہو (احمد، ابنِ ماجہ)

۳۰۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[13] مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَّخَرَجَ مُغِيرًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، جس کی دعوت کی جائے اور وہ قبول نہ کرے تو اُس نے اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو بغیر دعوت کے اندر گیا وہ چور کی شکل میں داخل ہوا اور ڈاکو کی صورت میں باہر نکلا۔ (ابوداؤد)۔

۳۰۸۵ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[14] اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَاَجِبْ اَقْرَبَهُمَا بَابًا وَّاِنْ سَبَقَ اَحَدُهُمَا فَاَجِبِ الَّذِي سَبَقَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، جب دو دعوت کرنے والے جمع ہو جائیں تو اُس کی قبول کر جس کا دروازہ زیادہ نزدیک ہے اور اگر ایک پہلے آئے تو اُس کی قبول کر و جو پہلے آیا۔

(احمد، ابوداؤد)

۳۰۸۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[15] طَعَامُ اَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَّطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ وَّطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَّمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، پہلے دن کا کھانا حق ہے۔ دوسرے دن کا کھانا سنت اور تیسرے دن کا کھانا دکھاوا ہے۔ جو دکھاوا کرے تو اللہ تعالٰی اُس کا دکھاوا کر دے گا (ترمذی)۔

۳۰۸۷ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[16] نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُّؤْكَلَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ وَالصَّحِيحُ اَنَّهٗ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا)

عکرمہ نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فخریہ کھلانے والوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد) امام محی السنہ نے فرمایا، صحیح یہ ہے کہ اسے عکرمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

تیسری فصل

۳۰۸۸ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[17] اَلْمُتَبَارِيَانِ لَا يُجَابَانِ وَلَا يُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، جو دو شخص ضد سے کھانا کھلا رہے ہوں اُن کی

وَرِيَاءً۔

مراد فخر اور ریا کی خاطر جھگڑنے والے ہیں۔

۳۰۸۹ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقِيْنَ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۰۹۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَلْيَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَلَا يَسْأَلْ وَيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ وَلَا يَسْأَلْ رَوَى الْأَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ هٰذَا إِنْ صَحَّ فَلِأَنَّ الظَّاهِرَ أَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يُطْعِمُهُ وَلَا يَسْقِيْهِ إِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے تو اُس کے کھانے میں سے کھائے اور مزید کا سوال نہ کرے اُس کے پینے کی چیزوں سے پی لے اور مزید کا سوال نہ کرے۔ ان مذکورہ تینوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اگر یہ صحیح ہے تو ایسی صورت کہ اس سے ظاہر ہے کہ مسلمان وہی چیز کھلاتا پلاتا ہے جو اُس کے نزدیک حلال ہوتی ہے۔

بَابُ الْقَسْمِ — عورتوں کی باری کا بیان

پہلی فصل

۳۰۹۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ وَكَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وصال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نو ازواج مطہرات تھیں اور اُن میں سے آٹھ کی آپ نے باریاں مقرر فرمائی ہوئی تھیں۔ (متفق علیہ)۔

۳۰۹۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِيْ مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سودہ جب بوڑھی ہوگئیں تو عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! میں نے اپنی باری کا روز حضرت عائشہ کو دے دیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کو دو دن مرحمت فرمائے۔ ایک اُن کا اپنا اور دوسرا دن حضرت سودہ والا۔ (متفق علیہ)

۳۰۹۳ وَعَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُوْنُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اُس مرض میں پوچھا کرتے جس میں وصال فرمایا کہ کل میں کہاں ہوں گا؟ کل میں کہاں ہوں گا؟ مراد حضرت عائشہ کی باری تھی۔ پس ازواج مطہرات نے آپ کو اجازت دے دی کہ جہاں چاہیں جلوہ افروز رہیں۔ چنانچہ آپ حضرت عائشہ کے کاشانۂ اقدس میں رہے یہاں تک کہ اُن کے پاس ہی وفات پائی۔ (بخاری)

۳۰۹۴ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ جس کے نام قرعہ نکل آتا اُسی کو آپ اپنے ساتھ لے جاتے۔ (متفق علیہ)۔

تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَّ قَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ اِنَّ اَنَسًا رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سنت ہے کہ جب کوئی شخص بیوہ پر کنواری عورت کے ساتھ نکاح کرے تو اُس کے پاس سات روز ٹھہرے اور پھر باری مقرر کرے اور جب بیوہ سے نکاح کرے تو اُس کے پاس تین دن ٹھہرے، پھر باری تقسیم کرے۔ ابو قلابہ نے کہا: اگر میں چاہتا تو کہہ دیتا کہ حضرت انس نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ (متفق علیہ)۔

۳۰۹۶ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ وَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَّلِلثَّيِّبِ ثَلٰثٌ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو بکر بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت اُم سلمہ سے نکاح کیا اور اُن کے پاس رات گزاری تو اُن سے فرمایا: تمہاری وجہ سے تمہارے خاندان والوں کی حقارت نہیں اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات دن رہوں اور دوسری ازواج کے پاس بھی سات سات روز اور اگر تم چاہو تو تین دن تمہارے پاس اور پھر باری سے تو انھوں نے تین دن کے لیے کہا۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے اُن سے فرمایا: کنواری کے لیے سات دن اور ثیبہ کے لیے تین دن۔ (مسلم)۔

دوسری فصل

۳۰۹۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَيَعْدِلُ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات میں باری برابر رکھا کرتے تھے اور کہتے:۔ اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے جو میرے اختیار میں ہے لہٰذا مجھے اُس پر ملامت نہ کرنا جو تیرے اختیار میں ہے اور میرے اختیار میں نہیں ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۰۹۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی آدمی کی دو بیویاں ہوں اور وہ اُن کے درمیان انصاف نہ کرے تو قیامت میں یوں حاضر ہوگا کہ اُس کا آدھا جسم ٹیڑھا ہوگا۔
(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

تیسری فصل

۳۰۹۹ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا وَارْفُقُوْا بِهَا فَاِنَّهٗ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

عطاء کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ سرف کے مقام پر حضرت میمونہ کے جنازے میں شامل ہوئے۔ فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ ہیں۔ جب اِن کے جنازے کو اٹھاؤ تو نہ ہلانا اور نہ جنبش دینا بلکہ نرمی کرنا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْسِمُ لَهَا بَلَغَنَا أَنَّهَا صَفِيَّةُ وَكَانَتْ آخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَقَالَ رَزِينٌ قَالَ غَيْرُ عَطَاءٍ هِيَ سَوْدَةُ وَهُوَ أَصَحُّ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حِينَ أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَاقَهَا فَقَالَتْ لَهُ أَمْسِكْنِي قَدْ وَهَبْتُ يَوْمِي لِعَائِشَةَ لَعَلِّي أَنْ أَكُونَ مِنْ نِسَائِكَ فِي الْجَنَّةِ.

ایک کی باری نہ تھی۔ عطاء نے فرمایا کہ وہ جن کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باری مقرر نہیں فرمائی تھی، ہم تک یہ بات پہنچی کہ وہ حضرت صفیہ تھیں جو مدینہ منورہ کے اندر اُن میں سے سب کے بعد فوت ہوئیں (متفق علیہ) رزین نے کہا کہ عطاء کے سوا دوسرے حضرات نے کہا کہ وہ حضرت سودہ تھیں اور یہی زیادہ صحیح ہے کیونکہ انھوں نے اپنی باری حضرت عائشہ کو دے دی تھی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تھا۔ یہ عرض گزار ہوئیں: مجھے اپنے پاس ہی رکھیے اور میں نے اپنی باری حضرت عائشہ کو دی تاکہ جنت کے اندر بھی آپ کی ازواجِ مطہرات میں شامل رہوں۔

بَابُ عِشْرَةِ النِّسَآءِ

عورتوں سے حسنِ معاشرت کا بیان

پہلی فصل

۳۱۰۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عورتوں کے بارے میں بھلی کی وصیت قبول کرو کیونکہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں اور پسلی میں اوپر والا حصّہ ٹیڑھا ہوتا ہے اگر اُسے سیدھا کرنے چلوگے تو اُسے توڑ ڈالوگے اور اُسے چھوڑے رہوگے تو ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی، لہٰذا وصیت مانو۔ (متفق علیہ)

۳۱۰۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے لہٰذا تمہارے لیے کبھی سیدھی نہیں ہوگی۔ اگر تم اُس سے فائدہ اُٹھا سکتے ہو تو اُس سے اور اُس کی کجی سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اگر اُسے سیدھا کرنے لگا ہوگے تو توڑ ڈالوگے اور اُس کا توڑنا طلاق ہے۔ (مسلم)

۳۱۰۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مومن کسی مومنہ بیوی کو دشمن شمار نہ کرے اگر اُس کی ایک عادت ناپسند ہے تو دوسری سے خوش بھی ہوگا۔ (مسلم)

۳۱۰۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہوتا اور اگر حضرت حوا نہ ہوتیں تو کوئی

۳۱۰۴
۵
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمُ امْرَاَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ اٰخِرِ الْيَوْمِ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَاَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا فِيْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی تم میں سے اپنی بیوی کو غلام کی طرح کوڑے نہ مارے پھر دن کے آخر میں اُس سے صحبت بھی کرے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ تم سے کوئی ارادہ کرے تو اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح کوڑے مارتا ہے اور شاید دن کے آخر میں وہ اُس سے ہم بستر بھی ہوتا ہے۔ پھر لوگوں کو ہوا خارج ہونے کی آواز پر ہنسنے کے متعلق نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ کوئی تم میں سے اُس کام پر کیوں ہنستا ہے جو وہ خود بھی کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

۳۱۰۵
۶
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِيْ صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِيْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِيْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی۔ میری سہیلیاں بھی تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لاتے تو وہ چلی جاتیں آپ انہیں میرے پاس بھیج دیتے تو وہ میرے ساتھ کھیلنے لگ جاتیں۔

(متفق علیہ)

۳۱۰۶
۷
وَعَنْهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ لِاَنْظُرَ اِلٰى لَعِبِهِمْ بَيْنَ اُذُنِهٖ وَعَاتِقِهٖ ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ اَجْلِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّتِيْ اَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ خدا کی قسم، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے اور حبشی مسجد میں نیزہ بازی کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے اپنی چادر مبارک سے چھپا لیتے تاکہ آپ کے مبارک گوش و دوش کے درمیان سے دیکھوں۔ پھر میری وجہ سے کھڑے رہتے یہاں تک کہ میں خود چلی جاتی۔ اسی سے نوعمر لڑکیوں کی کھیل سے دلچسپی کا اندازہ خود کر لو۔

(متفق علیہ)

۳۱۰۷
۸
وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى فَقُلْتُ مِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ میں بخوبی جان لیتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب ناخوش ہوتی ہو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ یہ بات کس طرح پہچانتے ہیں؟ فرمایا کہ جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو رب محمد کی قسم اور جب مجھ سے ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو رب ابراہیم کی قسم۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، بات یہی ہے لیکن میں نہیں چھوڑتی مگر صرف آپ کا اسم مبارک

(متفق علیہ)

۳۱۰۸
۹
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ اِلٰى فِرَاشِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے تو

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهٗ إِلَى فِرَاشِهٖ فَتَأْبَى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا۔

دونوں کی ایک اور روایت میں فرمایا ، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی آدمی نہیں جو اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے تو آسمان کا مالک اُس سے ناراض ہوتا ہے ، یہاں تک کہ اُس کا خاوند راضی ہو جائے ۔

۳۱۰۹ وَعَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي ضَرَّةً[10] فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی : یا رسول اللہ ! میری ایک سوکن ہے ، کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے اگر میں اپنے خاوند کی طرف وہ چیز منسوب کروں جو اُنھوں نے مجھے دی نہ ہو ؟ فرمایا بے کہ نہ دی چیز کا دعویٰ کرنے والا جھوٹ کے کپڑے پہننے والے جیسا ہے (متفق علیہ) ۔

۳۱۱۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[11] مِنْ نِسَائِهٖ شَهْرًا وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات سے ایک ماہ کا ایلیٰ کیا اور آپ کے پیر میں موچ آگئی تھی تو آپ بالاخانے پر انتیس[30] دن جلوہ افروز رہے ، پھر اُتر آئے ۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ! آپ نے تو ایک ماہ کا ایلیٰ کیا تھا ؟ فرمایا کہ مہینہ انتیس[29] دنوں کا بھی ہوتا ہے ۔

(بخاری)

۳۱۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَسُولِ اللهِ[12] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا بِبَابِهٖ لَمْ يُؤْذَنْ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ قَالَ فَأُذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهٗ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهٗ نِسَاؤُهٗ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَأَقُولَنَّ شَيْئًا أُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ رَأَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَأَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَوَجَأْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُنَّ حَوْلِي كَمَا تَرَى يَسْأَلْنَنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا وَقَامَ عُمَرُ إِلَى حَفْصَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُولُ تَسْأَلْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَ وَاللهِ لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهٗ ثُمَّ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرنے لگے ۔ اُنھوں نے دیکھا کہ دروازے پر کافی لوگ بیٹھے ہیں جن میں سے کسی کو بھی اجازت نہیں ملی ۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر کو اجازت دے دی اور وہ اندر داخل ہو گئے ۔ پھر حضرت عمر نے آکر اجازت مانگی تو انھیں اجازت دے دی گئی ۔ اُنھوں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے ہیں غمگینی اور خاموشی کی حالت میں اور گرد ازواجِ مطہرات تھیں ۔ دل میں کہا کہ میں کوئی ایسی بات کہوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑیں ۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ! بنتِ خارجہ کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ مجھ سے خرچہ مانگا تو میں کھڑا ہوا اور اُس کی گردن موڑ دی ۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا کہ یہ جو میرے گرد تم دیکھ رہے ہو یہ بھی مجھ سے خرچہ مانگ رہی ہیں ۔ پس حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے کہ حضرت عائشہ کی گردن مروڑیں اور حضرت عمر کھڑے ہوئے کہ حضرت حفصہ کی گردن مروڑیں ۔ دونوں فرما رہے تھے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وہ چیز مانگ رہی ہو جو اُن کے پاس نہیں ہے ۔ چنانچہ وہ عرض گزار ہوئیں کہ خدا کی قسم ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کبھی ایسی چیز کا مطالبہ نہیں کریں گی جو آپ کے پاس

هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَ فَبَدَاَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا اُحِبُّ اَلَّا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَلَا عَلَيْهَا الْاٰيَةَ قَالَتْ اَفِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَشِيْرُ اَبَوَيَّ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَاَسْاَلُكَ اَنْ لَّا تُخْبِرَ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَآئِكَ بِالَّذِيْ قُلْتُ قَالَ لَا تَسْاَلُنِيْ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُعَنِّتًا وَّلَا مُتَعَنِّتًا وَّلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مُّيَسِّرًا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہوئی: اے غیب کی خبریں بتانے والے! اپنی بیویوں سے فرمادو۔۔۔ تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے بڑا ثواب ہے (۳۳: ۲۸: ۲۹) چنانچہ آپ نے حضرت عائشہ سے ابتداء کرتے ہوئے فرمایا: اے عائشہ! میں تمہیں ایک بات کا اختیار دینے لگا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس میں تم جلدی نہ کروگی بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کرلوگی۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ چنانچہ آپ نے انہیں آیت پڑھ کر سنائی۔ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ بلکہ میں تو اللہ، اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں اور میں آپ سے سوال کرتی ہوں کہ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کو نہ بتائیں جو میں نے عرض کیا ہے۔ فرمایا کہ اگر کسی بیوی نے ان میں سے پوچھا تو میں بتادوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے غم پہنچانے والا اور غم میں گھٹنے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ معلم اور مشکل کشا بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔
(مسلم)

۳۱۱۲ / ۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغَارُ عَلَى اللَّاتِيْ وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَتَهَبُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْۤ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا اَرٰى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِيْ هَوَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَآءِ ذُكِرَ فِيْ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں ان عورتوں پر غیرت کھاتی تھی جنہوں نے اپنی جان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دی تھی۔ میں نے کہا کہ کیا عورت اپنی جان ہبہ کر سکتی ہے؟ جب اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: تم ان میں سے جس کو چاہو ہٹا دو اور جس کو چاہو اپنے پاس جگہ دو اور جن کو تم نے دور کر دیا تھا ان میں سے جس کو چاہو بلا لو تو تم پر کوئی گناہ نہیں (۳۳: ۵۱)۔ عرض گزار ہوئی کہ میں آپ کے رب کو نہیں دیکھتی مگر وہ آپ کی خواہش کو پورا کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔ (متفق علیہ) اور حدیث جابر کہ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو حجۃ الوداع کے واقعے میں بیان کر دی گئی ہے۔

دوسری فصل

۳۱۱۳ / ۱۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهٗ فَسَبَقْتُهٗ عَلٰى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهٗ فَسَبَقَنِيْ قَالَ هٰذِهٖ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک سفر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے آپ کے ساتھ دوڑ لگائی تو میں آگے نکل گئی۔ جب میرا جسم بھاری ہو گیا اور دوڑ لگائی تو آپ مجھ سے آگے نکل گئے اور فرمایا: یہ تمہاری پہلی سبقت کا بدلہ ہو گیا۔ (ابو داؤد)

۳۱۱۴ / ۱۵ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى قَوْلِهٖ لِاَهْلِيْ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں اور جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اس کا بھلا چھوڑ دو۔ اسے ترمذی اور دارمی نے روایت کیا اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس سے لِاَھلی تک۔

۳۱۱۵ / ۱۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

وَسَلَّمَ اَلْمَرْأَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ)

علیہ وسلم نے فرمایا: عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کا حکم مانے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے اندر داخل ہو جائے۔ اسے ابونعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے۔

۳۱۱۶ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [17] لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو دوسرے کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے۔

(ترمذی)

۳۱۱۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [18] اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت فوت ہو گئی اور اُس کا خاوند اُس سے راضی ہے تو وہ جنت میں داخل ہو گئی (ترمذی)۔

۳۱۱۸ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ [19] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَاْتِهِ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد اپنی حاجت کے لیے اپنی بیوی کو بلائے تو اُس کے پاس چلی جائے خواہ وہ تنور پر ہی مصروف ہو۔ (ترمذی)۔

۳۱۱۹ وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [20] قَالَ لَا تُؤْذِيْ امْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُفَارِقَكِ اِلَيْنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی عورت دنیا میں اپنے خاوند کو تکلیف پہنچاتی ہے تو حورِ عین سے اُس کی زوجہ کہتی ہے کہ انہیں تکلیف نہ پہنچا، خدا تجھے غارت کرے، یہ تو تیرے پاس چند روزہ مہمان ہیں، عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائیں گے (ترمذی، ابن ماجہ) ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۱۲۰ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ [21] قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حکیم بن قشیری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہم پر ہماری بیویوں کا کیا حق ہے؟ فرمایا کہ جب تم کھاؤ تو اُسے بھی کھلاؤ، جب پہنو تو اُسے بھی پہناؤ اور اُس کے منہ پہ نہ مارو اور اُسے جدا نہ کرو مگر گھر میں۔

(احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۱۲۱ وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ [22] اللّٰهِ اِنَّ لِي امْرَاَةً فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ يَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ طَلِّقْهَا قُلْتُ اِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ فَمُرْهَا يَقُوْلُ عِظْهَا فَاِنْ يَكُ فِيْهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میری بیوی زبان دراز ہے۔ فرمایا کہ اُسے طلاق دے دو۔ عرض کی کہ میری اُس سے اولاد ہے اور ایک عرصہ صحبت رہی ہے۔ فرمایا تو اُسے نصیحت کرو، اگر اُس میں بھلائی ہوگی تو نصیحت قبول کرے گی اور اُسے لونڈی کی

۳۱۲۲ [۲۳] وَعَنْ اِيَاسِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِيْ ضَرْبِهِنَّ فَاَطَافَ بِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ اُولٰٓئِكَ بِخِيَارِكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ایاس بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی لونڈیوں کو نہ پیٹا کرو۔ حضرت عمر اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: عورتیں اپنے خاوندوں پر دلیر ہو گئیں۔ لہٰذا آپ نے انھیں مارنے کی اجازت مرحمت فرما دی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس کتنی ہی عورتوں نے جمع ہو کر اپنے خاوندوں کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آلِ محمد کے پاس کتنی ہی عورتوں نے جمع ہو کر اپنے خاوندوں کی شکایت کی ہے۔ یہ تمہارے اچھے آدمی نہیں ہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۳۱۲۳ [۲۴] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا اَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو عورت کو اس کے خاوند سے اور غلام کو اس کے آقا سے خلاف ورغلائے۔ (ابوداؤد)

۳۱۲۴ [۲۵] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سے کامل ایمان والے وہ ہیں جن کا اخلاق اچھا ہے اور اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔ (ترمذی)

۳۱۲۵ [۲۶] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اِلٰى قَوْلِهٖ خُلُقًا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سے کامل ایمان والے وہ ہیں جن کا اخلاق اچھا ہے اور تم میں سے اچھے وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد نے اسے خلقاً تک روایت کیا۔

۳۱۲۶ [۲۷] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَوْ حُنَيْنٍ وَفِيْ سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِيْحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِيْ وَرَاٰى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهٗ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَرٰى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هٰذَا الَّذِيْ عَلَيْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهٗ جَنَاحَانِ قَالَتْ اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا اَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ حَتّٰى رَاَيْتُ نَوَاجِذَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ تبوک یا غزوہ حنین سے واپس تشریف لائے تو ان کے طاق پر پردہ لٹک رہا تھا۔ ہوا کا جھونکا آیا تو پردے کا ایک کنارہ ہٹ گیا جس سے حضرت عائشہ صدیقہ کے کھیلنے کی گڑیاں کھل گئیں۔ فرمایا کہ اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ میری گڑیاں اور آپ نے ان کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا جس کے دو پر تھے۔ فرمایا: کہ میں ان کے درمیان میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ عرض کی کہ گھوڑا۔ فرمایا کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ فرمایا کہ گھوڑے کے دو پر ہوتے ہیں؟ عرض گزار ہوئیں: کیا آپ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمان کا گھوڑا پروں والا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ آپ ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آپ کے دندانِ مبارک دیکھ لیے۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۱۲۷ / ۲۸ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ لَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ يُسْجَدَ لَكَ فَقَالَ لِي أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ)

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں حیرہ میں آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے دل میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ میں حیرہ میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ آپ زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کے لیے سجدہ کیا جائے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا۔ بتاؤ اگر تم میری قبر کے پاس سے گزرو تو کیا اُسے سجدہ کرو گے؟ عرض گزار ہوا۔ نہیں۔ فرمایا تو ایسا نہ کرو اور اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ دوسرے کو سجدہ کرے تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں، اُس حق کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر اُن کا مقرر فرمایا ہے۔ روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور روایت کیا اسے احمد نے حضرت معاذ بن جبل سے۔

۳۱۲۸ / ۲۹ وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد سے اپنی بیوی کو مارنے کے بارے میں پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۱۲۹ / ۳۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَتْ زَوْجِي صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَيُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي الْفَجْرَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ سُورَةً وَاحِدَةً لَكَفَتِ النَّاسَ قَالَ وَأَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا أَصْبِرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَأَمَّا قَوْلُهَا إِنِّي لَا أُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی جبکہ ہم حاضرِ خدمت تھے تو عرض گزار ہوئی۔ میرے خاوند حضرت صفوان بن معطل مجھے مارتے ہیں جب میں نماز پڑھتی ہوں اور روزے تڑوا دیتے ہیں جب میں روزے رکھتی ہوں اور صبح کی نماز پڑھتے ہیں جب سورج طلوع ہو جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت صفوان حاضرِ خدمت تھے تو آپ نے عورت کی شکایات کے متعلق اُن سے پوچھا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جہاں تک اس کی یہ بات ہے کہ نماز پڑھتی ہوں تو مجھے مارتے ہیں، تو یہ دو سورتیں پڑھتی ہے جن سے میں نے منع کیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اگر ایک سورت ہوتی تو بھی لوگوں کو کفایت کرتی۔ اس کا یہ کہنا کہ روزے رکھتی ہوں تو روزے چھڑا دیتے ہیں۔ یہ برابر روزے رکھتی چلی جاتی ہے جبکہ میں جوان آدمی ہوں لہٰذا صبر نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت روزے نہ رکھے مگر اپنے خاوند کی اجازت سے۔ اس کا یہ شکوہ کہ میں نماز نہیں پڑھتا مگر سورج نکلے تو حضور! ہم ایسے گھر والے ہیں کہ ہمارے متعلق عام مشہور ہے کہ ہم بیدار نہیں ہوتے

۳۱۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[31] كَانَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ اَمَرَهَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰى جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰى جَبَلٍ اَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مہاجرین و انصار کی ایک جماعت میں جلوہ افروز تھے تو ایک اونٹ نے حاضر بارگاہ ہو کر آپ کو سجدہ کیا۔ آپ کے اصحاب عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ کے لیے چارپائے اور درخت بھی سجدہ کرتے ہیں لہٰذا ہمارا زیادہ حق ہے کہ آپ کے لیے سجدہ کریں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو تمہارا رب ہے اور اپنے بھائی کی عزت کرو۔ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے۔ اگر وہ اُسے حکم دے کہ زرد پہاڑ سے کالے پہاڑ کی طرف اور کالے پہاڑ سے سفید پہاڑ کی طرف لے جائے تو اُس کے لیے مناسب یہی ہے کہ اس کے حکم کی تعمیل کرے (احمد)

۳۱۳۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[32] ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهٗ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ کوئی نیکی اُوپر اُٹھتی ہے۔ فرار ہونے والا غلام یہاں تک کہ اپنے مالکوں کی طرف واپس لوٹے اور اپنا ہاتھ اُن کے ہاتھوں میں رکھے۔ وہ عورت جس کا خاوند اُس سے ناراض ہو۔ نشے والا جب تک ہوش میں نہ آئے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۳۱۳۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[33] اَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِيْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: کون سی عورت بہتر ہے؟ فرمایا وہ کہ جب خاوند اُس کی طرف دیکھے تو خوش کر دے جب حکم دے تو تعمیل کرے اور جان و مال میں اُس کا خلاف نہ کرے جو اُسے ناپسند ہو۔ روایت کیا اسے نسائی اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۳۱۳۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[34] قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَّلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَّبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَّزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس کو دی گئیں تو اُسے دنیا و آخرت کی بھلائی مرحمت فرمائی گئی۔ شکر ادا کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، تکلیفوں میں صبر کرنے والا بدن اور پس پشت اپنی جان اور خاوند کے مال میں خیانت نہ کرنے والی بیوی۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔

بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ

خلع اور طلاق کا بیان

پہلی فصل

۳۱۳۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِيْنٍ وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ، قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۱۳۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَفِي رِوَايَةٍ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۳۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۳۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۳۸ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ أَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَأْسَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ أَعُوْدَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِي بِذٰلِكِ أَحَدًا يَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِهِ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت ثابت قیس کی اہلیہ حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! میں ثابت بن قیس کے اخلاق اور دین پر دھبہ نہیں لگاتی لیکن میں اسلام کے اندر کفر کو ناپسند کرتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اپنا باغ واپس کر دو گی؟ وہ عرض گزار ہوئیں ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باغ واپس لے لو اور انھیں ایک طلاق دے دو۔

(بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس بات سے ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اُس سے رجوع کرے۔ پھر پاک ہونے تک اُسے اپنے پاس رکھے۔ پھر حیض آئے اور پاک ہو جائے۔ اب اگر طلاق کا ارادہ ہے تو ہاتھ لگانے سے پہلے پاکی کی حالت میں طلاق دے۔ یہ وہ عدت ہے جس کا عورتوں کو طلاق دینے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اُس سے رجوع کرے اور پاکی یا حمل کی حالت میں طلاق دے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے اللہ اور اُس کے رسول کو اختیار کیا تو آپ نے اسے ہم پر کچھ بھی شمار نہ فرمایا۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حرام ٹھہرانے میں کفارہ ہے کیونکہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت میں پیروی کا اچھا نمونہ ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور اُن کے پاس سے شربت پیتے۔ پس میں نے اور حضرت حفصہ نے منصوبہ بنایا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائیں تو کہے کہ مجھے آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آرہی ہے کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ حضور ہم میں سے ایک کے پاس تشریف لائے تو اس نے یہی بات کہی۔ فرمایا کہ مضائقہ کوئی نہیں کیونکہ میں نے زینب بنت جحش کے پاس سے شربت پیا ہے آئندہ ایسا نہیں کروں گا میری قسم ہے اور کسی ایک کو نہ بتانا کیونکہ میں اپنی ازواج مطہرات کو راضی رکھنا چاہتا ہوں۔ پس

لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ۔ اَلْاٰیَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

یہ آیت نازل ہوئی، اے غیب کی خبریں بتانے والے تم وہ چیز کیوں حرام قرار دیتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہے تم اپنی بیویوں کی مرضی چاہتے ہو۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۳۱۳۸ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِیْ غَیْرِ مَا بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت بغیر کسی وجہ کے اپنے خاوند سے طلاق کا سوال کرے تو اُس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)۔

۳۱۳۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو حلال چیزوں میں طلاق سب سے ناپسند ہے۔ (ابوداؤد)

۳۱۴۰ وَعَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ وَلَا عَتَاقَ اِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ وَلَا وِصَالَ فِیْ صِیَامٍ وَلَا یُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا رِضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَلَا صَمْتَ یَوْمٍ اِلَى اللَّیْلِ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ہے طلاق نکاح سے پہلے اور نہیں ہے آزاد کرنا مگر ملکیت کے بعد اور نہیں ہے روزوں کا ملانا اور نہیں ہے یتیمی احتلام ہو جانے کے بعد اور نہیں ہے رضاعت دودھ چھڑانے کے بعد اور نہیں ہے دن کی خاموشی رات تک۔ (شرح السنہ)۔

۳۱۴۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِیْمَا لَا یَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ فِیْمَا لَا یَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ فِیْمَا لَا یَمْلِكُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاؤُدَ وَلَا بَیْعَ اِلَّا فِیْمَا یَمْلِكُ۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا اُس چیز کی نذر ماننا نہیں جس کا مالک نہ ہو اور اُس کا آزاد کرنا نہیں جس کا مالک نہ ہو اور اُس کی طلاق نہیں جس کا مالک نہ ہو۔ (ترمذی) نیز ابوداؤد میں یہ بھی ہے اور اُس میں بیع نہیں جس کا مالک نہیں۔

۳۱۴۲ وَعَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ یَزِیْدَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ سُهَیْمَةَ الْبَتَّةَ فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ اِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِیَةَ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِیْ زَمَانِ عُثْمَانَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اِلَّا اَنَّهُمْ لَمْ یَذْكُرُوا الثَّانِیَةَ وَالثَّالِثَةَ)

حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے اپنی بیوی حضرت سہیمہ کو طلاقِ بتہ دی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی خبر دیتے ہوئے عرض گزار ہوئے کہ میرا ارادہ صرف ایک طلاق کا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ ان کی طرف لوٹا دیں چنانچہ دوسری طلاق اُنھوں نے حضرت عمر کے اور تیسری حضرت عثمان کے زمانے میں دی۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ) مگر دارمی نے دوسری اور تیسری طلاق کا ذکر نہیں کیا۔

٣١٤٣ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ[11] قَالَ ثَلٰثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَّهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن کا قصد بھی قصد ہے اور مذاق بھی قصد ہے وہ نکاح، طلاق اور رجعت ہیں۔ اسے ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٣١٤٤ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ[12] یَقُوْلُ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِیْ اِغْلَاقٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ قِیْلَ مَعْنَی الْاِغْلَاقِ الْاِكْرَاهُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: نہ طلاق ہے نہ آزاد کرنا جبر کی حالت میں۔ روایت کیا اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔ کہا گیا ہے کہ اغلاق سے مراد زبردستی ہے۔

٣١٤٥ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ[13] كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰی عَقْلِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ الرَّاوِیْ ضَعِیْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِیْثِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قسم کی طلاق جائز ہے سوائے دیوانے اور مغلوب العقل کی طلاق کے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ عطاء ابن عجلان راوی ضعیف اور مجہول جانے والا ہے۔

٣١٤٦ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ[14] رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَبْلُغَ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰی یَعْقِلَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِیُّ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْهُمَا)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخصوں سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے۔ سونے والے سے یہاں تک کہ بیدار ہو جائے، بچے سے یہاں تک کہ بالغ ہو جائے اور دیوانے سے یہاں تک کہ عقل آ جائے۔ اسے ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا جبکہ دارمی نے حضرت عائشہ سے اور ابن ماجہ نے ان دونوں سے روایت کیا۔

٣١٤٧ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ[15] قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِیْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَیْضَتَانِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

تیسری فصل

٣١٤٨ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ[16] قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی ذات کو نکاح سے نکالنے والیاں اور خلع کرنے والیاں منافق عورتیں ہیں۔ (نسائی)

٣١٤٩ وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ[17] اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَیْءٍ لَهَا فَلَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

نافع نے حضرت صفیہ بنت ابوعُبید کی مولاۃ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ہر ایک چیز کے بدلے اپنے خاوند سے خلع کیا اور حضرت عبداللہ بن عمر نے اس کا انکار نہ فرمایا۔ (مالک)

(مالک)

٣١٥٠ وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ[18] قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلٰثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلَا اَقْتُلُهُ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک شخص کے متعلق بتایا گیا کہ اُس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں آپ ناراض ہو کر کھڑے ہو گئے، پھر فرمایا: کیا اللہ کی کتاب سے کھیلتے ہو اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ یہاں تک کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول! کیا میں اُسے قتل کر دوں؟

(نسائی)

۳۱۵۱ / ۱۹ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ مِائَةَ تَطْلِيْقَةٍ فَمَاذَا تَرٰى عَلَيَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلُقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَسَبْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اتَّخَذْتَ بِهَا اٰيَاتِ اللهِ هُزُوًا۔

(رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّاءِ)

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عباس سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں۔ آپ کا میرے متعلق کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تین طلاقوں کے ساتھ وہ تم سے جدا ہو گئی اور ستانوے کے ساتھ تم نے اللہ کی آیتوں کا مذاق اُڑایا۔

(موطا امام مالک)

۳۱۵۲ / ۲۰ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعَتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ۔

(رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر کوئی چیز ایسی پیدا نہیں کی جو اُسے غلام آزاد کرنے سے پیاری ہو اور کوئی چیز روئے زمین پر اللہ تعالیٰ نے ایسی پیدا نہیں کی جو اُسے طلاق سے زیادہ ناپسند ہو۔

(دار قطنی)۔

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا

جس کو تین طلاقیں دے دی گئیں

پہلی فصل

۳۱۵۳ / ۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهُ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں رفاعہ کے پاس تھی تو انہوں نے مجھے طلاق بتہ دے دی۔ پس اُن کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے شادی کر لی اور اُن کے پاس نہیں ہے مگر کپڑے کے پھندنے کی طرح۔ فرمایا: کیا تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: یہ نہیں ہو گا جب تک تم اُس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے (متفق علیہ)

۳۱۵۴ / ۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اسے دارمی نے روایت کیا اور ابن ماجہ نے اسے حضرت علی، حضرت ابن عباس اور حضرت عقبہ بن عامر سے۔

۳۱۵۵ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَقُوْلُ يُوْقَفُ الْمُوْلِيْ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دس سے کچھ زیادہ اصحاب کو پایا تو سب فرماتے تھے کہ ایلا کرنے والے کو ٹھہرایا جائے (شرح السنۃ)

۳۱۵۶ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ صَخْرٍ وَيُقَالُ لَهٗ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ جَعَلَ امْرَاَتَهٗ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهٖ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِّنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا اَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِهٖ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا لِيُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى اَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهٗ قَالَ كُنْتُ امْرَاً اُصِيْبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيْبُ غَيْرِيْ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا اَعْنِيْ اَبَا دَاؤدَ وَالدَّارِمِيِّ فَاَطْعِمْ وَسْقًا مِّنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان بن صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہیں سلمہ بن صخر بیاضی کہا جاتا تھا، اپنی بیوی کی پیٹھ کو اپنی ماں جیسی کہا یہاں تک کہ رمضان گزر جائے۔ جب نصف رمضان گزرا تو رات کے وقت اُس سے صحبت کر بیٹھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے اس بات کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ ایک گردن آزاد کر دو۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس تو نہیں ہے فرمایا تو متواتر دو مہینے کے روزے رکھ لو۔ عرض گزار ہوئے کہ اتنی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فروہ بن عمرو سے فرمایا کہ یہ عرق انہیں دے دو جو بمانہ ہے جس میں پندرہ یا سولہ صاع آتے ہیں تاکہ یہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیں (ترمذی) اور ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی میں ہے کہ سلیمان بن یسار نے حضرت سلمہ بن صخر سے اسی طرح روایت کی۔ نیز فرمایا کہ میں عورتوں سے اس قدر صحبت کرتا تھا کہ کوئی دوسرا نہ کرتا ہوگا اور ان دونوں یعنی ابو داؤد اور دارمی کی روایت میں ہے کہ یہ ایک وسق کھجوریں ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو۔

۳۱۵۷ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

سلیمان بن یسار نے حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس ظہار کرنے والے کے متعلق جو کفارہ دینے سے پہلے صحبت کر بیٹھے۔ فرمایا کہ اُس پر ایک ہی کفارہ ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۳۱۵۸ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَغَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور کفارہ دینے سے پہلے اُس کے ساتھ صحبت کر بیٹھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا تو فرمایا۔

قَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ رَاَیْتُ بَیَاضَ حَجْلَیْہَا فِی الْقَمَرِ فَلَمْ اَمْلِکْ نَفْسِیْ اَنْ وَّقَعْتُ عَلَیْہَا فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَہٗ اَلَّا یَقْرَبَہَا حَتّٰی یُکَفِّرَ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَرَوٰی اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ مُسْنَدًا وَّمُرْسَلًا وَقَالَ النَّسَائِیُّ الْمُرْسَلُ اَوْلٰی بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ)۔

تمہیں کس چیز نے اس پر آمادہ کیا؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے چاندنی میں اُس کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھی تو اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکا اور اُس کے ساتھ صحبت کر بیٹھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے اور انہیں حکم دیا کہ کفارہ ادا کرنے تک عورت کے نزدیک نہ جانا (ابن ماجہ) نیز ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے اور ابوداؤد و نسائی نے بھی اسی طرح مسنداً و مرسلاً روایت کی ہے اور نسائی نے فرمایا کہ مسند سے مرسل صحت کے زیادہ قریب ہے۔

سابقہ ابواب کے دیگر متعلقات

پہلی فصل

۳۱۵۹ عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّ جَارِیَۃً کَانَتْ لِیْ تَرْعٰی غَنَمًا لِیْ فَجِئْتُہَا وَقَدْ فَقَدَتْ شَاۃً مِّنَ الْغَنَمِ فَسَاَلْتُہَا عَنْہَا فَقَالَتْ اَکَلَہَا الذِّئْبُ فَاَسِفْتُ عَلَیْہَا وَکُنْتُ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْہَہَا وَعَلَیَّ رَقَبَۃٌ اَفَاُعْتِقُہَا فَقَالَ لَہَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ اللہُ فَقَالَتْ فِی السَّمَاءِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْہَا۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ قَالَ کَانَتْ لِیْ جَارِیَۃٌ تَرْعٰی غَنَمًا لِّیْ قِبَلَ اُحُدٍ وَّالْجَوَّانِیَّۃِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ یَوْمٍ فَاِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَھَبَ بِشَاۃٍ مِّنْ غَنَمِنَا وَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ اٰسَفُ کَمَا یَاْسَفُوْنَ لٰکِنْ صَکَکْتُہَا صَکَّۃً فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذٰلِکَ عَلَیَّ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَفَلَا اُعْتِقُہَا قَالَ ائْتِنِیْ بِہَا فَاَتَیْتُہٗ بِہَا فَقَالَ لَہَا اَیْنَ اللہُ قَالَتْ فِی السَّمَاءِ قَالَ مَنْ اَنَا قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللہِ قَالَ اَعْتِقْہَا فَاِنَّہَا مُؤْمِنَۃٌ۔

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، میری ایک لونڈی میری بکریاں چراتی ہے میں اُس کے پاس گیا تو ریوڑ سے ایک بکری گم تھی۔ میں نے اُس کے متعلق اُس سے پوچھا تو کہنے لگی کہ اُسے بھیڑیا کھا گیا ہے۔ مجھے غصہ آیا کیونکہ میں بھی آدمی ہوں اور اُس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ مجھ پر ایک گردن آزاد کرنا ہے، کیا میں اسی کو آزاد نہ کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لونڈی سے فرمایا، اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اُس نے کہا، آسمان میں۔ فرمایا کہ میں کون ہوں؟ عرض گزار ہوئی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی کو آزاد کر دو۔ اسے امام مالک نے روایت کیا اور مسلم کی روایت میں ہے۔ فرمایا کہ میری ایک لونڈی تھی جو احد اور جوانیہ کی جانب میری بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ایک روز مجھے معلوم ہوا کہ ریوڑ سے ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا۔ چونکہ میں بھی آدمی ہوں لہٰذا مجھے افسوس ہوا جیسے دوسرے لوگوں کو ہوتا ہے تو میں نے اُسے طمانچہ کھینچ مارا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا کیونکہ میں نے اسے بڑی زیادتی شمار کیا۔ اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا میں اُسے آزاد نہ کر دوں؟ فرمایا کہ اُسے میرے پاس لے کر آؤ۔ میں اُسے لے کر آیا تو آپ نے لونڈی سے فرمایا، اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ آسمان میں۔ فرمایا کہ میں کون ہوں؟ عرض کی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا کہ اسی کو آزاد کر دو کیونکہ یہ ایمان والی ہے۔

بَابُ اللِّعَانِ

لعان کا بیان

پہلی فصل

۳۱۶۰ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ إِنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا أَيَقْتُلُهٗ فَيَقْتُلُوْنَهٗ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا فَإِنْ جَاءَتْ بِهٖ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهٖ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلٰى أُمِّهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حضرت عُوَیمر عجلانی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ، اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی کو پا کر قتل کر دے تو آپ اُسے قتل کر دیں گے، لہٰذا وہ کیا کرے؟ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق حکم نازل ہو گیا ہے، جاؤ اُسے لے آؤ۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ اُن دونوں نے مسجد میں لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ جب دونوں فارغ ہو گئے تو حضرت عُوَیمر نے کہا: یا رسول اللہ! اگر میں اسے رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹ بولا تھا لہٰذا اُسے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دیکھتے رہنا اگر لڑکا سیاہ رنگ، بڑی آنکھوں والا، موٹے سرینوں والا اور موٹی پنڈلیوں والا ہو تو میں یہی گمان کروں گا کہ عُوَیمر نے عورت کے متعلق سچ کہا اور اگر وہ وحرہ (یا مکھی) کی طرح سرخ رنگ کا ہو تو میرے خیال میں عُوَیمر نے عورت پر جھوٹا الزام لگایا۔ پس وہ بچہ اُسی طرح کا پیدا ہوا جو اُس کا حلیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا، جس سے حضرت عُوَیمر کی تصدیق ہو گئی اور بعد میں وہ لڑکا اُس کی ماں کی طرف منسوب کیا گیا۔

(متفق علیہ)

۳۱۶۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهٖ فَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَأَخْبَرَهٗ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرد اور اُس کی بیوی کے درمیان لعان کروایا۔ اُس مرد نے عورت کے لڑکے سے انکار کیا تو دونوں کے درمیان تفریق کروا دی گئی اور لڑکے کو عورت کے ساتھ ملا دیا (متفق علیہ) دونوں کی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہلکا ہے۔ پھر عورت کو بلایا اور اُسے وعظ و نصیحت فرمائی اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہلکا ہے۔

۳۱۶۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں کے متعلق فرمایا: تم دونوں سے حساب اللہ نے لینا ہے جب کہ تم میں سے ایک جھوٹا

سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۶۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدًّا فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ فَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ إِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِينَ فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفُوهَا وَقَالُوا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۱۶۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمَسَّهُ حَتّٰى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لَأُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اب عورت پر تمہارا کوئی حق نہیں ۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا مال! فرمایا کہ تمہارے لیے کوئی مال نہیں ۔ اگر تم نے عورت کے متعلق سچ کہا تو اُس کے بدلے اُس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال کیا اور اگر تم نے جھوٹ کہا تو یہ تم سے بہت دور، بہت دور ہے ۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ہلال بن اُمیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنی بیوی پر حضرت شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قائم کی جائے گی ۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ، جب کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے تو وہ گواہوں کو تلاش کرنے جائے ؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے کہ گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قائم کی جائے گی ۔ حضرت ہلال عرض گزار ہوئے کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ، ضرور اللہ تعالیٰ ایسا حکم نازل فرمائے گا کہ میری پیٹھ کو حد سے بری کر دے گا ۔ پس حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور یہ حکم آپ پر نازل کیا گیا ، جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں .... اگر وہ سچے ہیں (۲۴ : ۶) پس حضرت ہلال حاضر ہوئے اور گواہی دی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہے ، بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے پس تم دونوں میں سے کوئی تائب ہوتا ہے ؟ پھر عورت کھڑی ہوئی اور اُس نے شہادت دی جب پانچویں گواہی پر پہنچی تو لوگوں نے اُسے ٹھہرایا کہ یہ واجب کر دینے والی ہے ۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ وہ ٹھہری اور لوٹی یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ رجوع کرے گی پھر اُس نے کہا کہ میں ہمیشہ کے لیے اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی اور گزر گئی ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے دیکھتے رہنا اگر اس کے پیٹ سے سرمگیں آنکھوں والا ، بھاری سُرینوں والا اور موٹی پنڈلیوں والا لڑکا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحماء کا ہے ۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی لڑکا جنا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، اگر یہ اللہ کی کتاب میں حکم نہ ہوتا جو گزرا تو میرا اس عورت کے ساتھ سلوک کچھ اور ہوتا ۔

(بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ عرض گزار ہوئے کہ اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے پاس پاؤں تو اُسے ہاتھ نہ لگاؤں یہاں تک کہ چار گواہ لے آؤں ؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، ہاں ۔ عرض گزار ہوئے کہ ہرگز نہیں ، قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ

وسلم اسمعوا الی ما یقول سیدکم انہ لغیور وانا اغیر منہ واللہ اغیر منی۔

(رواہ مسلم)

۳۱۶۵ وعن المغیرۃ قال قال سعد بن عبادۃ لو رایت رجلا مع امراتی لضربتہ بالسیف غیر مصفح فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتعجبون من غیرۃ سعد واللہ لانا اغیر منہ واللہ اغیر منی ومن اجل غیرۃ اللہ حرم اللہ الفواحش ما ظہر منہا وما بطن ولا احد احب الیہ العذر من اللہ من اجل ذلک بعث المنذرین والمبشرین ولا احد احب الیہ المدحۃ من اللہ ومن اجل ذلک وعد اللہ الجنۃ۔

(متفق علیہ)

۳۱۶۶ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یغار وان المؤمن یغار وغیرۃ اللہ ان لا یاتی المؤمن ما حرم اللہ۔

(متفق علیہ)

۳۱۶۷ وعنہ ان اعرابیا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امراتی ولدت غلاما اسود وانی انکرتہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل لک من ابل قال نعم قال فما الوانہا قال حمر قال ہل فیہا من اورق قال ان فیہا لورقا قال فانی تری ذلک جاءہا قال عرق نزعہا قال فلعل ہذا عرق نزعہ ولم یرخص لہ فی الانتفاء منہ۔

(متفق علیہ)

۳۱۶۸ وعن عائشۃ قالت کان عتبۃ بن ابی وقاص عہد الی اخیہ سعد بن ابی وقاص ان ابن ولیدۃ زمعۃ منی فاقبضہ الیک فلما کان عام الفتح اخذہ سعد فقال انہ ابن اخی وقال عبد بن

مبعوث فرمایا ہے میں تو ایسا کرنے سے پہلے اُسے تلوار سے اُڑا دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سنو کہ تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے بیشک یہ غیرت مند ہیں لیکن میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے (مسلم)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے کہا کہ اگر میں کسی آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھوں تو تلوار سے اُسے ختم کر دوں گا۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا، کیا تمہیں سعد کی غیرت پر تعجب نہیں ہوتا؟ خدا کی قسم میں اُن سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیور ہے۔ اِسی غیرت کے باعث اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کے کاموں کو ظاہر و باطن حرام فرمایا ہے اور ایسا کوئی نہیں جو اللہ سے زیادہ معذرت کو پسند کرتا ہو اسی لیے اُس نے نبیوں کو ڈرانے اور بشارت دینے کے لیے مبعوث فرمایا اور کوئی ایسا نہیں جس کو اللہ سے زیادہ تعریف پسند ہو، اسی لیے اُس نے ایسے شخص سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔　(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ غیرت فرماتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ مومن اُن کاموں کے پاس نہ جائے جو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمائے ہیں۔　(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، میری بیوی نے کالا لڑکا جنا ہے اور میں نے اُس کا انکار کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا، کیا تمہارے پاس اُونٹ ہیں؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ اُن کے رنگ کیسے ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ سُرخ۔ فرمایا کہ کیا اُن میں کوئی خاکستری بھی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ اُن میں خاکستری بھی ہے۔ فرمایا کہ یہ رنگ کہاں سے آیا؟ عرض کی کہ کسی رگ نے اِسے کھینچا ہوگا۔ فرمایا تو لڑکے کو بھی کسی رگ نے کھینچا ہوگا اور آپ نے اُسے بچے سے انکار کرنے کی اجازت مرحمت نہ فرمائی۔　(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص سے عہد لیا کہ حضرت زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے۔ فتح مکہ کے سال حضرت سعد نے اُسے لے لیا اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے۔ حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے۔ پس دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

فقال سعد یا رسول اللہ إن أخی کان عهد إلیّ فیه وقال عبد بن زمعة أخی وابن ولیدة أبی ولد علی فراشه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم هو لك یا عبد بن زمعة الولد للفراش وللعاهر الحجر ثم قال لسودة بنت زمعة احتجبی منه لما رأی من شبهه بعتبة فما رآها حتی لقی اللہ وفی روایة قال هو أخوك یا عبد بن زمعة من أجل أنه ولد علی فراش أبیه۔
(متفق علیه)

میرے بھائی نے مجھ سے اس کے متعلق عہد لیا تھا۔ حضرت عبد بن زمعہ عرض گزار ہوئے کہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے جو اُن کے بستر پر پیدا ہُوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ بیٹا بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ پھر حضرت سودہ سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرنا کیونکہ یہ عتبہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ پس انھوں نے آخری دم تک لڑکے کو نہیں دیکھا۔ دوسری روایت میں آپ نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا بھائی ہے کیونکہ تمہارے باپ کے بستر پر پیدا ہُوا ہے۔
(متفق علیہ)

۳۱۶۹ وعنها قالت دخل علیّ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ذات یوم وهو مسرور فقال أی عائشة ألم تری أن مجززا المدلجی دخل فلما رأی أسامة وزیدا وعلیهما قطیفة قد غطیا رءوسهما وبدت أقدامهما فقال إن هذه الأقدام بعضها من بعض۔
(متفق علیه)

انھوں نے ہی فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خوش و خرم تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز مدلجی آیا تو اُس نے اسامہ اور زید کو دیکھا اور اُن کے اُوپر چادر تھی جس سے دونوں کے سر ڈھکے ہوئے اور پیر کھلے ہوئے تھے۔ اُس نے کہا کہ ان میں سے ایک کے قدم دوسرے سے ہیں۔
(متفق علیہ)

۳۱۷۰ وعن سعد بن أبی وقاص وأبی بکرة قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من ادعی إلی غیر أبیه وهو یعلم فالجنة علیه حرام۔
(متفق علیه)

حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے باپ کے سوا کسی دوسرے کی طرف جان بوجھ کر اپنی نسبت کرے تو جنت اُس پر حرام ہے۔
(متفق علیہ)

۳۱۷۱ وعن أبی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا ترغبوا عن آبائکم فمن رغب عن أبیه فقد کفر متفق علیه وقد ذکر حدیث عائشة ما من أحد أغیر من اللہ فی باب صلوة الخسوف۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے باپوں سے نہ پھرو اور جو اپنے باپ سے پھرا تو اُس نے کفرانِ نعمت کیا (متفق علیہ) اور حدیثِ عائشہ کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیور نہیں باب صلوٰۃ الخسوف میں مذکور ہو چکی۔

دوسری فصل

۳۱۷۲ عن أبی هریرة أنه سمع النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول لما نزلت آیة الملاعنة أیما امرأة أدخلت علی قوم من لیس منهم فلیست من اللہ فی شیء ولن یدخلها اللہ جنته وأیما رجل جحد ولده وهو ینظر إلیه احتجب اللہ منه وفضحه علی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب لعان کی آیت اُتری تو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جو کسی قوم میں اُس کو داخل کرے جو اُن میں سے نہیں تو اُس کا اللہ سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اُسے اپنی جنت میں داخل نہیں کرے گا اور جو اپنے بیٹے کا انکار کرے اور وہ اُس کی طرف دیکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس سے حجاب فرمائے گا

رُءُوسِ الْخَلَائِقِ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

تیرا گی اور پچھلی مخلوق کے سامنے اُسے ذلیل کرے گا۔

(ابوداؤد ۔ نسائی ، دارمی)

۳۱۷۳/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي امْرَأَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّهَا قَالَ فَأَمْسِكْهَا إِذًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ النَّسَائِيُّ رَفَعَهُ أَحَدُ الرُّوَاةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَحَدُهُمْ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ وَهٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا ، میری بیوی کسی چھونے والے کا ہاتھ نہیں روکتی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے طلاق دے دو۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھے اُس سے محبت ہے۔ فرمایا کہ پھر تو اُسے رکھ لو (ابوداؤد ، نسائی) نسائی نے کہا کہ بعض راویوں نے اسے حضرت ابنِ عباس تک مرفوع کیا اور بعض نے نہ کیا جب کہ یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔

۳۱۷۴/۱۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى أَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعٰى لَهُ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهُ فَقَضٰى أَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ وَلَا يَلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعٰى لَهُ أَنْكَرَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَإِنَّهُ لَا يَلْحَقُ وَلَا يَرِثُ وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعٰى لَهُ هُوَ الَّذِي ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ أَوْ أَمَةٍ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ ہر ملایا ہُوا شخص جو کہ ملایا گیا ہو اُس باپ کے بعد جس کی جانب منسوب کیا جاتا تھا۔ وہ اُس کی میراث کا دعویٰ کرے تو فیصلہ فرمایا کہ اگر وہ ایسی لونڈی سے ہے کہ صحبت کرنے کے روز اُس کی ملک میں تھی تو وہ اُسی سے مل گیا جس سے ملایا گیا تھا اور جو میراث اُس سے پہلے تقسیم ہو چکی اُس میں سے وہ کچھ نہیں پائے گا اور جو میراث تقسیم نہیں ہوئی اُس میں سے اُس کا حصّہ ہے۔ اور نہیں ملایا جائے گا جب کہ جس باپ کی طرف اُسے منسوب کیا جاتا تھا اُس نے انکار کر دیا ہو۔ اگر وہ اُس لونڈی سے ہے جو اُس کی ملک نہیں یا آزاد سے ہے جس کے ساتھ زنا کیا تو اُسے نہیں ملایا جائے گا اور نہ میراث پائے گا خواہ اُس نے دعویٰ کیا ہو جس کی طرف منسوب کیا جاتا تھا کیونکہ وہ زنا سے پیدا ہُوا ہے خواہ آزاد سے ہو یا لونڈی سے۔

(ابوداؤد)

۳۱۷۵/۱۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَأَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ وَإِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَأَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْبَغْيِ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، غیرت وہ بھی ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور غیرت وہ بھی ہے جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے ، پس جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے وہ مشکوک کاموں سے شرمانا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے وہ غیر مشکوک کاموں سے شرمانا ہے اور غرور کے اکثر کام وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے اور جس غرور و ناز کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے وہ میدانِ جہاد کا ہے اور خیرات کے وقت کا غرور و ناز ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے وہ برتری ثابت کرنے کا غرور ہے اور ایک روایت میں ہے کہ سرکشی کا۔

(احمد ، ابوداؤد ۔ نسائی)

تیسری فصل

۳۱۷۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فُلَانًا ابْنِي عَاهَرْتُ بِأُمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دِعْوَةَ فِي الْإِسْلَامِ ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِّ امجد نے فرمایا کہ ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنے فلاں بیٹے کی ماں سے دورِ جاہلیت میں زنا کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام میں ایسا دعویٰ نہیں ہے جب کہ جاہلیت کے دَور کی باتیں گزر گئیں۔ بیٹا بستر والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ (ابوداؤد)

۳۱۷۷ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ وَالْمَمْلُوكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چار قسم کی عورتیں ہیں جن کے درمیان لعان نہیں ہے۔ نصرانیہ جو مسلمان کے تحت ہو۔ یہودیہ جو مسلمان کے تحت ہو۔ آزاد جو غلام کے تحت ہو۔ لونڈی جو آزاد کے تحت ہو۔ (ابنِ ماجہ)

۳۱۷۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا حِينَ أَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يَتَلَاعَنَا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَى فِيهِ وَقَالَ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دونوں لعان کرنے والوں کو لعان کرنے کا حکم دیا تو ایک آدمی کو حکم فرمایا کہ پانچویں قسم کے وقت اُس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہنا کہ یہ واجب کر دینے والی ہے۔ (نسائی)

۳۱۷۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَأَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ أَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِي لَا يَغَارُ مِثْلِي عَلَى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَعِي شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ أَعَانَنِي اللهُ عَلَيْهِ حَتّٰى أَسْلَمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت میرے پاس سے نکلے تو مجھے اس بات پر غیرت آئی۔ تشریف لائے تو ملاحظہ فرمایا جو میں کر رہی تھی۔ فرمایا کہ عائشہ! کیا ہو گیا کہ تم نے غیرت کی! عرض گزار ہوئی کہ میرے جیسی بھلا آپ جیسے پر غیرت نہ کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس تمہارا شیطان آیا تھا۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ فرمایا، ہاں۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! اور آپ کے ساتھ؟ فرمایا، ہاں لیکن اُس کے مقابلے پر اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی کہ وہ مسلمان ہو گیا۔ (مسلم)

باب العدة

عدت کا بیان

پہلی فصل

۳۱۸۰ / ۱ عن أبي سلمة عن فاطمة بنت قيس أن أبا عمرو بن حفص طلقها البتة وهو غائب فأرسل إليها وكيله الشعير فسخطته فقال والله ما لك علينا من شيء فجاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال ليس لك نفقة فأمرها أن تعتد في بيت أم شريك ثم قال تلك امرأة يغشاها أصحابي اعتدي عند ابن أم مكتوم فإنه رجل أعمى تضعين ثيابك فإذا حللت فآذنيني قالت فلما حللت ذكرت له أن معاوية ابن أبي سفيان وأبا جهم خطباني فقال أما أبو الجهم فلا يضع عصاه عن عاتقه وأما معاوية فصعلوك لا مال له انكحي أسامة بن زيد فكرهته ثم قال انكحي أسامة فنكحته فجعل الله فيه خيرا واغتبطت وفي رواية عنها قال فأما أبو جهم فرجل ضراب للنساء رواه مسلم وفي رواية أن زوجها طلقها ثلاثا فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا نفقة لك إلا أن تكوني حاملا۔

ابو سلمہ نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عمرو بن حفص نے انہیں تین طلاقیں دے دیں جب کہ وہ غائب تھے اور اپنے وکیل کے ہاتھوں جو بھیجے تو وہ ناراض ہو گئیں۔ اس نے کہا، خدا کی قسم، آپ کا ہم پر کوئی حق نہیں ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے اور انہیں حکم دیا کہ ام شریک کے گھر میں عدت گزاریں۔ پھر فرمایا، وہ ایسی عورت ہے کہ اس کے گھر میں میرے اصحاب کی آمد و رفت ہے لہٰذا تم ابن ام مکتوم کے گھر عدت گزارو کیونکہ وہ نابینا ہیں اس لیے تم اپنے کپڑے اتار سکو گی جب تم حلال ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔ چنانچہ جب حلال ہو گئیں تو اس کا آپ سے ذکر کیا کہ حضرت معاویہ بن ابو سفیان اور حضرت ابو جہم نے مجھے پیغام دیے ہیں۔ فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نیچے رکھتے ہی نہیں ہیں معاویہ تو وہ مفلس ہیں ان کے پاس مال نہیں، لہٰذا تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو۔ میں نے اسے ناپسند کیا، پھر فرمایا کہ اسامہ سے نکاح کر لو تو میں نے ان سے نکاح کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں ایسی بھلائی رکھی کہ مجھ پر رشک کیا جاتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، ابو جہم ایسے آدمی ہیں جو عورتوں کو بہت پیٹتے ہیں۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ان کے خاوند نے انہیں تین طلاقیں دے دی تھیں۔ پس یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے مگر جب کہ تم حاملہ ہو۔

۳۱۸۱ / ۲ وعن عائشة قالت إن فاطمة كانت في مكان وحش فخيف على ناحيتها فلذلك رخص لها النبي صلى الله عليه وسلم تعني في النقلة وفي رواية قالت ما لفاطمة ألا تتقي الله تعني في قولها لا سكنى ولا نفقة۔ (رواه البخاري)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ فاطمہ ویرانے کے ایک مکان میں تھیں جس کا ماحول خوفناک تھا، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نقل مکانی کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ دوسری روایت میں انہوں نے فرمایا، فاطمہ کو کیا ہوا جو اللہ سے نہیں ڈرتی جب کہ نہ اس کے لیے رہائش ہے اور نہ خرچہ۔ (بخاری)

۳۱۸۲ / ۳ وعن سعيد بن المسيب قال إنما نقلت فاطمة لطول لسانها على أحمائها۔

سعید بن مسیب نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ کو ان کے دیوروں سے زبان درازی کرنے پر منتقل کیا گیا تھا۔

۳۱۸۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِي ثَلَاثًا فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلٰى فَجُدِّي نَخْلَكِ فَإِنَّكِ عَسٰى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا۔ [4]

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میری خالہ جان کو تین طلاقیں دے دی گئیں تو انھوں نے کھجور کے پھل کاٹنے کا ارادہ کیا۔ ایک آدمی نے انہیں باہر نکلنے پر ڈانٹا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں۔ فرمایا کیوں نہیں، اپنے پھل توڑو کیونکہ شاید تم خیرات کر دیا نیکی کے دوسرے کام کرو۔

(مسلم)

۳۱۸۴ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ۔ [5] (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد بچہ جنا۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں تو آپ نے انہیں نکاح کرنے کی اجازت مرحمت فرما دی لہٰذا انھوں نے نکاح کر لیا۔ (بخاری)

۳۱۸۵ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ۔ [6]

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: یا رسول! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے، اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا میں اسے سرمہ لگا دوں۔ آپ نے دو یا تین مرتبہ انکار فرمایا ہر دفعہ لفظ لا کہا۔ پھر فرمایا یہ صرف چار مہینے اور دس دن ہیں جب کہ دورِ جاہلیت میں عورت سال گزرنے پر مینگنیاں پھینکتی تھی۔

(متفق علیہ)

۳۱۸۶ وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔ [7]

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام حبیبہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

(متفق علیہ)

۳۱۸۷ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ۔ [8] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ وَلَا تَخْتَضِبُ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت کسی میت کا سوگ تین دن سے زیادہ نہ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے اور نہ رنگا ہوا کپڑا پہنے مگر عصب ناوٹی کے اور سرمہ یا خوشبو نہ لگائے مگر جب پاک ہو جائے تو قسط یا اظفار کا ایک ٹکڑا (متفق علیہ) ابو داؤد میں یہ بھی ہے: نہ مہندی لگائے۔

دوسری فصل

۳۱۸۸ / ۹ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَّهٗ اَبَقُوْا فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَنْزِلٍ يَّمْلِكُهٗ وَلَا نَفَقَةَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِيْ فَقَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُّ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

زینب بنت کعب سے روایت ہے کہ حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ تعالٰی عنہا نے انہیں بتایا جو حضرت ابو سعید خدری کی بہن ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ پوچھنے کے لیے حاضر ہوئیں کہ وہ بنی خدرہ میں اپنے خاندان والوں کے پاس چلی جائیں کیونکہ اُن کا خاوند اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا تو اُنہوں نے اُسے قتل کر دیا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اپنے خاندان والوں کے پاس چلے جانے کے متعلق پوچھا کیونکہ میرے خاوند نے اپنی ملکیت کا کوئی مکان اور نفقہ نہیں چھوڑا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ، ہاں۔ پس میں لوٹ آئی۔ یہاں تک کہ حجرے یا مسجد کے پاس ہی تھی تو مجھے بُلا کر فرمایا ، اپنے گھر میں ہی رہو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے عدت کے چار مہینے دس دن اسی میں گزارے (مالک ، ترمذی ، ابو داؤد ۔ نسائی ، ابن ماجہ ، دارمی)

۳۱۸۹ / ۱۰ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَيَّ صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَيْسَ فِيْهِ طِيْبٌ فَقَالَ اِنَّهٗ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيْهِ اِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزَعِيْهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِيْ بِالطِّيْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَاِنَّهٗ خِضَابٌ قُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ اَمْتَشِطُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِيْنَ بِهٖ رَاْسَكِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جب کہ حضرت ابو سلمہ فوت ہو گئے تھے اور میں نے چہرے پر صبر لگایا ہُوا تھا۔ فرمایا کہ اے اُمّ سلمہ! یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ یہ صبر ہے جس میں خوشبو نہیں ہوتی۔ فرمایا کہ یہ چہرے کو رنگین تو کرتا ہے لہٰذا اسے نہ لگانا مگر رات میں اور دن میں دُور کر دینا اور خوشبو یا مہندی سے کنگھی نہ کرنا کیونکہ یہ خضاب ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کس چیز کے ساتھ کنگھی کروں؟ فرمایا کہ بیری کے پتوں کا اپنے سر پر لیپ کر لینا۔

(ابو داؤد ۔ نسائی)

۳۱۹۰ / ۱۱ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ، جس کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ زعفران سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے اور نہ سُرخ رنگ کا، نہ زیور پہنے اور نہ خضاب یا سُرمہ لگائے۔

(ابو داؤد ۔ نسائی)

تیسری فصل

۳۱۹۱ / ۱۲ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ الْاَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ احوص کا شام میں انتقال ہو گیا جب کہ

حِيْنَ دَخَلَتِ امْرَأَتُهٗ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ اِلٰى زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ زَيْدٌ اَنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَ بَرِئَ مِنْهَا لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهٗ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

اُن کی بیوی کو تیسرے حیض کا خون شروع ہوا اور اُنھوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہوئی تھی۔ حضرت معاویہ بن ابو سفیان نے حضرت زید بن ثابت سے اس کا حکم پوچھتے ہوئے لکھا۔ حضرت زید نے اُن کے لیے لکھا کہ جب وہ تیسرے حیض کے خون میں داخل ہوگئی تو وہ خاوند سے اور خاوند اُس سے لاتعلق ہو گیا۔ نہ عورت اُس کی وارث اور نہ وہ اس کا وارث۔

(موطا امام مالک)

۳۱۹۲ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيُّمَا امْرَأَةٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ رَفَعَتْهَا حَيْضَتُهَا فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ فَاِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذٰلِكَ وَاِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ الْاَشْهُرِ ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جس عورت کو طلاق دی گئی، پس اُسے ایک یا دو حیض آگئے، پھر بند ہوگئے تو وہ نو مہینے انتظار کرے۔ اگر حمل ظاہر ہو جائے تو بہتر ورنہ نو مہینے کے بعد پھر تین مہینے عدت گزار کے پھر حلال ہوگی۔

(مالک)

بَابُ الْاِسْتِبْرَاءِ — استبراء کا بیان

پہلی فصل

۳۱۹۳ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ مُجِحٍّ فَسَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوْا اَمَةٌ لِفُلَانٍ قَالَ اَيُلِمُّ بِهَا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهٗ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَمْ كَيْفَ يُوَرِّثُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک حاملہ عورت کے پاس سے گزرے تو اُس کے متعلق پوچھا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ فلاں کی لونڈی ہے۔ فرمایا کہ کیا اس سے صحبت کرتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ اُس پر ایسی لعنت کروں جو قبر میں بھی اُس کے ساتھ جائے۔ وہ بچے سے کیسے خدمت لے سکتا ہے جبکہ وہ اس کیلئے حلال نہیں اور کیسے اُسے وارث بناتا ہے جبکہ وہ اس کیلئے حلال نہیں (مسلم)

دوسری فصل

۳۱۹۴ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ سَبَايَا اَوْطَاسٍ لَا تُوْطَأُ حَامِلٌ حَتّٰى تَضَعَ وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ اوطاس کی لونڈیوں کے بارے میں فرمایا، کسی حاملہ سے صحبت نہ کی جائے جب تک بچہ نہ جن لے اور نہ غیر حاملہ سے یہاں تک کہ اُسے حیض آجائے (احمد، ابو داؤد، دارمی)

۳۱۹۵ وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ

حضرت رُویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْقِيَ مَاءَهٗ زَرْعَ غَيْرِهٖ يَعْنِيْ اِتْيَانَ الْحَبَالٰى وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّقَعَ عَلَى امْرَاَةٍ مِّنَ السَّبْيِ حَتّٰى يَسْتَبْرِئَهَا وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّبِيْعَ مَغْنَمًا حَتّٰى يُقْسَمَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ زَرْعَ غَيْرِهٖ)

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے روز فرمایا: ہر کسی شخص کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو کہ اپنے پانی سے دوسرے کی کھیتی کو سیراب کرے یعنی حاملہ سے صحبت کرے اور کسی کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو کہ استبراء کرنے سے پہلے کسی قیدی عورت سے صحبت کرے اور کسی کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو کہ مالِ غنیمت کو تقسیم ہو جانے سے پہلے فروخت کرے (ابوداؤد) اور ترمذی نے اسے اِلٰی زَرْعِ غَیْرِہٖ تک روایت کیا ہے۔

تیسری فصل

۳۱۹۶ عَنْ مَّالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْاِمَاءِ بِحَيْضَةٍ اِنْ كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيْضُ وَثَلٰثَةِ اَشْهُرٍ اِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لَّا تَحِيْضُ وَيَنْهٰى عَنْ سَقْيِ مَاءِ الْغَيْرِ۔

امام مالک نے فرمایا ہے مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لونڈیوں کو حیض کے ساتھ استبراء کا حکم فرمایا کرتے جب کہ اُسے حیض آتا ہو تو تین مہینے تک اور اگر حیض نہ آتا ہو دوسرے کی کھیتی کو سیراب کرنے سے منع فرمایا کرتے۔

۳۱۹۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيْدَةُ الَّتِيْ تُوْطَاُ اَوْ بِيْعَتْ اَوْ اُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِءْ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تُسْتَبْرَءُ الْعَذْرَاءُ۔

(رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ لونڈی کو جب ہبہ کیا جائے جس سے صحبت کی جاتی ہو یا فروخت کیا جائے یا آزاد کیا جائے تو ایک حیض کے ساتھ اُس کا استبراء کیا جائے اور کنواری لڑکی کے استبراء کی ضرورت نہیں ہے ان دونوں حدیثوں کو رزین نے روایت کیا ہے۔

بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوْكِ

نان نفقہ اور مملوک کا حق

پہلی فصل

۳۱۹۸ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ہند بنت عتبہ عرض گزار ہوئیں، بیشک حضرت ابوسفیان بخیل آدمی ہیں جو اتنا خرچ نہیں دیتے کہ میری اولاد کے لیے کافی ہو سوائے اُس کے جو انہیں جتائے بغیر میں خود لے لوں۔ فرمایا کہ تم اتنا لے سکتی ہو جو دستور کے مطابق تمہاری اولاد کے لیے کافی ہو (متفق علیہ)

۳۱۹۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے تو خرچ کی ابتداء اپنی جان اور اپنے گھر والوں سے کرے۔ (مسلم)

۳۲۰۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانا اور پہننا مملوک کا حق ہے اور اُسے طاقت سے باہر کام کی تکلیف نہ دی جائے۔

(مسلم)

۳۲۰۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس تمہارے بھائی کو اللہ تعالیٰ تمہارا ماتحت کر دے تو جس کو اللہ تعالیٰ تمہارا مملوک بنا دے اُسے وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور اُسے وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور ایسے کام کی اُسے تکلیف نہ دو جو اُس پر غالب آجائے اگر غالب آنے والے کام کی تکلیف دو تو اُس کی مدد کرو۔

(متفق علیہ)

۳۲۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَعْطَيْتَ الرَّقِيقَ قُوتَهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَأَعْطِهِمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفٰى بِالرَّجُلِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوتَهُ وَفِي رِوَايَةٍ كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا خزانچی ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے فرمایا: کیا لونڈی غلاموں کو اُن کا کھانا دے دیا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ جاؤ اُن کا کھانا دو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: انسان کی بربادی کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ جن کی روزی اُس کے ذمے ہو اُسے روکے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آدمی کے تباہ ہونے کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ جو روزی دی جاتی ہو اُسے ضائع کر دے۔ (مسلم)

۳۲۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے لیے اُس کا خادم کھانا تیار کرے، پھر اُسے لے آئے جس کی خاطر وہ گرمی اور دھواں برداشت کر چکا ہے تو اُسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلانا چاہیے۔ اگر کھانا تھوڑا ہو تو ایک دو لقمے اُس میں سے اُس کے ہاتھ پر رکھ دے۔

۳۲۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب غلام اپنے آقا کا خیر خواہ رہے اور اچھی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو اُس کے لیے دُگنا ثواب ہے۔

(متفق علیہ)

۳۲۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ بِحُسْنِ عِبَادَةِ رَبِّهٖ وَطَاعَةِ سَيِّدِهٖ نِعِمَّا لَهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غلام کے لیے یہ خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے اس حالت میں وفات دے کہ اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرتا ہو اور اپنا آقا کا حکم ماننا بھی اُس کی خوش بختی ہے۔ (متفق علیہ)

۳۲۰۶ وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، رجب غلام بھاگ جائے تو اُس کی نماز قبول نہیں ہوتی ایک اور روایت میں اُن سے ہے کہ فرمایا : رجو غلام بھاگ گیا تو وہ ذمہ داری سے نکل گیا۔ اُن سے ہی ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا : رجو غلام اپنے مالکوں سے بھاگ گیا وہ پکا ناشکرا ہو گیا، یہاں تک کہ اُن کے پاس لوٹ آئے۔ (مسلم)

۳۲۰۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِّمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ، رجس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی اور وہ اُس کے الزام سے بری ہو تو قیامت کے روز آقا کو کوڑے لگائے جائیں گے مگر جب کہ وہ اُس کے کہنے کے مطابق ہو۔ (متفق علیہ)

۳۲۰۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهٗ حَدًّا لَمْ يَاْتِهٖ اَوْ لَطَمَهٗ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُّعْتِقَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو اپنے غلام کو حد مارے جب کہ اُس نے جرم نہ کیا ہو یا طمانچہ مارے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اُسے آزاد کر دے۔ (مسلم)

۳۲۰۹ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِّيْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِيْ صَوْتًا اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں اپنے غلام کو پیٹ رہا تھا تو میں نے پیچھے سے آواز سُنی ، راے ابو مسعود! جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اُوپر اِس سے بھی زیادہ قدرت رکھتا ہے۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ رضائے الٰہی کی خاطر آزاد ہے۔ فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہیں آگ جلاتی یا تمہیں آگ چھوتی۔ (مسلم)

دوسری فصل

۳۲۱۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِيْ مَالًا وَّاِنَّ وَالِدِيْ يَحْتَاجُ اِلٰى مَالِيْ قَالَ اَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ كُلُوْا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا کہ میرے پاس مال ہے اور میرے والد ماجد کو میرے مال کی ضرورت ہے فرمایا کہ تم اور تمہارا مال سب تمہارے والد کا ہے۔ بیشک تمہاری اولاد تمہاری پاکیزہ کمائی سے ہے لہٰذا اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

۳۲۱۱ وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ فَقِيْرٌ لَيْسَ لِيْ شَيْءٌ وَّلِيْ

اُن سے ہی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا : میں غریب ہوں، میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے اور

يتيم فقال كل من مال يتيمك غير مسرف ولا مبادر ولا متأثل۔ (رواه أبو داود والنسائي وابن ماجة)

۳۲۱۲ / ۱۵ وعن أم سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يقول في مرضه الصلاة وما ملكت أيمانكم (رواه البيهقي في شعب الإيمان وروى أحمد وأبو داود عن علي نحوه۔

۳۲۱۳ / ۱۶ وعن أبي بكر الصديق عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل الجنة سيئ الملكة۔

(رواه الترمذي وابن ماجة)

۳۲۱۴ / ۱۷ وعن رافع بن مكيث أن النبي صلى الله عليه وسلم قال حسن الملكة يمن وسوء الخلق شؤم۔ (رواه أبو داود ولم أر في غير المصابيح ما زاد عليه فيه من قوله والصدقة تمنع ميتة السوء والبر زيادة في العمر)

۳۲۱۵ / ۱۸ وعن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا ضرب أحدكم خادمه فذكر الله فارفعوا أيديكم۔ (رواه الترمذي والبيهقي في شعب الإيمان لكن عنده فليمسك بدل فارفعوا أيديكم۔

۳۲۱۶ / ۱۹ وعن أبي أيوب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من فرق بين والدة وولدها فرق الله بينه وبين أحبته يوم القيامة۔

(رواه الترمذي والدارمي)

۳۲۱۷ / ۲۰ وعن علي قال وهب لي رسول الله صلى الله عليه وسلم غلامين أخوين فبعت أحدهما فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي ما فعل غلامك فأخبرته فقال رده رده (رواه الترمذي وابن ماجة)

۳۲۱۸ / ۲۱ وعنه أنه فرق بين جارية وولدها فنهاه النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك فرد البيع۔

(رواه أبو داود منقطعا)

میرے پاس ایک یتیم ہے۔ فرمایا کہ اپنے یتیم کے مال سے کھاؤ لیکن اسراف نہ کرنا، جلدی نہ کرنا اور مال جمع نہ کرنا۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مرض میں فرمایا کرتے: ”نماز اور جو تمہارے لونڈی غلام ہیں۔“ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے جبکہ احمد اور ابوداؤد نے حضرت علی سے اسی طرح روایت کی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے غلام سے بُرا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا“ (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”غلام سے اچھا سلوک کرنا خوش بختی ہے اور بد خلقی سے پیش آنا بدبختی ہے (ابوداؤد) میں نے مصابیح کے سوا اس حدیث میں یہ بات نہیں دیکھی کہ صدقہ بُری موت سے بچاتا ہے اور نیکی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو پیٹے اور وہ اللہ کو یاد کرے تو اُس سے اپنے ہاتھوں کو اُٹھالو۔“ روایت کیا اسے ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں لیکن اِن کے نزدیک اپنے ہاتھوں کو اُٹھالو کی جگہ رُک جاؤ ہے۔

حضرت ابو ایوب کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے کسی والدہ اور اُس کی اولاد کے درمیان جدائی ڈالی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کے اور اُس کے چہیتوں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ (ترمذی، دارمی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دو غلام مرحمت فرمائے جو سگے بھائی تھے۔ میں نے اُن میں سے ایک کو فروخت کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ”اے علی! اپنے غلاموں کا کیا کیا؟“ میں نے آپ کو بتا دیا۔ فرمایا: ”اُسے لوٹاؤ، اُسے لوٹاؤ“ (ترمذی، ابن ماجہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ اُنھوں نے ایک لونڈی اور اُس کے بیٹے کو جُدا کر دیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِس سے منع فرمایا لہٰذا اُنھوں نے بیع فسخ کر دی۔ اِسے ابوداؤد نے منقطعاً روایت کیا ہے۔

۳۲۱۹[۲۲] وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ يَسَّرَ اللّٰهُ حَتْفَهُ وَاَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَاِحْسَانٌ اِلَى الْمَمْلُوْكِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کے اندر تین باتیں ہوں اللہ تعالیٰ اُس کے لیے موت کو آسان کر دیتا ہے اور اُسے اپنی جنت میں داخل فرمائے گا۔ کمزور کے ساتھ نرمی، والدین کے ساتھ مہربانی اور غلاموں سے حسنِ سلوک۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۲۲۰[۲۳] وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَبَ لِعَلِيٍّ غُلَامًا فَقَالَ لَا تَضْرِبْهُ فَاِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ ضَرْبِ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَفِي الْمُجْتَبٰى لِلدَّارَقُطْنِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّيْنَ۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو ایک غلام عطا کیا اور فرمایا کہ اسے نہ مارنا کیونکہ مجھے نمازیوں کو مارنے سے منع فرمایا گیا ہے جبکہ میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ مصابیح کے الفاظ ہیں جبکہ دارقطنی کی مجتبیٰ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازیوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۲۲۱[۲۴] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ نَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ فَسَكَتَ ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَ اعْفُوْا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم غلام کو کتنی دفعہ معاف کریں؟ آپ خاموش رہے۔ دوبارہ یہی بات پوچھی تب بھی آپ خاموش رہے جب تیسری دفعہ پوچھا تو فرمایا، روزانہ اُس سے ستر دفعہ درگزر کرو۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور ترمذی نے اسے حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے۔

۳۲۲۲[۲۵] وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَاءَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوْكِيْكُمْ فَاَطْعِمُوْهُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُ مِمَّا تَكْسُوْنَ وَمَنْ لَا يُلَائِمُكُمْ مِنْهُمْ فَبِيْعُوْهُ وَلَا تُعَذِّبُوْا خَلْقَ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے غلاموں میں سے جو تمہاری مرضی کے مطابق ہو تو اُسے وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور اُن میں سے جو تمہاری مرضی کے مطابق نہ ہو تو اُسے فروخت کر دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو۔

(احمد، ابوداؤد)

۳۲۲۳[۲۶] وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوْهَا صَالِحَةً۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی کمر اُس کے پیٹ سے لگی ہوئی تھی۔ فرمایا کہ ان بے زبان مویشیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ اچھی حالت میں ان پر سواری کرو اور اچھی حالت میں چھوڑو۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۲۲۴[۲۷] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا، اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقے سے (۶:۱۵۲) اور ارشاد

إِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا الْآيَةَ اِنْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ يَتِيْمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهٗ مِنْ طَعَامِهٖ وَشَرَابَهٗ مِنْ شَرَابِهٖ فَإِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ الْيَتِيْمِ وَشَرَابِهٖ شَيْءٌ حُبِسَ لَهٗ حَتّٰى يَأْكُلَهٗ أَوْ يَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فَخَلَطُوْا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

باری تعالیٰ: "وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں (۴: ۱۰)" تو جس کے پاس بھی کوئی یتیم تھا اُس نے اُس کا کھانا اور پینا اپنے کھانے اور پینے سے ایک طرف کر دیا۔ جب یتیم کے کھانے یا پینے کی چیز سے کچھ بچ رہتا تو اُسی کے لیے رکھ دیا جاتا، یہاں تک کہ وہ کھا لیتا یا خراب ہو جاتا۔ یہ لوگوں پر گراں گزرا تو اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: "اور تم سے یتیموں کے متعلق پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اُن کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا اُن کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں (۲: ۲۲۰)" پس لوگوں نے اُن کے کھانے پینے کی چیزیں اپنے کھانے پینے کی چیزوں میں ملا لیں۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

۳۲۲۵ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهٖ وَبَيْنَ الْأَخِ وَبَيْنَ أَخِيْهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

[۲۸]

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس پر لعنت فرمائی ہے جو باپ اور بیٹے میں جُدائی کرے یا دو سگے بھائیوں کے درمیان۔ اِسے ابن ماجہ اور دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

۳۲۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِالسَّبْيِ أَعْطٰى أَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيْعًا كَرَاهِيَةَ أَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَهُمْ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

[۲۹]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب قیدی پیش کیے جاتے تو سارے گھر والے کسی کو بخشے عطا فرماتے کیونکہ اُن میں جُدائی ڈالنا آپ کو ناپسند تھا۔

(ابن ماجہ)

۳۲۲۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمُ الَّذِيْ يَأْكُلُ وَحْدَهٗ وَيَجْلِدُ عَبْدَهٗ وَيَمْنَعُ رِفْدَهٗ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

[۳۰]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تم میں سے بُرے لوگ نہ بتاؤں۔ وہ جو اکیلا کھائے، اپنے غلام کو کوڑے مارے اور اپنی بخشش کو روکے۔"

(رزین)

۳۲۲۸ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوْكِيْنَ وَيَتَامٰى قَالَ نَعَمْ فَأَكْرِمُوْهُمْ كَكَرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ وَأَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ قَالُوْا فَمَا يَنْفَعُنَا الدُّنْيَا قَالَ فَرَسٌ تَرْتَبِطُهٗ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَمْلُوْكٌ يَكْفِيْكَ فَإِذَا صَلّٰى فَهُوَ أَخُوْكَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

[۳۱]

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جو اپنے غلاموں سے بُرا سلوک کرے۔" لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ یہ اُمت دوسری اُمتوں سے زیادہ غلاموں اور یتیموں والی ہوگی؟ فرمایا، ہاں لہٰذا اُن پر اُسی طرح مہربانی کرو جیسے اپنی اولاد سے کرتے ہو اور اُسی سے اُنہیں کھلاؤ جو تم کھاتے ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ دنیا ہمیں کیا فائدہ دے گی؟ فرمایا کہ جس گھوڑے کو تم اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے پالتے ہو اور غلام، وہ تمہیں کفایت کرے گا۔ جب نماز پڑھے تو تمہارا بھائی ہے۔

(ابن ماجہ)

بَابُ بُلُوْغِ الصَّغِیْرِ وَحِضَانَتِہٖ فِی الصِّغْرِ

چھوٹے بچے کا بالغ ہونا اور بچپن میں اُس کی پرورش کرنا۔

پہلی فصل

۳۲۲۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ اُحُدٍ وَّاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَۃَ سَنَۃً فَرَدَّنِیْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَیْہِ عَامَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً فَاَجَازَنِیْ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ ھٰذَا فَرْقُ مَا بَیْنَ الْمُقَاتِلَۃِ وَالذُّرِّیَّۃِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا جب کہ میری عمر چودہ سال تھی تو آپ نے مجھے واپس لوٹا دیا۔ پھر مجھے غزوہ خندق کے وقت پیش کیا گیا جب کہ میری عمر پندرہ سال تھی تو مجھے اجازت مرحمت فرما دی۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ مجاہدوں اور نابالغوں کی عمر میں یہی فرق ہے۔

(متفق علیہ)

۳۲۳۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَشْیَاءَ عَلٰی اَنَّ مَنْ اَتَاہُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ رَدَّہٗ اِلَیْھِمْ وَمَنْ اَتَاھُمْ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ لَمْ یَرُدُّوْہُ وَعَلٰی اَنْ یَّدْخُلَھَا مِنْ قَابِلٍ وَّیُقِیْمَ بِھَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فَلَمَّا دَخَلَھَا وَمَضَی الْاَجَلُ خَرَجَ فَتَبِعَتْہُ ابْنَۃُ حَمْزَۃَ تُنَادِیْ یَا عَمِّ یَا عَمِّ فَتَنَاوَلَھَا عَلِیٌّ فَاَخَذَ بِیَدِھَا فَاخْتَصَمَ فِیْھَا عَلِیٌّ وَّزَیْدٌ وَّجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِیٌّ اَنَا اَخَذْتُھَا وَھِیَ بِنْتُ عَمِّیْ وَقَالَ جَعْفَرٌ بِنْتُ عَمِّیْ وَخَالَتُھَا تَحْتِیْ وَقَالَ زَیْدٌ بِنْتُ اَخِیْ فَقَضٰی بِھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِھَا وَقَالَ الْخَالَۃُ بِمَنْزِلَۃِ الْاُمِّ وَقَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَھْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ وَقَالَ لِزَیْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز تین باتوں پر صلح کی یہ کہ مشرکین میں سے جو آئے اُسے اُن کی طرف لوٹایا جائے۔ اور مسلمانوں میں سے جو اُن کے پاس جائے گا وہ نہیں لوٹائیں گے اور اُس میں اگلے سال داخل ہوں اور تین دن رہیں۔ جب اُس میں داخل ہوئے اور مدت گزرنے پر نکل آئے تو حضرت حمزہ کی صاحبزادی پیچھے سے پکارتی آئی: اے چچا جان، اے چچا جان! تو حضرت علی نے کر اُس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اُس کے بارے میں حضرت علی، حضرت زید اور حضرت جعفر میں اختلاف ہوا۔ حضرت علی نے کہا کہ میں نے اُسے لیا ہے اور یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر نے کہا کہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے۔ حضرت زید نے کہا کہ میری بھتیجی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کا فیصلہ اُس کی خالہ کے حق میں کیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہے۔ حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ حضرت جعفر سے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت میں مجھ سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے ہو اور حضرت زید سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے چہیتے ہو۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۳۲۳۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَبْدِ اللّٰہِ

عمرو بن شعیب اُن کے والد ماجد اُن کے جد امجد حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی

بن عمرو ان امرأة قالت يا رسول الله ان ابني هذا كان بطني له وعاء وثديي له سقاء وحجري له حواء وان اباه طلقني واراد ان ينزعه مني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انت احق به ما لم تنكحي۔ (رواه احمد وابو داود)

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! میرا یہ بیٹا، میرا پیٹ اس کے لیے برتن تھا، میرے پستان اس کے مشکیزے تھے اور میری گود اس کی آرام گاہ تھی۔ اس کے ابا جان نے مجھے طلاق دی اور چاہتے ہیں کہ اسے مجھ سے چھین لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں اس کا زیادہ حق ہے جب تک تم کسی سے نکاح نہ کرلو۔ (احمد، ابوداؤد)

٣٢٣٢ وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خير غلاما بين ابيه وامه۔ (رواه الترمذي)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچے کو اس کے باپ اور ماں کے درمیان اختیار دیا۔ (ترمذی)

٣٢٣٣ وعنه قال جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت ان زوجي يريد ان يذهب بابني وقد سقاني ونفعني فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا ابوك وهذه امك فخذ بيد ايهما شئت فاخذ بيد امه فانطلقت به۔ (رواه ابو داود والنسائي والدارمي)

اُن سے ہی روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو عرض گزار ہوئی: میرا خاوند میرے بیٹے کو مجھ سے لے جانا چاہتا ہے جب کہ یہ مجھے پانی پلاتا اور فائدہ پہنچاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارا باپ ہے اور یہ تمہاری ماں ہے، ان میں سے جس کا تم چاہو ہاتھ پکڑ لو۔ اُس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا تو وہ اُسے لے گئی۔ (ابوداؤد، نسائی، دارمی)

تیسری فصل

٣٢٣٤ عن هلال بن اسامة عن ابي ميمونة سليمان مولى لاهل المدينة قال بينما انا جالس مع ابي هريرة جاءته امرأة فارسية معها ابن لها وقد طلقها زوجها فادعياه فرطنت له تقول يا ابا هريرة زوجي يريد ان يذهب بابني فقال ابو هريرة استهما عليه ورطن لها بذلك فجاء زوجها وقال من يحاقني في ابني فقال ابو هريرة اللهم اني لا اقول هذا الا اني كنت قاعدا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتته امرأة فقالت يا رسول الله ان زوجي يريد ان يذهب بابني وقد نفعني وسقاني من بئر ابي عنبة وعند النسائي من عذب الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم استهما عليه فقال زوجها من يحاقني في ولدي فقال رسول الله

ہلال بن اسامہ سے روایت ہے کہ ابو میمونہ سلیمان نے فرمایا جو اہل مدینہ کے مولیٰ تھے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک ایرانی عورت آئی جس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا اور اس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی تھی۔ پس اس نے دعویٰ کرتے ہوئے فارسی میں کہا کہ اے ابوہریرہ! میرا خاوند مجھ سے میرا بیٹا لینا چاہتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے فارسی میں اس سے کہا کہ قرعہ ڈال لو۔ پس اس کا خاوند آگیا اور کہا کہ میرے بیٹے کے بارے میں مجھ سے کون جھگڑتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ بندۂ خدا میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا تو ایک عورت حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میرا خاوند چاہتا ہے کہ میرا بیٹا مجھ سے لے جائے جب کہ یہ مجھے فائدہ پہنچاتا اور ابو عنبہ کے کنوئیں سے پانی پلاتا ہے۔ نسائی کے نزدیک میٹھا پانی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا قرعہ ڈال لو۔ اُس کے خاوند نے کہا کہ میرے لڑکے کے بارے میں مجھ سے کون جھگڑتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهٖ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

فرمایا: یہ تمہارا باپ ہے اور یہ تمہاری ماں ہے۔ ان میں سے جس کا چاہو ہاتھ پکڑلو۔ پس اُس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا۔
(ابوداؤد، نسائی، دارمی)

كِتَابُ الْعِتْقِ

۱۴۔ آزاد کرنے کا بیان

پہلی فصل

۳۲۳۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے اعضاء کو جہنم سے آزاد کردے گا یہاں تک کہ اس کی شرم گاہ کے بدلے اس کی شرم گاہ کو۔ (متفق علیہ)

۳۲۳۶ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهٖ قَالَ قُلْتُ فَاَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَّاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تُعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا کہ جو قیمت میں زیادہ اور مالکوں کو زیادہ پسند ہو۔ عرض کی کہ اگر میں نہ کر سکوں؟ فرمایا کہ کام کرنے والے کی مدد کرو اور اناڑی کا کام کردو۔ عرض گزار ہوا کہ اگر میں نہ کر سکوں؟ فرمایا تو لوگوں کو شر سے بچاؤ کیونکہ یہ صدقہ ہے جو تم اپنی جان کا صدقہ دو گے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۳۲۳۷ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ قَالَ اَوَلَيْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَفَكُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِيْنَ فِيْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: مجھے ایسا عمل سکھائیے جو جنت میں داخل کردے۔ فرمایا کہ تم نے کلام مختصر کیا مگر سوال معناً وسیع ہے۔ غلام آزاد کرو اور گردن چھڑاؤ۔ عرض کی کہ دونوں ایک نہیں ہیں؟ فرمایا: نہیں ہے آزاد کرنا مگر جب تم آزاد کرنے میں اکیلے ہو اور گردن چھڑانا یہ ہے کہ تم اس کی قیمت میں مدد دو اور دودھ دینے والا

الظالم فان لم تطق ذالك فاطعم الجائع واسق الظمان وأمر بالمعروف وانه عن المنكر فان لم تطق ذالك فكف لسانك الا من خير۔ (رواه البيهقي في شعب الايمان)

کھلانا، پیاسے کو پانی پلانا، نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا۔ اگر یہ بھی نہ کر سکو تو اپنی زبان پر نہ لاؤ مگر اچھی بات۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

٣٢٣٨ وعن عمرو بن عبسة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من بنى مسجدا ليذكر الله فيه بني له بيت في الجنة ومن اعتق نفسا مسلمة كانت فديتها من جهنم ومن شاب شيبة في سبيل الله كانت له نورا يوم القيمة۔ (رواه في شرح السنة)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے مسجد بنائی تاکہ اُس میں اللہ کا ذکر ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے اور جس نے کسی مسلمان کی جان کو آزاد کیا تو وہ جہنم سے اُس کے لیے فدیہ ہو جائے گا اور جو اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے تو قیامت کے روز اُس کے لیے نور ہوگا۔ (شرح السنہ)

تیسری فصل

٣٢٣٩ عن الغريف بن الديلمي قال اتينا واثلة بن الاسقع فقلنا حدثنا حديثا ليس فيه زيادة ولا نقصان فغضب وقال ان احدكم ليقرأ ومصحفه معلق في بيته فيزيد وينقص فقلنا انما اردنا حديثا سمعته من النبي صلى الله عليه وسلم فقال اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في صاحب لنا اوجب يعني النار بالقتل فقال اعتقوا عنه يعتق الله بكل عضو منه عضوا منه من النار۔ (رواه ابو داود والنسائي)

غریف دیلمی کا بیان ہے کہ ہم حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، ہم سے کوئی ایسی حدیث بیان کیجیے جس میں کمی بیشی نہ ہو۔ وہ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ تم قرآن مجید پڑھتے ہو جو تمہارے گھروں میں لٹکا رہتا ہے تو کمی بیشی کرتے ہو۔ ہم عرض گزار ہوئے، ہماری مراد یہ ہے کہ ایسی حدیث بیان کیجیے جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود سُنی ہو۔ فرمایا کہ اپنے ایک ساتھی کے سلسلے میں جس پر قتل کے باعث جہنم واجب ہو گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ فرمایا کہ اُس کی طرف سے غلام آزاد کرو تو اللہ تعالیٰ غلام کے ہر عضو کے بدلے اِس کے اعضاء کو جہنم سے آزاد فرما دے گا۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

٣٢٤٠ وعن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصدقة الشفاعة بها تفك الرقبة۔ (رواه البيهقي في شعب الايمان)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، افضل صدقہ وہ سفارش ہے جس کے ذریعے کوئی گردن آزاد کروا دی جائے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ اِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشِرَى الْقَرِيْبِ وَالْعِتْقِ فِي الْمَرَضِ

مشترک غلام کو آزاد کرنا، رشتہ دار کو خریدنا اور مرض میں کسی کو آزاد کرنا۔

پہلی فصل

٣٢٤١ [illegible]

مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأُعْطِيَ شُرَكَاؤُهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے پاس غلام کی قیمت کے برابر مال ہو تو انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور باقی حصہ داروں کو ان کے حصے دیے جائیں گے اور غلام کو پوری طرح آزاد کر دیا جائے گا۔ ورنہ اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا آزاد کیا ہے۔

(متفق علیہ)

۳۲۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[2] قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا فِي عَبْدٍ أُعْتِقَ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی غلام سے اپنے حصے کا آزاد کیا وہ پورے کو آزاد کروائے جب کہ اس کے پاس مال ہو۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے محنت کروائی جائے گی اس کو مشقت میں ڈالے بغیر۔

(متفق علیہ)

۳۲۴۳ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ[3] مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّأَهُمْ أَثْلَاثًا ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَرَوَى النَّسَائِيُّ عَنْهُ وَذَكَرَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُصَلِّيَ عَلَيْهِ بَدَلَ وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی وفات کے وقت چھ غلام آزاد کیے جب کہ ان کے سوا اس کے پاس اور مال نہ تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پاس بلایا، ان کے تین حصے کیے۔ پھر ان کے درمیان قرعہ ڈالا تو دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام ہی رکھا اور اس آدمی سے سخت کلامی فرمائی (مسلم) نسائی نے بھی ان سے روایت کی اور سخت کلامی فرمائی کی جگہ ذکر کیا:۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس پر نماز جنازہ نہ پڑھوں۔ ابوداؤد کی روایت میں فرمایا:۔ اگر اس کو دفن کرنے سے پہلے میں پہنچ جاتا تو اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاتا۔

۳۲۴۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[4] لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کوئی بیٹا اپنے باپ کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتا مگر جب کہ وہ غلام ہو اور خرید کر اسے آزاد کرے۔

(مسلم)

۳۲۴۵ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا وَلَمْ[5] يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا اور اس کے سوا اس کے پاس اور مال نہ تھا جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو فرمایا۔ مجھ سے اسے کون خریدتا ہے۔ پس حضرت نعیم بن نحام نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت نعیم بن عبداللہ عدوی نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ یہ قیمت لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ

بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَقُولُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ۔

پر خرچ کرو۔ اگر اس سے کوئی چیز بچ رہے تو اپنے گھر والوں کو دو۔ اگر گھر والوں سے کوئی چیز بچ رہے تو قرابت داروں کو دو۔ اگر قرابت داروں سے کوئی چیز بچ رہے تو اِسے دو اور اُسے دو۔ آپ یہ فرماتے ہوئے اپنے سامنے اور دائیں بائیں اشارہ فرماتے جاتے تھے۔

دوسری فصل

۳۲۴۶ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے ذی رحم محرم کا مالک ہو تو وہ آزاد ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۳۲۴۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَلَدَتْ أَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ أَوْ بَعْدَهُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لونڈی کسی مرد کا بچہ جنے تو اُس کے مرنے کے بعد وہ آزاد ہے۔ (دارمی)

۳۲۴۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ بِعْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا عَنْهُ فَانْتَهَيْنَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے اولاد والی لونڈیاں فروخت کیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک حضرت ابوبکر کے دور میں لیکن حضرت عمر کا زمانہ آیا تو آپ نے اس سے منع فرمایا تو ہم رُک گئے۔ (ابوداؤد)

۳۲۴۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ السَّيِّدُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غلام آزاد کیا اور اُس کے پاس مال ہو تو غلام کا مال اسی کا ہے مگر جب کہ آقا شرط کرے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۳۲۵۰ وَعَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ غُلَامٍ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ فَأَجَازَ عِتْقَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

ابوالملیح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے غلام سے اپنے حصے کا آزاد کیا۔ اِس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ پس اُس کی آزادی کو جائز رکھا۔ (ابوداؤد)

۳۲۵۱ وَعَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُعْتِقُكَ وَأَشْتَرِطُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدُمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ إِنْ

حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت اُمِّ سلمہ کا غلام تھا اُنھوں نے فرمایا کہ میں تمھیں اس شرط پر آزاد کرتی ہوں کہ عمر بھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کرو گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر آپ مجھ

لَوْ تَشْتَرِطِيْ عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَاَعْتَقَتْنِيْ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

پر شرط نہ بھی رکھیں تب بھی میں عمر بھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہو سکتا۔ پس اُنھوں نے مجھے آزاد کر دیا اور شرط لگائے رکھی۔

(ابوداؤد - ابن ماجہ)

۳۲۵۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ [12] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ دِرْهَمٌ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِّ امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مکاتب اُس وقت تک غلام ہے جب تک مکاتبت سے ایک درہم بھی اُس کی طرف باقی ہے۔

(ابوداؤد)

۳۲۵۳ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى [13] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ اِحْدٰكُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کسی کے مکاتب کے پاس اِتنا مال ہو کہ مکاتبت ادا کر سکے تو اُس سے پردہ کرنا چاہیئے۔

(ترمذی، ابوداؤد - ابن ماجہ)

۳۲۵۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ [14] اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهٗ عَلٰى مِائَةِ اُوْقِيَّةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشَرَةَ اَوَاقٍ اَوْ قَالَ عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيْقٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِّ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے اپنے غلام سے سَو اُوقیہ پر مکاتبت کی۔ اُس نے دس اُوقیہ کے سوا باقی ادا کر دی یا دس دینار فرمایا۔ پھر وہ عاجز ہو گیا تو وہ غلام ہے۔

(ترمذی، ابوداؤد - ابن ماجہ)

۳۲۵۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ [15] وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا اَوْ مِيْرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا اَدّٰى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ وَضَعَّفَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب مکاتب حدیا میراث پائے تو اُسی قدر میراث ملے گی جتنا آزاد ہُوا ہے۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔ اسی کی ایک روایت میں یُوں ہے:۔

مکاتب جتنا حصہ ادا کر چکا اُس کے مطابق آزاد کی میراث پائے گا اور جتنا باقی ہے اُس کے مطابق غلام کی دیت اور اسے ضعیف قرار دیا۔

تیسری فصل

۳۲۵۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ [16] اَنَّ اُمَّهٗ اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ فَاَخَّرَتْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ تُصْبِحَ فَمَاتَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَيَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ اَتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری سے روایت ہے کہ اُن کی والدہ ماجدہ نے غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا مگر صبح تک دیر کر دی تو وہ فوت ہو گئیں۔ میں نے امام قاسم بن محمد سے کہا کہ اگر میں اُن کی طرف سے آزاد کر دُوں تو کیا اُنہیں فائدہ پہنچے گا؟ امام قاسم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت سعد بن عُبادہ حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میری

فَقَالَ اِنَّ اُمِّیْ هَلَکَتْ فَهَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

والدہ ماجدہ فوت ہو گئی ہیں، اگر میں ان کی طرف سے غلام آزاد کروں تو کیا انہیں فائدہ پہنچے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں۔ (مالک)

۳۲۵۷ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَوْمٍ نَامَهٗ فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ اُخْتُهٗ رِقَابًا كَثِيْرَةً۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

یحیٰی بن سعید کا بیان کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے سوتے ہوئے وفات پائی تو ان کی بہن حضرت عائشہ صدیقہ نے ان کی طرف سے بہت سے غلام آزاد کیے۔ (مالک)

۳۲۵۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهٗ فَلَا شَيْءَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غلام خریدا اور اس کے مال کی شرط نہ کی تو خریدار کو کچھ نہیں ملے گا۔ (دارمی)

بَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

قسموں اور نذروں کا بیان

پہلی فصل

۳۲۵۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ اکثر یوں قسم یاد فرمایا کرتے: "دلوں کے پھیرنے والے کی قسم"۔ (بخاری)

۳۲۶۰ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے آبا و اجداد کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے۔ جس نے قسم کھانی ہو تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔ (متفق علیہ)

۳۲۶۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ وَلَا بِاٰبَائِكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ بتوں کی قسم کھاؤ اور نہ اپنے آبا و اجداد کی۔ (مسلم)

۳۲۶۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم کھاتے ہوئے کہا لات و عزّیٰ کی قسم تو اسے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ لینا چاہیے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہیے۔ (متفق علیہ)

۳۲۶۳ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی مِلَّۃٍ غَیْرِ الْاِسْلَامِ کَاذِبًا فَھُوَ کَمَا قَالَ وَلَیْسَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ نَذْرٌ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِشَیْءٍ فِی الدُّنْیَا عُذِّبَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَھُوَ کَقَتْلِہٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِکُفْرٍ فَھُوَ کَقَتْلِہٖ وَمَنِ ادَّعٰی دَعْوٰی کَاذِبَۃً لِیَتَکَثَّرَ بِھَا لَمْ یَزِدْہُ اللّٰہُ اِلَّا قِلَّۃً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، جس نے اسلام کے سوا کسی اور ملت کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ اپنے کہنے کے مطابق ہے اور آدمی پر اس نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں جو اس کے اختیار میں نہ ہو۔ جس نے کسی چیز سے خود کو قتل کیا تو قیامت کے روز اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا اور جس نے کسی مسلمان پر لعنت کی تو یہ اسے قتل کرنے کی طرح ہے اور جو کسی مسلمان پر کفر کا الزام لگائے تو یہ بھی اسے قتل کرنے کی طرح ہے اور جو جھوٹا دعویٰ کرے تاکہ اس کے ذریعے زیادہ مال سمیٹے تو اللہ تعالیٰ اسے قلت مال سے دوچار کرے گا۔ (متفق علیہ)

۳۲۶۴ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ وَاللّٰہِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَاَتَیْتُ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، بیشک خدا کی قسم ان شاء اللہ میں قسم نہیں کھاتا اور بھلائی اس کے سوا میں دیکھتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ دے کر بھلائی والے پہلو کو اختیار کر لیتا ہوں ۔ (متفق علیہ)

۳۲۶۵ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَۃَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَۃَ فَاِنَّکَ اِنْ اُوْتِیْتَھَا عَنْ مَسْئَلَۃٍ وُکِلْتَ اِلَیْھَا وَاِنْ اُوْتِیْتَھَا عَنْ غَیْرِ مَسْئَلَۃٍ اُعِنْتَ عَلَیْھَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا فَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ وَاْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَّفِیْ رِوَایَۃٍ فَاْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَّکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! عہدے کا مطالبہ نہ کرنا کیونکہ اگر تمہارے کہنے پر تمہیں دے دیا گیا تو تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر تمہیں بغیر تمہارے مطالبے کے دیا گیا تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور بھلائی اس کے سوا دوسری صورت میں دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو اور بھلائی کی جانب آجاؤ ۔ دوسری روایت میں ہے کہ بھلائی کی طرف آجاؤ اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو۔ (متفق علیہ)

۳۲۶۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی خَیْرًا مِّنْھَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلْیَفْعَلْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، جس نے کسی بات پر قسم کھائی اور اس سے بہتر دوسری صورت دیکھی تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر کے بہتر کو کرے ۔ (مسلم)

۳۲۶۷ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَاَنْ یَّلَجَّ اَحَدُکُمْ بِیَمِیْنِہٖ فِیْ اَھْلِہٖ اٰثَمُ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ اَنْ یُّعْطِیَ کَفَّارَتَہُ الَّتِیْ افْتَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْہِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، تم میں سے کسی کا اپنے گھر والوں کے متعلق اپنی قسم پر اڑا رہنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بڑا گناہ ہے کہ اس کا کفارہ ادا کرے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر مقرر فرمایا ہے ۔ (متفق علیہ)

۳۲۶۸ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ،

وَسَلَّمَ يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تمہاری قسم اس بات پر ہے کہ تمہارا ساتھی اُس پر تمہاری تصدیق کرے۔ (مسلم)

۳۲۶۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [۱۱] اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم حلف اُٹھانے والے کی نیت پر ہے۔ (مسلم)

۳۲۷۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ [۱۲] لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَقَالَ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ یہ آیت کہ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری لغو قسموں پر نہیں پکڑتا (۲ : ۲۲۵) یہ لوگوں کے کہنے۔ نہیں خدا کی قسم اور کیوں نہیں خدا کی قسم کے بارے میں نازل فرمائی گئی۔ (بخاری) شرح السنہ کے اندر مصابیح کے لفظوں میں ہے اور کہا کہ بعض نے اسے حضرت عائشہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے۔

دوسری فصل

۳۲۷۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى [۱۳] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا بِاللّٰهِ اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ ۔
(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے باپوں کی قسم نہ کھایا کرو اور نہ اپنی ماؤں کی اور نہ بتوں کی اور اللہ کی قسم بھی نہ کھایا کرو مگر جب کہ تم سچے ہو۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۳۲۷۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى [۱۴] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جس نے اللہ کے سوا کسی کی قسم کھائی تو یقینًا اُس نے شرک کیا۔ (ترمذی)

۳۲۷۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ [۱۵] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا ۔
(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۳۲۷۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ [۱۶] وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا ۔
(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کہا کہ میں اسلام سے لاتعلق ہوں۔ اگر قسم میں جھوٹا ہے تو کہنے کے مطابق ہوگیا اور اگر قسم میں سچا ہے تب بھی اسلام کی طرف صحیح سالم نہیں لوٹے گا۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۳۲۷۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ [۱۷] اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِيْنِ قَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهٖ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب قسم میں مبالغہ منظور ہوتا تو فرماتے۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں ابوالقاسم کی جان ہے۔ (ابوداؤد)

۳۲۷۶[۱۸] وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَتْ یَمِیْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب حلف اٹھاتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قسم یہ ہوتی ۔ قسم ہے اور میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں ۔ (ابن داؤد ۔ ابن ماجہ)

۳۲۷۷[۱۹] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى یَمِیْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَا حِنْثَ عَلَیْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ) وَذَكَرَ التِّرْمِذِیُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جس نے کسی بات پر قسم کھائی اور ان شاء اللہ بھی کہا تو اس پر حنث نہیں ہے (ترمذی ، ابوداؤد ۔ نسائی ، ابن ماجہ ، دارمی) ترمذی نے ایک جماعت کا ذکر کیا جنھوں نے اسے حضرت ابن عمر پر موقوف کیا ہے ۔

تیسری فصل

۳۲۷۸[۲۰] عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ ابْنَ عَمٍّ لِیْ اٰتِیْهِ اَسْاَلُهٗ فَلَا یُعْطِیْنِیْ وَلَا یَصِلُنِیْ ثُمَّ یَحْتَاجُ اِلَیَّ فَیَاْتِیْنِیْ فَیَسْاَلُنِیْ وَقَدْ حَلَفْتُ اَنْ لَا اُعْطِیَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَاُكَفِّرَ عَنْ یَمِیْنِیْ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَاْتِیْنِی ابْنُ عَمِّیْ فَاَحْلِفُ اَنْ لَا اُعْطِیَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ قَالَ كَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِكَ۔

ابو الاحوص عوف بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں عرض گزار ہوا : یارسول اللہ ! میرے چچا کے بیٹے کو دیکھیے کہ میں اس کے پاس جاکر کوئی چیز مانگتا ہوں تو مجھے نہیں دیتا حالانکہ مجھے اس کی ضرورت ہوتی ہے اور اب میرے پاس آکر مانگنے لگتا ہے ۔ لہٰذا میں نے قسم کھائی ہے کہ نہ اسے کچھ دوں گا اور نہ صلہ رحمی کروں گا ۔ پس آپ نے مجھے بھلائی کی طرف کرنے کا حکم فرمایا اور یہ کہ اپنی قسم کا کفارہ دے دوں ۔ (نسائی ، ابن ماجہ)

دوسری روایت میں ہے کہ میں عرض گزار ہوا ، یارسول اللہ ! میرے چچا کا بیٹا میرے پاس آتا ہے ۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ اسے نہیں دوں گا اور نہ اس سے صلہ رحمی کروں گا ۔ فرمایا کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو ۔

بَابٌ فِی النُّذُوْرِ
نذروں کا بیان

پہلی فصل

۳۲۷۹[۱] عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذُرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْقَدَرِ شَیْئًا وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِیْلِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ نذر نہ مانا کرو کیونکہ نذر کی تقدیر کے مقابلے پر نہیں چلتی لیکن اس کے ذریعے بخیل کا مال نکل جاتا ہے (متفق علیہ)

۳۲۸۰[۲] وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُطِیْعَ اللّٰهَ فَلْیُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَعْصِیَهٗ فَلَا یَعْصِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، جس نے اللہ کا حکم ماننے کی نذر کی تو ضرور حکم مانے اور جس نے اس کی نافرمانی کرنے کی نذر مانی تو اس کی نافرمانی نہ کرے ۔ (بخاری)

۳۲۸۱ (۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَّلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ کی نذر کو پورا نہیں کرنا چاہیے اور نہ اُس کو جس پر بندہ اختیار نہ رکھے (مسلم) اُسی کی دوسری روایت میں ہے: اللہ کی نافرمانی میں نذر نہیں

۳۲۸۲ (۴) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر کا کفارہ قسم ہی کا کفارہ ہے۔ (مسلم)

۳۲۸۳ (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا أَبُوْ إِسْرَائِيْلَ نَذَرَ أَنْ يَّقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی کھڑا تھا۔ اُس کے متعلق پوچھا تو لوگ عرض گزار ہوئے: ابو اسرائیل نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، نہ سائے میں جائے گا، نہ کلام کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے حکم دو کہ کلام کرے، سائے میں جائے، بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے۔ (بخاری)

۳۲۸۴ (۶) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ أَنْ يَّمْشِيَ إِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَّرْكَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا۔ فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ فرمایا کہ جو یہ اپنی جان کو تکلیف دے رہا ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں۔ اُسے حکم دیا کہ سوار ہو جائے (متفق علیہ) مسلم میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ فرمایا کہ بڑے میاں! سوار ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سے اور تمہاری نذر سے بے نیاز ہے۔

۳۲۸۵ (۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ يَّقْضِيَهُ عَنْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس نذر کے متعلق فتویٰ لیا جو اُن کی والدۂ ماجدہ پر تھی اور جس کو پورا کرنے سے پہلے وہ وفات پا گئی تھیں۔ آپ نے انہیں فتویٰ دیا کہ اُن کی طرف سے وہ پوری کر دی جائے۔ (متفق علیہ)

۳۲۸۶ (۸) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَإِنِّيْ أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا طَرَفٌ مِّنْ حَدِيْثٍ مُّطَوَّلٍ)۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میری مکمل توبہ یہ ہے کہ اپنا سارا مال اللہ اور رسول کے لیے خیرات کر کے اُس سے علیحدہ ہو جاؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال روک لو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں اپنا خیبر والا حصہ رکھ لیتا ہوں (متفق علیہ) اور یہ طویل حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔

دوسری فصل

۳۲۸۷
۹
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : گناہ کے کام کی نذر نہیں اور اُس کا کفارہ وہی قسم والا کفارہ ہے ۔ (ابوداؤد ، ترمذی ، نسائی)

۳۲۸۸
۱۰
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيْ مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيْقُهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا اَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهٖ ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : جس نے غیر معین نذر مانی تو اُس کا کفارہ وہی قسم والا کفارہ ہے ۔ جس نے گناہ کے کام کی نذر مانی تو اُس کا کفارہ وہی قسم والا کفارہ ہے اور جس نے ایسے کام کی نذر مانی جو اُس کی طاقت سے باہر ہے تو اُس کا کفارہ وہی قسم والا کفارہ ہے اور جس نے ایسی نذر مانی جس کو پورا کر سکتا ہے تو اُس کو پوری کرے ۔
اِسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور بعض نے اسے حضرت ابن عباس پر موقوف کیا ہے ۔

۳۲۸۹
۱۱
وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ فِيْهَا وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ فِيْهَا عِيْدٌ مِّنْ اَعْيَادِهِمْ قَالُوْا لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ فَاِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ایک آدمی نے بوانہ کے مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا جاہلیت کے بتوں میں سے وہاں کوئی بت تھا جس کی پوجا کی جاتی تھی ؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں ۔ فرمایا کیا وہ اُن کے عید منانے کی جگہ تو نہیں تھی ؟ لوگوں نے عرض کی نہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو کیونکہ پوری وہ نذر نہیں کی جاتی جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو اور نہ وہ جو آدمی کی بساط سے باہر ہو ۔ (ابوداؤد)

۳۲۹۰
۱۲
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى رَاْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) وَزَادَ رَزِيْنٌ قَالَتْ وَنَذَرْتُ اَنْ اَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا مَكَانٌ يَذْبَحُ فِيْهِ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ هَلْ كَانَ بِذٰلِكَ الْمَكَانِ وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالَتْ لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيْهِ عِيْدٌ مِّنْ اَعْيَادِهِمْ قَالَتْ

عمرو بن شعیب اُن کے والدِ ماجد اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی : یا رسول اللہ ! میں نے نذر مانی ہے کہ آپ کے سرِ مبارک پر دف بجاؤں گی ؟ فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر لو (ابوداؤد) رزین نے یہ بھی ہے کہ عرض گزار ہوئی : میں نے نذر مانی ہے کہ فلاں مکان میں جانور ذبح کروں جہاں اہلِ جاہلیت ذبح کیا کرتے تھے ، فرمایا کیا اُس جگہ اہلِ جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا جس کی پوجا کی جاتی تھی ؟ عرض گزار ہوئی نہیں ۔ فرمایا کیا اُس میں اُن کی کوئی عید منائی جاتی تھی ؟ عرض گزار ہوئی نہیں ۔

۳۲۹۱ [۱۳] وَعَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَهْجُرَ دَارَ قَوْمِی الَّتِیْ اَصَبْتُ فِیْهَا الذَّنْبَ وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِیْ كُلِّهٖ صَدَقَةً قَالَ یُجْزِئُ عَنْكَ الثُّلُثُ۔

(رَوَاهُ رَزِیْنٌ)

حضرت ابولبابہ رضی تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے: میری مکمل توبہ تب ہے کہ اس گھر کو چھوڑ دوں جس میں مجھ سے گناہ سرزد ہوا اور صدقہ کرکے اپنے کل مال سے علیحدہ ہوجاؤں۔ فرمایا کہ تہائی مال تمہاری طرف سے کفایت کرتا ہے۔

(رزین)

۳۲۹۲ [۱۴] وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَیْنِ قَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْهِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْهِ فَقَالَ شَاْنَكَ اِذًا۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی فتح مکہ کے سال عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے اللہ کے لیے نذر مانی ہے کہ اللہ تعالٰی اگر مکہ مکرمہ پر آپ کو فتح دے تو بیت المقدس میں دو رکعتیں پڑھوں۔ فرمایا کہ یہاں پڑھ لو۔ پھر اس نے دوبارہ گزارش کی تو فرمایا: یہاں پڑھ لو۔ سہ بارہ عرض گزار ہوا تو فرمایا: اچھا جو تمہاری مرضی۔

(ابوداؤد - دارمی)

۳۲۹۳ [۱۵] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِیَةً وَاَنَّهَا لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنْ مَشْیِ اُخْتِكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاؤُدَ فَاَمَرَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكَبَ وَتُهْدِیَ هَدْیًا وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَیْئًا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَحُجَّ وَتُكَفِّرْ یَمِیْنَهَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر کی بہن نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی جبکہ اُن میں اتنی طاقت نہ تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالٰی تمہاری بہن کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے۔ وہ سوار ہو اور اونٹ کی ہدی پیش کرے (ابوداؤد، دارمی) ابوداؤد کی ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اسے حکم فرمایا کہ سوار ہو اور ہدی پیش کرے اور اُسی کی دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالٰی تمہاری بہن کی مشقت کا کچھ بھی نہیں بنائے گا، لہٰذا وہ سوار ہو کر حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

۳۲۹۴ [۱۶] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُخْتٍ لَهٗ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ حَافِیَةً غَیْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)

عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اپنی بہن کے متعلق پوچھا جس نے ننگے پیر اور بغیر دوپٹہ اوڑھے حج کرنے کی نذر مانی تھی۔ فرمایا: اُسے حکم دو کہ دوپٹہ اوڑھے، سوار ہو جائے اور تین روزے رکھے (ابوداؤد - ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۲۹۵ [۱۷] وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَخَوَیْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بَیْنَهُمَا مِیْرَاثٌ فَسَاَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ [illegible]

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ دو انصاری بھائیوں کے درمیان میراث تھی۔ اُن میں سے ایک نے دوسرے سے تقسیم کرنے کے لیے کہا تو دوسرے نے کہا: اگر دوبارہ تم نے تقسیم کرنے کے لیے کہا تو میں سارا مال خانۂ کعبہ پر خرچ

كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَكَلِّمْ أَخَاكَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَمِيْنَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِيْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد)

اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو اور اپنے بھائی سے کلام کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ، رب تعالیٰ کی نافرمانی کی قسم پر نذر ہے اور نہ قسم اور قطع رحم کرنے کی اور نہ اس چیز کی جس کے تم مالک نہیں ۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۲۹۶ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۱۸ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ طَاعَةٍ فَذَالِكَ لِلّٰهِ فِيْهِ الْوَفَاءُ وَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ فَذَالِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ، نذر دو قسم کی ہے ۔ جس نے اللہ کی اطاعت میں نذر مانی تو وہ اللہ کے لیے ہے اور اسے پوری کرے اور دوسری جو اللہ کی نافرمانی میں نذر مانی وہ شیطان کے لیے ہے ۔ اسے پوری نہ کرے بلکہ اس کا کفارہ ادا کرے جو قسم کا کفارہ ہے ۔ (نسائی)

۳۲۹۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ اِنَّ رَجُلًا نَذَرَ ۱۹ اَنْ يَّنْحَرَ نَفْسَهُ اِنْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْ عَدُوِّهِ فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ سَلْ مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَهُ لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً وَاِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ اِلَى النَّارِ وَاشْتَرِ كَبْشًا فَاذْبَحْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ فَاِنَّ اِسْحٰقَ خَيْرٌ مِّنْكَ وَفُدِيَ بِكَبْشٍ فَاَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ هٰكَذَا كُنْتُ اَرَدْتُ اَنْ اُفْتِيَكَ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

محمد بن منتشر کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نذر مانی کہ اپنے آپ کو ذبح کرے گا اگر اللہ تعالیٰ اسے دشمن سے بچائے ۔ اس نے حضرت ابن عباس سے پوچھا ۔ انہوں نے اس سے فرمایا کہ مسروق سے پوچھو ۔ اس نے پوچھا تو فرمایا ، اپنی جان کو ذبح نہ کرو کیونکہ اگر تم مومن ہو تو ایک مومن کو قتل کرو گے اور اگر تم کافر ہو تو جہنم کی طرف جلدی کرو گے ۔ بلکہ ایک دنبہ خرید کر اسے مساکین کے لیے ذبح کر دو کیونکہ حضرت اسحاق تم سے بہتر تھے جن کا فدیہ ایک دنبہ دیا گیا ۔ حضرت ابن عباس کو بتایا گیا تو فرمایا ، میں نے بھی یہی فتویٰ دینے کا ارادہ کیا تھا ۔ (رزین)

كِتَابُ الْقِصَاصِ

قصاص کا بیان

پہلی فصل

۳۲۹۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۱ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے جو یہ گواہی دے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں ،

ثَلٰثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالْمَارِقُ لِدِیْنِہٖ التَّارِکُ لِلْجَمَاعَۃِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

مگر تین میں سے ایک بوجہ سے۔ جان کے بدلے جان اور شادی شدہ زانی اور اپنے دین کو چھوڑنے والا جماعت کو چھوڑ کر۔ (متفق علیہ)

۳۲۹۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِیْ فُسْحَۃٍ مِّنْ دِیْنِہٖ مَا لَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ہمیشہ اپنے دین کی وسعت میں رہتا ہے جب تک کوئی حرام خون نہ بہائے۔ (متفق علیہ)

۳۳۰۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِی الدِّمَآءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز سب سے پہلے لوگوں کے درمیان اُن کا فیصلہ کیا جائے گا جو خون بہائے گئے ہیں۔ (متفق علیہ)

۳۳۰۱ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ لَقِیْتُ رَجُلًا مِّنَ الْکُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰی یَدَیَّ بِالسَّیْفِ فَقَطَعَہَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّیْ بِشَجَرَۃٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَمَّا اَھْوَیْتُ لِاَقْتُلَہٗ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَاَقْتُلُہٗ بَعْدَ اَنْ قَالَہَا قَالَ لَا تَقْتُلْہُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ قَطَعَ اِحْدٰی یَدَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْہُ فَاِنْ قَتَلْتَہٗ فَاِنَّہٗ بِمَنْزِلَتِکَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَہٗ وَاِنَّکَ بِمَنْزِلَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ کَلِمَتَہُ الَّتِیْ قَالَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اگر کافروں کے کسی فرد سے میرا مقابلہ ہو، ہم لڑیں اور وہ تلوار سے میرے ہاتھ پر وار کرے اور اُسے کاٹ ڈالے پھر ایک درخت کی پناہ لے کر کہے میں اللہ کے لیے مسلمان ہو گیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جب میں اُسے قتل کرنے کا ارادہ کروں تو کہے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ کیا یہ کہنے کے بعد میں اُسے قتل کر دوں؟ فرمایا کہ اُسے قتل نہ کرو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اُس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے قتل نہ کرو کیونکہ اگر تم اُسے قتل کرو گے تو وہ تمہاری اُس جگہ پر ہو گا جس پر تم قتل کرنے سے پہلے تھے اور تم اُس جگہ پر ہو گے کہ جو کلمہ اُس نے کہا ہے اِس کو کہنے سے پہلے وہ جس جگہ پر تھا۔ (متفق علیہ)

۳۳۰۲ وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُنَاسٍ مِّنْ جُہَیْنَۃَ فَاَتَیْتُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْہُمْ فَذَہَبْتُ اَطْعَنُہٗ فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَطَعَنْتُہٗ فَقَتَلْتُہٗ فَجِئْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اَقَتَلْتَہٗ وَقَدْ شَہِدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِکَ تَعَوُّذًا قَالَ فَہَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِہٖ (مُتَّفَقٌ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں جہینہ کے کچھ لوگوں کی طرف بھیجا۔ میں اُن میں سے ایک آدمی کے قریب پہنچا اور اُسے نیزہ مارنے لگا تو اُس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا۔ میں نے نیزہ مار کر اُسے قتل کر دیا۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو یہ بات بتائی تو فرمایا۔ کیا تم نے اُسے قتل کر دیا جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی شہادت دی تھی؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اُس نے بچنے کے لیے ایسا کیا تھا۔ فرمایا کہ تم نے اُس کا دل کیوں نہیں چیر

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَهُ مِرَارًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس وقت تم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے ساتھ کیا کرو گے جب وہ قیامت کے روز آئے گا؟ یہ بار بار فرمایا۔ (مسلم)

۳۳۰۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی عہد والے کو قتل کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ اُس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت تک پہنچی ہے۔ (بخاری)

۳۳۰۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِيْ يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِيْ يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پہاڑ سے گر کر اپنے آپ کو ختم کیا تو اُس نے اپنے آپ کو جہنم کی آگ میں گرایا ہمیشہ ہمیشہ تک اُس میں رہے گا جس نے زہر کھا کر اپنے آپ کو قتل کیا تو وہ زہر اُس کے ہاتھ میں ہوگا اور اُسے جہنم کی آگ میں کھاتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ اُس میں رہے گا اور جس نے کسی ہتھیار کے ساتھ اپنے آپ کو قتل کیا تو اُس کا وہ ہتھیار اُس کے ہاتھ میں ہوگا جسے جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ کے اندر گھونپتا رہے گا اور اُس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ (متفق علیہ)

۳۳۰۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنا گلا گھونٹا تو وہ جہنم میں اپنا گلا گھونٹے گا اور جو خود کو نیزہ مارے وہ جہنم میں خود کو نیزہ مارتا رہے گا۔ (بخاری)

۳۳۰۶ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَأَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهِ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی کو زخم تھا تو گھبرا گیا تو چھری لے کر اُس کے ساتھ اپنا ہاتھ کاٹ لیا۔ پس اتنا خون بہا کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنی جان کے متعلق مجھ پر جلدی کی لہٰذا میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔ (متفق علیہ)

۳۳۰۷ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَأَخَذَ مَشَاقِصَ لَهُ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو حضرت طفیل بن عمرو دوسی نے بھی آپ کی طرف ہجرت کی اور اُن کے ساتھ اُن کی قوم کے ایک اور آدمی نے بھی جو بیمار پڑا تو گھبرا گیا اور اپنے تیروں کے پیکان لے کر اپنے پورے کاٹ ڈالے۔ پس ہاتھوں سے خون بہا اور وہ

فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَاٰهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِيْ مَنَامِهٖ وَهَيْئَتُهٗ حَسَنَةٌ وَرَاٰهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهٗ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَ لِيْ بِهِجْرَتِيْ اِلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيْلَ لِيْ لَنْ نُّصْلِحَ مِنْكَ مَا اَفْسَدْتَّ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فوت ہوگیا۔ پس حضرت طفیل بن عمرو نے اُسے خواب میں دیکھا تو حالت اچھی تھی لیکن اپنے ہاتھ چھپائے ہوئے تھے۔ اُس سے کہا کہ تمہارے ساتھ تمہارے رب نے کیا کیا؟ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے کے باعث مجھے بخش دیا ہے۔ کہا: میں دیکھتا ہوں کہ تم نے ہاتھ چھپائے ہوئے ہیں؟ کہا کہ مجھے کہہ دیا گیا: ہم تیرے اُن حصوں کو درست نہیں کریں گے جو تُو نے خراب کر لیے۔ حضرت طفیل نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا گو ہوئے: اے اللہ! اس کے ہاتھوں کو بھی معاف فرما۔ (مسلم)

۳۳۰۸ وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحِ الْكَعْبِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ اَنْتُمْ يَا خُزَاعَةُ قَدْ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيْلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَاَنَا وَاللّٰهِ عَاقِلُهٗ مَنْ قَتَلَ بَعْدَهٗ قَتِيْلًا فَاَهْلُهٗ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوا الْعَقْلَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِاِسْنَادِهٖ وَصَرَّحَ بِاَنَّهٗ لَيْسَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ وَقَالَ وَاَخْرَجَاهُ مِنْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَعْنِيْ بِمَعْنَاهُ)

حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اے خزاعہ! بیشک ہذیل کے اس آدمی کو تم نے قتل کیا ہے اور خدا کی قسم میں اس کی دیت ادا کیے دیتا ہوں۔ اس کے بعد جو کسی کو قتل کرے گا تو اس کے وارثوں کو دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا کہ اگر چاہیں تو قتل کریں اور چاہیں دیت لے لیں (ترمذی، شافعی) شرح السنہ میں بھی ان کی اسناد کے ساتھ ہے اور تصریح کی کہ صحیحین میں ابو شریح سے نہیں ہے اور کہا کہ ان دونوں نے اسے حضرت ابوہریرہ سے معناً روایت کیا ہے۔

۳۳۰۹ / ۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَاَوْمَتْ بِرَاْسِهَا فَجِيْءَ بِالْيَهُوْدِيِّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔ اُس سے کہا گیا کہ تیرے ساتھ کس نے کیا؟ کیا فلاں نے، کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ جب یہودی کا نام لیا گیا تو اُس نے سر سے اشارہ کر دیا۔ پس یہودی کو لایا گیا اور اُس نے اعتراف کر لیا۔ پس یہی اُس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اُس کا سر بھی پتھروں سے کچل دیا گیا۔ (متفق علیہ)

۳۳۱۰ / ۱۳ وَعَنْهُ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُن سے ہی روایت ہے کہ حضرت ربیع نے انصار کی ایک لڑکی کا سامنے والا دانت توڑ دیا اور یہ حضرت انس بن مالک کی پھوپھی تھیں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے تو آپ نے قصاص کا حکم فرمایا۔ حضرت انس بن مالک کے چچا حضرت انس بن نضر عرض گزار ہوئے: نہیں یا رسول اللہ! خدا کی قسم، اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! قصاص اللہ کی کتاب میں ہے۔ پس وہ لوگ راضی ہو گئے اور انہوں نے دیت لینا قبول کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

نے فرمایا: "اللہ کے بندوں میں سے ایسے بھی ہیں کہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا جائیں تو وہ پوری کر دیتا ہے۔" (متفق علیہ)

۳۳۱۱ [14] وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِیًّا ھَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ لَیْسَ فِی الْقُرْاٰنِ فَقَالَ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّۃَ وَبَرَءَ النَّسَمَۃَ مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَا فِی الْقُرْاٰنِ اِلَّا فَہْمًا یُّعْطٰی رَجُلٌ فِیْ کِتَابِہٖ وَمَا فِی الصَّحِیْفَۃِ قُلْتُ وَمَا فِی الصَّحِیْفَۃِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِکَاکُ الْاَسِیْرِ وَاَنْ لَّا یُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِکَافِرٍ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا فِیْ کِتَابِ الْعِلْمِ۔

حضرت جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز بھی ہے جو قرآن مجید میں نہ ہو؟ فرمایا کہ اُس ذات کی قسم! جس نے دانے کو چیرا اور جان کو پیدا کیا، نہیں ہے ہمارے پاس مگر جو قرآن مجید میں ہے ماسوائے اُس فہم کے جو آدمی کو اپنی کتاب میں عطا فرمائے اور جو اس کتابچے میں ہے۔ میں نے کہا کہ کتابچے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دیت، قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے (بخاری) اور لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا والی حضرت ابن مسعود کی حدیث کتاب العلم مذکور ہو چکی۔

دوسری فصل

۳۳۱۲ [15] عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَوَقَفَہٗ بَعْضُھُمْ وَھُوَ الْاَصَحُّ۔ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "دنیا کا مٹ جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہلکی بات ہے کسی مسلمان کے قتل ہونے سے۔" روایت کیا اسے ترمذی اور نسائی نے اور بعض نے اِسے موقوف کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے اور روایت کیا ہے اِسے حضرت براء بن عازب سے۔

۳۳۱۳ [16] وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَھْلَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اشْتَرَکُوْا فِیْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَکَبَّھُمُ اللّٰہُ فِی النَّارِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابو سعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر ایک صاحبِ ایمان کے خون میں زمین و آسمان والے سارے شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ اُن سب کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔" روایت کیا اِسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۳۱۴ [17] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجِیْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَاصِیَتُہٗ وَرَاْسُہٗ بِیَدِہٖ وَاَوْدَاجُہٗ تَشْخَبُ دَمًا یَقُوْلُ یَا رَبِّ قَتَلَنِیْ حَتّٰی یُدْنِیَہٗ مِنَ الْعَرْشِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت میں مقتول اپنے قاتل کو لے کر پیش ہوگا جب کہ اُس کی پیشانی اور اُس کا سر مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور اُس کی رگوں سے خون بہتا ہوگا۔ کہہ رہا ہوگا: اِس نے مجھے قتل کیا تھا، یہاں تک کہ اسے عرش کے نزدیک لے جائے گا۔" (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۳۳۱۵ [18] وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ یَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰہِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھراؤ کے دنوں میں باہر جھانکتے ہوئے فرمایا: "میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ كُفْرٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّلَا اِسْلَامٍ وَلَا اِرْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنَنِيْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلِلدَّارِمِيِّ لَفْظُ الْحَدِيْثِ)

کسی مسلمان کا خون حلال نہیں مگر تین میں سے ایک بات کے باعث، شادی کے بعد زنا کرنے، اسلام لانے کے بعد کفر کرنے اور ناحق کسی مسلمان کو قتل کرنے سے تو خدا کی قسم، نہ میں نے جاہلیت میں زنا کیا اور دورِ اسلام میں اور رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے بعد میں کفر کی طرف نہیں پھرا اور نہ میں نے کسی جان کو قتل کیا جو اللہ نے حرام فرمائی ہو پھر تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو۔ اسے ترمذی، نسائی، ابنِ ماجہ اور دارمی نے روایت کیا اور یہ الفاظ دارمی کے ہیں۔

۳۳۱۶ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[19] قَالَ لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ہمیشہ نیکیوں کی طرف پیش قدمی کرتا رہتا ہے جب تک حرام خون نہ کرے۔ جب حرام خون کرے تو بھوپچکا ہو کر رہ جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۳۳۱۷ وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[20] قَالَ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّغْفِرَهٗ اِلَّا مَنْ مَّاتَ مُشْرِكًا اَوْ مَنْ يَّقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: امید ہے کہ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دے مگر جو شرک کی حالت میں مرایا جس نے کسی صاحبِ ایمان کو جان بوجھ کر قتل کیا۔ روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور نسائی نے حضرت معاویہ سے روایت کی ہے۔

۳۳۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[21] لَا يُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حدیں مسجدوں میں قائم نہ کی جائیں اور نہ باپ کا قصاص بیٹے سے لیا جائے۔ (ترمذی، دارمی)

۳۳۱۹ وَعَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[22] مَعَ اَبِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا الَّذِيْ مَعَكَ قَالَ ابْنِيْ اِشْهَدْ بِهٖ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ فِيْ اَوَّلِهٖ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى اَبِي الَّذِيْ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِيْ اُعَالِجُ الَّذِيْ بِظَهْرِكَ فَاِنِّيْ طَبِيْبٌ فَقَالَ اَنْتَ رَفِيْقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِيْبُ)

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں اپنے والدِ ماجد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ فرمایا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میرا بیٹا ہے، آپ اس کے گواہ ہو جائیں۔ فرمایا آگاہ رہو کہ نہ وہ تمہارے جرم میں پکڑا جائے گا اور نہ تم اس کے جرم میں پکڑے جاؤ گے (ابوداؤد، نسائی) شرح السنہ میں اس کی ابتدا میں یہ بھی ہے: میں اپنے والدِ ماجد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ والدِ محترم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر کوئی چیز دیکھی تو عرض گزار ہوئے: اجازت دیجیے کہ میں اس چیز کا علاج کر دوں جو آپ کی پشت مبارک پر ہے کیونکہ میں طبیب ہوں۔ فرمایا کہ تم رفیق ہو، طبیب تو اللہ تعالیٰ ہے۔

۳۳۲۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ[23]

عمرو بن شعیب، اُن کے والدِ ماجد، اُن کے جدِّ امجد حضرت سراقہ بن مالک رضی

عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِهٖ وَلَا يُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ)

اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ باپ کا بیٹے سے قصاص لیتے لیکن بیٹے کا باپ سے قصاص نہیں لیتے تھے۔ ترمذی نے اسے روایت کیا اور ضعیف بتایا۔

۳۳۲۱ [24] وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى وَمَنْ خَصٰى عَبْدَهٗ خَصَيْنَاهُ)

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے غلام کو قتل کیا ہم اُسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کا کوئی عضو کاٹا تو ہم اُس کا عضو کاٹیں گے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی) نسائی کی دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ جس نے اپنے غلام کو خصی کیا تو ہم اُسے خصی کر دیں گے۔

۳۳۲۲ [25] وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَّمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرو بن شعیب، اُن کے والدِ ماجد، اُن کے جدِّ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر قتل کیا تو اُسے مقتول کے وارثوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اگر وہ چاہیں تو دیت لے لیں اور وہ تیس تین سالہ، تیس چار سالہ اور چالیس حاملہ اونٹنیاں ہیں اور جس چیز پر وہ صلح کر لیں وہ اُن کے لیے ہے۔

(ترمذی)

۳۳۲۳ [26] وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَؤُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَّلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام مسلمانوں کا خون برابر ہے اور اُن کا ادنیٰ بھی ذمّہ کی کوشش کرے گا اور اُن کا دُور والا بھی رد کر سکتا ہے اور وہ دوسروں کے مقابلے میں دست و بازو ہیں۔ خبردار کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی عہد والے کو اُس کے عہد کے دوران (ابوداؤد، نسائی) ابن ماجہ نے اسے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے۔

۳۳۲۴ [27] وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجُرْحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اِحْدٰى ثَلٰثٍ فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ بَيْنَ اَنْ يَقْتَصَّ اَوْ يَعْفُوَ اَوْ يَاْخُذَ الْعَقْلَ فَاِنْ اَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا اَبَدًا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا: جس کو خون یا خبل پہنچایا گیا اور خبل زخم کو کہتے ہیں تو اُسے تین میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔ اگر چوتھی بات کا ارادہ کرے تو اُس کے ہاتھ پکڑ لو۔ یعنی قصاص لے یا معاف کر دے یا دیت وصول کرے۔ اگر ان میں سے ایک چیز لے لی اور اس کے بعد پھر زیادتی کی تو اُس کے لیے جہنم ہے جس میں ہمیشہ رہے گا۔

(دارمی)

۳۳۲۵ وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ[28] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ فِي رِمِّيٍّ يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ أَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ أَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَأِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بلوے میں قتل کیا گیا کہ اُن کے درمیان پتھراؤ ہو رہا تھا یا کوڑے بازی تھی یا لاٹھی چارج ہُوا تو وہ قتلِ خطا ہے اور اُس کی دیت قتلِ خطا کی دیت ہے اور جو عمداً قتل کیا گیا تو اُس کا قصاص ہے اور جو حد میں حائل ہو اُس پر اللہ کی لعنت اور اُس کا غضب۔ نہ اُس کا نفل قبول ہوگا اور نہ فرض۔

(ابوداؤد۔ نسائی۔)

۳۳۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ[29] وَسَلَّمَ لَا أُعْفِيْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُس کو معاف نہیں کیا جائے گا جو دیت لے کر بھی قتل کر دے۔

(ابوداؤد)

۳۳۲۷ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى[30] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ نہیں ہے ایسا کوئی شخص کہ اُس کے جسم میں زخم پہنچایا جائے اور وہ معاف کر دے مگر اللہ تعالیٰ اُس کا درجہ بلند فرما دیتا ہے اور اُس کی خطائیں معاف کر دیتا ہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۳۳۲۸ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ[31] نَفَرًا خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوهُ قَتْلَ غِيلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيعًا (رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ)

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانچ یا سات آدمیوں کو قتل کیا جنہوں نے دھوکے سے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا اور حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر سارے صنعاء والے اس میں ملوث ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا (مالک) اور بخاری نے اسے حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے

۳۳۲۹ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ حَدَّثَنِي فُلَانٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ[32] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُولُ سَلْ هٰذَا فِيمَ قَتَلَنِي فَيَقُولُ قَتَلْتُهُ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ فلاں نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز مقتول اپنے قاتل کو لائے گا اور کہے گا۔ اس سے پوچھیے کہ مجھے کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے اسے فلاں کی بادشاہی میں قتل کیا۔ حضرت جندب نے فرمایا کہ اس سے بچو۔

(نسائی)۔

۳۳۳۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ[33] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ شَطْرَ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان کے قتل میں آدھے لفظ سے بھی مدد کی تو اللہ سے یوں ملے گا کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہوگا

رَحْمَةِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

اللہ کی رحمت سے نا اُمید۔ (ابن ماجہ)

۳۳۳۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْآخَرُ يُقْتَلُ الَّذِي قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِي أَمْسَكَ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب ایک آدمی نے کسی کو پکڑا اور دوسرے نے اُسے قتل کر دیا تو قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے گا اور روکنے والے کو قید کیا جائے گا۔ (دار قطنی)

بَابُ الدِّيَاتِ

دیتوں کا بیان

پہلی فصل

۳۳۳۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا۔ (بخاری)

۳۳۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِيْنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَالْعَقْلُ عَلٰى عَصَبَتِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے بنی لحیان کی ایک عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس کے پیٹ کا بچہ مردہ ساقط ہوا تھا کہ ایک بردہ ہو غلام یا لونڈی۔ پھر جس عورت کے خلاف فیصلہ ہوا تھا وہ مر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کی میراث اُس کے بیٹے اور خاوند کے لیے ہے اور اس کی دیت اُس کے عصبہ پر ہے۔ (متفق علیہ)

۳۳۳۴ وَعَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ أَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيْدَةٌ وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ ہذیل کی دو عورتیں لڑ پڑیں اور دونوں نے ایک دوسری کو پتھر مارے۔ ایک عورت مر گئی اور اُس کے پیٹ کا بچہ بھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ پیٹ کے بچے کی دیت ایک بردہ ہے غلام یا لونڈی اور عورت کی دیت کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ وہ اس کے کنبہ والوں پر ہے جب کہ اس کی میراث اُس کا بیٹا پائے گا اور جو لوگ اُس کے ساتھ ہیں۔ (متفق علیہ)

۳۳۳۵ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُوْدِ [illegible]

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو عورتیں جو آپس میں سوکنیں تھیں اُنہوں نے ایک دوسری کو پتھر مارے یا خیمے کی [illegible]

عَلٰی عَصَبَۃِ الْمَرْاَۃِ ھٰذِہٖ رِوَایَۃُ التِّرْمِذِیِّ وَفِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَۃٌ ضَرَّتَھَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ وَّھِیَ حُبْلٰی فَقَتَلَتْھَا قَالَ وَاِحْدَاھُمَا لِحْیَانِیَّۃٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیَۃَ الْمَقْتُوْلَۃِ عَلٰی عَصَبَۃِ الْقَاتِلَۃِ وَغُرَّۃً لِّمَا فِیْ بَطْنِھَا۔

اُس عورت کے عصبہ پر ڈالا۔ یہ ترمذی کی روایت ہے اور مسلم کی روایت میں ہے کہ فرمایا کہ دو سوکنیں لڑ پڑیں خیمے کی لکڑی سے۔ ایک حاملہ تھی جو مر گئی۔ دوسری لحیان سے تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے عصبہ پر رکھی اور اُس کے پیٹ کے بچے کے بدلے ایک بردہ رکھا۔

دوسری فصل

۳۳۳۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ دِیَۃَ الْخَطَاِ شِبْہِ الْعَمْدِ مَا کَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَۃٌ مِّنَ الْاِبِلِ مِنْھَا اَرْبَعُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھَا اَوْلَادُھَا۔ (رَوَاہُ النَّسَآئِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ عَنْہُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خطا کی دیت شبہ عمد والی ہے یعنی سو اونٹ جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں (نسائی، ابن ماجہ، دارمی) ابو داؤد نے اِسے اِن اور حضرت ابن عمر سے روایت کیا اور شرح السنہ میں حضرت ابن عمر سے مصابیح کے لفظوں میں ہے۔

۳۳۳۷ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی اَھْلِ الْیَمَنِ وَکَانَ فِیْ کِتَابِہٖ اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَاِنَّہٗ قَوَدُ یَدِہٖ اِلَّا اَنْ یَّرْضٰی اَوْلِیَآءُ الْمَقْتُوْلِ وَفِیْہِ اَنَّ الرَّجُلَ یُقْتَلُ بِالْمَرْاَۃِ وَفِیْہِ فِی النَّفْسِ الدِّیَۃُ مِائَۃٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَعَلٰی اَھْلِ الذَّھَبِ اَلْفُ دِیْنَارٍ وَّفِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُہُ الدِّیَۃُ مِائَۃٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْاَسْنَانِ الدِّیَۃُ وَفِی الشَّفَتَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الْبَیْضَتَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الذَّکَرِ الدِّیَۃُ وَفِی الصُّلْبِ الدِّیَۃُ وَفِی الْعَیْنَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الرِّجْلِ الْوَاحِدَۃِ نِصْفُ الدِّیَۃِ وَفِی الْمَاْمُوْمَۃِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ وَفِی الْجَائِفَۃِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ وَفِی الْمُنَقِّلَۃِ خَمْسَ عَشَرَۃَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِیْ کُلِّ اِصْبَعٍ مِّنْ اَصَابِعِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ

ابو بکر ابن محمد ابن عمرو ابن حزم، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِّ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یمن والوں کے لیے لکھا اور آپ کے گرامی نامہ میں تھا کہ جس نے ناحق کسی مسلمان کو قتل کیا تو وہ اپنے کیے پر قصاص میں قتل ہوگا مگر جب کہ مقتول کے وارثوں کو راضی کر لے اور اس میں تھا کہ عورت کے بدلے آدمی کو قتل کیا جائے گا اور دیت کے متعلق اس میں تھا کہ سو اونٹ ہیں اور سونے والوں پر ایک ہزار دینار اور ناک جب پوری کاٹ دی جائے تو پوری دیت یعنی سو اونٹ ہیں اور دانتوں میں دیت ہے اور ہونٹوں میں دیت ہے اور فوطوں میں دیت ہے اور آلت میں دیت ہے اور پیٹھ میں دیت ہے اور آنکھوں میں دیت ہے اور ایک ٹانگ کی نصف دیت ہے اور مغز تک پہنچنے والے زخم میں تہائی دیت ہے اور پیٹ میں پہنچنے والے زخم میں تہائی دیت ہے اور ہڈی ہٹ جانے والے زخم میں پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ اور پاؤں کی ہر ایک انگلی میں دس اونٹ ہیں اور دانت میں پانچ اونٹ ہیں (نسائی، دارمی) مالک کی روایت میں ہے کہ دونوں آنکھوں میں پچاس اور ہاتھ میں پچاس اور پیر میں پچاس اور ہڈی کھل جانے والے زخم میں پچاس اونٹ۔

رواه النسائي والدارمي وفي رواية مالك وفي العين خمسون وفي اليد خمسون وفي الرجل خمسون وفي الموضحة خمس.

۳۳۳۸ / ۷ وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في المواضح خمسا خمسا من الإبل وفي الأسنان خمسا خمسا من الإبل۔ (رواه أبو داود والنسائي والدارمي وروى الترمذي وابن ماجة الفصل الأول)

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہڈی کھل جانے والے زخموں میں پانچ پانچ اُونٹوں کا فیصلہ فرمایا اور دانتوں میں بھی پانچ پانچ اُونٹوں کا (ابو داؤد، نسائی، دارمی) جبکہ ترمذی اور ابن ماجہ نے صرف پہلا جملہ روایت کیا ہے۔

۳۳۳۹ / ۸ وعن ابن عباس قال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم أصابع اليدين والرجلين سواء۔ (رواه أبو داود والترمذي)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کو برابر رکھا۔

(ابو داؤد، ترمذی)

۳۳۴۰ / ۹ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الأصابع سواء والأسنان سواء الثنية والضرس سواء هذه وهذه سواء۔

(رواه أبو داود)

اُن ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگلیاں برابر ہیں۔ دانت برابر ہیں سامنے کے دانت اور داڑھیں برابر ہیں نیز چھنگلیا اور انگوٹھا برابر ہیں۔

(ابو داؤد)

۳۳۴۱ / ۱۰ وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح ثم قال أيها الناس إنه لا حلف في الإسلام وما كان من حلف في الجاهلية فإن الإسلام لا يزيده إلا شدة المؤمنون يد على من سواهم يجير عليهم أدناهم ويرد عليهم أقصاهم يرد سراياهم على قعيدتهم لا يقتل مؤمن بكافر دية الكافر نصف دية المسلم لا جلب ولا جنب ولا تؤخذ صدقاتهم إلا في دورهم وفي رواية قال دية المعاهد نصف دية الحر۔ (رواه أبو داود)

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیا، پھر فرمایا۔ اے لوگو! اسلام میں حلیف بنانا نہیں ہے لیکن جو حلف جاہلیت میں ہو چکے تو اسلام انہیں مضبوط ہی کرے گا۔ دوسروں کے مقابلے میں مسلمان ایک دوسرے کے مددگار ہیں ان کا ادنیٰ بھی امان دے سکتا ہے۔ ان کا دور والا آدمی غنیمت واپس کر سکتا ہے اور ان کے لشکر پیچھے بیٹھے مجاہدوں پر لوٹ کریں گے۔ مومن کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا، کافر کی دیت مسلمان کی دیت سے نصف ہے۔ نہ منگانا ہے اور نہ دور سے جانا، اُن سے صدقات وصول نہ کیے جائیں مگر اُن کے گھروں میں۔ معاہدہ والے کی دیت آزاد کی دیت کا نصف ہے)

(ابو داؤد)

۳۳۴۲ / ۱۱ وعن خشف بن مالك عن ابن مسعود قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في دية

خشف بن مالک نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتلِ خطا کی دیت میں فیصلہ

الخطأ عشرين بنت مخاض وعشرين ابن مخاض ذكور وعشرين بنت لبون وعشرين جذعة وعشرين حقة۔ (رواه الترمذي وابوداود والنسائي) والصحيح انه موقوف على ابن مسعود وخشف مجهول لا يعرف الا بهذا الحديث وروى في شرح السنة ان النبي صلى الله عليه وسلم ودى قتيل خيبر بمائة من ابل الصدقة وليس في اسنان ابل الصدقة ابن مخاض انما فيها ابن لبون۔

فرمایا کہ بیس ایک سالہ اونٹنیاں، بیس ایک سالہ نر، بیس دو سالہ اونٹنیاں، بیس تین سالہ اونٹنیاں اور بیس چار سالہ اونٹنیاں ہوں۔ روایت کیا ہے ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے اور صحیح یہ ہے کہ یہ حضرت ابن مسعود پر موقوف ہے کیونکہ خشف مجہول ہے جو اس حدیث میں جانا گیا اور شرح السنہ میں روایت کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے مقتول کی دیت زکوٰۃ کے اونٹوں سے ادا کی تو زکوٰۃ کے اونٹوں میں ایک سالہ اونٹ نہیں تھے بلکہ دو سالہ تھے۔

۳۳۴۳ (۱۲) وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كانت قيمة الدية على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمان مائة دينار او ثمانية آلاف درهم ودية اهل الكتاب يومئذ النصف من دية المسلمين قال فكان كذلك حتى استخلف عمر فقام خطيبا فقال ان الابل قد غلت قال ففرضها عمر على اهل الذهب الف دينار وعلى اهل الورق اثني عشر الفا وعلى اهل البقر مائتي بقرة وعلى اهل الشاء الفي شاة وعلى اهل الحلل مائتي حلة قال وترك دية اهل الذمة لم يرفعها فيما رفع من الدية۔ (رواه ابوداود)

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی اور اہلِ کتاب کی دیت اُن دنوں مسلمانوں سے نصف تھی۔ اسی پر عمل رہا یہاں تک کہ حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اونٹ مہنگے ہو گئے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے سونے والوں پر ایک ہزار دینار، چاندی والوں پر بارہ ہزار درہم، گائے والوں پر دو سو گائیں، بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے مقرر فرمائے۔ راوی کا بیان ہے کہ ذمیوں کی دیت کو چھوڑ دیا، جس طرح دوسری دیت بڑھائی تھیں اس طرح اسے نہ بڑھایا۔ (ابوداؤد)

۳۳۴۴ (۱۳) وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه جعل الدية اثني عشر الفا۔ (رواه الترمذي وابوداود والنسائي والدارمي)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیت کے بارہ ہزار درہم مقرر فرمائے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

۳۳۴۵ (۱۴) وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم دية الخطاء على اهل القرى اربع مائة دينار او عدلها من الورق ويقومها على اثمان الابل فاذا غلت رفع في قيمتها واذا هاجت

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گاؤں والوں کے لیے قتلِ خطا کی دیت کی قیمت چار سو دینار مقرر فرمایا کرتے یا اس کے برابر چاندی اور یہ قیمت اونٹ کی قیمت پر تھی۔ جب اونٹ مہنگے ہو جاتے تو قیمت بڑھا دیتے اور جب سستے ہو جاتے تو قیمت گھٹا دیتے

رُخْصٌ نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ اَرْبَعِ مِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِ مِائَةِ دِيْنَارٍ وَّعِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَىْ بَقَرَةٍ وَّعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَىْ شَاةٍ وَّقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَقْلَ الْمَرْاَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ)

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں قیمت چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک رہی یا اس کے برابر چاندی یعنی آٹھ ہزار درہم۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گائے والوں کے لیے دو سو گایوں کا فیصلہ فرمایا اور بکری والوں کیلئے دو ہزار بکریوں کا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیت مقتول کے وارثوں کے درمیان میراث ہے اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کی دیت اُس کے عصبہ وارثوں کے درمیان ہے اور قاتل میراث میں کوئی چیز نہیں پائے گا۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

۳۳۴۶ [15] وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهٗ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

وہی، اُن کے والد ماجد اُن کے جدّ امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل شبہ عمد کی دیت مغلظہ ہے جیسے قتل عمد کی لیکن اس میں قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(ابوداؤد)

۳۳۴۷ [16] وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ)

وہی اُن کے والد ماجد اُن کے جدّ امجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی آنکھ کا جو اپنی جگہ قائم رہے اور بینائی چلی جائے، تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(ابوداؤد، نسائی)

۳۳۴۸ [17] وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) وَقَالَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدٌ الْوَاسِطِىُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرَا اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ۔

محمد بن عمرو، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کے بدلے ایک بردہ کا فیصلہ فرمایا جو غلام ہو یا لونڈی یا گھوڑا یا خچر (ابوداؤد) اور فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو حماد بن سلمہ اور خالد واسطی نے محمد بن عمرو سے لیکن گھوڑے اور خچر کا ذکر نہیں کیا۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

۳۳۴۹ [18] وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ)

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد اُن کے جدّ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو علاج کرے اور فنِ طب نہ جانتا ہو تو وہ ذمہ دار ہے۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

۳۳۵۰ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)[19]

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غریب لوگوں کے غلام نے امیر لوگوں کے غلام کا کان کاٹ دیا۔ اس کے مالک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہم غریب آدمی ہیں تو آپ نے اُن پر کوئی دیت نہ رکھی۔ (ابوداؤد، نسائی)

تیسری فصل

۳۳۵۱ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ أَثْلَاثًا ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَاتٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فِي الْخَطَإِ أَرْبَاعًا خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)[20]

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شبہ عمد کی دیت کے تین حصے ہیں۔ تینتیس تین سالہ، تینتیس چار سالہ اور چونتیس پانچ سالہ سے بازل عام تک جو سب حاملہ ہوں۔ دوسری روایت میں فرمایا کہ قتل خطا میں چار قسم کے اونٹ ہیں: پچیس تین سالہ، پچیس چار سالہ، پچیس دو سالہ اونٹنیاں اور پچیس ایک سالہ اونٹنیاں۔ (ابوداؤد)

۳۳۵۲ وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَضَى عُمَرُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً وَأَرْبَعِينَ خَلِفَةً مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)[21]

مجاہد سے روایت ہے کہ شبہ عمد میں حضرت عمر نے فیصلہ فرمایا کہ تیس تین سالہ، تیس چار سالہ اور چالیس حاملہ اونٹنیاں جو چھ سے نو سال کے درمیان ہوں۔ (ابوداؤد)

۳۳۵۳ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا)[22]

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ پیٹ کا بچہ جس کو اُس کی ماں کے پیٹ میں مار دیا گیا ہو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے متعلق ایک بردہ کا فیصلہ فرمایا خواہ وہ غلام ہو یا لونڈی۔ جس پر یہ حکم لگایا گیا تھا اُس نے کہا: میں کیسے اُس کا تاوان دوں جس نے نہ پیا، نہ کھایا، نہ بولا اور نہ چلایا، ایسی چیز تو ضائع جانی چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک یہ کاہنوں کا بھائی ہے۔ اسے مالک اور نسائی نے مرسلاً روایت کیا جبکہ ابوداؤد نے ان سے اور حضرت ابوہریرہ سے اسے متصلاً روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا لَا یُضْمَنُ مِنَ الْجِنَایَاتِ

جن زخموں کا تاوان نہیں ہے

پہلی فصل

۳۳۵۴ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[1] اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُہَا جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ چوپائے کے زخمی کرنے کا تاوان نہیں، کان میں دب کر مرنے کا تاوان نہیں، کنوئیں میں گر کر مرنے کا تاوان نہیں۔

(متفق علیہ)

۳۳۵۵ وَعَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ[2] صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ وَکَانَ لِیْ اَجِیْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُہُمَا یَدَ الْاٰخَرِ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ یَدَہٗ مِنْ فِی الْعَاضِّ فَاَنْدَرَ ثَنِیَّتَہٗ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَھْدَرَ ثَنِیَّتَہٗ وَقَالَ اَیَدَعُ یَدَہٗ فِیْ فِیْکَ تَقْضَمُہَا کَالْفَحْلِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں غزوۂ تبوک کیا۔ میرا ایک مزدور تھا وہ ایک آدمی سے لڑ پڑا تو اُن میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ کھایا۔ اُس نے اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا اور اُس کا سامنے کا ایک دانت ٹوٹ گیا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو آپ نے دانت کو باطل قرار دیا اور فرمایا کہ کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں چھوڑے رکھتا تاکہ تم اُسے اُونٹ کی طرح چبا ڈالتے:

(متفق علیہ)

۳۳۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ[3] صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَہُوَ شَہِیْدٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہُوا مارا جائے وہ شہید ہے۔

(متفق علیہ)

۳۳۵۷ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ[4] اَرَاَیْتَ اِنْ جَاءَ رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَخْذَ مَالِیْ قَالَ فَلَا تُعْطِہٖ مَالَکَ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قَاتَلَنِیْ قَالَ قَاتِلْہُ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قَتَلَنِیْ قَالَ فَاَنْتَ شَہِیْدٌ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قَتَلْتُہٗ قَالَ ہُوَ فِی النَّارِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ایک آدمی نے عرض گزار ہُوا: یا رسول اللہ! فرمائیے اگر کوئی میرا مال چھین لینا چاہے؟ فرمایا کہ اُسے اپنا مال نہ لینے دو۔ عرض کی کہ اگر وہ مجھ سے لڑے؟ فرمایا تو تم اُس سے لڑو۔ عرض گزار ہُوا کہ اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ فرمایا کہ تب تم شہید ہو۔ عرض گزار ہُوا کہ اگر میں اُسے قتل کر دوں؟ فرمایا کہ تب بھی وہ جہنم میں ہے۔

(مسلم)

۳۳۵۸ وَعَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[5] یَقُوْلُ لَوِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِکَ اَحَدٌ وَّلَمْ تَاْذَنْ لَہٗ

انہوں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ اگر تمہارے گھر میں کوئی جھانکے اور تم نے اُسے اجازت نہ دی ہو۔ پس تم

جُنَاحٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نہیں۔ (متفق علیہ)

۳۳۵۹ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ فِيْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ فَقَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دروازے کے سوراخ سے اندر جھانک کر دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سلائی تھی جس سے سر مبارک کو کھجا رہے تھے۔ فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھے جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں سلائی گھونپ دیتا۔ اجازت کا حکم دیکھنے ہی کی وجہ سے ہے۔ (متفق علیہ)

۳۳۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يُصَادُ بِهٖ صَيْدٌ وَّلَا يُنْكَاُ بِهٖ عَدُوٌّ وَّلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَاُ الْعَيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو کنکریاں پھینکتے دیکھا تو فرمایا کہ کنکریاں نہ پھینکو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ ان سے نہ تو شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جا سکتا ہے لیکن یہ دانت توڑ دیتی اور آنکھ پھوڑ دیتی ہیں۔ (متفق علیہ)

۳۳۶۱ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا اَوْ فِيْ سُوْقِنَا وَمَعَهٗ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا اَنْ يُّصِيْبَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا بِشَيْءٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد یا ہمارے بازار سے گزرے اور اس کے ساتھ تیر ہوں تو ان کے پیکانوں کو پکڑے رکھے مبادا ان میں سے کوئی کسی مسلمان کو لگ جائے۔ (متفق علیہ)

۳۳۶۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِيْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ اسے کیا معلوم، شاید شیطان اس کے ہاتھ سے کھینچ لے اور وہ جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔ (متفق علیہ)

۳۳۶۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى يَضَعَهَا وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کرے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ اسے رکھ دے، خواہ وہ اس کا سگا بھائی کیوں نہ ہو۔ (بخاری)

۳۳۶۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَزَادَ مُسْلِمٌ

حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے (بخاری) اور مسلم میں یہ بھی ہے: جس نے ہمیں دھوکا دیا

وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔

وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۳۳۶۵ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ[12] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہم پر تلوار سونت لی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (مسلم)

۳۳۶۶ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ[13] مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيلَ يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ هِشَامٌ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ہشام بن حکیم شام میں بعض کسانوں کے پاس سے گزرے جنہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور اُن کے سروں پر تیل ڈالا جا رہا تھا۔ فرمایا: یہ کیا ہے؟ کہا گیا کہ لگان کے بارے میں عذاب دیے جا رہے ہیں۔ حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا: بیشک اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔ (مسلم)

۳۳۶۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ[14] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ أَنْ تَرَى قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللهِ وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَيَرُوحُونَ فِي لَعْنَةِ اللهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو ایسے لوگ بھی دیکھو گے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دُم جیسی چیز ہوگی۔ وہ صبح کریں گے تو اللہ کے غضب میں اور شام کریں گے تو اللہ کی ناراضگی میں۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ کی لعنت میں شام کریں گے۔ (مسلم)

۳۳۶۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[15] صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو قسم کے آدمی جہنمیوں سے ہیں، جنہیں ہم نے نہیں دیکھا۔ ایک وہ جن کے ہاتھوں میں گائے کی دُم جیسے کوڑے ہوں گے جن کے ساتھ لوگوں کو ماریں گے اور دوسری وہ عورتیں جو لباس پہن کر بھی ننگی ہوں گی، مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ہوں گی۔ اُن کے سر موٹی اونٹنیوں کے کوہانوں کی طرح ہلتے ہوں گے۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ اُس کی خوشبو سونگھیں گی جب کہ اُس کی خوشبو اتنی مسافت تک پہنچتی ہے۔ (مسلم)

۳۳۶۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[16] إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی کو مارے تو چہرے پر مارنے سے بچنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۳۳۷۰ (۱۷) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَہٗ فِی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ یُّؤْذَنَ فَرَاٰی عَوْرَۃَ اَھْلِہٖ فَقَدْ اَتٰی حَدًّا لَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَّاْتِیَہٗ وَلَوْ اَنَّہٗ حِیْنَ اَدْخَلَ بَصَرَہٗ فَاسْتَقْبَلَہٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَیْنَہٗ مَا عَیَّرْتُ عَلَیْہِ وَاِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلٰی بَابٍ لَا سِتْرَ لَہٗ غَیْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِیْئَۃَ عَلَیْہِ اِنَّمَا الْخَطِیْئَۃُ عَلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پردہ ہٹایا اور گھر میں دیکھ لیا' اجازت ملنے سے پہلے اور گھر کے چھپے ہوئے افراد دیکھ لیے تو وہ ایسی حد پر آگیا جو اس کے لیے جائز نہ تھی۔ جب اُس نے اندر دیکھا اگر کوئی بڑھ کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو اس پر میں اُسے شرمسار نہیں کروں گا۔ اگر کوئی ایسے دروازے کے پاس سے گزرا جس پر نہ پردہ ہے اور نہ دروازہ بند ہے۔ لہٰذا اُس نے دیکھا تو اُس پر گناہ نہیں بلکہ غلطی گھر والوں کی ہے۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۳۷۱ (۱۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّتَعَاطَی السَّیْفُ مَسْلُوْلًا۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ننگی تلوار لینے دینے سے منع فرمایا ہے۔

(ابوداؤد)

۳۳۷۲ (۱۹) وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّقَدَّ السَّیْرُ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تسمہ دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر چیرنے سے منع فرمایا ہے۔

(ابوداؤد)

۳۳۷۳ (۲۰) وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِیْنِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَّمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَّمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَّمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَھْلِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے دین کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنے خون کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنے گھر والوں کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۳۷۴ (۲۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَھَنَّمَ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِّنْھَا لِمَنْ سَلَّ السَّیْفَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ عَلٰی اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) وَحَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَلرِّجْلُ جُبَارٌ ذُکِرَ فِیْ بَابِ الْغَصَبِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کے سات دروازے ہیں جن میں سے ایک دروازہ اُن کے لیے ہے جو میری اُمت پر تلوار اٹھائے یا فرمایا کہ اُمتِ محمد پر۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور الرجل جبار والی حدیث ابوہریرہ باب الغصب میں مذکور ہو چکی۔

بَابُ الْقَسَامَةِ

قسامت کا بیان

پہلی فصل

۳۳۷۵ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوْا فِيْ أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ قَالَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ يَعْنِيْ لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحِقُّوْا قَتِيْلَكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِأَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ فِيْ أَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَفَدَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ نَاقَةٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت رافع بن خدیج اور حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سہل اور حضرت محیصہ بن مسعود دونوں خیبر پہنچے اور کھجور کے باغات میں متفرق ہو گئے تو حضرت عبد اللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا۔ پس حضرت عبد الرحمٰن بن سہل اور حضرت حویصہ و حضرت محیصہ پسران مسعود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھی کے بارے میں عرض کرنے لگے۔ حضرت عبد الرحمٰن نے معروضات کی ابتدا کی جبکہ وہ سب سے چھوٹے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ بڑے کی عزت کرو۔ یحییٰ بن سعید نے کہا، مراد یہ تھی کہ بڑا کلام کرے۔ انہوں نے کلام کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے مقتول یا اپنے ساتھی کے مستحق ہو گے کہ پچاس قسمیں کھاؤ۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ایسے کام پر جو ہم نے دیکھا نہیں۔ فرمایا تو یہودی اپنی پچاس قسموں کے ساتھ تم سے بری ہو جائیں گے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ تو کافر ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنی طرف سے دیت ادا کر دی۔ دوسری روایت میں ہے کہ پچاس قسمیں اٹھا لو تو اپنے قاتل پر یا اپنے ساتھی کی دیت کے مستحق ہو جاؤ گے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے انہیں سو اونٹ ادا کیے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

۳۳۷۶ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ أَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَقْتُوْلًا بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَلَكُمْ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خیبر میں انصار کے ایک آدمی کی لاش ملی تو اس کے وارث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا۔ فرمایا کہ تمہارے پاس دو گواہ

شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلٰى قَاتِلِ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّمَا هُوَ يَهُوْدٌ وَقَدْ يَجْتَرِءُوْنَ عَلٰى اَعْظَمَ مِنْ هٰذَا قَالَ فَاخْتَارُوْا مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ فَاسْتَحْلِفُوْهُمْ فَاَبَوْا فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ہیں جو تمہارے ساتھی کے قاتل کی گواہی دیں ، عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم اور ایک مسلمان بھی وہاں نہیں تھا اور وہ یہودی اس سے بھی بڑے کاموں کی جرأت کر جاتے ہیں ۔ فرمایا تو ان میں سے آدمی چُن لو اور اُن سے پچاس قسمیں لے لو ۔ انھوں نے انکار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیت اپنے پاس سے ادا کر دی ۔ (ابو داؤد)

بَابُ قَتْلِ اَهْلِ الرِّدَّةِ وَالسُّعَاةِ بِالْفَسَادِ

مرتدوں اور فساد کی کوشش کرنے والوں کو قتل کرنے کا بیان

پہلی فصل

۳۳۷۷ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ بِزَنَادِقَةٍ فَاَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت علی کی خدمت میں زندیق لائے گئے تو انہوں نے انہیں جلا دیا ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک یہ بات پہنچی تو فرمایا ۔ اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روکا ہے کہ اللہ کے عذاب کی طرح عذاب دیا جائے بلکہ میں انہیں قتل کرتا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ، جو اپنا دین بدل لے تو اُس کو قتل کر ڈالو ۔ (بخاری)

۳۳۷۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، آگ کے ساتھ عذاب نہیں دیتا مگر اللہ ۔ (بخاری)

۳۳۷۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ۔ عنقریب آخر زمانے میں ایک ایسی قوم نکلے گی جو عمر کے چھوٹے اور عقل کے کھوٹے ہوں گے ۔ ان کی زبانوں پر حدیثیں ہوں گی لیکن اُن کے ایمان اُن کے حلق سے نیچے نہیں اتریں گے ۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے ۔ جب تمہاری اُن سے ملاقات ہو تو انہیں قتل کر دینا کیونکہ اُن کو قتل کرنے کا قیامت کے روز ثواب ملے گا ۔ (متفق علیہ)

۳۳۸۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ اُمَّتِیْ فِرْقَتَیْنِ فَیَخْرُجُ مِنْ بَیْنِہِمَا مَارِقَۃٌ یَلِیْ قَتْلَہُمْ اَوْلَاھُمْ بِالْحَقِّ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میری اُمت کے دو گروہ ہو جائیں گے۔ ایک اُن میں سے جماعت سے نکل جائے گا۔ اُن کے قتل کا انتظام وہ گروہ کرے گا جو حق کے قریب ہوگا۔

(مسلم)

۳۳۸۱ وَعَنْ جَرِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

(متفق علیہ)

۳۳۸۲ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُھُمَا عَلٰی اَخِیْہِ السِّلَاحَ فَہُمَا فِیْ جُرُفِ جَہَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ دَخَلَاھَا جَمِیْعًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ قَالَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قُلْتُ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّہٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِہٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب دو مسلمان ایک دوسرے بھائی پر ہتھیار اٹھا کر ملیں تو دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں۔ جب ایک اُن میں سے دوسرے کو قتل کرے تو دونوں اُس میں داخل ہو گئے۔ اُن سے ہی ایک اور روایت میں فرمایا:۔ جب دو مسلمان تلواروں کے ساتھ ملیں تو قاتل اور مقتول جہنم میں ہیں۔ میں عرض گزار ہوا:۔ قاتل تو معلوم لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی تمنا رکھتا تھا۔

(متفق علیہ)

۳۳۸۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ عُکْلٍ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَۃَ فَاَمَرَھُمْ اَنْ یَّاْتُوْا اِبِلَ الصَّدَقَۃِ فَیَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِہَا وَاَلْبَانِہَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا فَارْتَدُّوْا وَقَتَلُوْا رُعَاتَہَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ فِیْ اٰثَارِھِمْ فَاُتِیَ بِہِمْ فَقَطَعَ اَیْدِیَہُمْ وَاَرْجُلَہُمْ وَسَمَلَ اَعْیُنَہُمْ ثُمَّ لَمْ یَحْسِمْہُمْ حَتّٰی مَاتُوْا وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَسَمَّرُوْا اَعْیُنَہُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَمَرَ بِمَسَامِیْرَ فَاُحْمِیَتْ فَکَحَلَہُمْ بِہَا وَطَرَحَہُمْ بِالْحَرَّۃِ یَسْتَسْقُوْنَ فَمَا یُسْقَوْنَ حَتّٰی مَاتُوْا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عکل کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی تو آپ نے انہیں حکم فرمایا کہ زکوٰۃ کے اونٹوں کے پاس چلے جائیں اور وہاں اُن کا پیشاب اور دودھ پئیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا تو تندرست ہو گئے اور دین سے پھر گئے۔ چرواہوں کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ نے اُن کا پیچھا کروایا جو انہیں لے آئے۔ پس اُن کے ہاتھ پیر کاٹ ڈالے گئے، اُن کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری گئیں، انہیں داغ لگائے گئے یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اُن کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری گئیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے سلائیوں کا حکم دیا تو انہیں گرم کر کے آنکھوں میں پھیرا گیا اور انہیں حرہ میں ڈال دیا گیا، جہاں وہ پانی مانگتے مانگتے ہی مر گئے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۳۳۸۴ (۸) عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَنَسٍ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں صدقہ کی رغبت دلایا کرتے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا کرتے (ابوداؤد) اور نسائی نے اسے حضرت انس سے روایت کیا ہے۔

۳۳۸۵ (۹) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرُشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا قَالَ مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ فَقُلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

عبدالرحمن بن عبداللہ سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے دو بچے تھے۔ ہم نے اُس کا ایک بچہ پکڑ لیا۔ پس چڑیا آئی اور پر بچھانے لگی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو فرمایا، اِس کو بچے کی وجہ سے کس نے پریشان کیا ہے؟ اِس کا بچہ اسے دے دو۔ اپنے چیونٹیوں کی ایک جگہ ملاحظہ فرمائی جس کو ہم نے جلایا تھا۔ فرمایا کہ اس کو کس نے جلایا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے۔ فرمایا کہ آگ کے ساتھ عذاب دینا مناسب نہیں ہے مگر آگ کے رب کے لیے (ابوداؤد)

(ابوداؤد)

۳۳۸۶ (۱۰) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ السَّهْمُ عَلٰى فُوْقِهٖ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ طُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَ إِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوْا مِنَّا فِيْ شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سِيْمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيْقُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میری اُمت میں اختلاف اور فرقہ بازی ہوگی۔ ایک ٹولے والے گفتار کے اچھے اور کردار کے گندے ہوں گے۔ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن اُن کے گلوں سے نیچے نہیں اُترے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنے چلّے کی طرف نہ لوٹ آئے۔ وہ ساری مخلوق سے بدتر ہیں۔ اُس کے لیے خوشخبری ہے جو انہیں قتل کرے اور جس کو وہ قتل کریں۔ وہ اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے اور کسی بات میں وہ ہمارے نہیں۔ جو انہیں قتل کرے وہ اُن کی نسبت اللہ کے زیادہ قریب ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُن کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ سر منڈانا۔

(ابوداؤد)

۳۳۸۷ (۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّهٗ يُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّهٗ يُقْتَلُ اَوْ يُصْلَبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ اَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

جو یہ گواہی دیتا ہو کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک محمد مصطفیٰ اُس کے رسول ہیں، مگر تین میں سے ایک بات پر کہ شادی کے بعد زنا کرے تو سنگسار کیا جائے گا اور جو آدمی اللہ اور اُس کے رسول سے لڑنے کے لیے نکلا تو وہ قتل کیا جائے گا یا سُولی دیا جائے گا یا اُسے جلاوطن کیا جائے گا یا اُس نے کسی جان کو قتل کیا ہو تو اُس کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

۳۳۸۸ / ۱۲ وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَسِيْرُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ اِلٰى حَبْلٍ مَّعَهٗ فَاَخَذَهٗ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّرَوِّعَ مُسْلِمًا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ ہم سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ پس اُن میں سے ایک آدمی سو گیا۔ اُن میں سے دوسرا اُس کی رسی کی طرف گیا اور اُسے لے لیا تو وہ ڈر گیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔

(ابوداؤد)

۳۳۸۹ / ۱۳ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهٗ وَمَنْ نَّزَعَ صَغَارَ كَافِرٍ مِّنْ عُنُقِهٖ فَجَعَلَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ فَقَدْ وَلَّى الْاِسْلَامَ ظَهْرَهٗ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو زمین کو اُس کے جزیہ سمیت لے اُس نے اپنی ہجرت ختم کر دی اور جس نے کافر کی ذلت اُس کے گلے سے اُتار کر اپنی گردن میں ڈال لی اُس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔

(ابوداؤد)

۳۳۹۰ / ۱۴ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً اِلٰى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُوْدِ فَاَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُّقِيْمٍ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ قَالَ لَا تَتَرَاءٰى نَارَاهُمَا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت جریر بن عبد اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خثعم کی طرف ایک فوجی دستہ روانہ فرمایا۔ کچھ لوگوں نے سجدہ کر کے خود کو بچانا چاہا تو انہیں فوراً قتل کر دیا گیا۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے اُن کے لیے نصف دیت کا حکم دیا اور فرمایا: میں ہر اُس مسلمان سے لاتعلق ہوں جو کافروں میں رہائش پذیر رہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں؟ فرمایا کہ دونوں کی آگ الگ الگ نظر آنی چاہیے۔

(ابوداؤد)

۳۳۹۱ / ۱۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان اچانک قتل کرنے سے روکتا ہے۔ مومن اچانک قتل نہیں کرتا۔

(ابوداؤد)

۳۳۹۲ / ۱۶ وَعَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

علیہ وسلم نے فرمایا: جب غلام مشرکوں کی طرف بھاگ جائے تو اُس کا خون حلال ہوگیا۔ (ابوداؤد)

۳۳۹۳ [۱۷] وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ یَهُوْدِیَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِیْهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ فَاَبْطَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب و شتم کرتی اور بدگوئی کیا کرتی تھی۔ ایک آدمی نے اُسے گلا گھونٹ کر مار دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کا خون باطل قرار دیا۔ (ابوداؤد)

۳۳۹۴ [۱۸] وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّیْفِ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جادوگر کی سزا اُسے تلوار سے قتل کر دینا ہے۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۳۳۹۵ [۱۹] عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِیْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ یُفَرِّقُ بَیْنَ اُمَّتِیْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو خروج کرے اور میری اُمت میں تفرقہ ڈالے اُس کی گردن اڑا دو۔ (نسائی)

۳۳۹۶ [۲۰] وَعَنْ شَرِیْكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ كُنْتُ اَتَمَنّٰى اَنْ اَلْقٰى رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِیْتُ اَبَا بَرْزَةَ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْكُرُ الْخَوَارِجَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنِیْ وَرَاَیْتُهٗ بِعَیْنِیْ اُتِیَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهٗ فَاَعْطٰى مَنْ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَمَنْ شِمَالِهٖ وَلَمْ یُعْطِ مَنْ وَّرَاءَهٗ شَیْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَائِهٖ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِی الْقِسْمَةِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَبْیَضَانِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِیْدًا وَّقَالَ وَاللهِ لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِیْ رَجُلًا هُوَ اَعْدَلُ مِنِّیْ ثُمَّ قَالَ

شریک بن شہاب کا بیان ہے کہ میری یہ تمنا تھی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ملوں اور اُن سے خوارج کے متعلق دریافت کروں۔ پس مجھے عید کے روز اپنے چند ساتھیوں سمیت حضرت ابوبرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ میں اُن کے حضور عرض گزار ہوا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوارج کا ذکر فرماتے ہوئے سنا؟ فرمایا: ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے کانوں کے ساتھ سُنا اور حضور کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مال آیا تو آپ اُسے تقسیم فرمانے لگے تو اپنے دائیں والے کو دیا، اپنے بائیں والے کو دیا اور اپنے پیچھے والے کو کچھ بھی نہ دیا۔ آپکے پیچھے سے ایک آدمی نے کھڑے ہوکر کہا: اے محمد! آپ نے تقسیم میں انصاف نہیں کیا۔ وہ آدمی کالے رنگ کا اور بکھرے ہوئے بالوں والا تھا۔ اُس نے دو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت ہی ناراض ہوئے اور فرمایا: خدا کی قسم تم میرے بعد کسی شخص کو نہیں پاؤ گے جو مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والا ہو۔ پھر فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی گویا یہ شخص اُن میں سے ہے وہ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن اُن کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔

يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَانَ هٰذَا مِنْهُمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ اٰخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

اسلام سے اِس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ اُن کی نشانی سر منڈانا ہے۔ وہ برابر نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ اُن کی آخری جماعت دجّال کے ساتھ ہوگی۔ جب تم انہیں ملو تو جان لو کہ وہ ساری مخلوق سے بدتر ہیں۔ (نسائی)

۳۳۹۷ وَعَنْ أَبِيْ غَالِبٍ رَأَى أَبُوْ أُمَامَةَ رُءُوْسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰى دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ أَبُوْ أُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰى تَحْتَ أَدِيْمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلٰى مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَأَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ «الْاٰيَةَ» قَالَ لِأَبِيْ أُمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

ابو غالب سے روایت ہے کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند سر دیکھے جو دمشق کے راستے میں سولی پر لٹکے ہوئے تھے۔ حضرت ابو امامہ نے فرمایا کہ یہ جہنم کے کتّے اور آسمان کی چھت کے نیچے بُرے مقتول ہیں۔ وہ اچھا مقتول ہے جس کو انہوں نے قتل کیا۔ پھر یہ آیت پڑھی:۔ جس روز کتنے ہی منہ سفید ہوں گے اور کتنے ہی سیاہ (۳ : ۱۰۶) حضرت ابو امامہ سے عرض کی گئی کہ کیا یہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے ایک دو یا تین مرتبہ ہی نہیں سُنا، حتیٰ کہ سات مرتبہ نہ سُنا ہوتا تو تم سے حدیث ہی بیان نہ کرتا۔ اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

كِتَابُ الْحُدُوْدِ

حدود کا بیان

پہلی فصل

۳۳۹۸ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِيْ أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهٖ فَأَخْبَرُوْنِيْ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِيْ ثُمَّ إِنِّيْ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِيْ أَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَإِنَّمَا

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنا جھگڑا لائے۔ ایک نے عرض کی کہ ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجیے۔ دوسرا عرض گزار ہوا۔ ہاں یا رسول اللہ! ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجیے۔ فرمایا کہ بیان کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اِس کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ پس اُس نے اِس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ مجھے بتایا گیا کہ تمہارے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے اُس کے فدیہ میں سَو بکریاں اور ایک اپنی لونڈی دی۔ پھر میں نے اہلِ علم حضرات سے پوچھا تو اُنہوں نے مجھے بتایا کہ تمہارے بیٹے کے لیے سَو کوڑے اور ایک

اللّٰہ علیہ وسلم اما والذی نفسی بیدہ لاقضین بینکما بکتاب اللّٰہ اما غنمک وجاریتک فرد علیک واما ابنک فعلیہ جلد مائۃ وتغریب عام واما انت یا انیس فاغد علی امراۃ ھذا فان اعترفت فارجمھا فاعترفت فرجمھا۔

(متفق علیہ)

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگاہ رہو قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تم دونوں کے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ تمہاری بکریاں اور تمہاری لونڈی تمہیں واپس دی جاتی ہیں اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے نیز ایک سال کے لیے جلاوطن ہوگا۔ اے اُنیس اسلمی اس کی بیوی کے پاس جاکر پوچھنا۔ اگر وہ اعتراف کرلے تو اُسے سنگسار کردینا۔ عورت نے اعتراف کرلیا تو اُسے سنگسار کیا۔ (متفق علیہ)

۳۳۹۹ (۲) وعن زید بن خالد قال سمعت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یامر فیمن زنی ولم یحصن جلد مائۃ وتغریب عام۔

(رواہ البخاری)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس کے متعلق حکم فرماتے ہوئے سنا جس نے زنا کیا اور غیر شادی شدہ ہو کہ سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے۔ (بخاری)

۳۴۰۰ (۳) وعن عمر قال ان اللّٰہ بعث محمدا بالحق وانزل علیہ الکتاب فکان مما انزل اللّٰہ تعالی ایۃ الرجم رجم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ورجمنا بعدہ والرجم فی کتاب اللّٰہ حق علی من زنی اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامت البینۃ او کان الحبل او الاعتراف۔

(متفق علیہ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اُن پر کتاب نازل فرمائی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے نازل فرمائے ہوئے میں رجم کی آیت بھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنگسار کیا اور اُن کے بعد ہم نے سنگسار کیا۔ سنگسار کرنا اللہ کی کتاب میں حق ہے۔ جس شادی شدہ مرد یا عورت نے زنا کیا ہو جب کہ گواہوں سے ثابت ہو جائے یا عورت حاملہ ہو جائے یا اعتراف کرلے۔ (متفق علیہ)

۳۴۰۱ (۴) وعن عبادۃ بن الصامت ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال خذوا عنی خذوا عنی قد جعل اللّٰہ لھن سبیلا البکر بالبکر جلد مائۃ وتغریب عام والثیب بالثیب جلد مائۃ والرجم۔

(رواہ مسلم)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے لے لو، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے راستہ نکال دیا ہے۔ کنوارا اگر کنواری سے کرے تو سو کوڑے اور سال کی جلاوطنی۔ شادی شدہ اگر شادی شدہ سے کرے تو سو کوڑے اور سنگسار کرنا۔ (مسلم)

۳۴۰۲ (۵) وعن عبد اللّٰہ بن عمر ان الیھود جاءوا الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فذکروا لہ ان رجلا منھم وامراۃ زنیا فقال لھم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما تجدون فی التوراۃ فی شان الرجم قالوا نفضحھم ویجلدون قال عبد اللّٰہ بن سلام کذبتم ان فیھا الرجم فاتوا بالتوراۃ فنشروھا فوضع احدھم یدہ علی ایۃ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ذکر کیا کہ اُن میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تم توریت میں رجم کے متعلق کیا پاتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ رسوا کیے جاتے اور کوڑے مارے جاتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن سلام نے کہا۔ تم جھوٹ بولتے ہو اس میں سنگسار کرنا ہے۔ چنانچہ توریت لائی گئی اور اُسے کھولا گیا تو اُن میں سے ایک نے اپنا ہاتھ آیت

الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ فِيهَا آيَةَ الرَّجْمِ وَلٰكِنَّا نَتَكَاتَمُهُ بَيْنَنَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رجم پر رکھ لیا اور اُس کے آگے پیچھے سے پڑھنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ اپنا ہاتھ اُٹھاؤ۔ اُٹھایا تو اُس کے نیچے آیتِ رجم تھی۔ کہنے لگے کہ اے محمد! آپ نے سچ فرمایا، واقعی اس میں آیتِ رجم ہے۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔

(متفق علیہ)

۳۴۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ فَلَمَّا شَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا فَقَالَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ حَتّٰى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتّٰى مَاتَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِهِ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جب کہ آپ مسجد میں تھے اور پکارا: یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے منہ پھیر لیا۔ وہ اُس طرف آیا جس جانب آپ نے منہ پھیرا تھا اور کہا کہ میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے اُس سے منہ پھیر لیا۔ جب وہ چار دفعہ گواہی دے چکا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلا کر فرمایا: کیا تم دیوانے ہو؟ اُس نے کہا، نہیں۔ فرمایا، کیا تم شادی شدہ ہو؟ عرض گزار ہوا، ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔ ابنِ شہاب کا بیان ہے کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جس نے حضرت جابر بن عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے مدینہ منورہ میں اُسے سنگسار کیا۔ جب اُسے پتھر لگے تو بھاگ کھڑا ہوا، یہاں تک کہ حرّہ کے مقام پر ہم نے اُسے پکڑ کر سنگسار کر دیا اور وہ مر گیا (متفق علیہ) بخاری کی ایک روایت میں اُس کے قول جی ہاں کے بعد ہے کہ آپ نے حکم فرمایا تو اُسے عیدگاہ میں سنگسار کیا گیا۔ جب اُسے پتھر لگے تو بھاگ کھڑا ہوا لیکن پکڑا گیا اور سنگسار کیا گیا، یہاں تک کہ مر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے لیے اچھے کلمات کہے اور اُس پر نماز پڑھی۔

۳۴۰۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَتَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَنِكْتَهَا لَا يَكْنِي قَالَ نَعَمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب حضرت ماعز بن مالک آئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: شاید تم نے اُسے بوسہ دیا ہوگا یا اشارہ کیا ہوگا یا دیکھا ہوگا؟ عرض گزار ہوئے: نہیں یا رسول اللہ! فرمایا کیا تم نے اُس سے صحبت کی؟ بغیر کنایہ کے پوچھا۔ عرض کی: ہاں۔ پس اُس وقت سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری)

٣٤٠٥ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَ أُطَهِّرُكَ قَالَ مِنَ الزِّنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِهِ جُنُوْنٌ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ أَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ فَقَالَ أَزَنَيْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَلَبِثُوْا يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلٰثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِّنْ غَامِدٍ مِّنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ وَيْحَكِ ارْجِعِيْ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ تُرِيْدُ أَنْ تُرَدِّدَنِيْ كَمَا رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ إِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنٰى فَقَالَ أَنْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَهَا حَتّٰى تَضَعِيْ مَا فِيْ بَطْنِكِ قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ إِذًا لَّا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيْرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُّرْضِعُهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ فَرَجَمَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ لَهَا اذْهَبِيْ حَتّٰى تَلِدِيْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ اذْهَبِيْ فَأَرْضِعِيْهِ حَتّٰى تَفْطِمِيْهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِيْ يَدِهٖ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ هٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلٰى رَجُلٍ مِّنَ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حضرت ماعز بن مالک عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجیے۔ فرمایا کہ تم پر افسوس! لوٹ جاؤ، اللہ سے معافی مانگو اور توبہ کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ لوٹ گئے، پھر تھوڑی دور جا کر واپس آ کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُسی طرح فرمایا۔ جب چار دفعہ کہہ چکے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کس چیز سے پاک کروں؟ عرض گزار ہوئے کہ زنا سے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دیوانے ہو؟ بتایا گیا کہ وہ دیوانے نہیں ہیں۔ فرمایا کہ تم نے شراب پی ہے؟ ایک آدمی سونگھنے کے لیے کھڑا ہوا لیکن اُن کے منہ سے شراب کی بدبو نہ آئی۔ فرمایا کیا تم نے زنا کیا ہے؟ عرض کی: ہاں۔ آپ نے حکم فرمایا تو انہیں سنگسار کر دیا گیا۔ جب دو یا تین دن گزر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: ماعز بن مالک کے لیے استغفار کرو کیونکہ اُس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کسی پوری اُمت پر تقسیم کر دی جائے تو سب کے لیے کافی ہو۔ پھر آپ کی بارگاہ میں ایک عورت حاضر ہوئی جو ازد قبیلے کی غامد شاخ سے تھی۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجیے۔ فرمایا کہ تم پر افسوس، واپس چلی جاؤ، اللہ سے معافی مانگو اور توبہ کرو۔ عرض گزار ہوئی کہ آپ مجھے اُسی طرح واپس بھیجنا چاہتے ہیں جیسے ماعز بن مالک کو واپس بھیج دیا تھا جب کہ یہ زنا سے حاملہ ہے۔ فرمایا کہ تم؟ عرض کی: ہاں۔ اُس سے فرمایا کہ پہلے اپنا بچہ جن لو۔ راوی کا بیان ہے کہ انصار سے ایک آدمی نے اُس کی کفالت کی، یہاں تک کہ بچہ جن لیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ غامدیہ نے بچہ جن لیا ہے۔ فرمایا کہ ابھی اس کو سنگسار نہیں کریں گے کہ اس کے چھوٹے بچے کو چھوڑ دیں جسے کوئی دودھ پلانے والی نہیں۔ پس انصار سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ! اس کو دودھ پلانے کا میں ذمہ دار ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اُسے سنگسار کر دیا گیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا: جاؤ یہاں تک کہ بچہ جن لو۔ جب بچہ جن چکی تو فرمایا: جاؤ اسے دودھ پلاؤ، یہاں تک کہ دودھ چھوڑا دے۔ جب دودھ چھوڑا دیا تو بچے کو لے کر حاضر ہوئی اور اُس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا۔ عرض گزار ہوئی کہ یا نبی اللہ! یہ ہے جس کا میں نے دودھ چھڑا دیا ہے اور اب کھانا کھاتا ہے۔ پس بچہ ایک مسلمان کے سپرد کر دیا گیا، پھر اُس کے لیے سینے کے برابر گڑھا کھودنے کا حکم فرمایا اور

الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا اِلٰی صَدْرِهَا وَاَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوْهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِحَجَرٍ فَرَمٰی رَاْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلٰی وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهٗ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَصَلّٰی عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

لوگوں کو حکم دیا تو اُنھوں نے اُسے سنگسار کیا۔ حضرت خالد بن ولید پتھر لائے اور اُس کے سر پر مارا تو خون کے چھینٹے حضرت خالد کے چہرے پر پڑے۔ انہوں نے اُسے بُرا بھلا کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے خالد! رک جاؤ، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کوئی ظالمانہ ٹیکس لینے والا بھی توبہ کرے تو اُسے بھی بخش دیا جائیگا پھر آپ نے حکم فرمایا تو اُس پر نماز پڑھی گئی اور اُسے دفن کر دیا گیا۔ (مسلم)

۳۴۰۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا: جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اُس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اُس کو حد کے کوڑے مارے اور عار نہ دلائے۔ پھر زنا کرے تو حد کے کوڑے مارے اور عار نہ دلائے۔ اگر تیسری دفعہ بھی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اُسے فروخت کر دے اگرچہ بالوں کی ایک رسی کے بدلے بیچے۔ (متفق علیہ)

۳۴۰۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوْا عَلٰی اَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ يُحْصِنْ فَاِنَّ اَمَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُهَا اَنْ اَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ دَعْهَا حَتّٰی يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ اَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَاَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰی مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اپنے غلاموں پر حد قائم کیا کرو خواہ اُن میں سے کوئی شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ ہو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا تو آپ نے اُسے کوڑے مارنے کا مجھے حکم فرمایا جب کہ اُس کے بچہ جننے کا وقت قریب تھا۔ میں ڈرا کہ کوڑے ماروں تو مبادا یہ مر جائے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا فرمایا کہ تم نے اچھا کیا (مسلم) ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ فرمایا: اُسے چھوڑ دو یہاں تک کہ خون بند ہو جائے۔ پھر اُس پر حد قائم کرنا اور لونڈی غلاموں پر حد قائم کیا کرو۔

دوسری فصل

۳۴۰۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰی فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْاٰخَرِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰی فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ماعز اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اُس نے زنا کیا ہے۔ آپ نے اُن سے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ دوسری جانب سے آئے اور کہا کہ اُس نے زنا کیا ہے۔ آپ نے اُن سے منہ پھیر لیا۔ پھر تیسری جانب سے آکر عرض

شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَأَمَرَ بِهٖ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتّٰى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهٗ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهٗ بِهٖ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰى مَاتَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ فَرَّ حِيْنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِي رِوَايَةٍ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهٗ أَنْ يَتُوْبَ فَيَتُوْبَ اللهُ عَلَيْهِ۔

۳۴۰۹/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِيْ عَنْكَ قَالَ فَمَا بَلَغَكَ عَنِّيْ قَالَ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ قَدْ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۴۱۰/۱۳ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ عِنْدَهٗ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهٖ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهٗ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ إِنَّ هَزَّالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرَهٗ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

۳۴۱۱/۱۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافَوا الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۴۱۲/۱۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيْلُوْا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُوْدَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

۳۴۱۳/۱۶ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اس نے زنا کیا ہے۔ چوتھی دفعہ پر آپ نے حکم فرمایا تو اُنہیں حرّہ کی جانب لے گئے اور پتھروں سے سنگسار کیا جب پتھر لگے تو تیزی سے بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کے پاس اونٹ کی ہڈی تھی، اُس نے وہی ماری اور لوگوں نے بھی اُنہیں مارا، یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔ اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا کہ جب اُنہیں پتھر لگے اور موت نظر آنے لگی تو بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے اُسے چھوڑ کیوں نہیں دیا تھا (ترمذی، ابن ماجہ)۔ دوسری روایت میں ہے کہ تم نے اُسے چھوڑ کیوں نہ دیا، شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرما لیتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک سے فرمایا: تمہاری جو بات مجھ تک پہنچی، کیا وہ سچ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میری کیا بات آپ تک پہنچی ہے؟ فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم نے آلِ فلاں کی لونڈی سے صحبت کی ہے۔ عرض کی ہاں۔ پس اُنہوں نے چار دفعہ گواہی دی تو آپ کے حکم سے اُنہیں سنگسار کر دیا گیا۔ (مسلم)

یزید بن نعیم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ماعز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کے پاس چار دفعہ اقرار کیا تو آپ نے اُنہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا اور حضرت ہزّال سے فرمایا کہ اگر تم اُس پر پردہ ڈالتے تو تمہارے لیے بہتر تھا۔ ابن منکدر کا بیان ہے کہ حضرت ہزّال نے حضرت ماعز سے کہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتا دو۔ (ابوداؤد)

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِّ امجد حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تک تمہارے درمیان رہیں تو حدود کو معاف کر دیا کرو کیونکہ جب حد مجھ تک پہنچے گی تو قائم کرنا واجب ہو جائے گا۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مروّت والوں کی لغزشوں سے درگزر کیا کرو سوائے حدود کے۔ (ابوداؤد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

وَسَلَّمَ ادْرَؤُا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ وَقَالَ قَدْ رُوِيَ عَنْهَا وَلَمْ يُرْفَعْ وَهُوَ اَصَحُّ)

تم سے جہاں تک ہو سکے حدود کو مسلمانوں سے ہٹایا کرو۔ اگر اس کے سوا چارہ نہ ہو تو راستے سے ہٹ جاؤ کیونکہ امام اگر معافی میں غلطی کرے تو یہ سزا میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حضرت حذیفہ سے مرفوعاً روایت نہیں کیا گیا اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

۳۴۱۴ [۱۷] وَعَنْ وَّائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَاَ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهٗ عَلَى الَّذِيْ اَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهٗ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ایک عورت سے جبراً بدکاری کی گئی تو آپ نے عورت سے حد اٹھا دی اور بدکاری کرنے والے پر قائم فرمائی۔ اس کا ذکر نہیں کیا گیا کہ کیا آپ نے اُس کے لیے کوئی مہر مقرر فرمایا؟

(ترمذی)

۳۴۱۵ [۱۸] وَعَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً خَرَجَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهٗ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوْهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَّوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ایک عورت نماز کے لیے نکلی تو اُسے ایک آدمی ملا جس نے اُسے دبوچ لیا اور اُس سے اپنی حاجت پوری کی۔ جب وہ چلائی تو آدمی چلا گیا۔ مہاجرین کی ایک جماعت اُس کے پاس سے گزری تو اُس نے کہا۔ اِس آدمی نے میرے ساتھ ایسا فعل کیا ہے۔ انھوں نے اُسے پکڑ لیا اور لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ آپ نے عورت سے فرمایا۔ تم جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے اور بدکاری کرنے والے آدمی کے لیے فرمایا کہ اسے سنگسار کر دو۔ پھر ارشاد ہوا کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہلِ مدینہ ایسی توبہ کریں تو سب کی قبول ہو جائے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

۳۴۱۶ [۱۹] وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا زَنٰى بِامْرَاَةٍ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّهٗ مُحْصَنٌ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کو کوڑے لگانے کا حکم فرمایا۔ پھر بتایا گیا کہ وہ شادی شدہ ہے تو اُسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔

(ابوداؤد)

۳۴۱۷ [۲۰] وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ كَانَ فِي الْحَيِّ مُخْدَجٍ سَقِيْمٍ فَوُجِدَ عَلٰى اَمَةٍ مِّنْ اِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا لَهٗ عِثْكَالًا فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ

سعید بن سعد بن عبادہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ ایک شخص کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لائے جو قبیلے میں قریب المرگ بیمار تھا۔ وہ ایک لونڈی کے ساتھ بدکاری کرتا ہوا پایا گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بڑی ٹہنی لو جس میں سو شوشے ہوں اور اُس کے ساتھ اسے ایک ضرب لگاؤ۔ شرح السنہ

ضَرْبَةً۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهٗ)

نے اِسے روایت کیا اور ابنِ ماجہ میں بھی اِسی طرح ہے۔

٭ ٭ ٭

۳۴۱۸ / ۲۱ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

عکرمہ نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو تم قوم لوط والا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۳۴۱۹ / ۲۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوْهَا مَعَهٗ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَاْنُ الْبَهِيْمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَّلٰكِنْ اَرَاهُ كَرِهَ اَنْ يُّؤْكَلَ لَحْمُهَا اَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جانور سے بدفعلی کرے تو اُسے قتل کر دو اور اُس کے ساتھ جانور کو بھی۔ حضرت ابنِ عباس سے کہا گیا کہ جانور کا کیا قصور ہے۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اِس بارے میں کچھ نہیں سُنا لیکن میرے خیال میں آپ نے ناپسند فرمایا ہوگا کہ اُس کا گوشت کھایا جائے یا اُس سے نفع حاصل کیا جائے جس سے یہ فعل کیا گیا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۳۴۲۰ / ۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی اُمت کے بارے میں جن کاموں سے میں ڈرتا ہوں اُن میں بہت ہی خوفناک کام قوم لوط کا عمل ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۳۴۲۱ / ۲۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ اَنَّهٗ زَنٰى بِامْرَاَةٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهٗ مِائَةً وَّكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَاَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْاَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَجُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بنی بکر بن لیث کے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر چار دفعہ اقرار کیا کہ اُس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے۔ کنوارا ہونے کے باعث اُسے سو کوڑے مارے گئے۔ پھر عورت پر اُس سے گواہ مانگے گئے۔ عورت عرض گزار ہوئی: خدا کی قسم، یا رسول اللہ! یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ چنانچہ اُس کو تہمت کے کوڑے بھی مارے گئے۔ (ابوداؤد)

۳۴۲۲ / ۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِيْ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْاَةِ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب میری صفائی نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اِس کا ذکر فرمایا۔ جب منبر سے اُترے تو دو آدمیوں اور ایک عورت کے متعلق فرمایا تو اُنہیں حد کے کوڑے مارے گئے۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۴۲۳ / ۲۶ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ

نافع کو صفیہ بنت ابو عُبید نے بتایا کہ حکومت کے غلاموں سے ایک

أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَبْدًا مِّنْ رَّقِيْقِ الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلٰى وَلِيْدَةٍ مِّنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتّٰى اقْتَضَّهَا فَجَلَدَهٗ عُمَرُ وَلَمْ يَجْلِدْهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نے خمس کی ایک لونڈی سے بدکاری کی اور زبردستی کرکے اُس کا پردۂ بکارت پھاڑ دیا۔ پس حضرت عمر نے اُسے کوڑے لگائے اور عورت کو نہ مارے کیونکہ اُس کے ساتھ زبردستی کی گئی تھی۔

(بخاری)

۳۴۲۴ [۲۷] وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيْمًا فِيْ حِجْرِ أَبِيْ فَأَصَابَ جَارِيَةً مِّنَ الْحَيِّ فَقَالَ لَهٗ أَبِي ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَإِنَّمَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ رَجَاءَ أَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ مَخْرَجًا فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ حَتّٰى قَالَهَا أَرْبَعَ مِرَارٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ قَالَ بِفُلَانَةَ قَالَ هَلْ ضَاجَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ بَاشَرْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ جَامَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَ بِهٖ أَنْ يُّرْجَمَ فَأُخْرِجَ بِهٖ إِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَجَزِعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُنَيْسٍ وَّقَدْ عَجَزَ أَصْحَابُهٗ فَنَزَعَ لَهٗ بِوَظِيْفِ بَعِيْرٍ فَرَمَاهُ بِهٖ فَقَتَلَهٗ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهٗ أَنْ يَّتُوْبَ فَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

یزید بن نعیم بن ہزال سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ حضرت ماعز بن مالک یتیم ہونے کے باعث والدِ محترم کے پاس زیرِ پرورش رہے تھے۔ وہ قبیلے کی ایک لونڈی سے بُرا فعل کر بیٹھے تو والدِ محترم نے اُن سے کہا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتا دو جو تم نے کیا ہے، شاید حضور تمہارے لیے استغفار کریں اور اس سے اُن کا مقصد یہی تھا کہ کوئی راستہ نکل آئے گا۔ وہ حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے لہٰذا مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم قائم فرما دیجئے۔ آپ نے اُن سے منہ پھیر لیا۔ دوبارہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے لہٰذا مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم قائم فرما دیجیے۔ یہاں تک کہ چار دفعہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم نے چار مرتبہ کہہ دیا، جاؤ کس کے ساتھ کیا؟ عرض کی فلاں عورت سے۔ فرمایا کیا تم اُس کے ساتھ لیٹے؟ کہا، ہاں۔ فرمایا کیا تم نے مباشرت کی؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کیا تم نے اُس سے جماع کیا؟ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ آپ نے اُن کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا تو انہیں حرہ کی طرف لے جایا گیا۔ جب سنگسار کرنے لگے اور انہیں پتھر لگے تو گھبرا اُٹھے اور نکل کر دوڑ گئے۔ پس انہیں حضرت عبداللہ بن انیس ملے جب کہ ساتھی اُن سے عاجز آ گئے تھے۔ انہوں نے اُونٹ کی ایک ہڈی اُٹھا کر انہیں ماری تو وہ جاں بحق ہو گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا:۔ تم نے اُسے چھوڑ کیوں نہ دیا۔ شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرما لیتا۔

(ابوداؤد)

۳۴۲۵ [۲۸] وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَّظْهَرُ فِيْهِمُ الزِّنَا إِلَّا أُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَّظْهَرُ فِيْهِمُ الرِّشَا إِلَّا أُخِذُوْا بِالرُّعْبِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔ کوئی قوم ایسی نہیں جس میں زنا بڑھے مگر وہ قحط سے پکڑے جاتے ہیں اور کوئی قوم نہیں جس میں رشوت پھیل جائے مگر وہ رعب سے پکڑے جاتے ہیں۔

(احمد)

۳۴۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَّنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ (رَوَاهُ رَزِیْنٌ) وَّفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِیًّا اَحْرَقَهُمَا وَاَبَا بَکْرٍ هَدَمَ عَلَیْهِمَا حَائِطًا [۲۹]

حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو قوم لوط والا عمل کرے وہ ملعون ہے (رزین) اُسی کی ایک روایت میں حضرت ابن عباس سے ہے کہ حضرت علی نے اُن دونوں کو جلایا اور حضرت ابوبکر نے اُن دونوں پر دیوار گرادی۔

۳۴۲۷ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) [۳۰]

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اُس آدمی کی طرف نظر نہیں فرمائے گا جو کسی مرد یا عورت کی مقعد میں بُرا فعل کرے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۴۲۸ وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَتٰی بَهِیْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَیْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ وَهُوَ مَنْ اَتٰی بَهِیْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ) [۳۱]

انہوں نے ہی فرمایا کہ جو کسی چوپائے سے بُرا فعل کرے تو اُس پر حد نہیں ہے۔ روایت کیا اسے ترمذی اور ابوداؤد نے۔ ترمذی نے کہا کہ امام سفیان ثوری نے فرمایا: یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے جو یوں ہے: جو کسی جانور سے بُرا فعل کرے تو اُسے قتل کردو۔ جب کہ اہلِ علم حضرات کا عمل اسی پر ہے۔

۳۴۲۹ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِی الْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ وَلَا تَاْخُذْکُمْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) [۳۲]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی حدیں قائم کرو خواہ کوئی قریبی ہو یا دور والا اور اللہ کے معاملے میں تمہیں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت نہ روکے۔ (ابن ماجہ)

۳۴۳۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِقَامَةُ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنْ مَطَرِ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً فِیْ بِلَادِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ) [۳۳]

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے کسی حد کا قائم کرنا اللہ کے شہروں پر چالیس دن بارش ہونے سے بہتر ہے (ابن ماجہ) اور نسائی نے اسے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ قَطْعِ السَّرِقَةِ — چوری پر ہاتھ کاٹنا

پہلی فصل

۳۴۳۱ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ یَدُ السَّارِقِ اِلَّا بِرُبْعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) [۱]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر چوتھائی دینار پر اور زیادہ پر۔ (متفق علیہ)

٣٤٣٢ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهٗ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چور کا ہاتھ ڈھال کے بدلے کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔
(متفق علیہ)

٣٤٣٣ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چور پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے کہ خود چرائے تو ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسّی چرائے تو اُس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

٣٤٣٤ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پھل اور کھجور کے گابھے پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔
(مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی، ابن ماجہ)

٣٤٣٥ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لٹکے ہوئے پھلوں کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کہ جس نے اُس میں سے کوئی چیز چرائی جس کو کھلیان میں جگہ دے دی ہو اور وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو اُس پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔
(ابوداؤد، نسائی)

٣٤٣٦ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنِ الْمَكِّيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ مُّعَلَّقٍ وَّلَا فِيْ حَرِيْسَةِ جَبَلٍ فَاِذَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ وَالْجَرِيْنُ فَالْقَطْعُ فِيْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ ۔
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابن ابو حسین مکی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لٹکے ہوئے پھلوں اور پہاڑوں پر کھلے چرنے والے جانوروں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ جب انہیں تھان اور خرمن میں جگہ مل جائے تو ہاتھ کاٹا جائے گا جب کہ چوری ڈھال کی قیمت کو پہنچے۔
(مالک)

٣٤٣٧ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ وَّمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَّشْهُوْرَةً فَلَيْسَ مِنَّا ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زبردستی مال چھین لینے پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور جو علانیہ لوٹ مار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔
(ابوداؤد)

٣٤٣٨ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرُوِيَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ وَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَخَذَهُ صَفْوَانُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ فَقَالَ صَفْوَانُ إِنِّي لَمْ أُرِدْ هٰذَا هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ وَرَوَى نَحْوَهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِيهِ وَالدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

خیانت کرنے والے، لوٹنے والے اور اُچکنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا (ترمذی، نسائی، ابنِ ماجہ، دارمی) شرح السنہ میں روایت کی گئی ہے کہ حضرت صفوان بن امیہ جب مدینہ منورہ میں آئے تو مسجد میں سو گئے اور اپنی چادر سر کے نیچے رکھ لی۔ ایک چور آیا اور ان کی چادر لے لی۔ حضرت صفوان نے اُسے پکڑ لیا اور اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے اُٹھے۔ آپ نے حکم فرمایا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ حضرت صفوان عرض گزار ہوئے کہ میرا یہ ارادہ نہیں، وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس لانے سے پہلے یہ کیوں نہ کیا۔ اسی طرح روایت کی ابنِ ماجہ نے کہ عبداللہ بن صفوان نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی اور دارمی نے حضرت ابنِ عباس سے۔

٣٤٣٩ / ٩ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا فِي السَّفَرِ بَدَلَ الْغَزْوِ)

حضرت بُسر بن ارطاۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ غزوہ میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں (ترمذی، دارمی، ابوداؤد۔ نسائی) مگر مؤخر الذکر دونوں نے غزوہ کی جگہ سفر کہا ہے۔

٣٤٤٠ / ١٠ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي السَّارِقِ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، چور اگر چوری کرے تو اُس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر چوری کرے تو اُس کا پیر کاٹ دو۔ پھر چوری کرے تو دوسرا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر چوری کرے تو دوسرا پیر کاٹ دو۔ (شرح السنہ)

٣٤٤١ / ١١ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) وَرُوِيَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ فِي قَطْعِ السَّارِقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْطَعُوهُ ثُمَّ احْسِمُوهُ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک چور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا۔ فرمایا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پس کاٹ دیا گیا۔ پھر دوسری دفعہ لایا گیا۔ فرمایا کہ کاٹ دو۔ چنانچہ کاٹ دیا گیا۔ پھر تیسری دفعہ لایا گیا۔ فرمایا کہ کاٹ دو۔ پس کاٹ دیا گیا۔ پھر چوتھی دفعہ لایا گیا۔ فرمایا کہ کاٹ دو۔ پس کاٹ دیا گیا۔ جب پانچویں دفعہ لایا گیا تو فرمایا کہ قتل کر دو۔ پس ہم اُسے لے گئے اور قتل کر دیا۔ پھر اُسے کھینچ کر ہم نے ایک کنوئیں میں ڈال دیا اور ہم نے اُس پر پتھر برسائے (ابوداؤد۔ نسائی) اور شرح السنہ میں چور کا ہاتھ کاٹنے کے متعلق روایت کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاتھ کاٹ دو پھر اُسے جھلسا دو۔

۳۴۴۲ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِيْ عُنُقِهٖ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت فضالہ بن عُبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا تو اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو وہ اُس کی گردن میں لٹکایا گیا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)۔

۳۴۴۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوْكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب غلام چوری کرے تو اُسے فروخت کردو خواہ ایک نش یعنی نصف اوقیہ چاندی میں بکے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۳۴۴۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ فَقَالُوْا مَا كُنَّا نَرَاكَ تَبْلُغُ بِهٖ هٰذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک چور کو لایا گیا تو اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ لوگوں نے کہا: ہمارا خیال نہیں تھا کہ نوبت یہاں تک پہنچے گی۔ فرمایا اگر فاطمہ بھی ہوتی تو میں اُس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ (نسائی)

۳۴۴۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهٗ فَقَالَ اقْطَعْ يَدَهٗ فَإِنَّهٗ سَرَقَ مِرْاٰةً لِامْرَأَتِيْ فَقَالَ عُمَرُ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ أَخَذَ مَتَاعَكُمْ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک آدمی اپنے غلام کو لے کر حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیجیے کیونکہ اس نے میری بیوی کا آئینہ چرایا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: یہ تمہارا خادم ہے، تمہاری چیز لینے پر اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(مالک)

۳۴۴۶ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُوْنُ الْبَيْتُ فِيْهِ بِالْوَصِيْفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ تُقْطَعُ يَدُ النَّبَّاشِ لِأَنَّهٗ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهٗ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں خدمت میں حاضر اور مستعد ہوں۔ فرمایا کہ تمہارا اُس وقت کیا حال ہوگا جب لوگوں کو موت کا سامنا ہوگا اور اُن دنوں گھر کی قیمت قبر کے برابر ہوگی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ تم پر صبر لازم ہے۔ حماد بن ابوسلیمان نے کہا کہ کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ میت کے گھر میں داخل ہوتا ہے۔

(ابوداؤد)

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِی الْحُدُوْدِ — حدود میں سفارش کرنے کا بیان

پہلی فصل

۳۴۴۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِیْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَتِ امْرَاَةٌ مَّخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهٗ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا فَاَتٰى اَهْلُهَا اُسَامَةَ فَكَلَّمُوْهُ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت کے معاملے نے قریش کو پریشان کر دیا جس نے چوری کی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ اِس بارے میں کون رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرے گا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ حضرت اُسامہ بن زید کے سوا کوئی ایسی جرأت نہیں کر سکتا کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہیتے ہیں۔ پس حضرت اُسامہ نے گفتگو کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے متعلق سفارش کرتے ہو؟ پھر کھڑے ہو گئے اور خطبہ دیا۔ ارشاد ہوا کہ تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک کیے گئے کہ جب کوئی معزز چوری کرتا تو اُسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اُس پر حد قائم کر دیتے۔ خدا کی قسم، اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو میں اُس کا ہاتھ بھی کاٹ دوں گا (متفق علیہ) مسلم کی روایت میں حضرت صدیقہ نے فرمایا: وہ عورت مخزومیہ تھی جو چیزیں اُدھار لیتی اور مکر جاتی تھی چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ اُس کے خاندان والے حضرت اُسامہ کے پاس آئے اور اُن سے بات کی۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اِس بارے میں گزارش کی۔ پھر اُسی طرح حدیث بیان کی جیسے بیان کی جا چکی ہے۔

دوسری فصل

۳۴۴۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهٗ دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِیْ بَاطِلٍ وَّهُوَ يَعْلَمُهٗ لَمْ يَزَلْ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ تعالیٰ حَتّٰى يَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِیْ مُؤْمِنٍ مَّا لَيْسَ فِيْهِ اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّلْبَيْهَقِیِّ فِیْ شُعَبِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جو اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کے سامنے سفارش کر کے حائل ہوا اُس نے اللہ کی مخالفت کی اور جو جان بوجھ کر غلط بات میں جھگڑا تو وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا جب تک اُسے نہ چھوڑے اور جس نے کسی صاحبِ ایمان کے متعلق ایسی بات کہی جو اُس میں نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو جہنمیوں کے خون اور پیپ میں رکھے گا یہاں تک کہ اُس بات سے نکل جائے جو اُس نے کہی (احمد، ابوداؤد)

الْاِیْمَانِ مَنْ اَعَانَ عَلٰی خُصُوْمَةٍ لَا یَدْرِیْ اَحَقٌّ اَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰی یَنْزِعَ۔

اور بیہقی نے شعب الایمان میں جو روایت کی اس میں ہے: جو ایسے جھگڑے میں مدد کرے جس کے متعلق جانتا نہ ہو کہ حق ہے یا باطل تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہیگا یہاں تک کہ اس سے الگ ہو جائے۔

۳۴۴۹ وَعَنْ اَبِیْ اُمَیَّةَ الْمَخْزُوْمِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اِعْتِرَافًا وَّلَمْ یُوْجَدْ مَعَهٗ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰی فَاَعَادَ عَلَیْهِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا كُلَّ ذٰلِكَ یَعْتَرِفُ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَ وَجِیْءَ بِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَیْهِ فَقَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَیْهِ ثَلٰثًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ) هٰكَذَا وَجَدْتُّ فِی الْاُصُوْلِ الْاَرْبَعَةِ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَشُعَبِ الْاِیْمَانِ وَمَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِیْ اُمَیَّةَ وَفِیْ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ بِالرَّاءِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ بَدَلَ الْهَمْزَةِ وَالْیَاءِ۔

حضرت ابو امیہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک چور کو لایا گیا جس نے کھل کر اعتراف کر لیا لیکن اس کے پاس کوئی چیز پائی نہ گئی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: میرے خیال میں تم نے چوری نہیں کی ہو۔ عرض گزار ہوا: کیوں نہیں اور یہ بات دو تین دفعہ دہرائی، ہر دفعہ اقبالِ جرم کرتا رہا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ اسے لے کر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو اور توبہ کرو۔ اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا اور توبہ کرتا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین دفعہ کہا: اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) اور اسی طرح میں اصول الاربعہ، جامع الاصول، شعب الایمان، معالم السنن میں پاتا ہوں کہ ابو امیہ سے روایت ہے جبکہ المصابیح کے نسخوں میں ابو رمثہ سے ہمزہ اور یا کی جگہ را اور ثائے مثلثہ ہے۔

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

شراب کی حد کا بیان

پہلی فصل

۳۴۵۰ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِی الْخَمْرِ بِالْجَرِیْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْ بَكْرٍ اَرْبَعِیْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَضْرِبُ فِی الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِیْدِ اَرْبَعِیْنَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شراب پینے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ٹہنی اور جوتوں کے ساتھ پیٹا اور حضرت ابوبکر نے چالیس کوڑے مارے (متفق علیہ) ان سے ہی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شراب پینے پر جوتوں اور ٹہنیوں سے چالیس ضربیں مارا کرتے تھے۔

۳۴۵۱ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ كَانَ یُؤْتٰی بِالشَّارِبِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِمْرَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ عَلَیْهِ بِاَیْدِیْنَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِیَتِنَا حَتّٰی كَانَ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں شرابی کو لایا جاتا اور حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں اور حضرت عمر کے ابتدائی دورِ خلافت میں تو ہم اپنے ہاتھوں، جوتوں اور کپڑوں سے اسے مارنے کے لیے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ جب حضرت عمر کی خلافت کا آخری

اٰخِرِ اِمْرَۃِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِیْنَ حَتّٰی اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِیْنَ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

دور آیا اُس وقت تک چالیس کوڑے مارے جاتے یہاں تک کہ جب بعض لوگ حد توڑنے اور فسق کرنے لگے تو اسّی کوڑے مارنے لگے۔

(بخاری)

دوسری فصل

۳۴۵۲ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْہُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَۃِ فَاقْتُلُوْہُ قَالَ ثُمَّ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِی الرَّابِعَۃِ فَضَرَبَہٗ وَلَمْ یَقْتُلْہُ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) عَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ ذُؤَیْبٍ وَفِی اُخْرٰی لَہُمَا وَلِلنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیِّ عَنْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُمْ ابْنُ عُمَرَ وَمُعَاوِیَۃُ وَاَبُوْ ہُرَیْرَۃَ وَالشَّرِیْدُ اِلٰی قَوْلِہٖ فَاقْتُلُوْہُ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شراب پیے اُس کو کوڑے مارو اور اگر چوتھی دفعہ بھی پیے تو اُسے قتل کر دو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا جس نے چوتھی دفعہ شراب پی تھی تو آپ نے اُسے مارا اور قتل نہ کیا (ترمذی) اور ابوداؤد نے حضرت قبیصہ بن ذؤیب سے اور دونوں نے اُس دوسری روایت میں نیز نسائی، ابن ماجہ اور دارمی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کتنے ہی اصحاب سے ہے جن میں حضرت ابن عمر، حضرت معاویہ، حضرت ابوہریرہ، اور حضرت شرید ہیں، انھوں نے فَاقْتُلُوْہُ تک روایت کی ہے۔

۳۴۵۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْہَرِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوْہُ فَمِنْہُمْ مَّنْ ضَرَبَہٗ بِالنِّعَالِ وَمِنْہُمْ مَّنْ ضَرَبَہٗ بِالْعَصَا وَمِنْہُمْ مَّنْ ضَرَبَہٗ بِالْمِیْتَخَۃِ قَالَ ابْنُ وَہْبٍ یَعْنِی الْجَرِیْدَۃَ الرَّطْبَۃَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِّنَ الْاَرْضِ فَرَمٰی بِہٖ فِیْ وَجْہِہٖ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عبدالرحمن بن ازہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ کی بارگاہ میں ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ اسے مارو۔ پس اُن میں سے کسی نے اُسے جوتوں سے مارا کسی نے لاٹھی سے اور کوئی ٹہنی سے مار رہا تھا۔ ابن وہب نے کہا کہ ہری شاخ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمین سے مٹی لی اور اُس کے چہرے پر ڈال دی۔

(ابوداؤد)

۳۴۵۴ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ اضْرِبُوْہُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِیَدِہٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِہٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِہٖ ثُمَّ قَالَ بَکِّتُوْہُ فَاَقْبَلُوْا عَلَیْہِ یَقُوْلُوْنَ مَا اتَّقَیْتَ اللّٰہَ مَا خَشِیْتَ اللّٰہَ وَمَا اسْتَحْیَیْتَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ فرمایا کہ اسے مارو۔ پس ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے مار رہا تھا کوئی اپنے کپڑے سے اور کوئی اپنے جوتے سے۔ پھر فرمایا کہ اسے شرمسار کرو۔ لوگ اُس کی طرف یہ کہتے ہوئے بڑھے: تُو نے اللہ کے لیے تقویٰ اختیار نہ کیا، تو خدا سے نہ ڈرا، تجھے اللہ

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطٰنَ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

کے رسول سے شرم نہ آئی۔ لوگوں میں سے ایک نے کہا رب تجھے اللہ نے ذلیل کیا۔ فرمایا کہ ایسا نہ کہو اور اس کے مقابلے پر شیطان کی مدد نہ کرو بلکہ یوں کہو: اے اللہ! اسے معاف کر دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ (ابوداؤد)

۳۴۵۵ (۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ فَلُقِيَ يَمِيْلُ فِي الْفَجِّ فَانْطُلِقَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَاذٰى دَارَ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهٗ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ وَقَالَ اَفَعَلَهَا وَلَمْ يَاْمُرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک آدمی نے شراب پی اور اُسے نشہ ہو گیا تو اُسے راستے میں جھومتا ہوا پایا گیا۔ پس اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا۔ جب وہ حضرت عباس کے مکان کے سامنے پہنچا تو دوڑ کر حضرت عباس کے پاس گیا اور انہیں چمٹ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو آپ ہنس پڑے اور فرمایا کہ اس نے ایسا کیا اور اُس کے متعلق کوئی حکم نہ فرمایا۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۴۵۶ (۷) عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدِ النَّخَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ مَا كُنْتُ لِاُقِيْمَ عَلٰى اَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوْتَ فَاَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَاِنَّهٗ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهٗ وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عُمیر بن سعد نخعی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں کسی پر حد قائم کروں اور وہ مر جائے تو میرے دل میں کوئی صدمہ نہیں پہنچے گا ماسوائے شرابی کے کہ اگر وہ مر گیا تو میں اُس کی دیت ادا کروں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی کوئی سزا مقرر نہیں فرمائی تھی۔ (متفق علیہ)

۳۴۵۷ (۸) وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدِّيْلِيِّ قَالَ اِنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ اَرٰى اَنْ تَجْلِدَهٗ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً فَاِنَّهٗ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَاِذَا سَكِرَ هَذٰى وَاِذَا هَذٰى افْتَرٰى فَجَلَدَ عُمَرُ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

ثور بن زید دیلی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب کی حد کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت علی نے اُن سے کہا: میری رائے میں اسے اسّی کوڑے مارے جائیں کیونکہ جب شراب پیئے گا تو نشہ ہوگا اور جب نشہ ہوگا تو بیہودہ باتیں کرے گا اور جب بکے گا تو بہتان گھڑے گا۔ پس حضرت عمر نے شرابی کی حد میں اسّی کوڑے مارے۔ (مالک)

بَابُ مَا لَا يُدْعٰى عَلَى الْمَحْدُوْدِ

جس پر حد جاری ہو اس کو بد دعا نہ دی جائے

پہلی فصل

۳۴۵۸ (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جس کا نام عبداللہ

يُلَقَّبُ حِمَارًا كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَأُتِيَ بِهٖ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اور لقب حمار تھا، وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے شراب پر کوڑے مارے تھے۔ ایک دفعہ اُسے لایا گیا تو آپ کے حکم سے کوڑے مارے گئے۔ لوگوں میں سے ایک نے کہا، اے اللہ! اس پر لعنت کر، اسے کتنی دفعہ لایا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس پر لعنت نہ بھیجو کیونکہ خدا کی قسم، میں تو یہی جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اُس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

(بخاری)

۳۴۵۹ ۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطٰنَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اسے مارو۔ ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے مارنے والا، کوئی اپنے جوتے سے مارنے والا اور کوئی اپنے کپڑے سے مارنے والا تھا۔ جب وہ لوٹا تو لوگوں میں سے کسی نے کہا، اللہ تجھے رسوا کرے۔ فرمایا کہ ایسا نہ کہو، اس کے مقابلے پر شیطان کی مدد نہ کرو۔ (بخاری)۔

دوسری فصل

۳۴۶۰ ۳ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ إِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ أَنَّهٗ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ أَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيْبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهٖ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِيْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ أُرِيْدُ أَنْ تُطَهِّرَنِيْ فَأَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهٖ يَقُوْلُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اُنْظُرْ إِلٰى هٰذَا الَّذِيْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اسلمی آیا اور چار دفعہ اپنے اوپر گواہی دی کہ اُس نے ایک عورت سے حرام فعل کیا ہے۔ ہر دفعہ آپ اُس سے منہ پھیر لیتے۔ جب پانچویں دفعہ اُس نے اقبالِ جرم کیا تو فرمایا، کیا تم نے اُس سے صحبت کی ہے؟ عرض گزار ہوا، ہاں۔ فرمایا یہاں تک کہ یہ چیز اُس چیز میں غائب ہوگئی؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ جیسے سلائی سرمہ دانی میں گم ہو جاتی ہے یا رسی کنوئیں میں؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا تم جانتے ہو کہ زنا کیا چیز ہے؟ عرض گزار ہوا، ہاں میں نے اُس سے حرام طریقے پر وہی فعل کیا جو آدمی حلال طریقے پر اپنی بیوی سے کرتا ہے۔ فرمایا کہ ایسا کہنے سے تمہارا مقصد کیا ہے؟ عرض گزار ہوا، میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں۔ پس آپ نے حکم فرمایا تو اُسے سنگسار کر دیا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دو ساتھیوں کو سنا کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا، اس شخص کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالا تھا لیکن اس نے اپنے آپ کو نہ چھوڑا مگر ایسے سنگسار کروایا جیسے کتے کو کیا جاتا ہے۔ پس دونوں خاموش ہو گئے۔ پھر کچھ دیر چلتے رہے یہاں تک کہ ایک گدھے کی لاش کے پاس سے گزرے

فَقَالَ اَيْنَ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ يَّاْكُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيْكُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلٍ مِّنْهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيْهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

جس کی ٹانگیں اٹھی ہوئی تھیں۔ فرمایا کہ فلاں اور فلاں آدمی کہاں ہیں؟ وہ دونوں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم یہیں ہیں۔ فرمایا اُترو اور اس گدھے کی لاش سے کھاؤ۔ دونوں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس کو کون کھاتا ہے؟ فرمایا کہ تم نے جو اپنے بھائی کی ابھی آبرو ریزی کی ہے وہ اس میں سے کھانے کی نسبت زیادہ سخت ہے۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اب وہ جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔ (ابوداؤد)

۳۴۶۱ وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا اُقِيْمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے کوئی گناہ ہو جائے جس کے باعث اُس پر حد قائم ہو تو وہ اُس گناہ کا کفارہ ہو جاتی ہے۔ (شرح السنہ)

۳۴۶۲ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهٗ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّثَنِّيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ فِيْ شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حد کا کام کیا جس کی سزا اُسے دنیا میں دی گئی تو اللہ تعالیٰ بڑا انصاف کرنے والا ہے، اس سے کہ آخرت میں دوبارہ اپنے بندے کو سزا دے اور جس نے حد کا کام کیا اور اللہ تعالیٰ نے اُس پر پردہ ڈالا تو وہ بڑا کرم کرنے والا ہے۔ اس سے کہ اُس چیز کو دہرائے جس پر وہ معاف فرما چکا۔ اِسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ التَّعْزِيْرِ — تعزیر کا بیان

پہلی فصل

۳۴۶۳ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہیں مارے جاتے مگر اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے کسی حد کے باعث۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۳۴۶۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد)

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی کو مارے تو چہرے پر مارنے سے بچے۔ (ابوداؤد)

۳۴۶۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُوْدِيُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَاِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی دوسرے سے اسے یہودی کہے تو اسے بیس کوڑے مارو اور جب کوئی کسی سے اسے مخنث کہے تو اُسے بھی بیس کوڑے مارو اور جو اپنی کسی ذی محرم سے صحبت کرے تو اُسے قتل کر دو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۴۶۶ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاحْرِقُوْا مَتَاعَهٗ وَاضْرِبُوْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ غَرِيْبٌ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ کسی شخص نے اللہ کی راہ میں خیانت کی ہے تو اُس کا سامان جلا دو اور اُسے مارو (ترمذی، ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ بَيَانِ الْخَمْرِ وَوَعِيْدِ شَارِبِهَا

شراب کا بیان اور شرابی کے لیے وعید

پہلی فصل

۳۴۶۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

• حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شراب ان دو درختوں سے بنائی جاتی ہے: کھجور اور انگور سے۔ (مسلم)۔

۳۴۶۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَاءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر پر حضرت عمر نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بیشک شراب کی حرمت نازل ہو چکی اور وہ پانچ چیزوں سے بنتی ہے: انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد سے۔ اور شراب وہ ہے جو عقل میں فتور ڈال دے۔
(بخاری)

۳۴۶۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْاَعْنَابِ اِلَّا قَلِيْلًا وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شراب جب بھی حرام فرمائی گئی تو اس وقت ہم انگوروں کی شراب بہت کم پیتے تھے کیونکہ زیادہ تر ہماری شراب کچی اور خشک کھجوروں کی ہوتی تھی۔
(بخاری)

۳۴۷۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى[4] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بتع نامی شراب کے متعلق پوچھا گیا جو شہد کا شیرہ ہوتا تھا فرمایا کہ شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

(متفق علیہ)

۳۴۷۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى[5] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے۔ جس نے دنیا میں شراب پی اور اس پر مداومت کرتا ہوا مر جائے جبکہ توبہ نہ کی ہو تو آخرت میں نہیں پیئے گا۔ (مسلم)۔

۳۴۷۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَاَلَ النَّبِيَّ[6] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهُ بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی یمن سے آیا تو اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا جس کو وہ اپنی سرزمین میں جوار سے بنا کر پیتے اور اسے مزر کہا جاتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ نشہ لاتی ہے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ عہد ہے کہ جو نشہ لانے والی چیز پیئے گا اُس کو طینۃ الخبال سے پلائے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ طینۃ الخبال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ جہنمیوں کا پسینہ یا جہنمیوں کا خون پیپ۔

(مسلم)

۳۴۷۳ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ[7] وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خشک اور کچی کھجور کو ملانے سے منع فرمایا نیز کشمش اور خشک کھجوروں کو ملانے سے نیز کچی اور تر کھجوروں کو ملانے سے اور فرمایا کہ ہر ایک کا نبیذ الگ بناؤ۔ (مسلم)

۳۴۷۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ[8] سَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا گیا کہ ہم اس کا سرکہ بنا لیا کریں؟ فرمایا نہیں۔

(مسلم)

۳۴۷۵ وَعَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ طَارِقَ ابْنَ سُوَيْدٍ[9] سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَّلٰكِنَّهُ دَاءٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طارق بن سوید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا تو آپ نے انہیں منع فرما دیا۔ عرض گزار ہوئے کہ میں اس سے دوا بناتا ہوں۔ فرمایا کہ یہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۳۴۷۶ / ۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَۃِ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ یَتُبِ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَقَاہُ مِنْ نَّھْرِ الْخَبَالِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے شراب پی تو اللہ تعالیٰ اُس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں فرماتا۔ اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر دوبارہ پیے تو اللہ تعالیٰ اُس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں فرماتا۔ اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر سہ بارہ پیے تو اللہ تعالیٰ اُس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں فرماتا۔ اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر چوتھی دفعہ بھی پیے تو اللہ تعالیٰ اُس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں فرماتا۔ اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول نہیں کرے گا اور نہرِ خبال سے اُسے پیپ پلائے گا (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اور دارمی نے اسے حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے۔

۳۴۷۷ / ۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو زیادہ چیز نشہ لائے وہ تھوڑی بھی حرام ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۴۷۸ / ۱۲ وَعَنْ عَائِشَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ مِنْہُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْکَفِّ مِنْہُ حَرَامٌ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو فرق کے برابر ہو کر نشہ لائے وہ کفِ دست کے برابر ہو تب بھی حرام ہے۔ (ترمذی، احمد، ابوداؤد)۔

۳۴۷۹ / ۱۳ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَۃِ خَمْرًا وَّمِنَ الشَّعِیْرِ خَمْرًا وَّمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَّمِنَ الزَّبِیْبِ خَمْرًا وَّمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک گندم سے شراب بنتی ہے جَو سے بھی شراب، کھجور سے بھی شراب، انگور سے بھی شراب اور شہد سے بھی شراب بنتی ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۴۸۰ / ۱۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِّیَتِیْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَۃُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُ وَقُلْتُ اِنَّہٗ لِیَتِیْمٍ فَقَالَ اَھْرِیْقُوْہُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب سورۂ مائدہ نازل ہوئی تو ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا اور عرض کر دیا کہ وہ یتیم کی ہے۔ فرمایا کہ اُسے بہا دو۔ (ترمذی)۔

۳۴۸۱ / ۱۵ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ قَالَ یَا نَبِیَّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ نے عرض

اللہ اِنِّی اشْتَرَیْتُ خَمْرًا لِاَیْتَامٍ فِی حِجْرِیْ قَالَ اَھْرِقِ الْخَمْرَ وَاکْسِرِ الدِّنَانَ ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ ضَعَّفَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاؤدَ اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَیْتَامٍ وَرِثُوْا خَمْرًا قَالَ اَھْرِقْھَا قَالَ اَفَلَا اَجْعَلُھَا خَلًّا قَالَ لَا

گزار ہوئے: یا نبی اللہ! میں نے اپنے زیر پرورش یتیموں کے لیے شراب خریدی ہے۔ فرمایا کہ شراب کو بہا دو اور مٹکے کو توڑ دو۔ ترمذی نے اسے روایت کیا اور ضعیف بتایا۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یتیموں کے متعلق پوچھا جنھیں میراث میں شراب ملی۔ فرمایا کہ اُسے بہا دو۔ عرض گزار ہوئے کہ اُس کا سرکہ نہ بنالوں؟ فرمایا نہیں۔

تیسری فصل

۳۴۸۲ (۱۶) عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَّمُفَتِّرٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نشہ لانے والی اور فتنہ پیدا کرنے والی ہر چیز حرام ہے۔ (ابوداؤد)

۳۴۸۳ (۱۷) وَعَنْ دَیْلَمِ الْحِمْیَرِیِّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضٍ بَارِدَۃٍ وَّنُعَالِجُ فِیْھَا عَمَلًا شَدِیْدًا وَّ اِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِّنْ ھٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰی بِہٖ عَلٰی اَعْمَالِنَا وَعَلٰی بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ ھَلْ یُسْکِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوْہُ قُلْتُ اِنَّ النَّاسَ غَیْرُ تَارِکِیْہِ قَالَ اِنْ لَّمْ یَتْرُکُوْہُ فَقَاتِلُوْھُمْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت دیلم حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہم سرد علاقے میں رہتے اور سخت محنت کرتے ہیں۔ ہم وہاں گندم سے شراب بناتے ہیں جس سے محنت کے لیے قوت پیدا کرتے اور اپنے علاقے کی سردی سے بچتے ہیں۔ فرمایا کیا وہ نشہ لاتی ہے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ اُس سے بچو۔ عرض گزار ہوئے کہ لوگ اُسے نہیں چھوڑیں گے۔ فرمایا کہ نہ چھوڑیں تو اُن سے لڑو۔ (ابوداؤد)

۳۴۸۴ (۱۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَالْکُوْبَۃِ وَالْغُبَیْرَاءِ وَقَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب، جوا، طبلہ اور جوار کی شراب سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے۔ (ابوداؤد)

۳۴۸۵ (۱۹) وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَاقٌّ وَّلَا قَمَّارٌ وَّلَا مَنَّانٌ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ وَلَا وَلَدُ

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کا نافرمان، جواری، احسان جتانے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا (دارمی) اور اُسی کی دوسری روایت میں جواری کی جگہ

بِعِزَّتِي لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِّنْ عَبِيْدِي جُرْعَةً مِّنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيْدِ مِثْلَهَا وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَّخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حِيَاضِ الْقُدُسِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

میرے رب عزوجل نے میری عزت کی قسم یاد فرمائی کہ نہیں پیئے گا میرے بندوں سے کوئی بندہ ایک گھونٹ شراب مگر اُسی قدر پیپ پلاؤں گا اور نہیں چھوڑے گا اُسے کوئی میرے ڈر سے مگر میں اُسے پاک حوضوں کی شراب پلاؤں گا۔ (احمد)

٣٤٨٧ (٢١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوثُ الَّذِي يُقِرُّ فِي أَهْلِهِ الْخُبْثَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام فرما دی ہے ہمیشہ شراب پینے والا، ماں باپ کا نافرمان اور وہ بے حیا جو اپنے گھر والوں میں بے غیرتی کے کاموں کو برقرار رکھے۔ (احمد، نسائی)

٣٤٨٨ (٢٢) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے، ہمیشہ شراب پینے والا، رشتہ توڑنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔ (احمد)

٣٤٨٩ (٢٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ إِنْ مَّاتَ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَعَابِدِ وَثَنٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ وَقَالَ ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ شراب پینے والا اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا جیسے بت پوجنے والا۔ اسے احمد نے روایت کیا اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی جبکہ بیہقی میں محمد بن عبید اللہ سے بواسطہ اُن کے والد ماجد کے ہے اور کہا کہ بخاری نے اپنی تاریخ میں محمد بن عبید اللہ سے بواسطہ اُن کے والد ماجد کے ذکر کی ہے۔

٣٤٩٠ (٢٤) وَعَنْ أَبِي مُوسٰى أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا أُبَالِي شَرِبْتُ الْخَمْرَ أَوْ عَبَدْتُ هٰذِهِ السَّارِيَةَ دُوْنَ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: میں فرق محسوس نہیں کرتا کہ شراب پیتا رہوں یا خدا کے سوا اس ستون کی پوجا کروں۔ (نسائی)

كِتَابُ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ

١٧۔ حکومت اور فیصلے کرنے کا بیان

پہلی فصل

٣٤٩١ (١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرا حکم مانا اُس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کا حکم مانا تو اُس

أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي وَإِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے میرا حکم مانا اور جس نے امیر کی نافرمانی کی تو اُس نے میری نافرمانی کی کیونکہ امام ایک ڈھال ہے جس کے پیچھے جہاد کیا جاتا ہے اور جس کی آڑلی جاتی ہے اور وہ اللہ سے ڈرتے ہوئے انصاف سے حکم دے تو اس کا اُسے ثواب ملے گا اور اگر اس کے برعکس کرے تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔

(متفق علیہ)

۳۴۹۲ وَعَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اُم الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تمہارے اوپر ناک کان کٹے غلام کو امیر بنا دیا جائے جو تمہیں اللہ کی کتاب کے مطابق چلائے تو اُس کی بات سنو اور اُس کا حکم مانو۔

(مسلم)

۳۴۹۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سنو اور اُس کا حکم مانو خواہ تمہارے اوپر حبشی غلام کو عامل مقرر کر دیا جائے اور اگرچہ اُس کا سر انگور جیسا ہو۔

(بخاری)

۳۴۹۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مسلمان پر سننا اور حکم ماننا ہے خواہ اُسے پسند کرتا ہو یا ناپسند جب تک کہ خدا کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے۔ جب خدا کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو اُس میں سُننا اور حکم ماننا نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

۳۴۹۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں۔ اطاعت تو نیک کاموں میں ہے۔ (متفق علیہ)

۳۴۹۶ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی سننے اور حکم ماننے پر، خواہ تنگی ہو یا آسانی، خوشی سے ہو یا ناخوشی سے، خواہ دوسروں کو ہم پر ترجیح دی جا رہی ہو اور حکومت کے اہل سے نہ جھگڑیں مگر جب کہ تم واضح کفر دیکھو جس کی تمہارے پاس اللہ کی طرف سے مضبوط دلیل ہو۔

(متفق علیہ)

٣٤٩٧ (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سننے اور حکم ماننے پر بیعت کی تو آپ ہم سے فرماتے تھے "جہاں تک تمہاری بساط میں ہو۔" (متفق علیہ)

٣٤٩٨ (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو امیر سے کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو صبر کرے کیونکہ جو جماعت کو ایک بالشت برابر بھی چھوڑ کر مرے تو جاہلیت کی موت مرے گا۔ (متفق علیہ)

٣٤٩٩ (٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ اَوْ يَدْعُوْا لِعَصَبِيَّةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ بِسَيْفِهٖ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدٍ عَهْدَهٗ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو امیر کی اطاعت سے نکل جائے اور جماعت سے جدا ہوگیا پس مر گیا تو جاہلیت کی موت مرے گا اور جس نے مخفی جھنڈے کے نیچے لڑائی کی کہ عصبیت کے باعث ناراض ہے یا عصبیت کی طرف بلائے یا عصبیت کی مدد کرے اور قتل کر دیا جائے تو وہ جاہلیت پر قتل ہوا ہے اور جو تلوار لے کر میری امت کے خلاف نکلا خواہ کوئی نیک سامنے آئے یا بد اور اس کے ایمان والے کو بھی نظر انداز نہ کرے اور نہ عہد والے کے عہد کو پورا کرے، لہٰذا وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں۔ (مسلم)

٣٥٠٠ (١٠) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ اَلَا مَنْ وُلِّيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَاٰهُ يَاْتِيْ شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَاْتِيْ مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے اچھے حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں اور تم اُن پر نماز پڑھو اور وہ تم پر نماز پڑھیں اور تمہارے بُرے حاکم وہ ہیں جن سے تم عداوت رکھو اور وہ تم سے عداوت رکھیں، تم اُن پر لعنت بھیجو اور وہ تم پر لعنت بھیجیں۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا اُس وقت ہم انہیں پھینک دیں؟ فرمایا: نہیں جب تک وہ تم میں نماز پڑھتے رہیں۔ نہیں جب تک وہ تم میں نماز پڑھتے رہیں۔ خبردار جس پر کوئی حاکم مقرر کیا جائے اور وہ دیکھے کہ اللہ کی نافرمانی کا کام کر رہا ہے تو جو اللہ کی نافرمانی کر رہا ہے اُسے ناپسند کرے لیکن حاکم کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچے۔ (مسلم)

٣٥٠١ (١١) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اُمَرَاءُ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْکِرُوْنَ فَمَنْ اَنْکَرَ فَقَدْ بَرِیَٔ وَمَنْ کَرِہَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰکِنْ مَنْ رَضِیَ وَتَابَعَ قَالُوْا اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا لَا مَا صَلَّوْا اَیْ مَنْ کَرِہَ بِقَلْبِہٖ وَاَنْکَرَ بِقَلْبِہٖ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۳۵۰۲/۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً وَّاُمُوْرًا تُنْکِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَدُّوْا اِلَیْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰہَ حَقَّکُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۳۵۰۳/۱۳ وَعَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ سَاَلَ سَلَمَۃُ بْنُ یَزِیْدَ الْجُعْفِیُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَیْنَا اُمَرَاءُ یَسْاَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَیَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَیْکُمْ مَا حُمِّلْتُمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۳۵۰۴/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ یَدًا مِّنْ طَاعَۃٍ لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا حُجَّۃَ لَہٗ وَمَنْ مَاتَ وَلَیْسَ فِیْ عُنُقِہٖ بَیْعَۃٌ مَاتَ مِیْتَۃً جَاهِلِیَّۃً۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۳۵۰۵/۱۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ کُلَّمَا هَلَکَ نَبِیٌّ خَلَفَہٗ نَبِیٌّ وَاِنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَیَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَکْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَیْعَۃِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۳۵۰۶/۱۶ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر ایسے امیر مقرر ہوں گے جو پسندیدہ اور ناپسندیدہ کام کریں گے۔ جو انکار کرے وہ بری الذمہ ہو گیا اور جو ناپسند کرے وہ محفوظ رہا لیکن جو راضی ہوا اور پیروی کی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم اُن سے لڑیں؟ فرمایا نہیں جب تک نماز پڑھیں، نہیں جب تک نماز پڑھیں یعنی جو دل سے ناپسند کرے اور دل سے انکار کرے۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے بعد ترجیح دیکھو گے اور ایسے کام جن کو تم ناپسند کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمارے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اُن کے حقوق پورے ادا کرنا اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔ (متفق علیہ)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن یزید جعفی سوال کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے: یا نبی اللہ! اگر ہم پر ایسے حاکم مقرر ہوں جو ہم سے اپنا حق مانگیں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ سنو اور اطاعت کرو کیونکہ اُن پر اُن کی ذمہ داری کا بوجھ ہے اور تم پر تمہاری ذمہ داری کا بوجھ۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس نے امیر کی اطاعت سے اپنا ہاتھ نکال لیا تو جب قیامت میں اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اُس کے پاس کوئی وجہ جواز نہیں ہوگی اور جو مر گیا اور اُس کے گلے میں کسی کی بیعت نہ تھی تو جاہلیت کی موت مرا۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کی سیاست انبیائے کرام سنبھالتے تھے۔ جب ایک نبی فوت ہوتا تو دوسرا اُس کا جانشین ہو جاتا جبکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ عنقریب خلفا ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ پہلے کی بیعت پوری کرو، پہلا ہی پہلا ہے۔ انھیں اُن کا حق دو اور جنھیں اُن کی رعایا بنایا ہے اُن کے متعلق اللہ تعالیٰ پوچھنے والا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو خلیفوں کی بیعت کی جائے تو اُن میں سے دوسرے کو قتل کر دو۔ (مسلم)

۳۵۰۶ ۱۶(ب) وَعَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهٗ سَيَكُوْنُ هَنَاتٌ وَّهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُّفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَّنْ كَانَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: عنقریب نئے نئے فتنے ہوں گے جو اس اُمّت میں تفرقہ ڈالنا چاہے جبکہ یہ اکٹھی ہو تو اُسے تلوار سے مار ڈالو خواہ وہ کوئی ہو۔ (مسلم)

۳۵۰۷ ۱۷ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيْعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَّاحِدٍ يُّرِيْدُ أَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن کا ہی بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جو تمہارے پاس آئے جبکہ تم ایک آدمی کے پیچھے اکٹھے ہو اور وہ تمہیں اپنی لاٹھی سے چیرنا چاہے یا تمہاری جماعت کو بکھیرنا چاہے تو اُسے قتل کر دو۔ (مسلم)

۳۵۰۸ ۱۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْآخَرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایک امام سے بیعت کی۔ اُسے ہاتھ کا عقد اور دل کا میوہ دیا، پس اگر طاقت رکھتا ہے تو اُس کی اطاعت کرے۔ اگر دوسرا آکر اُس سے جھگڑے تو دوسرے کی گردن اڑا دو۔ (مسلم)

۳۵۰۹ ۱۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حکومت کا سوال نہ کرنا کیونکہ مانگنے پر اگر تمہیں دے دی گئی تو تم اُس کے سپرد کر دیے جاؤ گے اور اگر بغیر مانگے تمہیں دے دی گئی تو اُس پر تمہاری مدد کی جائے گی۔ (متفق علیہ)

۳۵۱۰ ۲۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک تم حکومت کے لیے حریص ہو جاؤ گے جو عنقریب قیامت میں ندامت کا باعث ہوگی کیونکہ دودھ پلانے والی اچھی اور دودھ چھڑانے والی بُری ہے۔ (بخاری)

۳۵۱۱ ۲۱ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِيْ ثُمَّ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عامل مقرر نہیں فرماتے؟ آپ نے دست

الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَّنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَ اَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَهٗ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَّاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور یہ امانت ہے جو قیامت کے روز رُسوائی اور ملامت ہے ماسوائے اُس کے جس نے اِسے حق کے ساتھ لیا اور اس کی ذمہ داریاں پوری کیں۔ دوسری روایت میں اُن سے فرمایا: میں تمہیں کمزور دیکھتا ہوں۔ میں تمہارے لیے وہی چاہتا ہوں جو اپنے لیے چاہتا ہوں۔ دو آدمیوں کا بھی امیر نہ بننا اور نہ یتیم کے مال کا متولی ہونا۔ (مسلم)

۳۵۱۲ / ۲۲ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهٗ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں اور میرے چچا کے بیٹوں سے دو آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے۔ اُن میں سے ایک عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مجھے اُس میں سے بعض کا امیر بنا دیجیے جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو والی بنایا ہے۔ دوسرے نے بھی اسی طرح کہا۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! ہم اِس کام پر کسی کو حاکم نہیں بنایا کرتے جو اُس کا سوال کرے اور نہ کسی ایسے شخص کو جو اُس کی طمع رکھے۔ دوسری روایت میں فرمایا: ہم اپنے کام پر ایسے شخص کو عامل نہیں بناتے جو اُس کا ارادہ کرے۔ (متفق علیہ)

۳۵۱۳ / ۲۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِّهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بہترین لوگوں میں اُسے پاؤ گے جس کو حکومت حاصل کرنے سے سخت نفرت ہوگی، یہاں تک کہ اُس میں مبتلا ہو جاؤ۔

(متفق علیہ)

۳۵۱۴ / ۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ پس امام لوگوں پر نگران ہے اور اُس سے اُس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر والوں میں نگران ہے اور اُس سے اُس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اُس کی اولاد پر نگران ہے اور وہ اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھی جائے گی۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور وہ اُس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ خبردار! تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ (متفق علیہ)۔

۳۵۱۵ / ۲۵ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ وَّالٍ يَّلِيْ رَعِيَّةً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَّهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کوئی حاکم نہیں جس کو مسلمانوں پر حاکم بنایا جائے اور وہ لوگوں سے خیانت کرتا ہوا مر جائے تو اللہ تعالیٰ اُس پر جنت حرام فرما دیتا ہے۔ (متفق علیہ)۔

۳۵۱۶/۲۶ وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ یَسْتَرْعِیْہِ اللّٰہُ رَعِیَّۃً فَلَمْ یَحُطْہَا بِنَصِیْحَۃٍ اِلَّا لَمْ یَجِدْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اُن کا ہی بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہر کوئی بندہ ایسا نہیں جس کو اللہ تعالیٰ لوگوں کا نگران بنائے اور وہ اُن کی خیر خواہی نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا۔ (متفق علیہ)

۳۵۱۷/۲۷ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَۃُ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائذ بن عمرو کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا بدظلم کرنے والے بڑے نگران ہیں۔ (مسلم)

۳۵۱۸/۲۸ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُمَّ مَنْ وَّلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَشَقَّ عَلَیْہِمْ فَاشْقُقْ عَلَیْہِ وَمَنْ وَّلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَرَفَقَ بِہِمْ فَارْفُقْ بِہٖ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دُعا مانگی: اے اللہ! جس کو میری اُمت کا حاکم بنایا جائے اور وہ لوگوں پر شفقت کرے تو تُو بھی اُس پر شفقت فرما اور جو میری اُمت کا کسی کام کے لیے حاکم بنایا جائے تو وہ لوگوں سے نرمی کے ساتھ سلوک کرے تو تُو بھی اُس پر نرمی فرما۔ (مسلم)

۳۵۱۹/۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ عَنْ یَّمِیْنِ الرَّحْمٰنِ وَکِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ اَلَّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِہِمْ وَاَہْلِیْہِمْ وَمَا وَلُوْا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک انصاف کرنے والے حکام اللہ تعالیٰ کے نزدیک رحمٰن کے دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے جبکہ اُس کے دونوں دستِ قدرت ہی دائیں ہیں۔ جو اپنے احکام میں انصاف کرتے ہیں اور اپنے گھر والوں میں جن کے وہ حاکم ہوں۔ (مسلم)

۳۵۲۰/۳۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَعَثَ اللّٰہُ مِنْ نَّبِیٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِیْفَۃٍ اِلَّا کَانَتْ لَہٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَۃٌ تَاْمُرُہٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّہٗ عَلَیْہِ وَبِطَانَۃٌ تَاْمُرُہٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّہٗ عَلَیْہِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَہُ اللّٰہُ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا اور نہ کسی کو خلیفہ بنایا مگر اُس کے دو پوشیدہ ساتھی ہوتے۔ ایک ساتھی اُس سے نیک کاموں کے لیے کہتا اور اُن کی رغبت دلاتا تو دوسرا ساتھی بُرے کاموں کے لیے کہتا اور اُن کی رغبت دلاتا جبکہ بُرائی سے وہی محفوظ رہتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھتا ہے۔ (بخاری)

۳۵۲۱/۳۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ قَیْسُ بْنُ سَعْدٍ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَۃِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِیْرِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت قیس بن سعد کا وہی مقام تھا جو بادشاہ کے سامنے تھانیدار کا ہوتا ہے۔ (بخاری)

۳۵۲۲/۳۲ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَہْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّکُوْا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنا لیا ہے

عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى قَالَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ امْرَاَةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تو فرمایا: وہ قوم فلاح نہیں پاتی جو اپنے معاملات عورت کے سپرد کر دے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۳۵۲۳ عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يُّرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثٰى جَهَنَّمَ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت حارث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں: جماعت میں رہنے، حکمران کی سننے اور ماننے، ہجرت اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا۔ جو بالشت برابر بھی جماعت سے نکلا اُس نے اسلام کا پٹا اپنے گلے سے نکال دیا مگر جبکہ واپس آ جائے اور جو دعوتِ جاہلیت کی طرح مدد کے لیے بلائے وہ جہنمیوں کے گروہ سے ہے، اگرچہ روزے رکھے، نماز پڑھے اور خود کو مسلمان ہی سمجھتا ہو۔ (احمد، ترمذی)

۳۵۲۴ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ اُنْظُرُوْا اِلٰى اَمِيْرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ اُسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

زیاد بن کسیب عدوی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوبکرہ کے ساتھ حضرت ابن عامر کے منبر کے نیچے تھا جبکہ وہ خطبہ دے رہے تھے اور اُن کے اوپر باریک کپڑے تھے۔ ابو بلال نے کہا کہ ہمارے امیر کو تو دیکھو جو فاسقوں جیسے کپڑے پہنتے ہیں۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خاموش رہو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے جو زمین میں اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی توہین کرے اُس نے اللہ کی توہین کی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۲۵ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مخلوق کا حکم نہیں مانا جائے گا جس میں خالق کی نافرمانی ہو۔ (شرح السنہ)

۳۵۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَمِيْرِ عَشَرَةٍ اِلَّا يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَغْلُوْلًا حَتّٰى يَفُكَّ عَنْهُ الْعَدْلُ اَوْ يُوْبِقَهُ الْجَوْرُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دس آدمیوں کا بھی امیر ہو وہ قیامت کے روز طوق پہنا کر لایا جائے گا یہاں تک کہ انصاف اُسے چھڑا دے گا یا ظلم اُسے ہلاک کر دے گا۔ (دارمی)

۳۵۲۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

أَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَنَّ نَوَاصِيَهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالثُّرَيَّا يَتَجَلْجَلُوْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَأَنَّهُمْ لَمْ يَلُوْا عَمَلًا۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَنَّ ذَوَائِبَهُمْ كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالثُّرَيَّا يَتَذَبْذَبُوْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَكُوْنُوْا عُمِّلُوْا عَلٰى شَيْءٍ۔

امانت رکھنے والوں کے لیے۔ کتنے ہی لوگ قیامت کے روز تمنا کریں گے کہ اُن کی پیشانیاں زمین و آسمان کے درمیان ثریا سے لٹکی ہوئی ہوتیں لیکن کسی کام کے ذمہ دار نہ بنتے (شرح السنہ) اور احمد کی ایک روایت میں ہے کہ اُن کے گیسو ثریا کے ساتھ لٹکے ہوئے ہوتے جو زمین و آسمان کے درمیان ہلتے رہتے لیکن کسی کے عامل نہ بنائے جاتے۔

۳۵۲۸/۳۸ وَعَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَابُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَلٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

غالب قطان، ایک آدمی اُن کے والد ماجد اُن کے جدِّ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سرداری حق ہے اور سرداری کے بغیر لوگوں کے لیے چارۂ کار نہیں لیکن سردار جہنم میں جائیں گے۔

(ابوداؤد)

۳۵۲۹/۳۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أُمَرَاءُ سَيَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَرِدُوْا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَأُولٰئِكَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُمْ وَأُولٰئِكَ يَرِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں بے وقوف لوگوں کی سرداری سے تمہیں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میرے کچھ عرصہ بعد حکام ہوں گے۔ جو جھوٹ پر بھی اُن کی تصدیق کرے اور ظلم پر بھی اُن کی مدد کرے، وہ مجھ سے نہیں اور میں اُن سے نہیں۔ وہ حوضِ کوثر پر میرے پاس نہیں آسکیں گے۔ جو اُن کے پاس نہ جائے جھوٹ پر اُن کی تصدیق نہ کریں اور ظلم پر اُن کی مدد نہ کریں تو ایسے لوگ مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں اور یہی لوگ ہیں جو حوضِ کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔

(ترمذی)

۳۵۳۰/۴۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوٗدَ مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا إِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جنگل میں رہنے لگے تو سخت دل ہو جاتا ہے، جو شکار کے پیچھے لگے وہ غافل ہو جاتا ہے اور جو بادشاہ کے پاس جائے وہ فتنے میں پڑ جاتا ہے (احمد، ترمذی، نسائی) ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جو بادشاہ سے چمٹ گیا وہ فتنے میں پڑ گیا اور بندہ جتنا بادشاہ سے نزدیک ہوتا ہے اُتنا ہی خدا سے دُور ہو جاتا ہے۔

۳۵۳۱/۴۱ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے کندھے پر مارتے ہوئے فرمایا:

أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيفًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اے قدیم! تم فلاح پاگئے اگر اس حالت میں فوت ہوئے کہ کسی کے امیر، منشی اور سردار نہ بنے۔ (ابوداؤد)

٣٥٣٢ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ يَعْنِي الَّذِي يَعْشُرُ النَّاسَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹیکس وصول کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا یعنی جو لوگوں سے غیر شرعی عشر وصول کرے۔ (ابوداؤد، احمد، دارمی)

٣٥٣٣ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَقْرَبَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ وَإِنَّ أَبْغَضَ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَشَدَّهُمْ عَذَابًا وَفِي رِوَايَةٍ وَأَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ جَائِرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب لوگوں سے پیارا اور مجلس کے لحاظ سے نزدیک تر انصاف کرنے والا حاکم ہوگا اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام لوگوں سے بُرا، سب سے زیادہ عذاب کا مستحق اور دوسری روایت میں ہے کہ بلحاظ مجلس سب سے دور ظالم حکمران ہوگا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٣٥٣٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ افضل جہاد ہے جس نے ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہی۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، احمد) اور نسائی نے اسے حضرت طارق بن شہاب سے روایت کیا۔

٣٥٣٥ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ وَإِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوْءٍ إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے لیے سچا وزیر مقرر فرما دیتا ہے تاکہ وہ بھولے تو یاد کروا دے اور کسی بات کے لیے کہے تو اُس کی مدد کرے اور جب کسی کے لیے اس کے برعکس ارادہ کرے تو اُس کے لیے بُرا وزیر مقرر فرما دیتا ہے کہ یہ بھولے تو وہ یاد نہیں کرواتا اور کسی بات کا ذکر کرے تو اُس کی مدد نہیں کرتا۔ (ابوداؤد، نسائی)

٣٥٣٦ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک حاکم جب لوگوں میں شک و شبہ تلاش کرنے لگے تو انہیں خراب کر دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

٣٥٣٧ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكَ إِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم لوگوں کی چھپی ہوئی باتوں کی کھوج لگاؤ گے تو انہیں خراب کر دو گے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔

۳۵۳۸/۴۸ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتُمْ وَاَئِمَّۃٌ مِّنْ بَعْدِیْ یَسْتَاْثِرُوْنَ بِھٰذَا الْفَیْءِ قُلْتُ اَمَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اَضَعُ سَیْفِیْ عَلٰی عَاتِقِیْ ثُمَّ اَضْرِبُ بِہٖ حَتّٰی اَلْقَاکَ قَالَ اَوَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی خَیْرٍ مِّنْ ذٰلِکَ تَصْبِرُ حَتّٰی تَلْقَانِیْ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب میرے بعد حکمران اس فَیٔ کے سلسلے میں دوسروں کو ترجیح دیں گے۔ میں عرض گزار ہوا: قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھ لوں گا اور اس کے ساتھ لڑتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے جا ملوں۔ فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات بتاؤں۔ مجھ سے ملنے تک صبر سے کام لینا۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۵۳۹/۴۹ عَنْ عَائِشَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ السَّابِقُوْنَ اِلٰی ظِلِّ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ الَّذِیْنَ اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْہُ وَاِذَا سُئِلُوْہُ بَذَلُوْہُ وَحَکَمُوْا لِلنَّاسِ کَحُکْمِھِمْ لِاَنْفُسِھِمْ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے روز اللہ عزوجل کے سائے کی طرف سبقت کرنے والے کون لوگ ہیں؟ بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ وہ لوگ ہیں کہ جب اُنھیں حق دیا جائے تو قبول کر لیتے ہیں، جب اُن سے سوال کیا جائے تو خرچ کرتے ہیں اور لوگوں کا اسی طرح حکم دیتے ہیں جیسے اپنی ذات کو حکم کرتے ہیں۔

۳۵۴۰/۵۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ثَلٰثَۃٌ اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِی الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ وَحَیْفُ السُّلْطَانِ وَتَکْذِیْبٌ بِالْقَدَرِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں اپنی اُمت پر تین چیزوں سے ڈرتا ہوں: ہر بُرجوں سے بارش مانگنا، بادشاہ کا ظلم کرنا اور تقدیر کا انکار کرنا۔ (احمد)

۳۵۴۱/۵۱ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّۃَ اَیَّامٍ اَعْقِلْ یَا اَبَا ذَرٍّ مَا یُقَالُ لَکَ بَعْدُ فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ السَّابِعُ قَالَ اُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ فِیْ سِرِّ اَمْرِکَ وَعَلَانِیَتِہٖ وَاِذَا اَسَاْتَ فَاَحْسِنْ وَلَا تَسْاَلَنَّ اَحَدًا شَیْئًا وَّاِنْ سَقَطَ سَوْطُکَ وَلَا تَقْبِضْ اَمَانَۃً وَّلَا تَقْضِ بَیْنَ اثْنَیْنِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے چھ روز تک فرمایا: اے ابوذر! تم سے جو کچھ کہا جائے اُس میں غور کرنا۔ جب ساتواں روز ہوا تو فرمایا: میں ظاہر و باطن میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ جب تم سے کوئی بُرا کام ہو جائے تو نیکی کرو اور کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا خواہ تمہارا کوڑا ہی گر پڑے اور کسی کی امانت اپنے پاس رکھنا اور دو آدمیوں کے درمیان فیصلے کی ذمہ داری نہ اٹھانا۔ (احمد)

۳۵۴۲/۵۲ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَا مِنْ رَّجُلٍ یَّلِیْ اَمْرَ عَشَرَۃٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِکَ اِلَّا اَتَاہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مَغْلُوْلًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَدُہٗ اِلٰی عُنُقِہٖ فَکَّہٗ بِرُّہٗ اَوْ اَوْبَقَہٗ اِثْمُہٗ اَوَّلُھَا مَلَامَۃٌ وَّاَوْسَطُھَا نَدَامَۃٌ وَّاٰخِرُھَا خِزْیٌ یَّوْمَ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کوئی آدمی نہیں جو دس یا زیادہ آدمیوں پر حاکم بنے مگر قیامت میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگا کہ گلے میں طوق پڑا ہوا ہوگا اُس کا ہاتھ گردن سے لگا ہوا ہوگا۔ اُس کی نیکی اُسے چھڑائے گی یا اُس کا گناہ اُسے ہلاک کرے گا۔ اس کا اول ملامت، اوسط ندامت اور آخر قیامت میں

الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۳۵۴۳/۵۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاوِيَةُ اِنْ وُلِّيْتَ اَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ وَاعْدِلْ قَالَ فَمَا زِلْتُ اَظُنُّ اَنِّيْ مُبْتَلًى بِعَمَلٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ابْتُلِيْتُ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۳۵۴۴/۵۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ رَّاْسِ السَّبْعِيْنَ وَاِمَارَةِ الصِّبْيَانِ رَوَى الْاَحَادِيْثَ السِّتَّةَ۔ (اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

۳۵۴۵/۵۵ وَعَنْ يَحْيَى ابْنِ هَاشِمٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ كَذٰلِكَ يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۳۵۴۶/۵۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ السُّلْطٰنَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَاْوِيْ اِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِّنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَاِذَا جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْاِصْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۳۵۴۷/۵۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اِمَامٌ عَادِلٌ رَّفِيْقٌ وَّاِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۳۵۴۸/۵۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّظَرَ اِلٰى اَخِيْهِ نَظْرَةً يُخِيْفُهٗ اَخَافَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ

رسوائی ہے (احمد)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاویہ اگر تمہیں کسی کام کا والی بنایا جائے تو اللہ سے ڈرنا اور انصاف کرنا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں ہمیشہ یہی گمان کرتا رہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے کے بموجب میں کسی کام میں مبتلا ہو کر رہوں گا یہاں تک کہ مجھے مبتلا کر دیا گیا۔ (احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سن ستر کی ابتدا اور لڑکوں کی حکومت سے اللہ کی پناہ مانگو۔ مذکورہ چھ حدیثوں کو امام احمد نے روایت کیا جبکہ حدیث معاویہ کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا۔

یحییٰ بن ہاشم، یونس بن اسحاق، اُن کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جیسے تم ہو جاؤ گے اسی طرح کے تم پر حاکم مقرر کیے جائیں گے۔

(بیہقی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک بادشاہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ ہوتا ہے جس کے پاس بندوں میں سے ہر مظلوم آتا ہے۔ جب وہ انصاف کرے تو اُسے ثواب ملتا ہے اور رعیت پر شکر لازم ہے اور جب ظلم کرے تو اُس پر بوجھ ہے اور رعایا پر صبر لازم ہے۔

(بیہقی)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک قیامت کے روز مرتبے کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ کے بندوں میں انصاف اور نرمی کرنے والا حکمران افضل ہوگا اور قیامت کے روز مرتبے کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا آدمی ظلم اور سختی کرنے والا حکمران ہوگا۔ (بیہقی)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے بھائی کی طرف ڈرانے والی نظر سے دیکھے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُسے ڈرائے گا۔ ان چاروں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا اور حدیث یحییٰ کے متعلق کہا کہ یہ منقطع

يَحْيٰى هٰذَا مُنْقَطِعٌ وَرِوَايَةٌ ضَعِيْفٌ)

ہے اور اس کی روایت ضعیف ہے۔

۳۵۴۹ / ۵۹ وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا مَالِكُ الْمُلُوْكِ وَمَلِكُ الْمُلُوْكِ قُلُوْبُ الْمُلُوْكِ فِىْ يَدِىْ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُوْنِىْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّاْفَةِ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِىْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوْهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَآءِ عَلَى الْمُلُوْكِ وَلٰكِنِ اشْغَلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَىْ اَكْفِيَكُمْ مُلُوْكَكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِى الْحِلْيَةِ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ میں ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں بادشاہوں کا مالک اور بادشاہوں کا بادشاہ ہوں۔ بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں۔ جب بندے میرا حکم مانتے ہیں تو اُن کے بادشاہوں کے دل اُن پر مہربانی اور نرمی کی طرف پھیر دیتا ہوں اور جب وہ میری نافرمانی کرتے ہیں تو اُن (بادشاہوں) کے دلوں کو سختی اور زیادتی کی طرف پھیر دیتا ہوں تو وہ اُنھیں بُرا عذاب پہنچاتے ہیں۔ تو تم اپنے آپ کو بادشاہوں پر بد دعا کرنے میں مشغول نہ کرو۔ پس اپنے نفسوں کو ذکر اور عاجزی میں مشغول رکھو تاکہ میں تمہارے بادشاہوں سے کفایت کروں۔ اسے ابونعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا عَلَى الْوُلَاةِ مِنَ التَّيْسِيْرِ

حکام کے لیے ضروری ہے کہ آسانی پیدا کریں

پہلی فصل

۳۵۵۰ / ۱ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِىْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے کسی صحابی کو کسی کام کے لیے بھیجتے تو فرماتے: خوش کرنا اور متنفر نہ کر دینا۔ آسانی پیدا کرنا اور مشکل میں مبتلا نہ کر دینا۔ (متفق علیہ)

۳۵۵۱ / ۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آسانی پیدا کرنا اور مشکل میں نہ پھنسانا۔ تسکین دینا اور نفرت پیدا نہ کرنا۔ (متفق علیہ)۔

۳۵۵۲ / ۳ وَعَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهٗ اَبَا مُوْسٰى وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو بُردہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے جدِ امجد حضرت ابو موسیٰ اور حضرت معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: آسانی پیدا کرنا اور مشکل میں نہ ڈالنا، خوش کرنا اور نفرت نہ دلانا۔ دونوں اتفاق سے رہنا اور اختلاف نہ کرنا۔ (متفق علیہ)

۳۵۵۳ / ۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک عہد شکن کے لیے قیامت کے روز ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا، چنانچہ کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی وعدہ خلافی ہے۔
(متفق علیہ)

۳۵۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا ہوگا جس کے ذریعے اُسے پہچانا جائے گا۔ (متفق علیہ)

۳۵۵۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي رِوَايَةٍ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرِ عَامَّةٍ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر عہد شکن کے لیے اُس کے سُرین کے نزدیک بروز قیامت ایک جھنڈا ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے کہ قیامت کے روز ہر عہد شکن کا جھنڈا ہوگا جس کو وہ اپنی وعدہ خلافی کے مطابق بلند کرے گا۔ آگاہ رہو کہ عوام کے حکمران کی غداری سے بڑھ کر کوئی غدار نہیں۔ (مسلم)

دوسری فصل

۳۵۵۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ أَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ احْتَجَبَ اللّٰهُ دُونَ حَاجَتِهٖ وَخَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِأَحْمَدَ أَغْلَقَ اللّٰهُ لَهٗ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَمَسْكَنَتِهٖ)

حضرت عمرو بن مرّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے کسی کام کا والی بنائے اور وہ اُن کی ضرورت اور تنگ دستی کے سامنے آڑ کھڑی کر دے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت، ضرورت اور تنگ دستی کے سامنے آڑ کھڑی کر دیتا ہے۔ پس حضرت معاویہ نے لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے آدمی مقرر کر دیے۔ روایت کیا اسے ابوداؤد اور ترمذی نے جبکہ ترمذی اور احمد کی ایک روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ آسمان کے دروازے اُس کی ضرورت، حاجت اور محتاجی کے سامنے آڑ کھڑی کر دیتا ہے۔

تیسری فصل

۳۵۵۷ عَنْ أَبِي الشَّمَّاخِ الْأَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهٗ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ أَتٰى مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا ثُمَّ أَغْلَقَ بَابَهٗ دُونَ الْمُسْلِمِينَ أَوِ الْمَظْلُومِ أَوْ ذِي الْحَاجَةِ أَغْلَقَ اللّٰهُ دُونَهٗ أَبْوَابَ رَحْمَتِهٖ عِنْدَ

ابوشماخ ازدی اُن کے چچازاد بھائی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت معاویہ کے پاس آئے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے جس کو مسلمانوں کے کسی کام کا والی بنایا گیا پھر وہ مسلمانوں، مظلوموں اور حاجت مندوں کے لیے اپنا دروازہ بند کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت کے وقت اپنی رحمت کے دروازے بند کرے گا جبکہ اُس کی محتاجی لوگوں کی محتاجی سے بڑھ

حَاجَتِہِمْ وَفَقْرِہٖ اَفْقَرَ مَا یَکُوْنُ عَلَیْہِ۔
(رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ)

کرے گا۔
(بیہقی)

۳۵۵۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَہٗ شَرَطَ عَلَیْہِمْ اَنْ لَا تَرْکَبُوْا بِرْذَوْنًا وَّلَا تَاْکُلُوْا نَقِیًّا وَّلَا تَلْبَسُوْا رَقِیْقًا وَّلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَکُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِکَ فَقَدْ حَلَّتْ بِکُمُ الْعُقُوْبَۃُ ثُمَّ یُشَیِّعُہُمْ۔
(رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ کسی کو عامل بنا کر بھیجتے تو شرط لگا دیتے کہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہونا۔ میدے کی روٹی نہ کھانا۔ باریک کپڑے نہ پہننا اور ضرورت مند لوگوں کے لیے اپنے دروازے بند نہ کرنا۔ اگر تم نے ان میں سے کوئی کام کیا تو تمہیں سزا دی جائے گی۔ پھر انہیں رخصت کرتے۔ ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ الْعَمَلِ فِی الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْہُ

قضا کا کام کرنا اور اُس سے ڈرنے کا بیان

پہلی فصل

۳۵۵۹ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَقْضِیَنَّ حَکَمٌ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَھُوَ غَضْبَانُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: غصے کی حالت کے اندر کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔ (متفق علیہ)

۳۵۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو وَّاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَھَدَ وَاَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَکَمَ فَاجْتَھَدَ وَاَخْطَاَ فَلَہٗ اَجْرٌ وَّاحِدٌ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جب حاکم اپنے اجتہاد سے فیصلہ کرے اور وہ درست ہو تو اُس کے لیے دُگنا اجر ہے اور جب اپنے اجتہاد سے فیصلہ کرے اور اُس میں غلطی ہو جائے تو اُس کے لیے اکہرا ثواب ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۳۵۶۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جُعِلَ قَاضِیًا بَیْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا تو وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔
(ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۳۵۶۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ وُكِلَ إِلٰى نَفْسِهٖ وَ
مَنْ أُكْرِهَ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهٗ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۵۶۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[5] الْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ
فِي النَّارِ فَأَمَّا الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى
بِهٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ
وَرَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ -
(رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۵۶۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[6] مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى
يَنَالَهٗ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهٗ جَوْرَهٗ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ
غَلَبَ جَوْرُهٗ عَدْلَهٗ فَلَهُ النَّارُ -
(رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

۳۵۶۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[7] لَمَّا بَعَثَهٗ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ
تَقْضِيْ إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِيْ بِكِتٰبِ اللّٰهِ
قَالَ فَإِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ
سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْتَهِدُ
رَأْيِيْ وَلَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلٰى صَدْرِهٖ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يَرْضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۵۶۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[8] إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُرْسِلُنِيْ
وَأَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ فَقَالَ إِنَّ
اللّٰهَ سَيَهْدِيْ قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ إِذَا تَقَاضٰى

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قاضی کا عہدہ تلاش کرے اور مانگے تو وہ اُس کے نفس کے سپرد کر دیا جائے گا اور جو اُس پر مجبور کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ نازل فرما دیتا ہے جو اُسے راہِ راست پر رکھتا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قضاۃ تین قسم کے ہیں۔ ایک جنت میں اور دو جہنم میں جاتے ہیں۔ جنت میں وہ جاتا ہے کہ آدمی حق کو پہچان کر اُس کے مطابق فیصلہ کرے اور جس نے حق کو پہچان کر فیصلے میں ناانصافی کی تو وہ جہنم میں ہے اور جس نے لوگوں کے فیصلے حق سے بے خبر رہ کر کیے وہ بھی جہنم میں ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مسلمانوں کا عہدۂ قضا تلاش کیا اور اُسے حاصل کر لیا، پھر اُس کا انصاف اُس کے ظلم پر غالب رہے تو اُس کے لیے جنت ہے اور جس کا ظلم اُس کے انصاف پر غالب رہے تو اُس کے لیے جہنم ہے۔ (ابوداؤد)۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: جب تمہارے سامنے کوئی قضیہ پیش کیا گیا تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟ عرض گزار ہوئے کہ میں اللہ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کروں گا۔ فرمایا کہ اگر تم اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ؟ عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے ساتھ۔ فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت میں نہ پاؤ؟ عرض گزار ہوئے کہ اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوتاہی نہیں کروں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے سینے پر تھپکی دی اور فرمایا: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے شخص کو وہ توفیق دی جو اللہ کے رسول کو راضی کرے۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قاضی بنا کر یمن کی طرف بھیجا تو میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں کم عمر ہوں اور مجھے قضا کا علم بھی نہیں۔ فرمایا کہ ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو راہ دکھائے گا اور تمہاری زبان کو ثابت

فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِي بَابِ الْأَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى۔

کر فیصلہ نہ کر دینا بلکہ دوسرے کی بات بھی سُننا کیونکہ فیصلے کو تمہارے لیے واضح کرنے میں اس سے بہت مدد ملے گی۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد مجھے فیصلہ کرنے میں شک بھی نہیں گزرا۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۳۵۶۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِنْ قَالَ أَلْقِهِ أَلْقَاهُ فِي مَهْوَاةٍ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حاکم نہیں جو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہو مگر قیامت کے روز آئے گا کہ فرشتے نے اُسے گردن سے پکڑا ہوا ہوگا۔ پھر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائے گا۔ اگر کہا کہ اسے ڈال دو تو فرشتہ ایسے گڑھے میں ڈالے گا جس کی گہرائی چالیس برس کی ہوگی۔ (احمد، ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان)

۳۵۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَتَمَنَّى أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي تَمْرَةٍ قَطُّ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انصاف کرنے والا قاضی قیامت کے روز آئے گا اور تمنا کرے گا کہ کاش! اُس نے دو آدمیوں کے درمیان ایک کھجور کا فیصلہ بھی نہ کیا ہوتا۔ (احمد)

۳۵۶۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ فَإِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطٰنُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ فَإِذَا جَارَ وَكَلَهُ إِلَى نَفْسِهِ)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک قاضی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے۔ جب ظلم کرتا ہے تو وہ الگ ہو جاتا ہے اور شیطان اُس سے چمٹ جاتا ہے (ترمذی، ابن ماجہ) ایک روایت میں ہے کہ جب ظلم کرے تو اُسے اُس کے نفس کے سپرد کر دیتا ہے۔

۳۵۷۰ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُسْلِمًا وَيَهُودِيًّا اخْتَصَمَا إِلَى عُمَرَ فَرَأَى الْحَقَّ لِلْيَهُودِيِّ فَقَضٰى لَهُ عُمَرُ بِهِ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهُ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ وَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَاللّٰهِ إِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرٰةِ أَنَّهُ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِي بِالْحَقِّ إِلَّا كَانَ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهِ وَيُوَفِّقَانِهِ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ فَإِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی نے اپنا جھگڑا حضرت عمر کی بارگاہ میں پیش کیا۔ انھوں نے حق یہودی کا دیکھا تو اُس کے لیے فیصلہ کر دیا۔ یہودی نے اُن سے کہا کہ خدا کی قسم، آپ نے حق کے ساتھ فیصلہ کیا۔ حضرت عمر نے اُسے کوڑا مار کر فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ یہودی نے کہا: خدا کی قسم ہم توریت میں پاتے ہیں کہ کوئی قاضی نہیں جو حق کے ساتھ فیصلہ کرے مگر اُس کے دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے اور بائیں جانب بھی۔ وہ دونوں اُسے راہِ راست پر رکھتے اور حق کی توفیق دیتے ہیں جب تک وہ حق پر رہے۔ جب حق کو چھوڑ دے تو وہ اُسے چھوڑ کر اوپر چڑھ جاتے ہیں۔ (مالک)

۳۵۷۱ / ۱۳ وَعَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ أَوَتُعَافِيْنِيْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوْكَ يَقْضِيْ قَالَ لِأَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يَّنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا رَاجَعَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا أَقْضِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ فَإِنَّ أَبَاكَ كَانَ يَقْضِيْ فَقَالَ إِنَّ أَبِيْ لَوْ أَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَشْكَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سَأَلَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنِّيْ لَا أَجِدُ مَنْ أَسْأَلُهُ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ فَقَدْ عَاذَ بِعَظِيْمٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيْذُوْهُ وَإِنِّيْ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ تَجْعَلَنِيْ قَاضِيًا فَأَعْفَاهُ وَقَالَ لَا تُخْبِرْ أَحَدًا۔

ابن موہب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان نے حضرت ابن عمر سے کہا کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا کرو۔ کہا کہ اے امیر المومنین! مجھے معاف رکھیے۔ فرمایا کہ تم اسے کیوں ناپسند کرتے ہو جبکہ تمہارے والد ماجد فیصلے کیا کرتے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، جو قاضی ہو اور انصاف کے ساتھ فیصلے کرے تو زیادہ سے زیادہ اس لائق ہے کہ برابر لوٹے۔ چنانچہ اس کے بعد اُن سے نہ کہا (ترمذی) رزین میں نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر نے حضرت عثمان سے کہا، اے امیر المومنین! میں دو آدمیوں کے درمیان بھی فیصلہ نہیں کروں گا۔ فرمایا کہ تمہارے والدِ محترم تو فیصلے کیا کرتے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ والد ماجد کو جب کوئی مشکل پیش آتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کر لیا کرتے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی اشکال پیش آتا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھ لیتے لیکن مجھے کوئی نہیں ملتا جس سے پوچھوں جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس نے اللہ کی پناہ لی اُس نے بہت بڑی ذات کی پناہ لی اور فرماتے ہوئے سُنا کہ جو اللہ کے نام پر پناہ مانگے تو اُسے پناہ دے دو اور میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ آپ مجھے قاضی بنائیں پس انہیں معاف رکھا گیا اور فرمایا کسی کو نہ بتلانا

بَابُ رِزْقِ الْوُلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ

حُکّام کی روزی اور اُن کے تحفوں کا بیان

پہلی فصل

۳۵۷۲ / ۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُعْطِيْكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ أَنَا قَاسِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ میں تمہیں دیتا ہوں اور نہ دینے سے رکتا ہوں بلکہ میں تو تقسیم کرنے والا ہوں وہاں چیز کو رکھتا ہوں جہاں کے لیے حکم دیا جاتا ہے۔ (بخاری)

۳۵۷۳ / ۲ وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض لوگ اللہ کے مال پر بغیر حق کے قبضہ جما لیتے ہیں۔ قیامت کے روز وہ جہنم میں جائیں گے۔ (بخاری)۔

۳۵۷۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ أَبُوْبَكْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِيْ أَنَّ حِرْفَتِيْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَؤُنَةِ أَهْلِيْ وَشُغِلْتُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَيَأْكُلُ اٰلُ أَبِيْ بَكْرٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رونق افزائے خلافت ہوئے تو فرمایا: میری قوم کو جانتی ہے کہ میرا ذریعہ معاش میرے گھر والوں کے اخراجات سے عاجز نہیں تھا لیکن مجھے مسلمانوں کے کام میں مشغول کر دیا گیا پس ابوبکر کے اہل وعیال اس مال سے کھائیں گے اور میں اس میں مسلمانوں کی خدمت کروں گا۔ (بخاری)

دوسری فصل

۳۵۷۵ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو ہم کسی کام کا عامل بنائیں اور اُس پر جو روزی اُسے دیں تو جو اُس کے بعد اور لے گا تو وہ خیانت ہے۔ (ابوداؤد)

۳۵۷۶ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عامل رہا تو مجھے حق محنت دیا گیا۔ (ابوداؤد)

۳۵۷۷ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ أَرْسَلَ فِيْ أَثَرِيْ فَرُدِدْتُ فَقَالَ أَتَدْرِيْ لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ لَا تُصِيْبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِيْ فَإِنَّهُ غُلُوْلٌ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا جب میں چل دیا تو بلانے کے لیے آپ نے میرے پیچھے آدمی بھیجا۔ میں واپس آیا تو فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اُسے تمہاری طرف کیوں بھیجا؟ میری اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ لینا کیونکہ یہ خیانت ہے اور جو خیانت کرے تو وہ اپنی خیانت کے ساتھ قیامت کے روز حاضر ہوگا۔ اس لیے تمہیں بلایا تھا، اب اپنے کام پر جاؤ۔ (ترمذی)

۳۵۷۸ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو ہمارا عامل ہو تو وہ بیوی کر لے اگر اُس کے پاس خادم نہ ہو تو خادم رکھ لے۔ اگر اُس کی رہائش گاہ نہ ہو تو مکان بنا لے۔ ایک روایت میں ہے کہ جو اس کے سوا لے گا وہ خائن ہے۔ (ابوداؤد)

۳۵۷۹ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عُمِلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِنْهُ مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهٗ فَهُوَ غَالٌّ

حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم میں سے جس کو ہم کسی کام کے لیے عامل بنائیں۔ پس وہ ہم سے سوئی یا اس سے زیادہ چیز بھی چھپائے تو وہ

يَأْتِي بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَأْتِ بِقَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ فَمَا اُوْتِيَ مِنْهُ اَخَذَهٗ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ)

خائن ہے قیامت کے روز اُسے لے کر حاضر ہوگا۔ پس انصار سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مجھ سے عامل کا عہدہ واپس لے لیجئے۔ فرمایا کس لیے؟ عرض گزار ہوا کہ میں نے آپ کو یہ کچھ فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ فرمایا کہ میں یہ کہتا ہوں کہ جس کو ہم کسی کام کے لیے عامل بنائیں تو وہ لے آئے خواہ تھوڑا مال ہو یا زیادہ۔ پس جو اُسے دیا گیا ہے وہ لے اور جس سے روکا گیا ہے اس سے رک جائے۔ اسے مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

۳۵۸۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ وَزَادَ وَالرَّائِشَ يَعْنِي الَّذِيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ روایت کیا اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور ترمذی نے ان سے روایت کی اور حضرت ابوہریرہ سے بھی اور روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ثوبان سے اور یہ بھی کہا کہ الرائش پر بھی یعنی جو دونوں کے درمیان واسطہ بنے۔

۳۵۸۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اجْمَعْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ وَثِيَابَكَ ثُمَّ ائْتِنِيْ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ يَا عَمْرُو اِنِّيْ اَرْسَلْتُ اِلَيْكَ لِاَبْعَثَكَ فِيْ وَجْهٍ يُسَلِّمُكَ اللّٰهُ وَيُغَنِّمُكَ وَاَرْغَبُ لَكَ رَغْبَةً مِّنَ الْمَالِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَتْ هِجْرَتِيْ لِلْمَالِ وَمَا كَانَتْ اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ قَالَ نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى اَحْمَدُ نَحْوَهٗ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے پیغام بھیجا کہ اپنے ہتھیار لگا کر اور کپڑے پہن کر میرے پاس آؤ۔ میں حاضرِ خدمت ہوا تو آپ وضو فرما رہے تھے۔ فرمایا اے عمرو! میں نے تمہیں اس لیے بلایا ہے کہ تمہیں ایک جانب بھیجوں اور اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی کے ساتھ لوٹائے گا اور مالِ غنیمت عطا فرمائے گا اور تمہیں کچھ مال بھی دوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری ہجرت مال کے لیے نہیں بلکہ اللہ اور اُس کے رسول کے لیے ہے۔ فرمایا کہ اچھا مال اچھے آدمی کے لیے کیا ہی خوب ہے۔ روایت کیا اسے شرح السنہ میں اور احمد نے بھی اسی طرح روایت کی اور انہی کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا۔ اچھا مال اچھے آدمی کے لیے بہت خوب ہے۔

تیسری فصل

۳۵۸۲ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدٰى لَهٗ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰى بَابًا عَظِيْمًا مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبٰوا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی کی سفارش کی اور وہ اس کے لیے تحفہ بھیجے جس کو وہ قبول کرے تو وہ سُود کے دروازوں میں سے بہت بڑے دروازے پر آگیا۔

بَابُ الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ

جھگڑوں اور شہادتوں کا بیان

پہلی فصل

۳۵۸۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَّاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ شَرْحِهٖ لِلنَّوَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ وَجَاءَ فِيْ رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اَوْ صَحِيْحٍ زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَّرْفُوْعًا لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو اُن کے دعوے کے مطابق دے دیا جائے تو وہ لوگوں کی جانوں اور مالوں کا دعویٰ کرنے لگ جائیں لیکن مدعا علیہ پر قسم ہے (مسلم) اور اُس کی شرح میں امام نووی نے کہا کہ بیہقی کی ایک روایت میں حسن یا صحیح اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس سے مرفوعاً ہے کہ گواہی مدعی پر اور قسم انکار کرنے والے پر ہے۔

۳۵۸۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ يَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو روک دینے والی قسم اٹھائے حالانکہ وہ اُس میں جھوٹا ہو تاکہ کسی مسلمان آدمی کا مال مارے تو قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ تصدیق نازل فرمائی: بیشک جو لوگ خریدتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل پونجی (۳: ۷۷) آخر آیت تک۔

(متفق علیہ)

۳۵۸۵ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَّاِنْ كَانَ شَيْئًا يَّسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِّنْ اَرَاكٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم کے ذریعے کسی مسلمان آدمی کا مال ہڑپ کر لیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جہنم واجب کر دیتا ہے اور اُس پر جنت حرام فرما دیتا ہے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خواہ وہ معمولی سی چیز ہو؟ فرمایا کہ خواہ وہ پیلو کی شاخ ہو۔

(مسلم)

۳۵۸۶ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی بشر ہوں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو اور شاید تم میں سے کوئی اپنا ثبوت پیش کرنے

فَاَقْضِیْ لَهٗ عَلٰی نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَیْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَاْخُذَنَّهٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہیں دوسرے سے زیادہ ماہر ہو اور میں جو اُس سے سنوں اُس کے مطابق فیصلہ کر دوں۔ پس جس کے لیے اُس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دوں تو اُسے نہ لے کیونکہ وہ جہنم کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔

(متفق علیہ)

۳۵۸۷ [5] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک سخت جھگڑالو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے (متفق علیہ)۔

۳۵۸۸ [6] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِيَمِيْنٍ وَّشَاهِدٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسم اور گواہ پر فیصلہ فرمایا۔

(مسلم)

۳۵۸۹ [7] وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰی اَرْضٍ لِّيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِيْ وَفِيْ يَدِيْ لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِيْنُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِيْ عَلٰی مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَیْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰی مَالِهٖ لِيَاْكُلَهٗ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

علقمہ بن وائل سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک آدمی حضرموت سے اور ایک کندہ سے آیا۔ حضرمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس نے میری زمین دبا رکھی ہے۔ کندی عرض گزار ہوا کہ وہ میری زمین ہے، میرے قبضے میں ہے، اِس کا اُس میں کوئی حق نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا: کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کہ تب تمہارے لیے اس کی قسم ہے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ جھوٹا آدمی ہے کسی بات پر قسم کھانے کی پروا نہیں کرتا اور نہ کسی چیز سے پرہیز کرتا ہے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے صرف یہی چیز ہے۔ وہ قسم کھانے کے لیے اُٹھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے مڑتے وقت فرمایا: اگر تم نے اس کے مال پر قسم اُٹھائی کہ اُسے ظلم کے ساتھ کھا جاؤ تو اللہ تعالیٰ سے اِس حالت میں ملوگے کہ وہ تمہاری طرف توجہ نہیں فرمائے گا۔

(مسلم)

۳۵۹۰ [8] وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰی مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو ایسی چیز کا دعویٰ کرے کہ اُس کی نہ ہو تو وہ ہم سے نہیں ہے اور اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

(مسلم)

۳۵۹۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اپنی گواہی دینے آتے ہیں، اس سے پہلے کہ اُن سے گواہی کا مطالبہ کیا جائے۔ (مسلم)

۳۵۹۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر جو اُن کے نزدیک ہیں، پھر جو اُن کے نزدیک ہیں، پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ ایک کی شہادت دوسرے کی قسم سے سبقت لے جائے گی اور اس کی قسم اُس کی شہادت سے۔ (متفق علیہ)

۳۵۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ فَأَسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں پر قسم پیش کی تو وہ جلدی کرنے لگے۔ آپ نے حکم فرمایا کہ قسم کے متعلق ان کے درمیان قرعہ ڈالا جائے کہ ان میں سے کون قسم اُٹھائے گا۔ (بخاری)

دوسری فصل

۳۵۹۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرو بن شعیب، ان کے والد ماجد اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گواہ مدعی پر ہیں اور قسم مدعا علیہ پر۔ (ترمذی)

۳۵۹۵ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي مَوَارِيثَ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ مَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَقَالَ الرَّجُلَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَا رَسُولَ اللهِ حَقِّي هٰذَا لِصَاحِبِي فَقَالَ لَا وَلٰكِنِ اذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لْيُحْلِلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو شخصوں نے میراث کا جھگڑا پیش کیا جن کے پاس اپنے دعووں کے سوا گواہ کوئی نہیں تھا۔ فرمایا کہ جس کے لیے میں اس کے بھائی کے حق سے کسی چیز کا فیصلہ کر دوں تو میں اُسے جہنم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دوں گا۔ پس دونوں میں سے ہر ایک عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرا حق میرے ساتھی کے لیے ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ تم دونوں جاؤ اور حق کو پہچان کر خود تقسیم کر لو۔ پھر قرعہ ڈال لو اور تم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کو معاف کر دے۔ دوسری روایت میں آپ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہوں جس کے متعلق مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد)

تَدَاعَيَا دَابَّةً فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهُ نَتَجَهَا فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

آدمیوں نے ایک جانور کے متعلق دعویٰ کیا اور دونوں میں سے ہر ایک نے گواہ پیش کیے کہ یہ جانور اُس کا ہے اور اُس کے پاس پیدا ہوا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ یہ اُس کا ہے جس کے قبضے میں ہے۔ (شرح السنہ)

۳۵۹۷ (۱۵) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک اُونٹ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں دعویٰ کیا اور ہر ایک نے اُن میں سے دو گواہ پیش کر دیے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دونوں کے درمیان برابر برابر تقسیم کر دیا (ابوداؤد) دوسری روایت کے اندر ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ میں ہے کہ دو آدمیوں نے ایک اُونٹ کا دعویٰ کیا اور دونوں میں سے گواہ کسی کے پاس بھی نہ تھے لہٰذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ دونوں میں تقسیم فرما دیا۔

۳۵۹۸ (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي دَابَّةٍ وَلَيْسَ لَهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک جانور کے متعلق جھگڑا پیش کیا اور اُن کے پاس گواہ نہیں تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں قسم پر قرعہ ڈال لو۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۵۹۹ (۱۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَهُ احْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَا لَهُ عِنْدَكَ شَيْءٌ يَعْنِي لِلْمُدَّعِي۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص سے قسم کے لیے فرمایا: اللہ کی قسم اٹھاؤ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ تمہارے پاس اُس کی کوئی چیز نہیں یعنی مدعی کی۔ (ابوداؤد)

۳۶۰۰ (۱۸) وَعَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذًا يَحْلِفَ وَيَذْهَبَ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا۔ (الْآيَةَ)

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین مشترک تھی تو اس نے مجھ سے انکار کر دیا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ عرض کی، نہیں۔ یہودی سے فرمایا کہ قسم اُٹھاؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ایسے تو یہ قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: بیشک جو لوگ خریدتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل پونجی۔

(۳: ۷۷ —— ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۶۰۱ (۱۹) وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِّنْ

اُن سے ہی روایت ہے کہ کندہ سے ایک آدمی اور حضرموت سے ایک

حضرموت اختصما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ارض من الیمن فقال الحضرمی یا رسول اللہ ان ارضی اغتصبنیہا ابو ھذا وھی فی یدہ قال ھل لک بینۃ قال لا ولکن احلفہ واللہ ما یعلم انہا ارضی اغتصبنیہا ابوہ فتھیأ الکندی للیمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقطع احد مالا بیمین الا لقی اللہ وھو اجذم فقال الکندی ھی ارضہ۔

(رواہ ابو داؤد)

آدمی یمن سے ایک زمین کا جھگڑا لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضرمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری زمین اس کے باپ نے دبالی تھی جو اس کے قبضے میں ہے۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ عرض گزار ہوا: نہیں لیکن میں اس سے قسم لوں گا۔ خدا کی قسم اُسے معلوم نہیں کہ میری زمین اُس کے باپ نے غصب کر لی تھی۔ پس کندی قسم دینے کے لیے تیار ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی قسم اٹھا کر کسی کا مال ہڑپ نہیں کرتا مگر کوڑھی ہو کر اللہ سے ملے گا۔ کندی نے کہا کہ وہ زمین اسی کی ہے۔

(ابوداؤد)

۳۶۰۲ [20] وعن عبد اللہ بن انیس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکبر الکبائر الشرک وعقوق الوالدین والیمین الغموس وما حلف حالف باللہ یمین صبر فادخل فیہا مثل جناح بعوضۃ الا جعلت نکتۃ فی قلبہ الی یوم القیامۃ۔

(رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب)

حضرت عبد اللہ بن اُنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے بہت بڑے گناہ شرک، والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم کھانا ہے۔ روک دینے والی اللہ کی قسم کھانے والا، جس نے مچھر کے پَر کے برابر بھی اس میں جھوٹ شامل کیا تو قیامت تک کے لیے اُس کے دل پر ایک داغ لگا دیا جاتا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۰۳ [21] وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحلف احد عند منبری ھذا علی یمین اثمۃ ولو علی سواک اخضر الا تبوأ مقعدہ من النار او وجبت لہ النار۔

(رواہ مالک وابو داؤد وابن ماجۃ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم نہیں اٹھائے گا خواہ وہ سبز مسواک پر ہی ہو مگر وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بناتا ہے یا اُس پر جہنم واجب ہو جاتی ہے۔

(مالک، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۶۰۴ [22] وعن خریم بن فاتک قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الصبح فلما انصرف قام قائما فقال عدلت شہادۃ الزور بالاشراک باللہ ثلث مرات ثم قرأ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ۔

(رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ ورواہ احمد و

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر تین مرتبہ فرمایا: جھوٹی گواہی شرک کے برابر کر دی گئی۔ پھر یہ آیت پڑھی: بتوں کی گندگی سے بچو اور جھوٹی بات سے بچو صرف خدا کے ہو کر اُس کے ساتھ شرک نہ کرتے ہوئے (۲۲:۳۰-۳۱)۔ ابوداؤد، ابن ماجہ اور روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے حضرت ایمن بن خریم سے لیکن ابن ماجہ نے قرأت کا ذکر نہیں کیا۔

مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ)

۳۶۰۵/۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَةٍ وَّلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَّلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَّلَا قَرَابَةٍ وَّلَا الْقَانِعِ مَعَ اَهْلِ الْبَيْتِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گواہی جائز نہیں خائن مرد اور خائنہ عورت کی، نہ جس پر حد جاری ہوئی ہو اور نہ اپنے بھائی سے کینہ رکھنے والے کی اور نہ ولاء اور قرابت میں تہمت والے کی اور نہ گھر والوں کے خرچ پر گزارے والے کی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اس کا ایک راوی یزید بن زیاد دمشقی منکر الحدیث ہے۔

۳۶۰۶/۲۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَةٍ وَّلَا زَانٍ وَّلَا زَانِيَةٍ وَّلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

عمرو بن شعیب اُن کے والد ماجد اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شہادت جائز نہیں خائن مرد اور خائنہ عورت کی اور نہ زانی مرد اور زانیہ عورت کی اور نہ اپنے بھائی سے کینہ رکھنے والے کی اور گھر والوں کے خرچ پر گزارا کرنے والے کی شہادت آپ نے رد فرمائی۔ (ابوداؤد)

۳۶۰۷/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلٰى صَاحِبِ قَرْيَةٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنگل میں رہنے والے کی گواہی آبادی میں رہنے والے کے خلاف جائز نہیں ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۶۰۸/۲۶ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا اَدْبَرَ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَلُوْمُ عَلَى الْعَجْزِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا جب اُس نے پیٹھ پھیری تو کہا: میرے لیے اللہ کافی ہے جو اچھا کام بنانے والا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کمزوری پر ملامت کرتا ہے بلکہ تم پر ہوشیاری لازم ہے جب تم کسی کام میں غالب آجائے تب کہو کہ میرے لیے اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کام بنانے والا ہے۔ (ابوداؤد)

۳۶۰۹/۲۷ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِيْ تُهْمَةٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ثُمَّ خَلّٰى عَنْهُ)

بہز بن حکیم اُن کے والد ماجد اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کسی تہمت میں قید کیا (ابوداؤد، ترمذی، نسائی) اور پھر اُسے آزاد کر دیا۔

تیسری فصل

۳۶۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ فریقین کو حاکم کے سامنے بٹھایا جائے۔
(احمد، ابوداؤد)

کِتَابُ الْجِهَادِ — جہاد کا بیان

پہلی فصل

۳۶۱۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا قَالُوْا اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، نماز پڑھے، رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ اُسے جنت میں داخل کرے۔ خواہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے یا اُس جگہ بیٹھا رہے جہاں پیدا ہوا تھا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم لوگوں کو بشارت دے دیں؟ فرمایا کہ جنت کے سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لیے بنائے ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان میں۔ جب تم اللہ سے مانگو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ جنت کا درمیانہ اور اعلیٰ حصہ ہے اور اُس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے جس سے پھوٹ کر جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔
(بخاری)

۳۶۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَّلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ہمیشہ روزے رکھنے والے اور اللہ کی آیتوں کے ساتھ قیام کرنے والے جیسی ہے، جو روزے اور نماز سے تھکتا نہیں، یہاں تک کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا واپس لوٹ آئے۔
(متفق علیہ)

۳۶۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اللہ کی راہ میں نکلے تو اس کا اللہ تعالیٰ ذمہ دار ہے جس کو نہ نکالے مگر مجھ

إِلَّا إِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ أَنْ أُرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پر ایمان اور میرے رسول کی تصدیق کر اُسے ثواب یا مال غنیمت دے کر واپس بھیجوں یا اُسے جنت میں داخل کر دوں۔

(متفق علیہ)

۳۶۱۴ ۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ أَنْ أُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيٰى ثُمَّ أُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيٰى ثُمَّ أُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيٰى ثُمَّ أُقْتَلَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُنھی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اہلِ ایمان کو مجھ سے پیچھے رہنا ناپسند ہوگا اور میرے پاس اتنے جانور نہیں کہ اُنھیں سواریاں دوں تو جو تم جہاد کرتے ہو میں کسی سریہ سے پیچھے نہ رہتا۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں

(متفق علیہ)

۳۶۱۵ ۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھ کر ایک روز نگرانی کرنا دنیا اور جو اُس پر ہے اُس سے بہتر ہے۔

(متفق علیہ)

۳۶۱۶ ۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح کو ایک بار اللہ کی راہ میں جانا یا شام کو دنیا اور جو اُس میں ہے اُس سے بہتر ہے۔

(متفق علیہ)

۳۶۱۷ ۷ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهٖ وَإِنْ مَّاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک دن یا ایک رات اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھ کر نگرانی کرنا ایک مہینے کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے۔ اگر وہ مر جائے تو اُس کا وہ عمل جاری رہتا ہے جس کو کیا کرتا تھا اور اُس کا رزق اُس کے لیے جاری رکھا جاتا ہے اور فتنوں سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ (مسلم)

۳۶۱۸ ۸ وَعَنْ أَبِيْ عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ۔

حضرت ابو عبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں کسی بندے کے قدم غبار آلودہ ہوں اور اُسے آگ چھوئے، یہ نہیں ہوگا۔

۳۶۱۹ [9] وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْتَمِعُ کَافِرٌ وَّقَاتِلُهٗ فِی النَّارِ اَبَدًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر اور اُس کا قتل کرنے والا جہنم میں ہمیشہ اکٹھے نہیں رہیں گے۔ (مسلم)

۳۶۲۰ [10] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَطِیْرُ عَلٰی مَتْنِهٖ کُلَّمَا سَمِعَ هَیْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَیْهِ یَبْتَغِی الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهٗ اَوْ رَجُلٌ فِیْ غُنَیْمَةٍ فِیْ رَاْسِ شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَوْدِیَةِ یُقِیْمُ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتِی الزَّکٰوةَ وَیَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْیَقِیْنُ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ خَیْرٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے لیے بہتر زندگی یہ ہے کہ ایک آدمی اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے رہے۔ وہ اُس کی پیٹھ پر اُڑتا چلا جائے جب بھی کوئی شور یا مدد کے لیے پکار سُنے۔ اُس پر اُڑتا ہوا قتل اور موت کے ٹھکانوں کو تلاش کرے یا وہ شخص جو پہاڑ کی ان چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر بکریوں کے ساتھ ہے یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں نماز پڑھے زکوٰۃ دے اور اپنے رب کی عبادت کرے یہاں تک کہ اُس کا آخری وقت آجائے۔ نہیں ہے وہ لوگوں سے مگر بھلائی میں۔ (مسلم)

۳۶۲۱ [11] وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سامان درست کر کے اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو اُس نے جہاد ہی کیا اور جس نے مجاہد کے گھر والوں کی نگرانی کی تو اُس نے بھی جہاد کیا۔ (متفق علیہ)

۳۶۲۲ [12] وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ کَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَّجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِیْنَ یَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ اَهْلِهٖ فَیَخُوْنُهٗ فِیْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَآءَ فَمَا ظَنُّکُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجاہدین کی بیویوں کی حرمت گھروں میں بیٹھنے والوں پر اس طرح ہے جیسے اُن کی اپنی ماؤں کی اور بیٹھنے والوں میں سے کوئی آدمی نہیں جس کے سپرد مجاہدین میں سے کوئی اپنے اہل وعیال کو کرے۔ اور وہ اُن میں خیانت کرے مگر قیامت کے روز اُسے کھڑا کیا جائے گا کہ مجاہد اُس کے اعمال سے جتنے چاہے لے۔ پس تمہارا کیا گمان ہے؟ (مسلم)

۳۶۲۳ [13] وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَّخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ کُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی مہار والی اُونٹنی لے کر آیا اور عرض گزار ہوا: یہ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں اس کے بدلے بروزِ قیامت سات سو اونٹنیاں ملیں گی اور سب ہی مہار والی ہوں گی۔ (مسلم)

۳۶۲۴ [14] وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

وسلم بعث بعثا الی بنی لحیان من هذیل فقال لینبعث من کل رجلین احدهما والاجر بینهما۔

(رواہ مسلم)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی لحیان کی طرف بھیجا جو ہذیل سے ہیں۔ فرمایا کہ ہر دو میں سے ایک آدمی جائے جبکہ اجر میں دونوں شریک ہوں گے۔

(مسلم)

٣٦٢٥ وعن جابر بن سمرة قال قال رسول الله [15] صلی الله علیه وسلم لن یبرح هذا الدین قائما یقاتل علیه عصابة من المسلمین حتی تقوم الساعة۔

(رواہ مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس کے لیے لڑتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

(مسلم)

٣٦٢٦ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی [16] الله علیه وسلم لا یکلم احد فی سبیل الله والله اعلم بمن یکلم فی سبیله الا جاء یوم القیمة و جرحه یثعب دما اللون لون الدم والریح ریح المسك

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی کو اللہ کی راہ میں زخمی نہیں کیا جاتا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کون اُس کی راہ میں زخمی ہوا، مگر وہ قیامت کے روز آئے گا کہ اُس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا جس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور اُس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔ (متفق علیہ)۔

٣٦٢٧ وعن انس قال قال رسول الله صلی الله [17] علیه وسلم ما من احد یدخل الجنة یحب ان یرجع الی الدنیا وله ما فی الارض من شیء الا الشهید یتمنی ان یرجع الی الدنیا فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامة۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایسا نہیں کہ جنت میں داخل ہو اور دنیا میں واپس جانا چاہے خواہ اُسے دنیا کی ساری چیزیں دی جائیں، ما سوائے شہید کے کہ وہ دنیا میں واپس جانے کی تمنا کرے گا کہ دس دفعہ اُسے قتل کیا جائے کیونکہ شہید کا احترام دیکھ لیا ہے۔

(متفق علیہ)

٣٦٢٨ وعن مسروق قال سألنا عبد الله بن [18] مسعود عن هذه الآیة ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون (الآیة) قال انا قد سألنا عن ذلك فقال ارواحهم فی اجواف طیر خضر لها قنادیل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حیث شاءت ثم تاوی الی تلك القنادیل فاطلع الیهم ربهم اطلاعة فقال هل تشتهون شیئا قالوا ای شیء نشتهی ونحن نسرح من الجنة حیث شئنا ففعل ذلك بهم ثلث مرات

مسروق کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت: "اور اُن لوگوں کو مُردے گمان نہ کرو جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیے جاتے ہیں (٣: ١٦٩)" کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ اُن کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہیں جن کے لیے عرش کے ساتھ قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں، وہ جنت میں جہاں چاہیں جاتی ہیں۔ پھر اُن قندیلوں کی طرف جاتی ہیں۔ اُن کے رب نے جب اُن کی طرف توجہ کی تو فرمایا: کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم کس چیز کی خواہش کریں جبکہ ہم جنت میں جہاں چاہیں پھرتے ہیں۔ پس ایسا ہی اُن سے تین مرتبہ پوچھا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ پوچھے بغیر انہیں

قَالُوْا يَا رَبِّ نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۲۹/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۳۰/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۳۱/۲۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۶۳۲/۲۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ

روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دے یہاں تک کہ ہم تیری راہ میں دوبارہ قتل کیے جائیں۔ جب دیکھا کہ اُن کی اور کوئی حاجت نہیں ہے تو انھیں چھوڑ دیا گیا۔

(مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن میں کھڑے ہوئے اور اُن سے ذکر کیا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان رکھنا افضل اعمال ہیں تو ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں تو کیا میرے گناہ مجھ سے دور کر دیے جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: ہاں اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ حالانکہ تم صابر رہے، ثواب کے امیدوار رہے، آگے بڑھے، پیٹھ نہ دکھائی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کیا کہا؟ میں عرض گزار ہوا کہ اگر اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہ مجھ سے دور کر دیے جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں جبکہ تم صابر رہے، ثواب کے امیدوار رہے آگے بڑھے اور پیٹھ نہ دکھائی ہو ماسوائے قرض کے کیونکہ یہ مجھ سے جبرائیل نے کہا ہے۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں قتل ہونا ہر گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے ماسوائے قرض کے۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی طرف ہنستا ہے جن میں سے ایک آدمی دوسرے کو قتل کرتا ہے اور دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں تو یہ بھی اللہ کی راہ میں جہاد کر کے قتل ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ قاتل کی توبہ قبول فرما کر اُسے شہادت مرحمت فرما دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے تو اللہ تعالیٰ اُسے شہیدوں کے درجوں پر پہنچا دیتا ہے

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اگرچہ وہ اپنے بستر پر فوت ہو۔ (مسلم)۔

۳۶۳۳ / ۲۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ فَقَالَ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حارثہ بن سراقہ کی والدۂ ماجدہ حضرت ربیع بنت براء نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: اے نبی اللہ! کیا آپ مجھے حارثہ کے متعلق نہیں بتائیں گے جنہیں غزوۂ بدر میں نامعلوم تیر لگا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو میں اُس پر خوب گریہ وزاری کروں۔ فرمایا اے اُمِّ حارثہ! جنت میں کتنے ہی درجے ہیں اور بیشک تمہارا بیٹا فردوسِ اعلیٰ میں ہے۔

(بخاری)

۳۶۳۴ / ۲۴ وَعَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ وَّجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَاءَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِّنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ اِنَّهَا لَحَيٰوةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب چلے یہاں تک کہ مقامِ بدر پر مشرکوں سے پہلے جا پہنچے اور مشرکین آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کی طرف کھڑے ہو جاؤ جس کی چوڑائی زمین و آسمان کے برابر ہے۔ حضرت عمیر بن حمام نے کہا: بہت خوب۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں بہت خوب کہنے پر کس بات نے آمادہ کیا؟ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم، یا رسول اللہ! بس اس اُمید نے کہ میں بھی جنتی ہو جاؤں۔ فرمایا کہ تم جنتی ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ انھوں نے اپنے ترکش سے کھجوریں نکالیں اور کھانے لگے۔ پھر کہا کہ اگر میں کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہا تو یہ زندگی بڑی طویل ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جتنی کھجوریں اُن کے پاس تھیں وہ پھینک دیں۔ پھر اُن سے لڑے یہاں تک کہ شہید کر دیے گئے۔

(مسلم)

۳۶۳۵ / ۲۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِيْ اِذًا لَقَلِيْلٌ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّمَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے میں سے شہید کس کو شمار کرتے ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے۔ فرمایا یوں تو میری امت کے شہید تھوڑے رہ جائیں گے بلکہ ..... جو اللہ کی راہ میں مرے وہ شہید ہے، جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری سے مرے وہ شہید ہے۔

(مسلم)

۳۶۳۶/۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَازِیَۃٍ اَوْ سَرِیَّۃٍ تَغْزُوْا فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا کَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَیْ اُجُوْرِھِمْ وَمَا مِنْ غَازِیَۃٍ اَوْ سَرِیَّۃٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُھُمْ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی غزوہ یا سریہ والے نہیں جو جہاد کریں تو غنیمت پائیں اور سلامت آئیں مگر انہیں اُن کا دو تہائی ثواب فوراً دے دیا جاتا ہے اور کسی غزوہ یا سریہ والے نہیں جو ناکام رہیں اور زخمی کیے جائیں مگر انہیں پورا اجر دیا جاتا ہے۔

(مسلم)

۳۶۳۷/۲۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ بِہٖ نَفْسَہٗ مَاتَ عَلٰی شُعْبَۃٍ مِّنْ نِّفَاقٍ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو فوت ہو گیا اور اُس نے جہاد نہ کیا اور نہ اُس کے دل میں اس کا خیال آیا تو وہ نفاق کے ایک حصے پر مرا۔

(مسلم)

۳۶۳۸/۲۸ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلذِّکْرِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُرٰی مَکَانُہٗ فَمَنْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ایک آدمی غنیمت کے لیے لڑتا ہے۔ دوسرا آدمی شہرت کے لیے لڑتا ہے اور تیسرا آدمی اپنی بہادری دکھانے کے لیے لڑتا ہے، پس اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا کہ جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔ (متفق علیہ)

۳۶۳۹/۲۹ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِیْنَۃِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِیْرًا وَّلَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا اِلَّا کَانُوْا مَعَکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِلَّا شَرِکُوْکُمْ فِی الْاَجْرِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ قَالَ وَھُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غزوۂ تبوک سے واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو فرمایا: بے شک مدینہ منورہ میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ تم نے نہ سفر کیا اور نہ کوئی وادی طے کی مگر وہ بھی تمہارے ساتھ تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ ثواب میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ تو مدینہ منورہ میں ہیں۔ فرمایا کہ واقعی مدینہ منورہ میں ہیں لیکن انہیں مجبوری نے روکا ہوا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا اور مسلم نے اسے حضرت جابر سے روایت کیا ہے۔

۳۶۴۰/۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَہٗ فِی الْجِہَادِ فَقَالَ اَحَیٌّ وَّالِدَاکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِیْھِمَا فَجَاھِدْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

(وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَارْجِعْ اِلٰی وَالِدَیْکَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَھُمَا)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اُس نے جہاد کی اجازت مانگی۔ فرمایا: کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ عرض گزار ہوا: ہاں۔ فرمایا تو اُن کے پاس رہتے ہوئے جہاد کرو (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے کہ اپنے والدین کی طرف لوٹ جاؤ اور اُن سے اچھا سلوک کرو۔

۳۶۴۱/۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا، فتح کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت ہے لہٰذا جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو نکل آیا کرو۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

۳۶۴۲ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَّاوَاَهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا یہاں تک کہ اُن کا آخری گروہ دجال سے لڑے گا۔
(ابوداؤد)

۳۶۴۳ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَغْزُ وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا اَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو نہ خود جہاد کرے، نہ کسی مجاہد کو سامان سے مدد دے اور نہ کسی غازی کے گھر والوں کی بھلائی کے ساتھ نگرانی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے اُسے حوصلہ شکن مصیبت پہنچائے گا۔ (ابوداؤد)

۳۶۴۴ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مشرکوں کے ساتھ اپنے مالوں، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ (ابوداؤد، نسائی، دارمی)

۳۶۴۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور کھوپڑیوں پر مارو تو جنت کے وارث بنا دیے جاؤ گے۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۴۶ وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مرنے والے کے اعمال کا سلسلہ ختم ہوجاتا

اللہِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيحُهَا الْمِسْكُ وَمَنْ خَرَجَ بِهِ خُرَاجٌ فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۶۴۸/۳۸ وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كُتِبَ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۶۴۹/۳۹ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَنِيحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ طَرُوقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيلِ اللهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۶۵۰/۴۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ عَلَى عَبْدٍ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي أُخْرَى فِي مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ أَبَدًا وَفِي أُخْرَى لَهُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا۔

۳۶۵۱/۴۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۶۵۲/۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هَذَا الشِّعْبِ فَذَكَرَ

میں جہاد کیا جتنی دیر اونٹنی کا دودھ دوہتے ہیں تو اُس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم آیا یا کوئی تکلیف پہنچائی گئی تو اُس زخم کا رنگ قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ چمکدار اور زعفرانی ہوگا اور اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی اور جس کو اللہ کی راہ میں پھنسی بھی نکل آئے تو اُس پر شہیدوں والی مہر ہوگی۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت خُریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا تو اس کے لیے سات سَو گنا لکھ دیا جاتا ہے۔

(ترمذی، نسائی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقات میں افضل اللہ کی راہ میں سائے کے لیے خیمہ دینا ہے اور اللہ کی راہ میں خادم کا تحفہ دینا ہے اور اللہ کی راہ میں سواری کے لیے اُونٹ دینا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس نہ آجائے اور نہیں جمع ہوں گے کسی بندے پر اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں۔ (ترمذی) اور نسائی کی دوسری روایت میں ہے کہ مسلمان کے نتھنوں میں اور اسی کی ایک اور روایت میں ہے کہ کبھی کسی بندے کے پیٹ میں اور کسی بندے کے دل میں بخل اور ایمان کبھی جمع نہیں ہوتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو قسم کی آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی۔ ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے روئی اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں نگرانی کرتے ہوئے رات گزاری۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک آدمی کسی درّے سے گزرا جس میں میٹھے پانی کا چشمہ تھا تو اُسے بہت پسند آیا۔ اُس نے کہا کہ لوگ الگ ہو جائیں تو میں اسی درّے میں رہنے لگوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو

ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اُغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

فرمایا: ایسا نہ کرو کیونکہ تم میں سے کسی کا اللہ کی راہ میں ٹھہرنا اپنے گھر میں ستّر سال نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے اور تمہیں جنت میں داخل کرے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرو کیونکہ جو اونٹنی کا دودھ دوہنے کے برابر بھی اللہ کی راہ میں لڑا تو اُس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

(ترمذی)

٣٦٥٣ [٤٣] وَعَنْ عُثْمَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں ایک دن گھوڑا باندھ کر نگرانی کرنا دوسرے دنوں میں ہزار روز ٹھہرنے سے افضل ہے۔

(ترمذی، نسائی)

٣٦٥٤ [٤٤] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ وَّعَفِيْفٌ مُّتَعَفِّفٌ وَّعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر تینوں پیش کیے گئے جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے یعنی شہید، پاک دامن اور سوال سے بچنے والا نیز وہ غلام جو اللہ کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے مالکوں کا خیر خواہ رہے۔

(ترمذی)

٣٦٥٥ [٤٥] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِيَامِ قِيْلَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيْلَ فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قِيْلَ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ قِيْلَ فَاَيُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ قَالَ مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ) وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ لَّا شَكَّ فِيْهِ وَجِهَادٌ لَّا غُلُوْلَ فِيْهِ وَحَجَّةٌ مَّبْرُوْرَةٌ قِيْلَ فَاَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِيْ۔

حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: اعمال سے کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ لمبا قیام۔ عرض کی گئی کہ کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا کہ بے بضاعت کی کوشش۔ عرض کی گئی کہ کونسی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا کہ جو اُن کاموں کو چھوڑے جو اللہ نے حرام کیے ہیں۔ کہا گیا کہ کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا کہ جو مشرکوں سے اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کرے۔ عرض کی گئی کہ کس قتل کا درجہ زیادہ ہے؟ فرمایا کہ جس کا خون بہایا جائے اُس کے گھوڑے کی ٹانگیں بھی کاٹ دی جائیں (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ وہ ایمان جس میں شک نہ ہو اور جہاد جس میں خیانت نہ ہو اور پاکیزہ حج۔ عرض کی گئی کہ کونسی نماز افضل ہے؟ فرمایا کہ لمبے قیام والی۔ پھر باقی پر دونوں متفق ہیں۔

٣٦٥٦ [٤٦] وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ قَالَ قَالَ

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقْرِبَائِهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ہیں۔ پہلی دفعہ ہی اُس کو بخش دیا جاتا ہے۔ جنت میں اُس کا ٹھکانا دِکھا دیا جاتا ہے۔ عذابِ قبر سے اُس کو محفوظ رکھا جاتا ہے، بڑی گھبراہٹ سے امن میں رکھا جاتا ہے۔ اُس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے، جس کا ایک یاقوت بھی دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ حور عین سے بہتر بیویوں کے ساتھ اُس کا نکاح کیا جائے گا اور اُس کے ستر رشتہ داروں کے متعلق اُس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

۳۶۵۷ [۴۷] وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللهَ بِغَيْرِ أَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللهَ وَفِيهِ ثُلْمَةٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے ملے اور اُس پر جہاد کا کوئی نشان نہ ہو تو اُس میں کمی ہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

۳۶۵۸ [۴۸] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ أَلَمَ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ أَلَمَ الْقَرْصَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شہید قتل ہونے کی اتنی ہی تکلیف پاتا ہے جتنی تم میں سے کوئی چیونٹی کے کاٹنے کی۔ روایت کیا اسے ترمذی، نسائی اور دارمی نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۶۵۹ [۴۹] وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ يُهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَمَّا الْأَثَرَانِ فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللهِ تَعَالَى (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے کوئی چیز پیاری نہیں۔ ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ کے ڈر سے نکلا اور دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہایا گیا۔ دو نشانوں میں سے ایک جہاد کا نشان اور دوسرا اللہ کے فرضوں میں سے کسی فرض کا نشان۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۶۰ [۵۰] وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبِ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سمندری سفر نہ کرے مگر حج یا عمرہ کرنے والا یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا کیونکہ سمندر کے نیچے آگ اور آگ کے نیچے سمندر ہے۔

(ابوداؤد)

۳۶۶۱ [۵۱] وَعَنْ أُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ

حضرت اُمِّ حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سمندر میں چکرانے والا جس کو قے آجائے تو اُس کو

اَجْرُ شَهِيْدٍ وَّالْغَرِيْقُ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدَيْنِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد)

شہید کا ثواب دیا جاتا ہے اور ڈوبنے والے کے لیے دو شہیدوں کا ثواب ہے۔

(ابوداؤد)

۳۶۶۲ وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَصَلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ اَوْ قُتِلَ اَوْ وَقَصَهٗ فَرَسُهٗ اَوْ بَعِيْرُهٗ اَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ اَوْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ بِاَیِّ حَتْفٍ شَآءَ اللّٰهُ فَاِنَّهٗ شَهِيْدٌ وَّاِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ۔
۵۲

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو اللہ کی راہ میں نکل گیا پس مر گیا یا قتل کر دیا گیا یا اُس کا گھوڑا یا اونٹ اُسے کچل دے یا کوئی زہریلا جانور اُسے ڈس لے یا اپنے بستر پر مر جائے جیسے بھی اللہ چاہے تو وہ شہید ہے اور اُس کے لیے جنت ہے۔

(ابوداؤد)

۳۶۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ۔
۵۳

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑائی کی نوبت نہ آئی تب بھی جہاد کی طرح ہے۔ (ابوداؤد)۔

۳۶۶۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْغَازِیْ اَجْرُهٗ وَلِلْجَاعِلِ اَجْرُهٗ وَاَجْرُ الْغَازِیْ۔
۵۴

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غازی کے لیے اجر ہے اور سامان دینے والے کے لیے اپنا اور غازی کے برابر اجر ہے۔ (ابوداؤد)۔

۳۶۶۵ وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْاَمْصَارُ وَسَتَكُوْنُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ يُقْطَعُ عَلَيْكُمْ فِيْهَا بُعُوْثٌ يَكْرَهُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهٖ ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَآئِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهٗ عَلَيْهِمْ مَنْ اَكْفِيْهِ بَعْثَ كَذَا اَلَا وَذٰلِكَ الْاَجِيْرُ اِلٰى اٰخِرِ قَطْرَةٍ مِّنْ دَمِهٖ۔
۵۵

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عنقریب تم کتنے ہی شہروں کو فتح کرو گے اور عنقریب تمہارے کتنے ہی جرار لشکر ہوں گے جس میں تمہارے لیے دستے بنائے جائیں گے۔ ایک آدمی بھیجے جانے کو ناپسند کرے گا اور وہ اپنی قوم سے جدا ہو جائے گا، پھر وہ قبیلوں کو تلاش کرے اور اُن پر اپنے آپ کو پیش کرے گا کہ کون ہے جس کو میں فلاں لشکر سے کفایت کروں حالانکہ وہ اپنے خون کے آخری قطرے تک مزدور ہوگا۔

(ابوداؤد)

۳۶۶۶ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَيْسَ لِیْ خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ اَجِيْرًا يَّكْفِيْنِیْ فَوَجَدْتُّ رَجُلًا سَمَّيْتُ لَهٗ ثَلٰثَةَ دَنَانِيْرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيْمَةٌ اَرَدْتُّ اَنْ اُجْرِیَ لَهٗ سَهْمَهٗ فَجِئْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ مَا اَجِدُ

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاد کا اعلان کیا اور میں بہت بوڑھا تھا اور میرا کوئی خادم نہ تھا۔ میں نے مزدور تلاش کیا جو میری طرف سے کفایت کرے۔ مجھے ایک آدمی مل گیا جس سے تین دینار مقرر کر لیے۔ جب مالِ غنیمت آیا تو میں نے ارادہ کیا کہ اُسے حصہ دوں۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے ذکر کیا: فرمایا کہ میں اس جہاد میں دنیا اور آخرت

اِلَّا دَنَانِيْرَهُ الَّتِيْ تُسَمّٰى۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

(ابوداؤد)

۳۶۶۷/۵۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُّرِيْدُ الْجِهَادَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَهُوَ يَبْتَغِیْ عَرَضًا مِّنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَجْرَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا، یارسول اللہ! ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہے اور وہ دنیاوی مال سے کسی مال کی خواہش بھی رکھتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لیے کوئی ثواب نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

۳۶۶۸/۵۸ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰى وَجْهَ اللّٰهِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَهٗ وَنَبْهَهٗ اَجْرٌ كُلُّهٗ وَاَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَّسُمْعَةً وَّعَصَى الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِی الْاَرْضِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد دو قسم کا ہے ایک جو رضائے الٰہی کو تلاش کرے، امام کی اطاعت کرے، پیاری چیز خرچ کرے، ساتھی سے نرمی برتے اور فساد سے اجتناب کرے تو اُس کو سونے اور جاگنے کا ثواب ملے گا اور جو جہاد کرے فخریہ دکھانے کو شہرت کے لیے، امام کی نافرمانی کرے اور زمین میں فساد پھیلائے تو وہ برابر بھی نہیں لوٹے گا۔

(مالک، ابوداؤد، نسائی)۔

۳۶۶۹/۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا وَّاِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُّكَاثِرًا بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِيًا مُّكَاثِرًا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلٰى اَیِّ حَالٍ قَاتَلْتَ اَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ! مجھے جہاد کے متعلق بتائیے۔ فرمایا: کہ عبداللہ بن عمرو! اگر تم صبر کے ساتھ ثواب کی غرض سے لڑے تو اللہ تعالیٰ تمہیں صابر اور ثواب پانے والا اٹھائے گا اور اگر تم دکھاوے اور مال بڑھانے کے لیے لڑے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ریاکار اور لالچی اٹھائے گا۔ اے عبداللہ بن عمرو! تم جس حال میں لڑے یا قتل کیے گئے اللہ تعالیٰ اسی حال میں اٹھائے گا۔

(ابوداؤد)

۳۶۷۰/۶۰ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعَجَزْتُمْ اِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ يَمْضِ لِاَمْرِیْ اَنْ تَجْعَلُوْا مَكَانَهٗ مَنْ يَّمْضِیْ لِاَمْرِیْ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ فُضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِیْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ۔

حضرت عقبہ بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے عاجز ہو کہ جب میں کسی شخص کو بھیجوں اور وہ میرے حکم کو جاری نہ کرے تو تم اُس کی جگہ دوسرا مقرر کرو جو میرے حکم کو جاری کرے (ابوداؤد) اور اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ والی حدیث فضالہ کتاب الایمان میں پیش کر دی گئی ہے۔

تیسری فصل

۳۶۷۱/۶۱ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِيَّةٍ فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک فوجی دستے میں نکلے۔ ایک آدمی غار کے پاس سے

فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ وَبَقْلٍ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِأَنْ يُقِيمَ فِيهِ وَيَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا فَاسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ بِالْيَهُودِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلٰكِنِّي بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَمَقَامُ أَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهِ سِتِّينَ سَنَةً۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۶۷۲/۶۲ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۳۶۷۳/۶۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَأُخْرَى يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۔ اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۷۴/۶۴ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسٰى أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ

گزرا جس میں پانی اور سبزی تھی۔ اس کے دل میں خیال آیا کہ دنیا سے کنارا کر کے یہیں ٹھہر جائے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مجھے یہودیت اور نصرانیت کے ساتھ مبعوث نہیں فرمایا گیا بلکہ مجھے دینِ حنیف دے کر بھیجا گیا ہے جو آسان ہے۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے صبح یا شام کو اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی کا صف میں کھڑے ہونا اُس کی ساٹھ سالہ تنہائی کی نماز سے بہتر ہے۔

(احمد)۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور ایک رسّی کی نیت بھی رکھی تو اُس کے لیے وہی ہے جس کی نیت کی ہو۔

(نسائی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے رسول ہونے پر راضی ہوا اُس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ حضرت ابو سعید کو اس کا تعجب ہوا لہٰذا عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! مجھے یہ دوبارہ بتائیے۔ چنانچہ آپ نے دوبارہ بتایا، پھر فرمایا کہ دوسری چیز بھی ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ جنت میں بندے کے سَو درجے بلند فرمائے گا ہر دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے برابر فاصلہ ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ چیز کیا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد، اللہ کی راہ میں جہاد، اللہ کی راہ میں جہاد۔

(مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیشک جنت کے دروازے "تلواروں کے سائے" تلے ہیں۔ ایک پراگندہ حال شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا:۔ اے ابو موسیٰ! کیا یہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے خود سنا؟ فرمایا ہاں۔ پس وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا، انہیں سلام کیا۔ پھر اپنی تلوار کا غلاف توڑ کر پھینک دیا اور ننگی تلوار لے کر دشمن کی طرف پیش قدمی کی۔ اس

فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهٖ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کے ساتھ وار کیے یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا۔

(مسلم)

۳۶۷۵/۶۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ اِنَّهٗ لَمَّا اُصِيْبَ اِخْوَانُكُمْ يَوْمَ اُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَاْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوْا طِيْبَ مَاْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيْلِهِمْ قَالُوْا مَنْ يُّبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّا اَحْيَآءٌ فِى الْجَنَّةِ لِئَلَّا يَزْهَدُوْا فِى الْجَنَّةِ وَلَا يَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَاتِ

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: جب تمہارے بھائیوں کو غزوۂ اُحد میں شہید کر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں رکھ دیں جو جنت کی نہروں پر جاتے، اُس کے پھل کھاتے اور سونے کی قندیلوں کی طرف لوٹ آتے ہیں جو عرش کے سائے میں لٹکی ہوئی ہیں۔ جب انھیں عمدہ کھانا، پینا اور رہنے کے ٹھکانے مل گئے تو کہنے لگے ہمارے بھائیوں کو ہماری خبر کون پہنچائے گا کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت سے بے رغبت نہ ہوں اور لڑائی کے وقت سستی نہ دکھائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری خبر میں پہنچاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:۔ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے اُنھیں مُردے گمان نہ کرو بلکہ وہ تو زندہ ہیں (۳: ۱۶۹) آخر آیت تک۔

(ابو داؤد)

۳۶۷۶/۶۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِى الدُّنْيَا عَلٰى ثَلٰثَةِ اَجْزَآءٍ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ يَاْمَنُهُ النَّاسُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ الَّذِيْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰى طَمَعٍ تَرَكَهٗ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان والے اس دنیا میں تین طرح کے ہیں ایک وہ جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں، پھر شک میں نہیں پڑتے اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں دوسرا وہ جو لوگوں کو اُن کے مالوں اور جانوں کی طرف سے بے خوف رکھتا ہے۔ پھر تیسرا وہ جو کسی طمع کو دیکھتا ہے تو اللہ عزوجل کے لیے اُسے ترک کر دیتا ہے۔

(احمد)

۳۶۷۷/۶۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمِيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَّفْسٍ مُّسْلِمَةٍ يَّقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْكُمْ وَاَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا غَيْرُ الشَّهِيْدِ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عَمِيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِيَ

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کی جان نہیں جس کو اللہ تعالیٰ قبض فرمائے تو وہ تمہاری طرف واپس آنا چاہے خواہ اُسے دنیا و مافیہا دی جائے، سوائے شہید کے۔ حضرت ابن ابی عمیرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی لیے مجھے اللہ کی راہ میں قتل ہو جانا اس سے زیادہ پسند ہے کہ خیموں اور محلات میں رہنے والے میرے زیرِ نگیں ہوں۔

أَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

(نسائی)

۳۶۷۸/۶۸ وَعَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ قَالَتْ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُوْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيْدُ فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حسناء بنت معاویہ کا بیان ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے میرے چچا جان نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ جنت میں کون جائے گا؟ فرمایا کہ نبی جنت میں ہے، شہید جنت میں ہے، نومولود جنت میں ہے اور زندہ درگور کی ہوئی جنت میں ہے۔

(ابوداؤد)

۳۶۷۹/۶۹ وَعَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ أُمَامَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَرْسَلَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَقَامَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَنْفَقَ فِيْ وَجْهِهٖ ذٰلِكَ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی، حضرت ابو درداء، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابوامامہ، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجاہدین کے لیے خرچ بھیجا اور خود اپنے گھر میں رہا اُس کے لیے ہر درہم کے بدلے سات سو درہم ہیں اور جس نے خود بھی جہاد کیا اور اُس میں مال خرچ کیا تو اُس کے لیے ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اور اللہ کئی گنا بڑھا دیتا ہے جس کے لیے چاہے (۲: ۲۶۱) آخر تک

(ابن ماجہ)

۳۶۸۰/۷۰ وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَأْسَهٗ حَتّٰى سَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ فَمَا أَدْرِيْ أَقَلَنْسُوَةَ عُمَرَ أَرَادَ أَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُّؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ كَأَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِّنَ الْجُبْنِ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ

حضرت فضالہ بن عُبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: شہید چار قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ آدمی پکّے ایمان والا ہے جو دشمن سے ملے تو اس حالت میں قتل کر دیا جائے کہ وہ اللہ کی تصدیق کرتا تھا۔ قیامت کے روز ایسے شخص کی طرف لوگ نگاہیں اُٹھا کر دیکھیں گے اور سر اُٹھایا یہاں تک کہ آپ کی ٹوپی گر پڑی۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس سے حضرت عمر کی ٹوپی مراد ہے یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ٹوپی مبارک۔ فرمایا کہ دوسرا وہ آدمی جو پکّے ایمان والا ہے جب دشمن سے ملے تو گویا اُس کی کھال میں بزدلی کے باعث کانٹا چبھ گیا۔ ایک اجنبی تیر آتا ہے جس سے وہ جاں بحق ہو جاتا ہے تو یہ دوسرے درجے میں ہے۔ تیسرا وہ آدمی جو ایمان والا ہے لیکن اُس کے اچھے اور بُرے اعمال مخلوط ہیں۔ وہ قتل ہونے تک اللہ کی تصدیق کرتا ہے تو یہ تیسرے درجے

لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

کو دشمن سے ملا اور اللہ کی تصدیق کرتا ہوا قتل کر دیا گیا۔ یہ چوتھے درجے میں ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۶۸۱ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَتْلٰى ثَلٰثَةٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ فَذٰلِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ فِي خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهٖ لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ إِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مُمَصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبَهٗ وَخَطَايَاهُ إِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا وَأُدْخِلَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ فَذَاكَ فِي النَّارِ إِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شہید تین قسم کے ہیں: ہر ایک وہ مومن جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو لڑے، یہاں تک کہ قتل کر دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ شہید ہے جس کی آزمائش کی گئی، وہ جو عرش کے نیچے اللہ کے خیمے میں ہوگا۔ انبیائے کرام کو اس پر فضیلت نہیں ہوگی مگر مقامِ نبوت ہی کے باعث۔ دوسرا وہ مومن جس نے اچھے اور برے اعمال ملائے رکھے۔ اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ جب دشمن سے مقابلہ ہو تو لڑے یہاں تک کہ قتل کر دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں کمی ہے لیکن اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جائیں گی کیونکہ تلوار پوری طرح گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور اسے جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل کیا جائے گا۔ تیسرا منافق جو اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو لڑے یہاں تک کہ قتل کر دیا جائے۔ یہ جہنم میں جائے گا کیونکہ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔

(دارمی)

۳۶۸۲ وَعَنِ ابْنِ عَائِذٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّهٗ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ رَآهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَرَسَ لَيْلَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَثٰى عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ أَصْحَابُكَ يَظُنُّوْنَ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَأَنَا أَشْهَدُ

حضرت ابن عائذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک آدمی کے جنازے کے ساتھ نکلے۔ جب اسے رکھا گیا تو حضرت عمر بن خطاب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس پر نماز نہ پڑھیے کیونکہ یہ بڑا گنہگار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے اس کا کوئی اسلامی کام بھی دیکھا ہے؟ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہاں، ایک رات اس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی اور اس پر مٹی ڈالی اور فرمایا کہ تمہارے ساتھی یہی گمان کرتے ہیں کہ تم جہنمی ہو، لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ تم جنتی ہو نیز فرمایا کہ اے عمر! تم سے لوگوں

اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَقَالَ يَا عُمَرُ اِنَّكَ لَا تُسْئَلُ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَلٰكِنْ تُسْئَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

کے اعمال نہیں پوچھے جائیں گے بلکہ فطرت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ اِعْدَادِ اٰلَةِ الْجِهَادِ

سامانِ جہاد کی تیاری کا بیان

پہلی فصل

۳۶۸۳ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر (اور ان کے لیے بساط بھر تیار رہو قوت سے ۸: ۶۰) کے متعلق فرماتے ہوئے سنا: آگاہ ہو جاؤ کہ قوت نشانہ بازی ہے، آگاہ ہو جاؤ کہ قوت نشانہ بازی ہے آگاہ ہو جاؤ کہ قوت نشانہ بازی ہے۔ (مسلم)

۳۶۸۴ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الرُّوْمُ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ان سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عنقریب تم روم کو فتح کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں کفایت کرے گا۔ پس تم میں سے کوئی عاجز نہ ہو جائے کہ اپنے تیروں سے کھیلنے لگے۔ (مسلم)

۳۶۸۵ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ان سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو نشانہ بازی سیکھے اور پھر اسے ترک کر دے تو وہ ہم سے نہیں یا نافرمانی کی۔ (مسلم)

۳۶۸۶ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَّاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی اسلم کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے۔ فرمایا: اے بنی اسمٰعیل! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارے جد اعلیٰ بھی تیر انداز تھے اور میں دونوں میں سے ایک فریق بنی فلاں کے ساتھ ہوں۔ دوسروں نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم کیسے تیر اندازی کریں جبکہ آپ بنی فلاں کے ساتھ ہیں۔ فرمایا کہ تیر اندازی کرو اور میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ (بخاری)

۳۶۸۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو طلحہ نبی کریم صلی اللہ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ إِذَا رَمَى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی ڈھال کی آڑ لیتے اور حضرت ابو طلحہ بانکے تیر انداز تھے۔ جب یہ تیر پھینکتے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوپر ہو کر اُن کے تیر کے ٹھکانے کو دیکھتے۔

(بخاری)

۳۶۸۸ (۶) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

(متفق علیہ)

۳۶۸۹ (۷) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْأَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ گھوڑے کی پیشانی کے بال اپنی انگشت مبارک سے بٹاتے تھے اور فرما رہے تھے: قیامت تک بھلائی گھوڑوں کی پیشانی سے باندھ دی گئی ہے کہ ثواب اور مال غنیمت۔

(مسلم)

۳۶۹۰ (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ إِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَإِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِي مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اللہ کی راہ میں گھوڑا روکے رکھا، اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اُس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے تو قیامت کے روز گھوڑے کی خوراک، اُس کا پانی، اُس کی لید اور اُس کا پیشاب بھی میزان میں ہوگا۔

(بخاری)

۳۶۹۱ (۹) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ أَنْ يَّكُوْنَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرٰى أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُنھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے میں شکال کو ناپسند فرماتے۔ شکال یہ ہے کہ گھوڑے کی دائیں ٹانگ اور بایاں ہاتھ سفید ہو یا اُس کا دایاں ہاتھ اور بائیں ٹانگ سفید ہو۔

(مسلم)

۳۶۹۲ (۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَأَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيْلٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن گھوڑوں کی دوڑ حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک کروائی جن کا اضمار کیا گیا تھا جبکہ دونوں کے درمیان چھ میل کا فاصلہ ہے اور جن کا اضمار نہیں کیا گیا تھا اُن گھوڑوں کی دوڑ ثنیۃ سے مسجد بنی زریق تک کروائی، دونوں کا درمیانی فاصلہ ایک میل ہے۔

(متفق علیہ)

۳۶۹۳ (۱۱) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُسَمَّی الْعَضْبَاءَ وَکَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی قَعُوْدٍ لَّہٗ فَسَبَقَھَا فَاشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِّنَ الدُّنْیَا اِلَّا وَضَعَہٗ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

علیہ وسلم کی عضباء نامی ناقہ تھی جس پر کوئی سبقت نہیں لے جاتا تھا۔ ایک اعرابی اپنے اونٹ پر بیٹھ کر آیا جو آگے نکل گیا۔ مسلمانوں پر یہ بات گراں گزری تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ دنیا میں کسی چیز کو نہیں اُٹھاتا مگر گراتا بھی ہے۔

(بخاری)

دوسری فصل

۳۶۹۴ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُدْخِلُ بِالسَّھْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَۃَ نَفَرٍ فِی الْجَنَّۃِ صَانِعَہٗ یَحْتَسِبُ فِیْ صَنْعَتِہِ الْخَیْرَ وَالرَّامِیَ بِہٖ وَمُنْبِلَہٗ وَارْمُوْا وَارْکَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرْکَبُوْا کُلُّ شَیْءٍ یَلْھُوْ بِہِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْیَہٗ بِقَوْسِہٖ وَتَادِیْبَہٗ فَرَسَہٗ وَمُلَاعَبَتَہُ امْرَاَتَہٗ فَاِنَّھُنَّ مِنَ الْحَقِّ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَمَنْ تَرَکَ الرَّمْیَ بَعْدَ مَا عَلِمَہٗ رَغْبَۃً عَنْہُ فَاِنَّہٗ نِعْمَۃٌ تَرَکَھَا اَوْ قَالَ کَفَرَھَا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کے باعث تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے۔ اُس کے بنانے والے کو جو اُسے نیکی کی نیت سے بنائے، تیر چلانے والے اور چلّے پکڑانے والے کو۔ لہٰذا تیر اندازی اور سواری کرو جبکہ تیر اندازی کرنا مجھے سواری کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ ہر وہ چیز جس کے ساتھ آدمی کھیلے باطل ہے سوائے اپنی کمان کے ساتھ تیر اندازی کرنے، اپنے گھوڑے کو سدھانے اور اپنی بیوی کے ساتھ جنسی مذاق کرنے کے کیونکہ یہ چیزیں حق ہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ) ابوداؤد اور دارمی میں یہ بھی ہے کہ جو سیکھنے کے بعد بیزار ہو کر تیر اندازی کو ترک کر دے تو اُس نے ایک نعمت کو ترک کر دیا یا فرمایا کہ ناشکری کی۔

۳۶۹۵ وَعَنْ اَبِیْ نَجِیْحٍ السُّلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَلَغَ بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ لَہٗ دَرَجَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْ رَمٰی بِسَھْمٍ فِی الْاِسْلَامِ فَھُوَ لَہٗ عِدْلُ مُحَرَّرٍ وَمَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ وَالنَّسَائِیُّ الْاَوَّلَ وَالثَّانِیَ وَالتِّرْمِذِیُّ الثَّانِیَ وَالثَّالِثَ وَفِیْ رِوَایَتِھِمَا مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ...

حضرت ابونجیح سُلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جس نے اللہ کی راہ میں تیر پہنچایا اُس کے لیے جنت میں ایک درجہ ہے اور جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا اُس کے لیے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے اور جس کا اسلام میں بڑھاپا آیا تو وہ قیامت کے روز اُس کے لیے نور ہوگا۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا اور ابوداؤد نے پہلی بات روایت کی، نسائی نے پہلی اور دوسری، ترمذی نے دوسری اور تیسری اور ان دونوں کی روایت میں فِی الْاِسْلَامِ کی جگہ مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِيْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سبقت لے جانے پر مال نہیں مگر تیر چلانے یا اونٹ اور گھوڑا دوڑانے پر (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)۔

۳۶۹۷/۱۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَاِنْ كَانَ يُؤْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ لَا يُؤْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِيْ وَهُوَ لَا يَاْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَّمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ اَمِنَ اَنْ يُّسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا، اگر اُسے یقین ہے کہ سبقت لے جائے گا تو اس میں کوئی بھلائی نہیں اور اگر اُسے سبقت لے جانے کا یقین نہیں تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں۔ اسے شرح السنہ میں روایت کیا اور ابوداؤد کی روایت میں فرمایا: جس نے دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا یعنی اُسے سبقت لے جانے کا یقین نہیں تو یہ جوا نہیں اور جس نے دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا اور اُسے سبقت لے جانے کا یقین ہو تو یہ جوا ہے۔

۳۶۹۸/۱۶ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ زَادَ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ فِي الرِّهَانِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِيْ بَابِ الْغَصَبِ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ ڈانٹ ڈپٹ ہے اور نہ دوسرا گھوڑا رکھنا ہے۔ یحییٰ نے اپنی حدیث میں فی الرِّهَانِ بھی کہا ہے (ابوداؤد، نسائی) اور ترمذی نے اسے کچھ اضافے کے ساتھ باب الغصب میں روایت کیا ہے۔

۳۶۹۹/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر گھوڑا وہ ہے جس کا رنگ سیاہ، پیشانی سفید اور ناک سفید ہو۔ پھر سفید پیشانی والا پنج کلیان لیکن دایاں پاؤں خالی ہو۔ پھر اگر سیاہ نہ ہو تو سرخ رنگ انھیں صفات والا ہو۔ (ترمذی، دارمی)

۳۷۰۰/۱۸ وَعَنْ اَبِيْ وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَدْهَمَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن وہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہر اُس گھوڑے کو اختیار کرو جو سرخ پنج کلیان سفید پیشانی والا ہو یا صاف سرخ رنگ پنج کلیان یا جو سیاہ رنگ پنج کلیان ہو۔ (ابوداؤد، نسائی)

۳۷۰۱/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے کا مبارک ہونا صاف سرخ رنگ میں ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۳۷۰۲/۲۰ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ

حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَقُصُّوْا نَوَاصِیَ الْخَیْلِ وَلَا مَعَارِفَھَا وَلَا اَذْنَابَھَا فَاِنَّ اَذْنَابَھَا مَذَابُّھَا وَمَعَارِفَھَا دِفَاؤُھَا وَنَوَاصِیَھَا مَعْقُوْدٌ فِیْھَا الْخَیْرُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، گھوڑے کی پیشانی' ایال اور دُم کے بال نہ کاٹو کیونکہ اُن کی دُمیں تو اُن کے مورچھل ہیں اور گردن کے بال اُن کے کمبل ہیں اور اُن کی پیشانیوں کے ساتھ بھلائی بندھی ہوئی ہے (ابوداؤد)

۳۷۰۳/۲۱ وَعَنْ اَبِیْ وَھْبٍ الْجُشَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارْتَبِطُوا الْخَیْلَ وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِیْھَا وَاَعْجَازِھَا اَوْ قَالَ اَکْفَالِھَا وَقَلِّدُوْھَا وَلَا تُقَلِّدُوْھَا الْاَوْتَارَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ابن وہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے پالا کرو نیز اُن کی پیشانیوں اور پیٹھوں پر ہاتھ پھیرا کرو یا فرمایا کہ اُن کی سرین پر اور انھیں ہار پہنایا کرو لیکن تانت کے ہار نہ پہنانا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۳۷۰۴/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَّاْمُوْرًا مَا اخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ بِشَیْءٍ اِلَّا بِثَلٰثٍ اَمَرَنَا اَنْ نُّسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَّا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَاَنْ لَّا نُنْزِیَ حِمَارًا عَلٰی فَرَسٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحبِ حکم بندے تھے۔ آپ نے دوسرے لوگوں کے علاوہ ہمیں کسی چیز میں خاص نہ فرمایا مگر تین باتوں میں یہ ہم پورا وضو کریں، صدقہ نہ کھائیں اور گدھے کو گھوڑی پر نہ چڑھائیں۔ (ترمذی، نسائی)

۳۷۰۵/۲۳ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اُھْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَھَا فَقَالَ عَلِیٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِیْرَ عَلَی الْخَیْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ ھٰذِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک خچر تحفے کے طور پر بھیجا گیا۔ آپ اُس پر سوار ہوئے تو حضرت علی عرض گزار ہوئے: کیوں نہ ہم بھی گدھے کو گھوڑی پر چڑھائیں کہ ہمارے لیے اِس جیسے ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا کام وہ کرتے ہیں جو جانتے کچھ نہیں۔ (ابوداؤد، نسائی)

۳۷۰۶/۲۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِیْعَةُ سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

۳۷۰۷/۲۵ وَعَنْ ھُوْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّہٖ مَزِیْدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰی سَیْفِہٖ ذَھَبٌ وَّفِضَّةٌ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

ہود بن عبداللہ بن سعد کے نانا جان حضرت مزیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہر میں داخل ہوئے تو آپ کی تلوار پر سونا تھا اور چاندی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

ظَاهِرٌ بَيْنَهُمَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

جمع فرمایا تھا۔ (ابی داؤد، ابن ماجہ)

۳۷۰۹/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَآءَ وَلِوَآؤُهٗ اَبْيَضُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ اور چھوٹا سفید تھا۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

۳۷۱۰/۲۸ وَعَنْ مُوْسَى ابْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَآءَ مُرَبَّعَةً مِّنْ نَمِرَةٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

موسیٰ بن عبیدہ مولیٰ محمد بن قاسم کا بیان ہے کہ مجھے محمد بن قاسم نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے جھنڈے کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا۔ فرمایا کہ سیاہ رنگ، چوکور، اور اونی تھا۔

(احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۳۷۱۱/۲۹ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَآؤُهٗ اَبْيَضُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کا جھنڈا سفید تھا۔

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۳۷۱۲/۳۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَآءِ مِنَ الْخَيْلِ۔ (رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو عورتوں کے بعد گھوڑے سے بڑھ کر کوئی چیز پسند نہ تھی۔

(نسائی)

۳۷۱۳/۳۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَاٰى رَجُلًا بِيَدِهٖ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ قَالَ مَا هٰذِهٖ اَلْقِهَا وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهٖ وَاَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَاِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللّٰهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّيْنِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دست مبارک میں عربی کمان تھی جبکہ آپ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں ایرانی کمان دیکھی تو فرمایا یہ کیا ہے؟ اسے ڈال دو، دیکھو کہ تمہارے لیے یہ اور اس جیسی ضروری ہیں کیونکہ ان کے ذریعے اللہ تعالٰی دین میں تمہاری مدد فرماتا اور شہروں میں تمہیں قرار دیتا ہے۔

(ابن ماجہ)

بَابُ اٰدَابِ السَّفَرِ

سفر کے آداب

پہلی فصل

۳۷۱۴/۱ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے جمعرات کے روز نکلے اور آپ جمعرات

يُحِبُّ أَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کے روز نکلنے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

(بخاری)

٣٧١٥ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگ جانتے کہ تنہائی میں کیا ہے تو میں نہیں جانتا کہ کوئی سوار رات کو تنہا سفر کرے۔

(بخاری)

٣٧١٦ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ایسے لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو۔ (مسلم)

٣٧١٧ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطٰنِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گھنٹی شیطان کا باجا ہے۔

(مسلم)

٣٧١٨ وَعَنْ أَبِيْ بَشِيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا لَا تُبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا ہار یا کوئی ہار نہ چھوڑا جائے مگر کاٹ دیا جائے۔

(متفق علیہ)

٣٧١٩ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَأَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَإِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ہریالی کے دنوں میں سفر کرو تو اونٹ کو زمین سے اُس کا حق دو اور جب قحط سالی میں سفر کرو تو جلدی سے مسافت طے کر لیا کرو اور جب رات کو اترو تو راستے سے بچنا کیونکہ وہ رات کو درندوں کے راستے اور کیڑے مکوڑوں کے ٹھکانے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو جلدی کرو کہ اُس کی ہڈیوں کی مینگ نہ نکل آئے۔

لَهٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَّا زَادَ لَهٗ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِيْ فَضْلٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کے پاس زادِ راہ نہیں ہے۔ پھر آپ نے مال کی قسمیں بیان فرمائیں جس سے ہمیں محسوس ہونے لگا کہ زائد مال میں ہمارا کوئی حق نہیں ہے۔ (مسلم)

۳۷۲۱ / ۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: سفر عذاب کا ایک حصّہ ہے جو تمہیں سونے کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے۔ جب تم سفر سے اپنی حاجت پوری کر لو تو اپنے گھر والوں میں پہنچنے کی جلدی کرو۔ (متفق علیہ)

۳۷۲۲ / ۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاِنَّهٗ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِيْ اِلَيْهِ فَحَمَلَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيْءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهٗ خَلْفَهٗ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِيْنَةَ ثَلٰثَةً عَلٰى دَابَّةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپ کے اہل بیت کے بچوں کے ساتھ آپ کا استقبال کیا جاتا۔ اسی طرح آپ ایک سفر سے لوٹے تو استقبال کرنے میں مجھے آگے رکھا گیا۔ آپ نے مجھے اپنے آگے بٹھا لیا۔ پھر حضرت فاطمہ کے ایک صاحبزادے کو لایا گیا تو اُسے آپ نے پیچھے بٹھا لیا اور ہم تینوں ایک سواری پر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ (مسلم)

۳۷۲۳ / ۱۰ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ اَقْبَلَ هُوَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت ابو طلحہ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ آئے جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر حضرت صفیہ تھیں۔ (بخاری)

۳۷۲۴ / ۱۱ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ لَيْلًا وَّكَانَ لَا يَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنے گھر والوں میں رات کے وقت تشریف نہ لاتے بلکہ صبح و شام کو تشریف فرما ہوتے۔ (متفق علیہ)

۳۷۲۵ / ۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهٗ لَيْلًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی زیادہ دنوں تک غائب رہے تو رات کے وقت اپنے گھر والوں میں نہ آئے۔ (متفق علیہ)

۳۷۲۶ / ۱۳ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلٰى اَهْلِكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی رات کے وقت آئے تو اپنی بیوی کے پاس نہ جائے یہاں تک کہ وہ موئے زیر ناف صاف کرے اور بکھرے ہوئے بالوں میں کنگھی کر لے۔ (متفق علیہ)

۳۷۲۷ / ۱۴ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب مدینہ منورہ

الْمَدِيْنَةَ نَحَرَ جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَةً۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

میں تشریف لاتے تو اُونٹ یا گائے ذبح فرماتے۔
(بخاری)

۳۷۲۸ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ لِلنَّاسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپس نہ لوٹتے مگر دن میں چاشت کے وقت آتے ہی پہلے مسجد میں جاتے اور اُس میں دو رکعتیں پڑھتے پھر اُس میں لوگوں کی خاطر بیٹھتے۔ (متفق علیہ)

۳۷۲۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لِي اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم مدینہ منورہ میں پہنچے تو مجھ سے فرمایا: مسجد میں جاؤ اور اُس میں دو رکعتیں پڑھو۔
(بخاری)

دوسری فصل

۳۷۳۰ عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت صخر بن وداعہ غامدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! میری اُمت کو دن کے پہلے حصے میں برکت دے اور آپ جب کوئی سریہ یا لشکر روانہ فرماتے تو دن کے پہلے حصے میں بھیجتے۔ حضرت صخر تاجر تھے اور اپنا مالِ تجارت دن کے پہلے حصے میں بھیجا کرتے، لہٰذا مالدار ہو گئے اور اُن کا مال بڑھ گیا۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

۳۷۳۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی تاریکی میں سفر کیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

۳۷۳۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلٰثَةُ رَكْبٌ۔
(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سوار ایک شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار قافلہ ہیں۔
(مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۷۳۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ ثَلٰثَةٌ فِيْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سفر میں تین آدمی ہوں تو اپنے میں سے ایک کو امیر بنا لیں۔ (ابوداؤد)

۳۷۳۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی

وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر ساتھی چار ہیں اور بہتر دستہ چار سو افراد کا ہے اور بہتر فوج چار ہزار اشخاص کی ہے اور بارہ ہزار کی فوج قلت کے باعث مغلوب نہیں ہوگی۔ اسے ترمذی، ابوداؤد و دارمی نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۷۳۵ / ۲۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیچھے رہتے چنانچہ کمزور کو چلاتے اور پیچھے بٹھا لیتے نیز ان کے لیے دعا فرمایا کرتے۔

(ابوداؤد)

۳۷۳۶ / ۲۳ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ حَتّٰى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ جب کسی منزل پر اترتے تو گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھرنا شیطان کی طرف سے ہے۔ پس اس کے بعد کسی منزل پر نہیں اترے مگر ایک دوسرے کے قریب رہتے۔ یہاں تک کہا جاتا کہ اگر ایک کپڑا پھیلایا جائے تو سب کو ڈھانپ لے گا۔

(ابوداؤد)

۳۷۳۷ / ۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلٰى بَعِيرٍ فَكَانَ أَبُو لُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ زَمِيلَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا نَحْنُ نَمْشِي عَنْكَ قَالَ مَا أَنْتُمَا بِأَقْوٰى مِنِّي وَمَا أَنَا بِأَغْنٰى عَنِ الْأَجْرِ مِنْكُمَا۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے روز ہر تین آدمیوں کے حصے میں ایک اونٹ تھا۔ حضرت ابو لبابہ اور حضرت علی دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اترنے کی باری آتی تو دونوں عرض گزار ہوتے: ہم آپ کی طرف سے پیدل چلیں گے۔ فرمایا کہ تم مجھ سے زیادہ طاقت ور نہیں ہو اور نہ تمہاری نسبت ثواب سے بے نیاز ہوں۔

(شرح السنۃ)

۳۷۳۸ / ۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَإِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلٰى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَاتِكُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی سواریوں کی پشت کو منبر نہ بناؤ۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے تابع کیا ہے تاکہ تمہیں ایک شہر سے دوسرے تک پہنچا دیں جہاں تم جان توڑ کر ہی پہنچ سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے زمین بنائی ہے اس پر اپنی حاجتیں پوری کیا کرو۔ (ابوداؤد)

۳۷۳۹ / ۲۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَالَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب ہم کسی منزل پر اترتے تو نوافل نہ پڑھتے جب تک کجاوے نہ کھول لیتے۔

(ابوداؤد)

۳۷۴۰ / ۲۷ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مَعَهٗ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِيْ قَالَ جَعَلْتُهٗ لَكَ فَرَكِبَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدل چل رہے تھے کہ ایک آدمی آیا جس کے پاس گدھا تھا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! سوار ہو جائیے اور وہ پیچھے ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے جانور پر آگے بیٹھنے کے زیادہ حق دار ہو مگر جبکہ اسے میرے لیے کر دو۔ عرض گزار ہوا کہ میں نے یہ آپ کی نذر کیا۔ پس سوار ہو گئے (ترمذی۔ ابوداؤد)

۳۷۴۱ / ۲۸ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ اِبِلٌ لِلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِلشَّيَاطِيْنِ فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَعَهٗ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهٖ فَلَا يَحْمِلُهٗ وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَمْ اَرَهَا كَانَ سَعِيْدٌ يَقُوْلُ لَا اَرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

سعید بن ابو ہند نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض اونٹ شیاطین کے لیے ہوتے ہیں اور بعض گھر شیاطین کے لیے ہوتے ہیں۔ شیاطین کے اونٹ وہ ہیں جو میں دیکھتا ہوں کہ تم میں سے کوئی اونٹنیاں لے کر نکلتا ہے جنہیں فربہ کیا ہوا ہے وہ ان میں سے کسی اونٹ پر سوار نہیں ہوتا اور اپنے بھائی کے پاس سے گزرتا ہے جو سفر کرنے سے عاجز ہو گیا تو اسے سوار نہیں کرتا۔ شیاطین کے گھر میں نے نہیں دیکھے۔ سعید کہا کرتے کہ میرے خیال میں یہ وہ پنجرے ہیں جنہیں لوگ ریشم سے ڈھانپتے ہیں۔

(ابوداؤد)

۳۷۴۲ / ۲۹ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيْقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ اَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا فَلَا جِهَادَ لَهٗ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

سہل بن معاذ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیر سایہ جہاد کیا تو لوگوں نے منزلیں تنگ کر دیں اور راستے بند کر دیے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ندا کرنے والے کو بھیجا جو اعلان کرتا تھا کہ جس نے منزل تنگ کی یا راستہ بند کیا تو اس کا کوئی جہاد نہیں ہے۔

(ابوداؤد)

۳۷۴۳ / ۳۰ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوَّلُ اللَّيْلِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اچھا وقت جبکہ آدمی اپنے گھر والوں میں سفر سے آئے، رات کا ابتدائی حصہ ہے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

٣٧٤٤/٣١ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی سفر میں ہوتے اور رات کو اترتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹتے اور جب صبح کے قریب آرام فرماتے تو کلائی کو کھڑی کر لیتے اور سر مبارک کو اپنی ہتھیلی پر رکھتے۔ (مسلم)

٣٧٤٥/٣٢ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا اَصْحَابُهٗ وَقَالَ اَتَخَلَّفُ فَاُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحَابِكَ فَقَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقَهُمْ فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ کو ایک سریہ میں بھیجا تو وہ جمعہ کا دن پڑا۔ ان کے ساتھی صبح کو چلے گئے اور انھوں نے کہا کہ میں پیچھے رہ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھ لوں پھر انھیں جا ملوں گا۔ جب انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ لی تو آپ نے انھیں دیکھ کر فرمایا: تمہیں صبح کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ جانے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئے: میں نے چاہا کہ آپ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ لوں پھر انھیں جا ملوں گا۔ فرمایا کہ زمین پر جو کچھ ہے تم سارا بھی خرچ کر دو تو صبح کے وقت جانے کی فضیلت کو نہ پا سکو گے (ترمذی)

٣٧٤٦/٣٣ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جِلْدُ نَمِرٍ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے اُن لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن میں چیتے کی کھال ہو۔ (ابو داؤد)

٣٧٤٧/٣٤ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَّمْ يَسْبِقُوْهُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّهَادَةَ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں قوم کا سردار اُن کا خادم ہے۔ جو اُن کی خدمت میں سبقت لے جائے اُس کے عمل سے شہادت کے سوا کوئی چیز نہیں بڑھ سکتی۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے

بَابُ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ وَدُعَآئِهِمْ اِلَى الْاِسْلَامِ

کفار کے لیے خط لکھنا اور انہیں دعوتِ اسلام دینا

پہلی فصل

٣٧٤٨/١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ فَإِذَا فِيهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۔

مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ وَقَالَ إِثْمُ الْيَرِيسِيِّينَ وَقَالَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصر کے لیے نامۂ مبارک لکھا اور اُسے اسلام کی دعوت دی اور آپ نے وہ گرامی نامہ دے کر حضرت دحیہ کلبی کو بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ حاکم بصرٰی کو دے دینا تاکہ وہ قیصر تک پہنچا دے۔ اُس میں مرقوم تھا:۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بندے اور اُس کے رسول محمد کی طرف سے ہرقل بادشاہ روم کے لیے۔ سلام اُس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ امّا بعد، میں تمھیں اسلام کی دعوت دیتا ہُوں۔ مسلمان ہو جاؤ، سلامت رہو گے۔ اگر مسلمان ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ تمھیں دوگنا اجر دے گا۔ اگر منہ پھیر دو تو تمہاری رعایا کا بھی گناہ تم پر ہوگا۔ اے اہلِ کتاب ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ ہم عبادت نہ کریں مگر اللہ کی اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بعض دوسرے بعض کو اللہ کے سوا رب نہ بنائیں۔ اگر وہ منہ پھیریں تو کہو کہ گواہ ہو جاؤ کہ ہم مسلمان ہیں (۳: ۶۴۔ متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں فرمایا:۔ اللہ کے رسول محمد کی طرف سے، نیز فرمایا:۔ إِثْمُ الْيَرِيسِيِّينَ نیز فرمایا:۔ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ

٣٧٤٩ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ۔
۲

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک گرامی نامہ کسرٰی کے لیے حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کے ہاتھوں بھیجا اور انھیں حکم فرمایا کہ کسرٰی کو پہنچانے کے لیے یہ حاکم بحرین کے سپرد کر دیا جائے۔ جب کسرٰی نے پڑھا تو پھاڑ دیا۔ ابنِ مسیّب نے فرمایا کہ اُن کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی کہ وہ بھی پھاڑ کر ریزہ ریزہ کر دیے جائیں۔

(بخاری)

٣٧٥٠ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى كِسْرٰى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
۳

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسرٰی، قیصر اور نجاشی کی طرف گرامی نامے لکھے اور ہر جبار کے لیے انھیں اللہ کی طرف بلاتے ہوئے۔ یہ وہ نجاشی نہیں جس کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ پڑھی تھی۔

(مسلم)

٣٧٥١

أَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَإِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ إِلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَّتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوْكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَإِنْ حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوْكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ أَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ أَمْ لَا ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو خاص طور پر اُسے اللہ کا تقویٰ اور اُس کے ساتھی مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیے وصیت فرماتے۔ پھر فرمایا کہ اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور جو اللہ کا انکار کرے اُس سے لڑو۔ جہاد کرو مگر خیانت نہ کرنا، عہد شکنی نہ کرنا، مثلہ نہ کرنا، بچوں کو قتل نہ کرنا اور جب مشرک دشمنوں سے تمہارا تعاقب ہو تو اُنھیں تین باتوں یا کاموں کی دعوت دو۔ اُن میں سے جس بات کو وہ تسلیم کریں تم بھی اُن کی طرف سے قبول کر لینا اور اُن سے ہاتھ روک لینا۔ پھر اُنھیں اسلام کی دعوت دو۔ اگر تمہاری بات مان لیں تو اُن کی طرف سے قبول لو اور اُن سے ہاتھ روک لو پھر اُنھیں دعوت دو کہ اپنے گھروں سے مہاجرین کے گھروں کی طرف لوٹ جائیں اور اُنھیں بتا دو کہ اُنھوں نے ایسا کیا تو اُن کے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور اُن پر وہی ذمہ داریاں ہوں گی جو مہاجرین پر ہیں اگر وہ منتقل ہونے سے انکار کریں تو اُنھیں بتا دو کہ وہ بدو مسلمانوں کی طرح ہوں گے، اُن پر اللہ کا حکم اُسی طرح جاری کیا جائے گا جیسے مسلمانوں پر جاری کیا جاتا ہے جبکہ اُن کے لیے غنیمت اور فَیْ کے مال سے کچھ نہیں ہوگا مگر جبکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں اگر وہ اس سے انکار کریں تو اُن سے جزیہ کا مطالبہ کرو۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو اُن کی طرف سے قبول کر لو اور اُن سے ہاتھ روک لو اور وہ چاہیں کہ تم اُنھیں اللہ اور اُس کے نبی کا ذمہ دو تو اُنھیں اللہ اور اُس کے نبی کا ذمہ نہ دو۔ بلکہ اُنھیں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دو کیونکہ اگر تم اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ توڑ دو گے تو یہ اللہ اور اُس کے رسول کا ذمہ توڑنے سے ہلکی بات ہے اگر تم قلعے والوں کا محاصرہ کر لو اور چاہیں کہ تم اُنھیں اللہ کے حکم پر اُتارو تو اُنھیں اللہ کے حکم پر نہ اُتارو بلکہ اپنے حکم پر اُتارو کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ کا حکم اُن کے متعلق پہنچے گا یا نہیں۔

(مسلم)

۳۷۵۲/۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز جبکہ دشمن سے تصادم ہونے والا تھا تو انتظار

فِيهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا۔ پھر لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! دشمن سے ٹکر ہو جانے کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو، اگر تصادم ہو تو ثابت قدم رہو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ پھر دعا فرمائی: اے اللہ! کتاب نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے، ان کو شکست دے اور ان کے خلاف ہماری مدد فرما۔

(متفق علیہ)

۳۷۵۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ إِلَيْهِمْ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوا إِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَلَجَأُوا إِلَى الْحِصْنِ فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمیں لے کر کسی قوم سے جہاد کرتے تو ہمیں صبح تک لڑائی کی اجازت نہ دیتے اور ان کی طرف دیکھتے۔ اگر اذان سنتے تو ان سے ہاتھ روک لیتے اور اگر نہ سنتے تو ان پر حملہ آور ہو جاتے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم خیبر کی طرف نکلے تو ہم رات کے وقت ان تک پہنچے۔ جب صبح ہوئی اور اذان نہ سنی تو آپ سوار ہوئے اور میں حضرت ابوطلحہ کے پیچھے سوار ہو گیا۔ میرے قدم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک قدموں سے ٹکراتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ اپنی زنبیلیں اور کسیاں لے کر ہماری طرف نکلے۔ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا: محمد، خدا کی قسم محمد اور فوج۔ پس وہ قلعے میں چھپ گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا: اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، خیبر برباد ہو گیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو کافروں کے برے دن آجاتے ہیں۔

(متفق علیہ)

۳۷۵۴ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتَّى تَهُبَّ الْأَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَاةُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں ایک لڑائی میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب آپ دن کے شروع میں لڑائی نہ کرتے تو انتظار فرماتے یہاں تک کہ ہوا چلنے لگتی اور نماز کا وقت ہو جاتا۔

(بخاری)

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اِذَا لَمْ یُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّھَارِ انْتَظَرَ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَ تَھُبَّ الرِّیَاحُ وَیَنْزِلَ النَّصْرُ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا اور جب آپ دن کے پہلے حصے میں جنگ شروع نہ کرتے تو انتظار فرماتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا اور ہوائیں چلنے لگتیں اور مدد نازل ہونے لگتی۔

(ابوداؤد)

۳۷۵۶ وَعَنْ قَتَادَۃَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَکَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَاِذَا انْتَصَفَ النَّھَارُ اَمْسَکَ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّی الْعَصْرِ ثُمَّ اَمْسَکَ حَتّٰی یُصَلِّیَ الْعَصْرَ ثُمَّ یُقَاتِلُ قَالَ قَتَادَۃُ کَانَ یُقَالُ عِنْدَ ذٰلِکَ تَھِیْجُ رِیَاحُ النَّصْرِ وَیَدْعُوا الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُیُوْشِھِمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا۔ جب فجر طلوع ہو جاتی تو آپ ٹھہرے رہتے یہاں تک کہ سورج نکل آتا اور جب دوپہر ہو جاتی تو آپ ٹھہرے رہتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا۔ پھر ٹھہرے رہتے یہاں تک کہ نمازِ عصر پڑھ لیتے۔ پھر لڑتے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ اُس وقت کہا جاتا تھا کہ نصرت کی ہوائیں چلنے لگی ہیں اور مسلمان اپنی نماز میں اپنی فوجوں کے لیے دُعا کیا کرتے۔

(ترمذی)

۳۷۵۷ وَعَنْ عِصَامٍ الْمُزَنِیِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَقَالَ اِذَا رَاَیْتُمْ مَسْجِدًا اَوْسَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عصام مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجتے ہوئے فرمایا:۔ جب تم مسجد دیکھو یا مؤذن کی آواز سنو تو کسی ایک کو بھی قتل نہ کرنا۔

(ترمذی، ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۷۵۸ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ کَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اِلٰی اَھْلِ فَارِسٍ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ اِلٰی رُسْتَمَ وَمِھْرَانَ فِیْ مَلَاِ فَارِسٍ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا نَدْعُوْکُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَیْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْیَۃَ عَنْ یَّدٍ وَّاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ فَاِنْ اَبَیْتُمْ فَاِنَّ مَعِیَ قَوْمًا یُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَا یُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

(رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایرانیوں کے لیے لکھا:۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

خالد بن ولید کی طرف سے رستم اور مہران وغیرہ ایرانی سرداروں کے لیے۔ سلام اُس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اما بعد:۔ ہم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں اگر انکار کرتے ہو تو جزیہ دو اپنے ہاتھ سے ذلیل وخوار ہو کر۔ اگر اس سے بھی انکار کرو تو میرے ساتھ ایسی قوم ہے جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جانے کو اُسی طرح پسند کرتے ہیں جیسے ایرانی شراب کو پسند کرنے میں اور سلام اُس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

(شرح السنہ)

بَابُ الْقِتَالِ فِی الْجِهَادِ

جہاد میں معرکہ آرا ہونا

پہلی فصل

۳۷۵۹ (۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَیْنَ اَنَا قَالَ فِی الْجَنَّةِ فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ فِیْ یَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ اُحد کے روز ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا:۔ ارشاد ہو کہ اگر میں قتل کر دیا جاؤں تو میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ فرمایا کہ جنت میں۔ پس اُس نے کھجوریں پھینک دیں جو اُس کے ہاتھ میں تھیں پھر لڑا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا (متفق علیہ)

۳۷۶۰ (۲) وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرِیْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰی بِغَیْرِهَا حَتّٰی کَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ یَعْنِیْ غَزْوَةَ تَبُوْكَ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرٍّ شَدِیْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِیْدًا وَّمَفَازًا وَّعَدُوًّا کَثِیْرًا فَجَلّٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ لِیَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِیْ یُرِیْدُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی غزوہ کا ارادہ نہ کرتے مگر اُس کے سوا کا توریہ فرماتے یہاں تک کہ غزوۂ تبوک کی نوبت آگئی۔ یہ غزوہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سخت گرمی میں کیا جبکہ سفر لمبا، جنگل بے آب وگیاہ اور دشمن کی تعداد کثیر تھی۔ آپ نے مسلمانوں پر واضح کر دیا کہ مکمل تیاری کر لیں اور جدھر جانے کا ارادہ تھا اُس کی لوگوں کو خبر دے دی۔ (بخاری)

۳۷۶۱ (۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جنگ دھوکا ہے۔ (متفق علیہ)

۳۷۶۲ (۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَیْمٍ وَّنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَعَهٗ اِذَا غَزَا یَسْقِیْنَ الْمَاءَ وَیُدَاوِیْنَ الْجَرْحٰی (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد کے لیے جاتے تو حضرت اُم سُلیم اور انصار کی چند عورتوں کو اپنے ساتھ لے جاتے کہ دورانِ جنگ پانی پلائیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کریں (مسلم)

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۳۷۶۵ وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَھْلِ الدِّیَارِ یُبَیَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَیُصَابُ مِنْ نِّسَآئِھِمْ وَذَرَارِیِّھِمْ قَالَ ھُمْ مِنْھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ھُمْ مِّنْ اٰبَآئِھِمْ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۳۷۶۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَحَرَّقَ وَلَھَا یَقُوْلُ حَسَّانٌ۔

وَھَانَ عَلٰی سَرَاۃِ بَنِیْ لُؤَیٍّ
حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَۃِ مُسْتَطِیْرٌ

وَفِیْ ذٰلِکَ نَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَۃٍ اَوْ تَرَکْتُمُوْھَا قَآئِمَۃً عَلٰی اُصُوْلِھَا فَبِاِذْنِ اللّٰہِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۳۷۶۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَوْنٍ اَنَّ نَافِعًا کَتَبَ اِلَیْہِ یُخْبِرُہٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ غَارِّیْنَ فِیْ نَعَمِھِمْ بِالْمُرَیْسِیْعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَۃَ وَسَبَی الذُّرِّیَّۃَ
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۳۷۶۸ وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا یَوْمَ بَدْرٍ حِیْنَ صَفَفْنَا لِقُرَیْشٍ وَصَفُّوْا لَنَا اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَعَلَیْکُمْ بِالنَّبْلِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَارْمُوْھُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَکُمْ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

وَحَدِیْثُ سَعْدٍ ھَلْ تُنْصَرُوْنَ سَنَذْکُرُ فِیْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَآءِ وَحَدِیْثُ الْبَرَآءِ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَھْطًا فِیْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (متفق)

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھروں میں رہنے والے مشرکوں کے متعلق پوچھا گیا کہ شب خون مارا جائے اور اُن کی عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جائیں۔ فرمایا کہ وہ اُن میں سے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ اپنے باپوں سے ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت کاٹے اور جلائے اُن کے متعلق حضرت حسان فرماتے ہیں:۔

بنی لوی کے سرداروں پر آسان
بُویرہ کا جلانا ہو گیا ہے

اسی سلسلے میں وحی نازل ہوئی:۔ جو درخت تم نے کاٹا یا جس کو اُس کی جڑ پر کھڑا رہنے دیا تو وہ اللہ کے حکم سے ہے۔ (۵۹: ۵)
(متفق علیہ)

عبد اللہ بن عون سے روایت ہے کہ نافع نے انھیں بتلاتے ہوئے لکھا کہ حضرت ابن عمر نے انھیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا جبکہ مریسیع کے مقام پر وہ اپنے مویشیوں میں تھے پس اُن کے لڑنے والوں کو قتل کیا اور بال بچوں کو قید کر لیا۔
(متفق علیہ)

حضرت ابو اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے غزوۂ بدر کے روز فرمایا جبکہ ہم قریش کے لیے اور وہ ہمارے لیے صف بستہ ہو گئے تھے کہ جب وہ تمہارے نزدیک آ جائیں تو تیر اندازی شروع کر دینا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جب وہ تمہارے نزدیک آ جائیں تو اُن پر تیر اندازی کرنا اور اپنے کچھ تیر بچائے رکھنا (بخاری) اور ھَلْ تُنْصَرُوْنَ والی حدیث سعد عنقریب باب فضل الفقرأ میں اور بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ والی حدیث براء اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی باب المعجزات میں ذکر کی جائے گی۔

دوسری فصل

۳۷۶۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّانَا النَّبِيُّ [11] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بدر کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں رات کے وقت جنگی لحاظ سے تیار کیا۔ (ترمذی)۔

۳۷۷۰ وَعَنِ الْمُهَلَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ [12] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

مہلب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر دشمن تم پر شب خون مارے تو تمہاری جنگی پہچان حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ ہوگی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۳۷۷۱ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ شِعَارُ [13] الْمُهَاجِرِيْنَ عَبْدَ اللّٰهِ وَشِعَارُ الْاَنْصَارِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مہاجرین کی جنگی پہچان عبداللہ اور انصار کی جنگی پہچان عبدالرحمٰن تھی۔ (ابوداؤد)

۳۷۷۲ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ [14] اَبِيْ بَكْرٍ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ اَمِتْ اَمِتْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہم نے حضرت ابوبکر کی سرکردگی میں جہاد کیا تو کافروں پر شب خون مارا اور انھیں قتل کیا۔ اس رات ہماری پہچان۔۔ اَمِتْ اَمِتْ تھی۔ (ابوداؤد)

۳۷۷۳ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ [15] النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

قیس بن عبادہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب جنگ کے دوران شور کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

۳۷۷۴ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى [16] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ اَيْ صِبْيَانَهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ مشرکین کے بڑھوں کو قتل کر دیا کرو اور اُن کے بچوں کو چھوڑ دیا کرو۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۳۷۷۵ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ اَنَّ [17] رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ اِلَيْهِ قَالَ اَغِرْ عَلٰى اُبْنٰى صَبَاحًا وَحَرِّقْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عروہ کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں تاکید فرمائی تھی کہ صبح کے وقت اُبنیٰ پر حملہ کرنا اور جلا دینا۔ (ابوداؤد)

۳۷۷۶ وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى [18]

ابو اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٣٧٧٧/١٩ وَعَنْ رِبَاحِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ فَرَاٰى النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ عَلٰى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ انْظُرْ عَلٰى مَا اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ فَجَاءَ فَقَالَ عَلَى امْرَاَةٍ قَتِيْلٍ فَقَالَ مَا كَانَتْ هٰذِهٖ لِتُقَاتِلَ وَعَلَى الْمُقَدَّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ قُلْ لِخَالِدٍ لَا تَقْتُلِ امْرَاَةً وَّلَا عَسِيْفًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت رباح بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ کسی چیز پر جمع ہو رہے ہیں۔ آپ نے ایک آدمی کو بھیجتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو یہ کس چیز پر جمع ہو رہے ہیں۔ وہ حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ایک عورت پر جو قتل کر دی گئی ہے۔ فرمایا کہ یہ لڑتی تو نہیں تھی جبکہ اگلے دستے کے سردار حضرت خالد بن ولید تھے۔ آپ نے ایک آدمی بھیج کر فرمایا ہے خالد سے کہو کہ عورت اور مزدور کو قتل نہ کریں۔ (ابو داؤد)

٣٧٧٨/٢٠ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا وَّلَا طِفْلًا صَغِيْرًا وَّلَا امْرَاَةً وَّلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چلو اللہ کا نام لے کر، اللہ کے بھروسے اور رسول کے طریقے پر۔ بہت بوڑھے کو قتل نہ کرنا اور نہ چھوٹے بچے کو اور نہ عورت کو۔ خیانت نہ کرنا اور اپنی غنیمت کو جمع کرو۔ اصلاح کرو اور نیکی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(ابو داؤد)

٣٧٧٩/٢١ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهٗ وَاَخُوْهُ فَنَادٰى مَنْ يُّبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهٗ شَبَابٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ اَنْتُمْ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْكُمْ اِنَّمَا اَرَدْنَا بَنِيْ عَمِّنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَاَقْبَلَ حَمْزَةُ اِلٰى عُتْبَةَ وَاَقْبَلْتُ اِلٰى شَيْبَةَ وَاخْتُلِفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيْدِ ضَرْبَتَانِ فَاَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيْدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ بدر کے روز عتبہ بن ربیعہ آگے بڑھا جس کے پیچھے اُس کا بیٹا اور بھائی تھا۔ آواز دی کہ کون مقابلہ کرتا ہے۔ انصار کے جوان مقابلے پر پہنچ گئے۔ کہا تم کون ہو؟ اُنہوں نے اُسے بتایا تو کہا کہ ہمیں تمہاری حاجت نہیں کیونکہ ہم اپنے چچا کے بیٹوں سے لڑنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حمزہ! کھڑے ہو جاؤ۔ اے علی! کھڑے ہو جاؤ۔ اے عبیدہ بن حارث! کھڑے ہو جاؤ۔ پس حضرت حمزہ تو عتبہ کی طرف بڑھے اور میں شیبہ کی طرف بڑھا جبکہ حضرت عبیدہ اور ولید کے درمیان دو مختلف ضربیں ہوئیں کیونکہ دونوں نے ایک دوسرے کو زخمی کر دیا تھا۔ پھر ہم ولید پر ٹوٹ پڑے اُسے قتل کر دیا اور حضرت عبیدہ کو اُٹھا لائے۔

(احمد، ابو داؤد)

٣٧٨٠/٢٢ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَاَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاخْتَفَيْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا۔ لوگ بھاگ اُٹھے اور ہم مدینہ منورہ میں آ کر چھپ گئے اور کہا کہ ہم ہلاک ہو گئے۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم بھاگے ہوئے ہیں۔ فرمایا بلکہ تم پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو اور میں تمہارے

وَاَنَا فِئَتُكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَفِي رِوَايَةِ اَبِي دَاؤُدَ نَحْوَهُ وَقَالَ لَا بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ اَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنَ۔ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اُمَيَّةَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَسْتَفْتِحُ وَحَدِيْثَ اَبِي الدَّرْدَاءِ اِبْغُوْنِي فِي ضُعَفَائِكُمْ فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى۔

گروہ میں ہوں (ترمذی) ابوداؤد کی روایت بھی اسی طرح ہے اور فرمایا ہے، نہیں بلکہ تم پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نزدیک ہوگئے اور ہم نے دستِ مبارک کو بوسہ دیا۔ فرمایا کہ میں مسلمانوں کی جماعت میں ہوں اور ہم كَانَ يَسْتَفْتِحُ والی حدیثِ امیّہ بن عبداللہ اور ... اِبْغُوْنِي فِي ضُعَفَائِكُمْ والی حدیثِ ابو درداء کو عنقریب باب فضل الفقراء میں بیان کریں گے،

تیسری فصل

۳۷۸۱ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيْقَ عَلٰى اَهْلِ الطَّائِفِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

حضرت ثوبان بن یزید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف والوں پر منجنیق نصب فرمائی۔ اسے ترمذی نے مرسلاً روایت کیا ہے۔

بَابُ حُكْمِ الْاُسَرَاءِ — قیدیوں کے حکم کا بیان

پہلی فصل

۳۷۸۲ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللهُ مِنْ قَوْمٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ وَفِي رِوَايَةٍ يُقَادُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اُس قوم سے خوش ہوتا ہے جو زنجیروں کے ذریعے جنت میں داخل ہوتے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ زنجیروں کے ساتھ کھینچ کر جنت کی طرف لائے جاتے ہیں۔ (بخاری)

۳۷۸۳ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلْتُهٗ فَنَفَّلَنِيْ سَلَبَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس مشرکوں میں سے ایک جاسوس آیا جبکہ آپ سفر میں تھے۔ وہ آپ کے اصحاب کے پاس بیٹھا باتیں کرتا رہا، پھر چلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے تلاش کرو اور قتل کر دو۔ پس میں نے اُسے قتل کر دیا تو اُس کا سامان آپ نے مجھے عطا فرمایا۔ (متفق علیہ)

۳۷۸۴ وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ فَاَنَاخَهٗ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِيْنَا ضَعْفَةٌ وَّرِقَّةٌ مِّنَ

اُنھوں نے ہی فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں ہوازن سے جہاد کیا۔ پس جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ناشتا کر رہے تھے تو سرخ اونٹ پر ایک آدمی آیا، اُسے بٹھایا اور دیکھنے لگا۔ ہم میں کمزوری اور سواریوں کی قلت تھی اور بعض ہم

الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَتَى جَمَلَهُ فَأَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُودُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں سے پیدل تھے۔ وہ تیزی سے نکل کر اونٹ کے پاس آیا اور اُسے کھڑا کیا اور تیزی سے اونٹ کو دوڑانے لگا۔ پس میں بھی تیزی سے نکلا یہاں تک کہ میں نے اونٹ کی مہار پکڑلی اور اُسے بٹھالیا۔ پھر اپنی تلوار اُس آدمی کے سر پہ ماری۔ پھر میں اونٹ کو اُس کے سامان اور ہتھیاروں سمیت کھینچ کرلے گیا۔ آگے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملے اور لوگ۔ چنانچہ فرمایا کہ اُس آدمی کو کس نے قتل کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ابن اکوع نے۔ فرمایا کہ مقتول کا سارا سامان اُسی کے لیے ہے۔

(متفق علیہ)

٣٧٨٥ ٤ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَفِي رِوَايَةٍ بِحُكْمِ اللّٰهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب بنو قریظہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر اُتر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں بُلایا۔ وہ گدھے پر آئے۔ جب نزدیک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ وہ آکر بیٹھ گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے حکم پر اُتر آئے ہیں۔ کہا کہ میں یہ فیصلہ دیتا ہوں کہ ان کے لڑائی کے قابل افراد قتل کر دیے جائیں اور بچوں کو قید کر لیا جائے۔ فرمایا کہ تم نے ان کا فرشتے کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اللہ کے حکم کے مطابق۔

(متفق علیہ)

٣٧٨٦ ٥ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ الْغَدُ فَقَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب کچھ سوار بھیجے جو بنی حنیفہ کے ایک آدمی کو لے آئے جس کو ثمامہ بن اُثال کہا جاتا تھا اور وہ یمامہ والوں کا سردار تھا۔ اُسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا:۔ اے ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ کہا اے محمد! میرے پاس بھلائی ہے۔ اگر آپ قتل کریں تو خون کے بدلے قتل کریں گے۔ اگر انعام کریں تو قدر دان پر انعام کریں گے۔ اگر مال چاہیں تو فرمائیے کہ جتنا چاہیں اُس میں سے پیش کر دیا جائے گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کو چھوڑ گئے، یہاں تک کہ جب اگلا روز شروع ہوا تو اُس سے فرمایا:۔ اے ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ کہا کہ میرے پاس وہی ہے جو عرض کر چکا۔ اگر آپ انعام کریں

وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ
فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا
ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِيْ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى
شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ
تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِنَ
الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
رَسُوْلُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ
وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ
أَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ
أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ فَأَصْبَحَ دِيْنُكَ أَحَبَّ الدِّيْنِ
كُلِّهِ إِلَيَّ وَوَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ
بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَ
إِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِيْ وَأَنَا أُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا
تَرٰى فَبَشَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ
قَائِلٌ أَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَأْتِيْكُمْ مِنَ
الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۷۸۷ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

تو قدردان پر انعام کریں گے اور اگر قتل کریں تو خون کے بدلے قتل کریں
گے اور اگر آپ مال چاہیں تو فرمائیے کہ جتنا چاہیں اُس میں سے پیش کر دیا
جائے گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسے چھوڑ گئے۔ جب اِس
سے اگلا روز آیا تو اُس سے فرمایا۔ اے ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ کہا
کہ میرے پاس وہی ہے جو عرض کر چکا کہ اگر انعام کریں تو قدردان پر انعام
کریں گے، اگر آپ قتل کریں تو خون کے ملزم کو قتل کریں گے اور اگر
آپ مال چاہتے ہیں تو حکم فرمائیں کہ جتنا چاہیں اُس میں سے پیش کر دیا جائے
گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔
پس وہ ایک باغ میں گیا جو مسجد سے قریب تھا غسل کیا، پھر مسجد میں داخل
ہوا اور کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی
دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اے محمد!
خدا کی قسم، مجھے روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرے سے زیادہ ناپسند
نہیں تھا اور اب آپ کا پُرنور چہرہ مجھے تمام چہروں سے زیادہ پیارا ہے۔
خدا کی قسم کوئی دین مجھے آپ کے دین سے زیادہ ناپسند نہ تھا لیکن اب
آپ کا دین مجھے تمام ادیان سے پیارا ہے۔ خدا کی قسم کوئی شہر مجھے آپ کے
شہر سے زیادہ ناپسند نہیں تھا لیکن اب آپ کا شہر مجھے تمام شہروں سے پیارا
ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے پکڑ لیا جبکہ میرا عمرہ کرنے کا ارادہ تھا۔ لہٰذا اب کیا
ارشاد ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بشارت دی اور حکم دیا کہ عمرہ کرے۔
جب مکہ مکرمہ میں پہنچے تو کہنے والے نے کہا تم بے دین ہو گئے۔ فرمایا نہیں بلکہ میں تو رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام قبول کر چکا ہوں اور خدا کی قسم یمامہ سے اب تمہارے پاس
گندم کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی اجازت
مرحمت فرمائیں! اسے مسلم نے روایت کیا اور بخاری نے اسے اختصار کے ساتھ پیش کیا ہے
حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَاَخَذَهُمْ سِلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَعْتَقَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۷۸۹/۸ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِّنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُّخْبِثٍ وَكَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ اَلْيَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهٗ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِهِمْ يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَّا اَرْوَاحَ لَهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَّا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَّا يُجِيْبُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قَالَ قَتَادَةُ اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى اَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ تَوْبِيْخًا وَّتَصْغِيْرًا وَّنِقْمَةً وَّحَسْرَةً وَّنَدَمًا۔

۳۷۹۰/۹ وَعَنْ مَّرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَآءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ

تھے۔ پس اُنھیں گرفتار کر لیا اور زندہ چھوڑ دئیے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اُنھیں آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: وہی ذات ہے جس نے تم سے اُن کے ہاتھ اور اُن سے تمہارے ہاتھ وادیِ مکہ میں روک دئیے (۴۸: ۲۴) (مسلم)

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سردارانِ قریش کے متعلق جو بیس آدمیوں کو حکم فرمایا کہ انھیں بدر کے ایک گندے اور ناپاک کنوئیں میں ڈال دیا جائے۔ جب آپ کسی قوم پر غالب آتے تو اُن کے میدان میں تین دن ٹھہرتے۔ جب بدر کے مقام پر تیسرا دن ہُوا تو آپ نے اپنا کجاوہ کسنے کا حکم فرمایا۔ پس اُس پر کجاوہ کسا گیا۔ پھر آپ چل دئیے اور پیچھے پیچھے آپ کے اصحاب بھی۔ یہاں تک کہ آپ کنوئیں کے کنارے پر کھڑے ہوئے۔ پس آپ اُن کے اور اُن کے باپوں کے نام لے کر پکارنے لگے: اے فلاں ابن فلاں اور اے فلاں ابن فلاں! کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تم نے اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانا ہوتا۔ پس ہم نے پا لیا جو ہمارے رب نے ہم سے سچا وعدہ فرمایا تھا تو کیا تم نے بھی اُسے پا لیا جو تمہارے رب نے تم سے سچا وعدہ فرمایا تھا؟ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ایسے جسموں سے کلام فرما رہے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے، میری بات کو تم اُن سے زیادہ نہیں سنتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ تم اُن سے زیادہ نہیں سنتے لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے (متفق علیہ) اور بخاری نے یہ بھی کہا کہ قتادہ کا قول ہے: اللہ تعالیٰ نے اُنھیں زندہ کیا تاکہ اُنھیں حضور کا ارشاد سنا دے جس سے سرزنش، ذلت، رسوائی، حسرت اور ندامت ہو۔

مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جبکہ ہوازن کے مسلمانوں کا وفد حاضر بارگاہ ہُوا اور عرض گزار ہوئے کہ اُن کے مال اور قیدی واپس کر دئیے جائیں۔ فرمایا کہ قیدیوں اور مال میں سے ایک چیز کا انتخاب کر لو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہم اپنے قیدیوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثناخوانی کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا: اما بعد بیشک تمہارے بھائی ہمارے پاس توبہ کر کے

إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُوْا تَائِبِيْنَ وَإِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُّطَيِّبَ ذَالِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِّمَّنْ لَّمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَأَذِنُوْا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

آگئے ہیں میرے خیال میں ان کے قیدی انھیں واپس دے دئے جائیں تو جو تم میں سے بخوشی ایسا کرنا چاہے تو کرے اور جو تم میں سے اپنا حصّہ برقرار رکھنا چاہے یہاں تک کہ ہم اُسے اُس کے حصّے کے برابر دے دیں جبکہ اللہ تعالیٰ ہمیں پہلی دفعہ فئی کا مال عطا فرمائے تو ایسا کرے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم بخوشی آزاد کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمیں نہیں معلوم کہ کس نے اجازت دی اور کس نے نہ دی، لہٰذا تم چلے جاؤ اور اپنے سرداروں کو ہمارے پاس بھیجو۔ پس لوگ چلے گئے اور اپنے سرداروں سے گفتگو کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو سرداروں نے آپ کو بتایا کہ انھوں نے دل کی خوشی سے اجازت دی ہے۔

(بخاری)

۳۷۹۱ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ ثَقِيْفُ حَلِيْفًا لِّبَنِيْ عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيْفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ فَأَوْثَقُوْهُ فَطَرَحُوْهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيْمَا أُخِذْتُ قَالَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيْفٍ فَتَرَكَهٗ وَمَضٰى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّيْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ فَفَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيْفُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ثقیف بنی عُقیل کے حلیف تھے۔ ثقیف نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے دو حضرات کو گرفتار کر لیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے بنی عُقیل کے ایک آدمی کو گرفتار کر لیا اور اُسے باندھ کر حرّہ کے مقام پر ڈال دیا۔ اُس کے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو اُس نے آواز دی: اے محمد! اے محمد! مجھے کس لیے پکڑا ہے؟ فرمایا کہ تمہارے حلیف ثقیف کی زیادتی کے باعث۔ پس آپ اُسے چھوڑ کر چلے گئے اور وہ اے محمد! اے محمد! پکارتا رہا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس پر ترس آگیا، لہٰذا آپ واپس لوٹے اور فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں مسلمان ہوں۔ فرمایا کہ اگر تم نے یہ بات اُس وقت کہی ہوتی جبکہ تم بااختیار تھے تو مکمل نجات پا گئے ہوتے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اُن دو آدمیوں کے فدیہ میں چھوڑ دیا جنھیں ثقیف نے گرفتار کر لیا تھا۔

(مسلم)

دوسری فصل

۳۷۹۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِيْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب مکّہ والوں نے

بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَقَالُوا نَعَمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ عَلَيْهِ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كُونَا بِبَطْنِ يَأْجِجَ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

۳۷۹۳ وَعَنْهَا[۱۲] أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَسَرَ أَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ ابْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ وَمَنَّ عَلَى أَبِي عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

۳۷۹۴ وَعَنِ[۱۳] ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ قَالَ مَنْ لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۷۹۵ وَعَنْ[۱۴] عَلِيٍّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرَئِيلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيِّرْهُمْ يَعْنِي أَصْحَابَكَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ الْقَتْلَ أَوِ الْفِدَاءَ عَلَى أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۳۷۹۶ وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ[۱۵] عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تُنْبِتْ فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

مال بھیجا جس میں اُن کا وہ ہار بھی تھا جو حضرت خدیجہ کے پاس تھا اور جس کو یہ ابوالعاص کے پاس لے گئی تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ پر بے حد رقت طاری ہوئی اور فرمایا۔ اگر تم مناسب سمجھو تو اُس کے قیدی کو چھوڑ دیا جائے اور اُس کا مال لوٹا دیا جائے۔ عرض گزار ہوئے، ہاں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے عہد لیا کہ زینب کے آنے میں رکاوٹ نہ ڈالیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ اور انصار کے ایک آدمی کو بھیجا اور فرمایا کہ بطن یاجج میں رہنا یہاں تک کہ زینب تمہارے پاس سے گزرے۔ پس دونوں اُس کو اپنے ساتھ لے آنا۔

(احمد، ابوداؤد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بدر والوں کو قید کیا تو عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث کو قتل کر دیا جبکہ ابوعزہ جمحی پر احسان فرمایا۔

(شرح السنہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب عقبہ بن ابی معیط کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اُس نے کہا: بچوں کا سرپرست کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جہنم۔

(ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبرئیل حاضر ہوئے اور کہا: اپنے اصحاب کو بدر کے قیدیوں سے متعلق قتل یا فدیہ کا اختیار دے دیجیے کہ اگلے سال اُن میں سے اتنے ہی قتل ہوں گے۔ انھوں نے فدیہ کہا کہ ہم میں سے شہید کر دیے جائیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں قریظہ کے قیدیوں میں تھا۔ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ مسلمان دیکھتے کہ جس کے بال اُگ گئے ہوتے تھے اُسے قتل کر دیتے اور جس کے نہ اُگے ہوتے اُسے قتل نہ کرتے۔ انھوں نے میرے جسم کا زیرِ ناف کھولا تو دیکھا کہ نہیں اُگے لہٰذا مجھے قیدیوں میں رکھا۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۳۷۹۷ / ۱۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ عُبْدَانٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيْهِمْ قَالُوْا يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا خَرَجُوْا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِيْ دِيْنِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوْا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا أَرَاكُمْ تَنْتَهُوْنَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلٰى هٰذَا وَأَبٰى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حدیبیہ کے روز صلح سے پہلے کچھ غلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نکلے۔ اُن کے مالکوں نے لکھتے ہوئے کہا کہ اے محمد! خدا کی قسم، یہ آپ کی طرف آپ کے دین کو پسند کرتے ہوئے نہیں نکلے بلکہ یہ غلامی سے نکلنے کے لیے بھاگے ہیں۔ بعض لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! انھوں نے ٹھیک کہا ہے لہٰذا انھیں لوٹا دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا: اے قریش کے گروہ! میں دیکھتا ہوں کہ تم باز نہیں آؤ گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ایسا شخص بھیجے جو ایسے امور پر تمہاری گردنیں اُڑا دے۔ چنانچہ آپ نے انھیں واپس بھیجنے سے انکار کیا اور فرمایا کہ یہ اللہ کے لیے آزاد ہیں۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۷۹۸ / ۱۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ إِلٰى بَنِيْ جَذِيْمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوْا أَنْ يَقُوْلُوْا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيْرَهٗ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيْرَهٗ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيْرِيْ وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِيْ أَسِيْرَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا۔ انھوں نے انھیں اسلام کی دعوت دی تو وہ اچھی طرح نہ کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہو گئے۔ بلکہ صَبَأْنَا صَبَأْنَا کہنے لگے۔ پس حضرت خالد انھیں قتل اور قید کرتے رہے یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک قیدی ہو گیا۔ آخر کار وہ دن بھی آیا جب حضرت خالد نے حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کر دے۔ میں نے کہا: خدا کی قسم، میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ میرا کوئی ساتھی اپنے قیدی کو قتل کرے گا۔ یہاں تک کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے دستِ مبارک اُٹھا کر دو مرتبہ کہا: اے اللہ! خالد نے جو کیا میں اُس سے تیری بارگاہ میں لاتعلق ہوں۔ (بخاری)

بَابُ الْأَمَانِ

امن دینے کا بیان

پہلی فصل

إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمة ابنته تستره بثوب فسلمت فقال من هذه؟ فقلت أنا أم هانئ بنت أبي طالب فقال مرحبا بأم هانئ فلما فرغ من غسله قام فصلى ثماني ركعات ملتحفا في ثوب ثم انصرف فقلت يا رسول الله زعم ابن أمي علي أنه قاتل رجلا أجرته فلان بن هبيرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أجرنا من أجرت يا أم هانئ؟ قالت أم هانئ؟ وذلك ضحى (متفق عليه) وفي رواية للترمذي قالت أجرت رجلين من أحمائي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أمنا من أمنت۔

کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو آپ کو غسل فرماتے ہوئے پایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ نے کپڑے سے پردہ کیا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ ام ہانی بنت ابوطالب۔ فرمایا کہ ام ہانی خوش آمدید۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے آپ نے کھڑے ہو کر ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے آٹھ رکعت نماز ادا فرمائی تو میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں جائے بھائی حضرت علی ایسے شخص فلاں بن ہبیرہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں جس کو میں نے پناہ دی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام ہانی! ہم نے اس کو پناہ دی جس کو تم نے پناہ دی ہے ام ہانی فرماتی ہیں اور وہ چاشت کا وقت تھا (متفق علیہ) ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ عرض گزار ہوئیں: میں نے اپنی سسرال کے دو شخصوں کو امان دی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک ہم نے اس کو امان دی جس کو تم نے امان دی ہے۔

دوسری فصل

۳۸۰۰ [۲] عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن المرأة لتأخذ للقوم يعني تجير على المسلمين۔ (رواه الترمذي)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کسی قوم کو امان دے سکتی ہے یعنی مسلمانوں کی طرف سے امان دے سکتی ہے۔ (ترمذی)

۳۸۰۱ [۳] وعن عمرو بن الحمق قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أمن رجلا على نفسه فقتله أعطي لواء الغدر يوم القيامة۔ (رواه في شرح السنة)

حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو کسی شخص کو اس کی جان کی امان دے اور اسے قتل کر دے تو قیامت کے روز اسے بدعہدی کا جھنڈا دیا جائے گا۔ (شرح السنہ)۔

۳۸۰۲ [۴] وعن سليم بن عامر قال كان بين معاوية وبين الروم عهد وكان يسير نحو بلادهم حتى إذا انقضى العهد أغار عليهم فجاء رجل على فرس أو برذون وهو يقول الله أكبر الله أكبر وفاء لا غدر فنظروا فإذا هو عمرو بن عبسة فسأله معاوية عن ذلك فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان بينه وبين قوم عهد فلا يحلن عهدا

سلیم بن عامر کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا۔ جب معاہدہ ختم ہونے پہ آیا تو یہ ان کے شہروں کے نزدیک پہنچ گئے تاکہ اچانک ان پر حملہ کر دیں۔ پس ایک آدمی ترکی یا عربی گھوڑے پر یہ کہتا ہوا آیا: اللہ اکبر، اللہ اکبر عہد پورا کیا جائے، عہد شکنی نہ کی جائے۔ دیکھا تو وہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ حضرت معاویہ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو تو عہد کو نہ توڑے اور نہ اسے باندھے یہاں تک کہ اس کی مدت گزر جائے یا برابری کی صلح

وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتّٰى يَمْضِيَ أَمَدُهُ أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤدَ)

پر انھیں خبردار کر دے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ لوگوں کو لے کر لوٹ آئے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

٣٨٠٣ / ٥ وَعَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ بَعَثَنِيْ قُرَيْشٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُلْقِيَ فِيْ قَلْبِي الْإِسْلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا قَالَ إِنِّيْ لَا أَخِيْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا أَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰكِنِ ارْجِعْ فَإِنْ كَانَ فِيْ نَفْسِكَ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمْتُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ قریش نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام ڈال دیا گیا۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں اُن کی طرف کبھی نہیں جاؤں گا۔ فرمایا کہ میں عہد نہیں توڑا کرتا اور نہ قاصدوں کو روکتا ہوں۔ تم اب لوٹ جاؤ۔ اب جو تم اپنے دل کی بات بتاتے ہو اگر واقعی یہی تمہارے دل میں ہے تو آ جانا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں چلا گیا اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا۔

(ابوداؤد)

٣٨٠٤ / ٦ وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَا مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاؤدَ)

حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو آدمیوں سے فرمایا جو مسیلمہ کے پاس سے آئے تھے کہ خدا کی قسم، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا۔

(احمد، ابوداؤد)

٣٨٠٥ / ٧ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ أَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيْدُهُ يَعْنِي الْإِسْلَامَ إِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيْقِ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ حَسَنٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَؤُ دِمَاؤُهُمْ فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ۔

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں فرمایا۔ جاہلیت کے معاہدے پورے کرو کیونکہ اسلام اُن میں پختگی کا اضافہ ہی کرتا ہے اور اسلام میں نیا معاہدہ نہ کرو۔ اسے ترمذی نے حسین بن ذکوان کے طریقے سے عمرو سے روایت کیا اور اسے حسن کہا اور اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَؤُ دِمَاؤُهُمْ والی حدیث علی کتاب القصاص میں مذکور ہو چکی۔

تیسری فصل

٣٨٠٦ / ٨ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَابْنُ أُثَالٍ رَسُوْلَا مُسَيْلِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ابن النواحہ اور ابن اُثال دونوں مسیلمہ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر

وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا أَتَشْهَدَانِ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَا نَشْهَدُ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُكُمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَمَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الرَّسُوْلَ لَا يُقْتَلُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ہوئے۔ آپ نے دونوں سے فرمایا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ اگر میں قاصدوں کو قتل کرنے والا ہوتا تو تم دونوں کو قتل کر دیتا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: یہ سنت جاری ہو گئی کہ قاصد کو قتل نہ کیا جائے۔

(احمد)

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُوْلِ فِيْهَا

مالِ غنیمت کی تقسیم اور اُس میں خیانت کرنا

پہلی فصل

۳۸۰۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے غنیمت کسی کے لیے بھی حلال نہیں ہوئی۔ یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری اور ناتوانی ملاحظہ فرمائی تو اسے ہمارے لیے حلال فرما دیا۔ (متفق علیہ)۔

۳۸۰۸ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهٖ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهٖ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَكَ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ حنین کے سال ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب ہمارا تصادم ہوا تو مسلمانوں میں افراتفری پھیل گئی۔ میں نے مشرکین کے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک مسلمان پر چھایا ہوا ہے۔ میں نے پیچھے سے تلوار کے ساتھ اُس کے کندھے کی رگ پر ضرب لگائی اور زرہ کاٹ دی۔ وہ میری جانب بڑھا اور اُس نے مجھے ایسے دبوچا کہ مجھے موت کا ذائقہ چکھا دیا۔ پھر وہ مر گیا اور اُس نے مجھے چھوڑ دیا۔ مجھے حضرت عمر بن خطاب ملے۔ میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا کہ اللہ کا حکم۔ پھر جب لوٹے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے تو فرمایا: جس نے کسی کو قتل کیا ہو اور اُس کے پاس گواہ ہوں تو مقتول کا سامان اُسی کے لیے ہے۔ میں نے دل میں کہا کہ میری کون گواہی دے گا لہٰذا بیٹھ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبارہ اُسی طرح فرمایا اور میں نے سوچا کہ میری گواہی کون دے گا، لہٰذا بیٹھ گیا۔ سہ بارہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسی طرح فرمایا تو میں کھڑا ہو گیا۔ فرمایا: اے ابوقتادہ! کیا بات ہے؟ میں نے واقعہ عرض کر دیا۔ ایک آدمی نے کہا کہ یہ سچے ہیں اور اُس کا سامان

يَا اَبَا قَتَادَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُهٗ عِنْدِيْ فَاَرْضِهٖ مِنِّيْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا لَّا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسُدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطِهٖ فَاَعْطَانِيْهِ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میرے پاس ہے، پس انھیں میری طرف سے راضی کر دیجیے۔ حضرت ابوبکر نے کہا: خدا کی قسم، نہیں کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے لڑے اور اُسے نظر انداز کر کے اُس کا سامان تمہیں دے دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچ کہا ہے۔ چنانچہ اُس نے سامان دے دیا جو انھیں عطا فرما دیا گیا۔ پس میں نے اُس سے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور یہ پہلا مال ہے جو مجھے دورِ اسلام میں حاصل ہوا۔

(متفق علیہ)

۳۸۰۹ / ۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِرَجُلٍ وَّلِفَرَسِهٖ ثَلٰثَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَّهٗ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدمی اور اُس کے گھوڑے کے تین حصے دیے۔ ایک حصہ آدمی کا اور دو اُس کے گھوڑے کے۔

(متفق علیہ)

۳۸۱۰ / ۴ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُوْرِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا فَقَالَ لِيَزِيْدَ اُكْتُبْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ اِلَّا اَنْ يُّحْذَيَا وَفِيْ رِوَايَةٍ كَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَآءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَقَدْ كَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ يُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ حروری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھتے ہوئے لکھا کہ غلام اور عورت اگر غنیمت کے وقت حاضر ہوں تو کیا انھیں حصہ دیا جائے گا؟ آپ نے یزید سے فرمایا یہ اُس کے لیے لکھ دو کہ ان دونوں کا حصہ نہیں ہے مگر جو کچھ انھیں دے دیا جائے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس نے اُس کے لیے لکھا کہ تم نے یہ پوچھنے کے لیے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہاد میں عورتوں کو لے جاتے تھے جو بیماروں کا علاج کرتی تھیں اور غنیمت سے انھیں کچھ دے دیا جاتا تھا۔ رہی حصے کی بات تو انھیں حصہ نہیں دیا جاتا تھا۔

(مسلم)

۳۸۱۱ / ۵ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهٖ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ اَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے غلام حضرت رباح کے ہاتھوں سواری کے کچھ اونٹ بھیجے اور میں بھی اُس کے ساتھ تھا۔ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمٰن بن فزاری نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں پر اچانک حملہ کر دیا۔ میں ٹیلے

ثَلٰثًا يَا صَبَاحَاهْ ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ أَقُوْلُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَمَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِيْرٍ مِّنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِيْ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أَرْمِيهِمْ حَتّٰى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثِيْنَ بُرْدَةً وَّثَلٰثِيْنَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّوْنَ وَلَا يَطْرَحُوْنَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِّنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَحِقَ أَبُوْ قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ أَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِيْنَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور میں رجز پڑھتا ہوا کہہ رہا تھا: میں ابن الاکوع ہوں اور آج وہ دودھ چھوڑنے کا دن ہے۔ میں برابر تیر اندازی کرتا اور اُن کی سواریوں کو چلنے سے عاجز کرتا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں کو جنہیں اللہ نے پیدا کیا تھا میں نے اپنی پیٹھ کے پیچھے کر لیا۔ پھر تیر اندازی کرتا ہوا پیچھا کرتا رہا یہاں تک کہ مجھے تیس سے زیادہ چادریں اور تیس نیزے ملے، وہ بوجھ ہلکا کرتے تھے اور وہ جس چیز کو پھینکتے میں اُس پر پتھر کی نشانی رکھ دیتا تھا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اُسے پہچان لیں، یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوار دیکھے حضرت ابوقتادہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوار تھے وہ عبدالرحمن سے جا ملے اور اُسے قتل کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے سواروں میں بہتر آج ابوقتادہ ہے اور ہمارے پیدلوں میں بہتر سلمہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دو حصے عطا فرمائے۔ ایک حصہ سوار کا اور ایک پیدل کا۔ پس آپ نے دونوں حصے میرے لیے جمع فرما دیے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے عضباء پر اپنے پیچھے بٹھا لیا مدینہ منورہ کی جانب لوٹتے ہوئے۔ (مسلم)

٣٨١٢ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَّبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو سرایا بھیجتے تو بعض حضرات کو خصوصی انعامات سے بھی نوازتے تھے۔ اُس تقسیم کے علاوہ جو عام لشکر میں کی جاتی تھی۔ (متفق علیہ)

٣٨١٣ وَعَنْهُ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلًا سِوٰى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَأَصَابَنِيْ شَارِفٌ وَّالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں انعام عطا فرمایا اُس کے علاوہ جو خمس میں ہمارا حصہ تھا پس مجھے ایک شارف بھی ملی اور شارف عمر رسیدہ اونٹنی کو کہتے ہیں۔ (متفق علیہ)

٣٨١٤ وَعَنْهُ قَالَ ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَّهُ فَأَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِيْ

انہوں نے ہی فرمایا کہ ان کا ایک گھوڑا بھاگ گیا اور اُسے کافروں نے پکڑ لیا۔ پس مسلمان اُن پر غالب آئے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَبَقَ عَبْدٌ لَّهٗ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۸۱۵ (۹) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْكَ فَقَالَ إِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَّلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَّبَنِيْ نَوْفَلٍ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۸۱۶ (۱۰) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوْهَا وَأَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۸۱۷ (۱۱) وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۸۱۸ (۱۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ أَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَّهٗ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَّهٗ حَمْحَمَةٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَّهَا

علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں لوٹا دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کا ایک غلام بھاگ گیا اور رومیوں سے جا ملا۔ پس مسلمان اُن پر غالب آئے تو حضرت خالد بن ولید نے وہ انھیں واپس دے دیا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کی بات ہے۔ (بخاری)

حضرت جُبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اور حضرت عثمان دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ نے خیبر کے خُمس سے بنی مطلب کو عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا جبکہ آپ کے نزدیک ہم ایک جیسے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک چیز ہیں۔ حضرت جُبیر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل میں کوئی چیز تقسیم نہیں فرمائی۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی میں تم پہنچو اور اُس کے اندر قیام کرو تو اُس میں تمہارا حصہ ہے اور جو بستی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے تو اُس کا پانچواں حصہ اللہ اور اُس کے رسول کا ہے۔ پھر وہ تمہارے لیے ہے۔ (مسلم)

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ بعض لوگ اللہ کے مال پر حق کے بغیر قبضہ جما لیتے ہیں تو قیامت کے روز اُن کے لیے جہنم ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے تو غنیمت میں چوری کا ذکر فرمایا اور اُسے بڑے گناہ کا کام بتایا۔ پھر فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کو یُوں نہ پاؤں کہ قیامت کے روز آئے تو اُس کا اونٹ اُس کی گردن میں بلبلاتا ہو۔ کہے یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے۔ میں کہوں کہ آج میں تمہارے کام نہیں آسکتا کیونکہ میں نے تم تک حکم پہنچا دیا تھا۔ تم میں سے کسی کو یُوں نہ پاؤں کہ قیامت کے روز آئے تو اُس کا گھوڑا اُس کی گردن پر ہنہنا رہا ہو۔ پس کہے کہ یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے۔ میں کہوں کہ میں تمہارے کام نہیں آسکتا کیونکہ میں نے تم تک حکم پہنچا دیا

ثُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَهُوَ اَتَمُّ)

تھا تم میں سے کسی کو یوں نہ پاؤں کہ قیامت کے روز آئے تو اس کی گردن پر بکری ممیا رہی ہو پس کہے یارسول اللہ میری مدد فرمایئے میں کہوں کہ میں تمہارے کام نہیں آ سکتا کیونکہ میں تم تک حکم پہنچا چکا ہوں۔ تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ قیامت کے روز آئے تو اس کی گردن پر غلام چیختا ہو۔ پس کہے یارسول اللہ! میری مدد فرمایئے۔ کہوں کہ میں تمہارے کام نہیں آ سکتا کیونکہ میں نے تم تک حکم پہنچا دیا تھا تم میں سے کسی کو یوں نہ پاؤں کہ قیامت کے روز آئے تو اس کی گردن پر کپڑے ہلتے ہوں۔ پس کہے کہ یارسول اللہ! میری مدد فرمایئے۔ کہوں کہ میں تمہارے کام نہیں آ سکتا کیونکہ میں نے تم تک حکم پہنچا دیا تھا تم میں سے کسی کو یوں نہ پاؤں کہ قیامت کے روز آئے تو اس کی گردن پر سونا چاندی ہو۔ کہے کہ یارسول اللہ! میری مدد فرمایئے۔ کہوں کہ میں تمہارے کام نہیں آ سکتا کیونکہ میں نے تم تک حکم پہنچا دیا تھا۔ (متفق علیہ) اور یہ مسلم کے لفظوں میں ہے جو زیادہ مکمل ہے۔

۳۸۱۹ (۱۳) وَعَنْهُ قَالَ اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَصَابَهٗ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ مِّنْ نَارٍ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تحفے کے طور پر ایک غلام دیا جس کو مدعم کہا جاتا تھا۔ جب مدعم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کجاوہ اتار رہا تھا تو اسے ایک نامعلوم تیر لگا اور جاں بحق ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ اسے جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ چادر جو خیبر کے روز اس نے غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے لی وہ اس پر آگ بن کر بھڑکے گی۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک آدمی تسمہ یا دو تسمے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ فرمایا کہ ایک تسمہ آگ سے ہے یا دو تسمے آگ سے ہیں۔

(متفق علیہ)

۳۸۲۰ (۱۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامان پر ایک آدمی تھا جس کو کرکرہ کہا جاتا تھا، وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم میں ہے۔ لوگ دیکھنے کے لیے گئے تو انھوں نے ایک کمبل پایا جو اس نے مال غنیمت سے چھپا لیا تھا۔ (بخاری)۔

۳۸۲۱ (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مال غنیمت سے ہمیں

اَلْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَاْكُلُهٗ وَلَا نَرْفَعُهٗ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

شہد اور انگور ملتے جنھیں ہم کھا لیتے اور اُٹھا کر نہیں رکھا کرتے تھے۔
(بخاری)

۳۸۲۲ — ۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِّنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهٗ فَقُلْتُ لَا اُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِّنْ هٰذَا شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ اِلَيَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا اُعْطِيْكُمْ فِيْ بَابِ رِزْقِ الْوُلَاةِ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ خیبر کے روز مجھے چربی کا ایک تھیلا ملا جو میں نے سنبھال لیا اور کہا کہ میں آج اس میں سے کسی کو کچھ بھی نہیں دوں گا۔ میں نے مڑکر دیکھا تو مجھے دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسم فرما رہے تھے۔ (متفق علیہ) اور مَا اُعْطِيْكُمْ والی حدیث ابوہریرہ پیچھے باب رزق الولاۃ میں پیش کی جا چکی ہے۔

دوسری فصل

۳۸۲۳ — ۱۷ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اَوْ قَالَ فَضَّلَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ۔
(تِرْمِذِيُّ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے دیگر انبیائے کرام پر فضیلت دی یا فرمایا کہ میری اُمّت کو دوسری اُمّتوں پر فضیلت دی کہ ہمارے لیے غنیمتوں کو حلال فرمایا۔ (ترمذی)

۳۸۲۴ — ۱۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا وَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے روز فرمایا: آج جو کسی کافر کو قتل کرے تو مقتول کا سامان اُسی کے لیے ہے۔ حضرت ابوطلحہ نے اُس روز بیس[۲۰] آدمی قتل کیے اور اُن کا سامان حاصل کیا۔
(دارمی)

۳۸۲۵ — ۱۹ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ۔
(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سامانِ مقتول کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ وہ قاتل کے لیے ہے اور اُس میں سے خمس نہ لیا۔ (ابوداؤد)

۳۸۲۶ — ۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَفَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ اَبِيْ جَهْلٍ وَكَانَ قَتَلَهٗ۔
(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے روز ابوجہل کی تلوار مجھے بطور انعام عطا فرمائی کیونکہ انھوں نے اُسے قتل کیا تھا۔
(ابوداؤد)

۳۸۲۷ — ۲۱ وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِيْ فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عُمیر مولیٰ ابواللحم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنے مالکوں کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شریک ہوا۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ فَكَلَّمُوْهُ اَنِّیْ مَمْلُوْكٌ فَاَمَرَنِیْ فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهٗ فَاَمَرَنِیْ بِشَیْءٍ مِّنْ خُرْثِیِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِیْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِیْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اِلَّا اَنَّ رِوَايَتَهٗ انْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهِ الْمَتَاعِ۔

سے میرے متعلق معروضات کیں اور عرض کیا کہ میں غلام ہوں۔ پس آپ نے حکم فرمایا تو میرے گلے میں تلوار لٹکا دی گئی۔ ابھی میں اُسے کھینچ ہی رہا تھا کہ مجھے تھوڑا سا سامان دینے کا حکم بھی فرمایا۔ میں نے آپ کے حضور جھاڑ پھونک کے الفاظ پیش کیے جن کے ذریعے میں دیوانوں پر دم کیا کرتا تھا۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ بعض الفاظ نکال دو اور بعض باقی رکھو (ترمذی، ابو داؤد) مگر ابو داؤد کی روایت ارشادِ گرامی اَلْمَتَاع پر ختم ہو جاتی ہے۔

۳۸۲۸/۲۲ وَعَنْ مُّجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلٰى اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ اَلْفًا وَّخَمْسَ مِائَةٍ فِيْهِمْ ثَلٰثُ مِائَةِ فَارِسٍ فَاَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَالرَّاجِلَ سَهْمًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) وَقَالَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَاَتَى الْوَهْمُ فِیْ حَدِيْثِ مُجَمِّعٍ اَنَّهٗ قَالَ ثَلٰثُ مِائَةِ فَارِسٍ وَاِنَّمَا كَانُوْا مِائَتَیْ فَارِسٍ۔

حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خیبر کی غنیمت اہلِ حدیبیہ پر تقسیم فرمائی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے اٹھارہ حصے فرمائے جبکہ فوجیوں کی تعداد پندرہ سو تھی، جن میں سے تین سو سوار تھے۔ آپ نے سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ مرحمت فرمایا۔ (ابو داؤد) اور کہا کہ حضرت ابن عمر کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور اُسی پر عمل ہے جبکہ حدیث مجمع میں وہم ہو گیا ہے کہ انہوں نے تین سو سوار کہے جبکہ سوار دو سو تھے۔

۳۸۲۹/۲۳ وَعَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِیِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِی الْبَدْاَةِ وَالثُّلُثَ فِی الرَّجْعَةِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ابتدا میں نفل کا چوتھائی حصہ اور لوٹتے وقت تہائی مرحمت فرمایا۔

(ابو داؤد)

۳۸۳۰/۲۴ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ اِذَا قَفَلَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خمس کے بعد چوتھائی نفل دیا کرتے اور خمس کے بعد تہائی لوٹتے وقت۔

(ابو داؤد)

۳۸۳۱/۲۵ وَعَنْ اَبِی الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِیِّ قَالَ اَصَبْتُ بِاَرْضِ الرُّوْمِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيْهَا دَنَانِيْرُ فِیْ اِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِیْ سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهٗ مَعْنُ بْنُ يَزِيْدَ فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ

ابو جویریہ جرمی کا بیان ہے کہ سرزمین روم میں مجھے ایک سرخ گھڑا ملا جس کے اندر دینار تھے حضرت معاویہ کے دورِ اقتدار میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے بنی سلیم کے ایک فرد ہمارے حاکم تھے، جنہیں حضرت معن بن یزید کہا جاتا تھا۔ میں اُسے اُن کی خدمت میں لے گیا تو انہوں نے مسلمانوں پر تقسیم فرما دیا اور مجھے بھی اُتنا ہی حصہ دیا جتنا اُن

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗد)

(ابوداؤد)

۳۸۳۲ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَاَسْھَمَ لَنَا اَوْقَالَ فَاَعْطَانَا مِنْھَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْھَا شَیْئًا اِلَّا لِمَنْ شَھِدَ مَعَہٗ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِیْنَتِنَا جَعْفَرًا وَاَصْحَابَہٗ اَسْھَمَ لَھُمْ مَعَھُمْ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗد)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ہم حاضر بارگاہ ہوئے تو ہم نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پایا کہ آپ نے خیبر فتح فرما لیا تھا۔ آپ نے ہمیں بھی حصہ دیا یا فرمایا کہ ہمیں بھی اُس میں سے عطا فرمایا اور جو فتح خیبر کے وقت موجود نہ تھے اُن سے کسی ایک کو بھی حصہ نہیں دیا مگر جو آپ کے ساتھ موجود تھے سوائے ہماری کشتی والوں کے یعنی حضرت جعفر اور اُن کے ساتھیوں کو دوسروں کے ساتھ حصہ دیا گیا۔

(ابوداؤد)

۳۸۳۳ وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ یَوْمَ خَیْبَرَ فَذَکَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَتَغَیَّرَتْ وُجُوْہُ النَّاسِ لِذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَکُمْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَہٗ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِّنْ خَرَزِ یَھُوْدَ لَا یُسَاوِیْ دِرْھَمَیْنِ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک کا خیبر کے روز انتقال ہو گیا تو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ فرمایا کہ تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ اس پر لوگوں کے چہروں کے رنگ اُڑ گئے۔ فرمایا کہ تمہارے ساتھی نے مالِ غنیمت میں خیانت کی تھی۔ پس ہم نے اُس کے سامان کی تلاشی لی تو ہم نے یہود کے منکوں سے کچھ منکے پائے جن کی قیمت دو درہم کے برابر نہیں تھی۔ (مالک، ابوداؤد۔ نسائی)۔

۳۸۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ غَنِیْمَۃً اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰی فِی النَّاسِ فَیَجِیْئُوْنَ بِغَنَائِمِھِمْ فَیُخَمِّسُہٗ وَیُقَسِّمُہٗ فَجَآءَ رَجُلٌ یَوْمًا بَعْدَ ذٰلِکَ بِزِمَامٍ مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا فِیْمَا کُنَّا اَصَبْنَاہُ مِنَ الْغَنِیْمَۃِ قَالَ اَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادٰی ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَکَ اَنْ تَجِیْٓءَ بِہٖ فَاعْتَذَرَ قَالَ کُنْ اَنْتَ تَجِیْٓءُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَلَنْ اَقْبَلَہٗ عَنْکَ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مالِ غنیمت تک پہنچتے تو حضرت بلال کو حکم فرماتے جنھوں نے لوگوں میں منادی کر دی تو وہ اپنی غنیمتیں لے آئے۔ پس آپ خمس نکالتے اور اُسے تقسیم فرما دیتے۔ پس ایک آدمی اس کے ایک روز بعد بالوں کی لگام لایا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ ہمیں غنیمت سے حاصل ہوئی تھی۔ فرمایا کہ تم نے بلال کو تین دفعہ اعلان کرتے ہوئے سُنا؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ اسے لانے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ اُس نے عذر بیان کیا۔ فرمایا کہ اسی طرح رہو، تم اسے قیامت کے دن لے کر آؤ گے۔ میں ہرگز تمہاری طرف سے قبول نہیں کرتا۔

(ابوداؤد)

۳۸۳۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ حَرَّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوْہُ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗد)

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِّ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے غنیمت میں خیانت کرنے والے کا سامان جلایا اور اُسے پیٹا۔

(ابوداؤد)

۳۸۳۶ (۳۰) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَكْتُمْ غَالًّا فَإِنَّهُ مِثْلُهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے: جو غنیمت میں خیانت کرنے والے کو چھپائے تو وہ بھی اسی کے مانند ہے۔ (ابوداؤد)

۳۸۳۷ (۳۱) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَى الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غنیمت کو خریدنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ تقسیم ہو جائے۔ (ترمذی)

۳۸۳۸ (۳۲) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تُقْسَمَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حصوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ تقسیم کر دیے جائیں۔ (ترمذی)

۳۸۳۹ (۳۳) وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا النَّارُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یہ مال ہرا بھرا اور میٹھا ہے۔ جس نے اس میں سے اپنا حق لیا تو اسے اس میں برکت دی جائے گی جبکہ کتنے ہی آدمی اپنی مرضی کے مطابق اللہ اور اس کے رسول کے مال میں گھس جاتے ہیں۔ نہیں ہے ایسے کے لیے قیامت کے روز مگر جہنم۔ (ترمذی)

۳۸۴۰ (۳۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَهُوَ الَّذِيْ رَأَى فِيْهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ذوالفقار بدر کے روز بطور نفل قبول فرمائی۔ (ابن ماجہ) اور ترمذی نے یہ بھی روایت کی کہ یہ وہی ہے جس کے متعلق آپ نے اُحد کے روز خواب دیکھا۔

۳۸۴۱ (۳۵) وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمان کے مالِ فئی کے کسی جانور پر سواری نہ کرے تاکہ اسے دُبلا کر کے واپس لوٹائے اور جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمان کے مالِ فئی سے کپڑا نہ پہنے تاکہ جب پرانا ہو جائے تو اسے واپس لوٹا دے۔ (ابوداؤد)

۳۸۴۲ (۳۶) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن ابی المجالد نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور عرض گزار ہوئے: کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کھانے سے خمس نکالا کرتے تھے؟ فرمایا کہ ہمیں خیبر

قَالَ اَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيْهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

کے روز کھانا ملا تو آدمی آتا اور اپنی ضرورت کے مطابق اُس میں سے لے لیتا، پھر چلا جاتا۔

(ابوداؤد)

۳۸۴۳ / ۳۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ جَيْشًا غَنِمُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَّعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک لشکر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں غنیمت کے اندر کھانا اور شہد لایا تو اُس میں سے خمس نہ لیا گیا۔

(ابوداؤد)

۳۸۴۴ / ۳۸ وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ الْجَزُوْرَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهٗ حَتّٰى اِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ اِلٰى رِحَالِنَا وَاَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مَمْلُوَّةٌ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

قاسم مولیٰ عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے فرمایا:۔ دورانِ جہاد ہم اونٹ کا گوشت کھاتے اور انھیں تقسیم نہ کرتے یہاں تک کہ جب ہم اپنے خیموں کی طرف لوٹتے تو ہماری خرجیاں اُس سے بھری ہوئی ہوتی تھیں۔

(ابوداؤد)

۳۸۴۵ / ۳۹ وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ فَاِنَّهٗ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے:۔ دھاگہ اور سوئی بھی ادا کر دو اور غنیمت میں خیانت سے بچا کیونکہ کرنے والے کے لیے قیامت کے روز یہ شرمندگی کا باعث ہوگا (دارمی) اور نسائی نے اسے عمرو بن شعیب اُن کے والدِ ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت کیا۔

۳۸۴۶ / ۴۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِيْرٍ فَاَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ سَنَامِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَّلَا هٰذَا وَرَفَعَ اِصْبَعَهٗ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ فَاَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا بَلَغَتْ مَا اَرٰى فَلَا اَرَبَ لِيْ فِيْهَا وَنَبَذَهَا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عمرو بن شعیب، اُن کے والدِ ماجد، اُن کے جدِ امجد نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک اونٹ کے قریب ہوئے اور اُس کے کوہان سے ایک بال لے کر فرمایا:۔ اے لوگو! میرے لیے اِس فئی میں سے کوئی چیز نہیں اور نہ یہ اور اپنی انگشت مبارک اٹھائی، ماسوائے خمس کے جبکہ خمس بھی تمہاری طرف ہی لوٹا دیا جاتا ہے۔ پس دھاگا اور سوئی بھی ادا کر دو۔ پس ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کے ہاتھ میں بالوں کا ایک گچھا تھا۔ عرض گزار ہوا کہ میں نے اِسے کمبل درست کرنے کے لیے لیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اچھا جو میرے اور بنی مطلب کے لیے ہے وہ تمہارا۔ عرض گزار ہوا کہ بات یہاں تک پہنچی جو میں نے دیکھی تو مجھے اِس کی ضرورت نہیں اور اُسے پھینک دیا۔

(ابوداؤد)

۳۸۴۷ / ۴۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعِيْرٍ مِّنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں غنیمت کے ایک اُونٹ کی طرف نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیرا تو اُونٹ کے پہلو سے ایک بال لے کر فرمایا:۔ تمہارے اموالِ غنیمت سے میرے لیے اس کے برابر بھی حلال نہیں ماسوائے خمس کے اور خمس بھی تم میں ہی لوٹا دیا جاتا ہے۔

(ابوداؤد)

۳۸۴۸ — ۴۲ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ اَتَيْتُهُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ اِخْوَانُنَا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِيْ وَضَعَكَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اَرَاَيْتَ اِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَاِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوَهٗ وَفِيْهِ اَنَا وَبَنِي الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّلَا اِسْلَامٍ وَّاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَّاحِدٌ وَّشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ۔

حضرت جُبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرابت داروں کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب میں تقسیم فرمادیا تو میں اور حضرت عثمان آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! یہ ہمارے بھائی بنی ہاشم ہیں جن کی فضیلت کا ہمیں انکار نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن میں آپ کو پیدا فرمایا ہے لیکن ہمارے بھائی بنی مطلب کو آپ نے مال عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا جبکہ ہماری اور اُن کی قرابت ایک جیسی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں اور اپنی انگلیوں میں اُنگلیاں ڈالیں (شافعی) نیز ابوداؤد اور نسائی کی ایک روایت اسی طرح ہے۔ اُس میں فرمایا کہ میں اور بنی مطلب جاہلیت اور اسلام میں جُدا نہیں ہوئے اور بیشک ہم اور وہ ایک چیز ہیں اور اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں۔

تیسری فصل

۳۸۴۹ — ۴۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنِّيْ لَوَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَاِذَا اَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِيْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ اَيْ عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے روز میں صف میں کھڑا تھا۔ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو میں انصار کے دو نوعمر لڑکوں کے درمیان تھا۔ میں نے چاہا کہ اُن میں سے طاقت ور آدمیوں کے درمیان ہوتا۔ اُن میں سے ایک نے مجھے دبایا اور کہا:۔ چچا جان! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا، ہاں۔ اے بھتیجے! تمہیں اُس سے کیا کام ہے؟ کہا مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے، قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر میں اُسے دیکھ لوں تو میرا جسم

لَئِنْ رَأَيْتُهٗ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ قَالَ وَغَمَزَنِي الْاٰخَرُ فَقَالَ لِيْ مِثْلَهَا فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلٰى اَبِيْ جَهْلٍ يَجُوْلُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ اَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِيْ تَسْاَلَانِيْ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ اَيُّكُمَا قَتَلَهٗ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُهٗ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا فَقَالَا لَا فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَبِهٖ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُس کے جسم سے جُدا نہ ہو یہاں تک کہ ہم میں سے جلد باز موت کے منہ میں چلا جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں اس پر حیران ہوا اور دوسرے نے بھی مجھے دبایا اور اُسی طرح کہا۔ دیر نہیں ہوئی تھی کہ میں نے ابوجہل کو دیکھا جو لوگوں میں گھوم رہا تھا۔ میں نے کہا کہ دیکھتے ہو یہ ہے وہ شخص جس کے متعلق پوچھتے تھے۔ دونوں اپنی تلواریں لے کر ٹوٹ پڑے، اُس پر وار کیے اور اُسے قتل کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف لوٹے اور آپ کو بتایا۔ فرمایا کہ تم میں سے کس نے اُسے قتل کیا ہے؟ دونوں میں سے ہر ایک نے کہا کہ میں نے اُسے قتل کیا ہے۔ فرمایا کہ تم نے اپنی تلواریں صاف کرلی ہیں؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں تلواریں دیکھیں تو فرمایا کہ تم دونوں نے اُسے قتل کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے سامان کا حضرت معاذ بن عمرو بن جموح کے لیے فیصلہ فرمایا اور وہ دونوں لڑکے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء تھے۔

(متفق علیہ)

٣٨٥٠ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[٢٤] يَوْمَ بَدْرٍ مَّنْ يَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِيْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے روز فرمایا۔ کون دیکھے گا کہ ابوجہل نے کیا بنایا؟ پس حضرت ابن مسعود گئے تو پایا کہ اُسے حضرت عفراء کے دونوں فرزندوں نے مار کر ٹھنڈا کر دیا ہے۔ فرمایا کہ میں نے اُسے داڑھی سے پکڑ کر کہا۔ تو ابوجہل ہے۔ کہا کہ کیا اس سے بڑا کوئی کارنامہ ہے کہ مجھے قتل کر دیا گیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ کہا۔ کاش! مجھے کسانوں کے علاوہ کوئی اور قتل کرتا۔

(متفق علیہ)

٣٨٥١ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اَعْطٰى[٢٥] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَّاَنَا جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَّاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا ذَكَرَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیا اور میں بیٹھا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن میں سے ایک آدمی کو چھوڑ دیا جو مجھے پسند تھا۔ میں کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، حضور! فلاں کو کیا ہوا جبکہ میں تو اُس کو مومن سمجھتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا مسلمان۔ حضرت سعد نے تین مرتبہ یہی کہا اور آپ نے تینوں دفعہ یہی جواب دیا۔ پھر فرمایا کہ جو آدمی مجھے

قَالَ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَیْرُہٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْہُ خَشْیَۃَ اَنْ یُّکَبَّ فِی النَّارِ عَلٰی وَجْھِہٖ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا قَالَ الزُّھْرِیُّ فَنَرٰی اَنَّ الْاِسْلَامَ الْکَلِمَۃُ وَالْاِیْمَانَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ۔

کہ کہیں اوندھے منہ جہنم میں نہ گر جائے۔ (متفق علیہ) دونوں کی ایک اور روایت میں ہے کہ زہری نے فرمایا ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کلمہ ہے اور ایمان نیک اعمال۔

٣٨٥٢ (٤٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ یَعْنِیْ یَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِیْ حَاجَۃِ اللّٰہِ وَحَاجَۃِ رَسُوْلِہٖ وَاِنِّیْ اُبَایِعُ لَہٗ فَضَرَبَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَھْمٍ وَّلَمْ یَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَیْرَہٗ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے روز کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک عثمان اللہ اور اُس کے رسول کے کام گئے ہیں اور میں اُن کو بیعت کرتا ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کا حصہ نکالا جبکہ کسی غیر موجود کو حصہ نہیں دیا گیا۔

(ابوداؤد)

٣٨٥٣ (٤٧) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْعَلُ فِیْ قَسْمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِّنَ الشَّاءِ بِبَعِیْرٍ۔

(رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غنیمت تقسیم کرتے وقت دس بکریوں کو ایک اُونٹ کے برابر رکھا کرتے تھے۔

(نسائی)

٣٨٥٤ (٤٨) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِہٖ لَا یَتْبَعْنِیْ رَجُلٌ مَلَکَ بُضْعَ امْرَاَۃٍ وَّھُوَ یُرِیْدُ اَنْ یَّبْنِیَ بِھَا وَلَمَّا یَبْنِ بِھَا وَلَا اَحَدٌ بَنٰی بُیُوْتًا وَّلَمْ یَرْفَعْ سُقُوْفَھَا وَلَا رَجُلٌ اشْتَرٰی غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَّھُوَ یَنْتَظِرُ وِلَادَھَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْیَۃِ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ ذٰلِکَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّکِ مَامُوْرَۃٌ وَّاَنَا مَامُوْرٌ اَللّٰھُمَّ احْبِسْھَا عَلَیْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ یَعْنِی النَّارَ لِتَاْکُلَھَا فَلَمْ تَطْعَمْھَا فَقَالَ اِنَّ فِیْکُمْ غُلُوْلًا فَلْیُبَایِعْنِیْ مِنْ کُلِّ قَبِیْلَۃٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ یَدُ رَجُلٍ بِیَدِہٖ فَقَالَ فِیْکُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاءُوْا بِرَاْسٍ مِّثْلِ رَاْسِ بَقَرَۃٍ مِّنَ الذَّھَبِ فَوَضَعَھَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَکَلَتْھَا زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیائے کرام سے ایک نبی نے جہاد کیا اور اپنی قوم سے فرمایا کہ میرے پیچھے وہ آدمی نہ آئے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہے اور وہ زفاف کرنا چاہتا ہے جبکہ زفاف ابھی نہیں ہوا اور نہ وہ جس نے گھر بنایا ہو اور اُس کی چھت ڈالی نہ گئی ہو اور نہ وہ آدمی جس نے بکریاں یا حاملہ اونٹنیاں خریدیں اور وہ انتظار میں ہے کہ وہ بچے دیں۔ انہوں نے جہاد کیا یہاں تک کہ وہ نمازِ عصر کے وقت یا اُس کے لگ بھگ اُس بستی تک پہنچ گئے تو سورج سے فرمایا کہ تو بھی حکم کا پابند ہے اور میں بھی۔ اے اللہ! اسے ہمارے لیے روک لے۔ پس روک لیا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح اور غنیمت دی۔ پس غنیمت کو کھانے کے لیے آگ آئی لیکن اُسے نہ کھایا۔ فرمایا کہ تم نے خیانت کی ہے۔ پس ہر قبیلے کا ایک آدمی میری بیعت کرے۔ چنانچہ ایک آدمی کا ہاتھ چمٹ گیا۔ فرمایا کہ خائن تم میں ہے۔ پس وہ گائے کے سر کے برابر سونا لے کر آئے اور اُسے رکھ دیا تو آگ آئی اور اُسے کھا لیا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ تم سے پہلے غنیمت کسی کے لیے بھی حلال نہیں فرمائی گئی۔ پھر اللہ

ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰہُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَاٰی ضُعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّھَا لَنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

تعالیٰ نے غنیمتوں کو ہمارے لیے حلال فرمایا یعنی ہماری کمزوری اور ناتوانائی کو دیکھا تو ہمارے لیے حلال فرمایا۔

(متفق علیہ)

۳۸۵۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ خَیْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ صَحَابَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَہِیْدٌ وَّفُلَانٌ شَہِیْدٌ حَتّٰی مَرُّوْا عَلٰی رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَہِیْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَّا اِنِّیْ رَاَیْتُہٗ فِی النَّارِ فِیْ بُرْدَۃٍ غَلَّہَا اَوْ عَبَاءَۃٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِذْھَبْ فَنَادِ فِی النَّاسِ اَنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَیْتُ اَلَا اِنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب خیبر کا روز ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ آئے اور انھوں نے کہا کہ فلاں شہید ہے، فلاں شہید ہے، یہاں تک کہ وہ ایک شخص کے پاس سے گزرے اور کہا فلاں شہید ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہیں، میں نے اُسے دوزخ میں دیکھا ہے اُس چادر یا کمبل کے باعث جو اُس نے چرایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب! جاؤ اور لوگوں میں تین دفعہ اعلان کر دو کہ جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر ایمان والے۔ پس میں نکلا اور تین دفعہ میں نے اعلان کیا کہ جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا ماسوائے ایمان والوں کے۔

(مسلم)

بَابُ الْجِزْیَۃِ — جزیہ کا بیان

پہلی فصل

۳۸۵۶ عَنْ بَجَالَۃَ قَالَ کُنْتُ کَاتِبًا لِّجَزْءِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ عَمِّ الْاَحْنَفِ فَاَتَانَا کِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِہٖ بِسَنَۃٍ فَرِّقُوْا بَیْنَ کُلِّ ذِیْ مَحْرَمٍ مِّنَ الْمَجُوْسِ وَلَمْ یَکُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْیَۃَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰی شَہِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَھَا مِنْ مَّجُوْسِ ھَجَرَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) وَذُکِرَ حَدِیْثُ بُرَیْدَۃَ اِذَا اَمَّرَ اَمِیْرًا عَلٰی جَیْشٍ فِیْ بَابِ الْکِتَابِ اِلَی الْکُفَّارِ۔

بجالہ کا بیان ہے کہ میں احنف کے چچا جزء بن معاویہ کا کاتب تھا۔ ہمارے پاس اُن کا گرامی نامہ اُن کی وفات سے ایک سال پہلے آیا کہ مجوسیوں کے ہر ذی محرم میں جدائی کر دو اور حضرت عمر مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے شہادت دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے لیا تھا (بخاری) اور اِذَا اَمَّرَ اَمِیْرًا عَلٰی جَیْشٍ والی حدیث بریدہ، باب الکتاب الی الکفار میں پیش کر دی گئی ہے۔

دوسری فصل

۳۸۵۷ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّھَہٗ اِلَی الْیَمَنِ اَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ مِنْ کُلِّ حَالِمٍ یَعْنِیْ مُحْتَلِمٍ دِیْنَارًا اَوْعِدْلَہٗ مِنَ الْمَعَافِرِیْ ثِیَابٌ تَکُوْنُ بِالْیَمَنِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اُنھیں یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ ہر بالغ سے ایک دینار لینا یا اُس کی قیمت کا معافری کپڑا جو یمن میں ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

۳۸۵۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِیْ اَرْضٍ وَّاحِدَۃٍ وَّلَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ جِزْیَۃٌ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک زمین میں دو قبلے درست نہیں ہیں اور مسلمان پر جزیہ نہیں ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۳۸۵۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اِلٰی اُکَیْدِرِ دُوْمَۃَ فَاَخَذُوْہُ فَاَتَوْابِہٖ فَحَقَنَ لَہٗ دَمَہٗ وَصَالَحَہٗ عَلَی الْجِزْیَۃِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو دومہ کے اکیدر کی طرف بھیجا پس یہ اُسے پکڑ کر لے گئے۔ آپ نے اُس کا خون معاف فرمادیا اور جزیہ کی شرط پر اُس سے صلح کر لی۔ (ابوداؤد)

۳۸۶۰ وَعَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ جَدِّہٖ اَبِیْ اُمِّہٖ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَی الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَلَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ عُشُوْرٌ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حرب بن عُبید اللہ، اُن کی دادی جان، اُن کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دسواں حصہ یہود و نصاریٰ سے لیا جاتا ہے۔ مسلمانوں پر دسواں حصہ نہیں ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

۳۸۶۱ وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَاھُمْ یُضَیِّفُوْنَا وَلَاھُمْ یُؤَدُّوْنَ مَالَنَا عَلَیْھِمْ مِّنَ الْحَقِّ وَلَانَحْنُ نَاْخُذُ مِنْھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا کَرْھًا فَخُذُوْا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یارسول اللہ! ہم ایسی قوم کے پاس سے گزرتے ہیں جو ہماری ضیافت نہیں کرتے اور نہ وہ حق ادا کرتے ہیں جو اُن پر ہمارا ہے اور نہ ہم اُن سے خود لیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ انکار کریں اور تم لے سکتے ہو تو لے لیا کرو۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۳۸۶۲ عَنْ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْیَۃَ

اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سونے والوں

عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا مَعَ ذٰلِكَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ وَضِيَافَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

پر چار دینار، چاندی والوں پر چالیس درہم جزیہ مقرر فرمایا۔ اس کے علاوہ تین دن تک مسلمانوں کی خوراک اور ضیافت۔

(مسلم)

بَابُ الصُّلْحِ — صلح کا بیان

پہلی فصل

۳۸۶۳ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ بِضْعَ عَشَرَةَ مِائَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَ وَاَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَّلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَسْأَلُوْنِيْ خُطَّةً يُّعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ وَشُكِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ خُزَاعَةَ ثُمَّ اَتَاهُ عُرْوَةُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اَنْ قَالَ اِذْ جَاءَ سُهَيْلُ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان بن حکم نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال ایک ہزار اور کچھ اپنے اصحاب کو لے کر نکلے۔ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو ہدی کو ہار پہنایا اور اشعار کیا اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ چلتے رہے یہاں تک کہ جب ثنیّہ کے مقام پر پہنچے جہاں سے اُن (اہلِ مکہ) پر اُترا جاتا ہے تو اُس میں آپ کی سواری بیٹھ گئی۔ لوگوں نے اُٹھ اُٹھ کہا کہ قصواء ضد کر بیٹھی، قصواء ضد کر بیٹھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصواء ضد نہیں کر بیٹھی اور نہ یہ اس کی عادت ہے بلکہ اسے ہاتھیوں کو روکنے والے نے روکا ہے پھر فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، مجھ سے وہ کوئی ایسا مطالبہ نہیں کریں گے جس میں اللہ تعالیٰ کی حرمت والی ٹھہرائی ہوئی چیزوں کی تعظیم ہو مگر میں وہ چیز انھیں دے دُوں گا۔ پھر اُسے ڈانٹا تو وہ اُچھل کر کھڑی ہو گئی اور آپ لوگوں سے ایک جانب ہو گئے، یہاں تک کہ حدیبیہ کے کنارے جا اُترے ایسی جگہ پر جہاں پانی تھوڑا تھا۔ لوگ تھوڑا تھوڑا پانی پیتے لیکن پھر بھی اُسے ختم کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیاس کی شکایت کی۔ آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور انھیں حکم دیا کہ اسے اُس (کنوئیں) میں ڈال دیں۔ خدا کی قسم، وہ برابر جوش مارتا رہا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر لوٹ گئے۔ وہ اسی حال میں تھے کہ بُدیل بن ورقہ خزاعی آیا خزاعہ کے چند افراد سمیت۔ پھر عروہ بن مسعود آیا۔ آگے باقی حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: جب سہیل بن عمرو آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ معاہدہ ہے جو اللہ کے رسول محمد سے

وَاللّٰہِ لَوْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا صَدَدْنَاکَ عَنِ الْبَیْتِ وَلَا قَاتَلْنَاکَ وَلٰکِنِ اکْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ وَاِنْ کَذَّبْتُمُوْنِیْ اکْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ سُہَیْلٌ وَعَلٰی اَنْ لَّا یَاْتِیَکَ مِنَّا رَجُلٌ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دِیْنِکَ اِلَّا رَدَدْتَّہٗ عَلَیْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِیَّۃِ الْکِتَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِہٖ قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ احْلِقُوْا ثُمَّ جَآءَ نِسْوَۃٌ مُّؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُہَاجِرَاتٍ اَلْاٰیَۃَ فَنَہَاہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ یَّرُدُّوْہُنَّ وَاَمَرَہُمْ اَنْ یَّرُدُّوا الصَّدَاقَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَجَآءَہٗ اَبُوْ بَصِیْرٍ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ وَّہُوَ مُسْلِمٌ فَاَرْسَلُوْا فِیْ طَلَبِہٖ رَجُلَیْنِ فَدَفَعَہٗ اِلَی الرَّجُلَیْنِ فَخَرَجَا بِہٖ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَیْفَۃِ نَزَلُوْا یَاْکُلُوْنَ مِنْ تَمْرٍ لَّہُمْ فَقَالَ اَبُوْ بَصِیْرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَیْنِ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرٰی سَیْفَکَ ہٰذَا یَا فُلَانُ جَیِّدًا اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْہِ فَاَمْکَنَہٗ مِنْہُ فَضَرَبَہٗ حَتّٰی بَرَدَ وَفَرَّ الْاٰخَرُ حَتّٰۤی اَتَی الْمَدِیْنَۃَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ یَعْدُوْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاٰی ہٰذَا ذُعْرًا فَقَالَ قُتِلَ وَاللّٰہِ صَاحِبِیْ وَاِنِّیْ لَمَقْتُوْلٌ فَجَآءَ اَبُوْ بَصِیْرٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلُ اُمِّہٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَّوْ کَانَ لَہٗ اَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِکَ عَرَفَ اَنَّہٗ سَیَرُدُّہٗ اِلَیْہِمْ فَخَرَجَ حَتّٰۤی اَتٰی سِیْفَ الْبَحْرِ قَالَ وَانْفَلَتَ اَبُوْ جَنْدَلِ ابْنُ سُہَیْلٍ فَلَحِقَ بِاَبِیْ بَصِیْرٍ فَجَعَلَ لَا یَخْرُجُ مِنْ قُرَیْشٍ رَجُلٌ قَدْ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بِاَبِیْ بَصِیْرٍ حَتَّی اجْتَمَعَتْ مِنْہُمْ عِصَابَۃٌ فَوَاللّٰہِ مَا یَسْمَعُوْنَ بِعِیْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَیْشٍ اِلَی الشَّامِ اِلَّا اعْتَرَضُوْا لَہَا فَقَتَلُوْہُمْ وَ

لکھیے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، خدا کی قسم، میں یقیناً اللہ کا رسول ہوں اگرچہ تم مجھے جھٹلاتے ہو، لہٰذا محمد بن عبد اللہ لکھ دو۔ سہیل نے کہا کہ اس شرط پر کہ نہیں جائے گا ہماری طرف سے کوئی آدمی آپ کے پاس، خواہ وہ آپ کے دین پر ہو مگر اُسے آپ ہماری طرف لوٹائیں گے۔ جب معاہدہ لکھنے سے فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ، نحر کرو اور سر منڈاؤ۔ پھر ایمان لانے والی عورتیں حاضر ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: اے ایمان والو! جب تمہارے پاس ایمان لانے والی عورتیں ہجرت کر کے آئیں (۶۰۔۱۰)۔ پس اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو انھیں واپس کرنے سے روک دیا اور حکم دیا کہ اُن کے مہر واپس کر دو۔ پھر مدینہ منورہ کی طرف لوٹ آئے تو قریش کے ایک فرد ابو بصیر آ گئے تھے۔ قریش نے اُن کے مطالبے کو دو آدمی بھیجے۔ آپ نے وہ اُن دونوں آدمیوں کے سپرد کر دیے۔ وہ انھیں لے کر نکلے۔ یہاں تک کہ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو کھجوریں کھانے کے لیے اُتر پڑے۔ حضرت ابو بصیر نے اُن میں کے ایک سے کہا، خدا کی قسم مجھے تو تمہاری تلوار بڑی عمدہ نظر آتی ہے ذرا دکھاؤ تو سہی کہ میں بھی اسے دیکھوں۔ پس وہ اُس سے لے لی اور ضرب لگائی یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو گیا۔ دوسرا بھاگ کر مدینہ منورہ جا پہنچا اور دوڑتا ہوا مسجد میں داخل ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو خوف زدہ ہے۔ عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم میرا ساتھی قتل کر دیا گیا اور میں بھی قتل کر دیا جاتا۔ اتنے میں حضرت ابو بصیر آ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی ماں کی خرابی، جنگ کو بھڑکانے والا ہے اگر اس کا ایک بھی ساتھی ہو۔ جب انھوں نے یہ سنا تو جان گئے کہ اُسے قریش کی طرف لوٹایا جائے گا۔ وہ نکل آئے یہاں تک کہ سمندر کے کنارے پر آ گئے۔ حضرت ابو جندل بن سہیل بھی حضرت ابو بصیر سے آ ملے۔ پس قریش سے کوئی آدمی مسلمان ہو کر نہ نکلتا مگر حضرت ابو بصیر سے آ ملتا، یہاں تک کہ ان کی پوری جماعت ہو گئی۔ خدا کی قسم، وہ قریش کے کسی قافلے کے متعلق نہ سنتے جو شام جا رہا ہو مگر اُس کا تعاقب کرتے، اُن سے لڑتے اور اُن کا مال چھین لیتے۔ پس قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا کی قسم اور قرابت کا واسطہ دیتے ہوئے پیغام بھیجا کہ انھیں پیغام بھیجیے کہ جو آپ کے پاس جائے وہ امن میں ہو گا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن حضرات کے لیے پیغام بھیج دیا۔

أَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ لَمَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(بخاری)

۳۸۶۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قُيُودِهِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز مشرکین سے تین باتوں پر صلح کی: مشرکین سے جو آئے گا وہ اُن کی طرف لوٹا دیا جائے گا اور جو اُن کے پاس مسلمانوں سے آئے گا اُسے وہ نہیں لوٹائیں گے اور اگلے سال اس (مکہ مکرمہ) میں داخل ہونا اور اس میں تین دن قیام کروگے اور اس میں داخل نہ ہوں، مگر اپنے ہتھیار اور کمان وغیرہ کو چھپائے ہوئے۔ پس حضرت ابو جندل بیڑیاں میں گھسٹتے ہوئے آئے تو وہ آپ نے اُن کی طرف لوٹا دیئے۔

(متفق علیہ)

۳۸۶۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ جَاءَنَا مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصالحت کی۔ پس انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر شرط رکھی کہ آپ میں سے جو ہمارے پاس آجائے گا اُسے ہم آپ کی طرف نہیں لوٹائیں گے اور جو ہم میں سے آپ کے پاس چلا جائے تو وہ ہماری طرف لوٹانا ہوگا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ہم یہی لکھیں؟ فرمایا، ہاں کیونکہ جو ہم میں سے اُن کی طرف جائے گا اُسے اللہ تعالیٰ نے دُور کر دیا اور جو اُن میں سے ہمارے پاس آئے گا تو عنقریب اللہ تعالیٰ اُس کے لیے کشادگی اور نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔ (مسلم)۔

۳۸۶۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ فَمَنْ أَقَرَّتْ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ

[illegible]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عورتوں کی بیعت کے متعلق فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت کے تحت اُن کا امتحان لیا کرتے۔ اے نبی! جب تمہاری خدمت میں ایمان والی عورتیں بیعت کے لیے حاضر ہوں (۶۰:۱۲) اُن میں سے جو اس شرط پر قائم رہتی اُس سے فرماتے کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا۔ پس زبانی اتنا فرماتے۔ خدا کی قسم بیعت لیتے وقت آپ کے

[illegible]

دوسری فصل

۳۸۶۷ عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ أَنَّهُمُ اصْطَلَحُوا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ يَأْمَنُ فِيْهِنَّ النَّاسُ وَعَلٰى أَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوْفَةً وَأَنَّهُ لَا إِسْلَالَ وَلَا إِغْلَالَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہے کہ انھوں نے اس شرط پر صلح کی کہ دس سال تک لڑائی نہ کی جائے۔ ان میں لوگ امن و امان سے رہیں اور اس شرط پر کہ ہمارے درمیان بند صندوق ہو یعنی تلوار سونتی جائے اور نہ زرہ پہنی جائے۔ (ابوداؤد)

۳۸۶۸ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ آبَائِهِمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا أَوِ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَأَنَا حَجِيْجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

صفوان بن سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے متعدد صاحبزادوں سے اور انھوں نے اپنے باپوں سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آگاہ رہو کہ جس نے معاہدے والے پر ظلم کیا یا عہد توڑا یا اس کی طاقت سے بڑھ کر اسے تکلیف دی یا اس کی مرضی کے بغیر اس سے کوئی چیز لی تو قیامت کے روز میں اس سے جھگڑنے والا ہوں۔ (ابوداؤد)

۳۸۶۹ وَعَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِأَنْفُسِنَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْنَا تَعْنِيْ صَافِحْنَا قَالَ إِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ۔

حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے چند عورتوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت کی۔ ہم سے فرمایا کہ جہاں تک تمہاری استطاعت اور طاقت ہو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ اللہ اور اس کا رسول ہم پر ہماری ذاتوں سے بھی زیادہ مہربان ہیں۔ پھر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! ہماری بیعت لیجیے یعنی ہم سے مصافحہ کیجیے۔ فرمایا کہ میرا سو عورتوں سے کہہ دینا اسی طرح ہے جیسے ایک عورت سے کہنا

تیسری فصل

۳۸۷۰ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبٰى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى أَنْ يَدْخُلَ يَعْنِيْ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ يُقِيْمُ بِهَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ وَلٰكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں عمرہ کیا تو اہل مکہ نے انکار کیا کہ وہ آپ کو مکہ مکرمہ میں داخل ہو جانے دیں یہاں تک کہ انھوں نے اس شرط پر معاہدہ کیا کہ اگلے سال داخل ہوں اور تین دن اس میں ٹھہریں۔ جب معاہدہ لکھنے لگے تو لکھا: یہ وہ ہے جس پر اللہ کے رسول محمد نے معاہدہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہم اس کے قائل نہیں۔ اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ کو نہ روکتے جبکہ آپ محمد بن عبد اللہ ہیں۔ فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور میں محمد بن عبد اللہ بھی ہوں۔ پھر حضرت علی بن ابو طالب سے فرمایا کہ رسول اللہ کو مٹا دو عرض

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ امْحُ رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا وَاللهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ وَأَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گزار ہوئے کہ خدا کی قسم، میں تو آپ کو کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قلم پکڑ لیا حالانکہ آپ اچھی طرح نہیں لکھتے تھے۔ پس لکھا کہ یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد بن عبداللہ نے کیا کہ مکہ مکرمہ میں ہتھیار لے کر داخل نہ ہوں سوائے تلوار کے اُسے نیام میں ڈال کر اور اس کے رہنے والوں میں سے کسی ایک کو بھی اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے جبکہ وہ آپ کے پیچھے جانا چاہے اور اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو نہیں روکیں گے جو یہاں رہنا چاہے۔ جب اس میں داخل ہوئے اور مدت گزر گئی تو حضرت علی کے پاس آئے اور کہا: اپنے بزرگ سے کہیے کہ ہمارے پاس سے چلے جائیں۔ مدت پوری ہوتے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔

(متفق علیہ)

بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

یہود کو جزیرہ عرب سے نکالنے کا بیان

پہلی فصل

٣٨٧١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ[1] النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا اعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا کہ یہودیوں کی طرف چلو۔ پس ہم آپ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ بیت مدراس تک پہنچ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے یہودیوں کے گروہ! مسلمان ہو جاؤ گے تو سلامت رہو گے۔ جان لو کہ زمین اللہ اور اُس کے رسول کی ہے۔ اور میں تمہیں اس سرزمین سے جلاوطن کرنا چاہتا ہوں جو تم میں سے اپنا کوئی مال پائے تو اُسے فروخت کر دے۔

(متفق علیہ)

٣٨٧٢ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ[2] رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے اُن کے مالوں پر معاملہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم تمہیں برقرار

ذَالِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِي اَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَى الْاَمْوَالِ فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ اَنِّي نَسِيْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ كَانَتْ هُزَيْلَةً مِّنْ اَبِي الْقَاسِمِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَاَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَّاِبِلًا وَّعُرُوْضًا مِّنْ اَقْتَابٍ وَّحِبَالٍ وَّغَيْرِ ذَالِكَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انھیں جلاوطن کر دیا جائے۔ جب حضرت عمر نے اس بات کا مصمم ارادہ کر لیا تو بنی ابی الحقیق کا ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا۔ اے امیر المومنین! کیا آپ ہمیں نکالتے ہیں؟ جبکہ محمد مصطفٰی نے ہمیں برقرار رکھا تھا اور ہمارے مالوں کے متعلق ہم سے معاملہ کیا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا: تمہارا یہ گمان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی بھول گیا ہوں۔ تیرا اُس وقت کیا حال ہوگا جب تجھے خیبر سے نکالا جائے گا اور تو اپنی اونٹنی پر راتوں کو مارا مارا پھرے گا۔ کہنے لگا یہ تو ابوالقاسم نے مذاق کے طور پر فرمایا تھا۔ فرمایا: اے دشمنِ خدا! جھوٹ بولتا ہے۔ پس حضرت عمر نے انھیں جلاوطن کر دیا اور اُن کے پھل، مال اور اونٹوں کی نیز اسباب سے پالان اور رسیوں تک کی قیمت انھیں ادا کر دی۔ (بخاری)

۳۸۷۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى بِثَلٰثَةٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ فَاُنْسِيْتُهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا: مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا، ہر وفد کے ساتھ اُسی طرح سلوک کرنا جس طرح میں سلوک کرتا ہوں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تیسری بات سے آپ خاموش ہو گئے یا فرمایا کہ میں اُسے بھول گیا۔

(متفق علیہ)

۳۸۷۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: یہود و نصارٰی کو میں جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا یہاں تک مسلمان کے سوا میں اُس میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔ (مسلم) ایک اور روایت میں ہے کہ اگر میری زندگی رہی تو ان شاء اللہ تعالٰی میں یہود و نصارٰی کو جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا۔

دوسری فصل

لَيْسَ فِيْهِ اِلَّا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا يَكُوْنُ قِبْلَتَانِ وَقَدْ مَرَّ فِيْ بَابِ الْجِزْيَةِ۔

اس فصل میں لَا تَكُوْنُ قِبْلَتَانِ والی حدیث ابن عباس کے سوا کوئی حدیث نہیں اور وہ باب الجزیہ میں پیش کی جا چکی ہے۔

تیسری فصل

۳۸۷۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ اَجْلٰى

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر

الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ الْيَهُوْدَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظُهِرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَسَاَلَ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتْرُكَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ التَّمْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَاُقِرُّوْا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِيْ اِمَارَتِهٖ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے یہود و نصاریٰ کو سر زمین حجاز سے جلاوطن کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خیبر والوں پر غالب آ گئے تو یہود کو وہاں سے نکالنے کا ارادہ فرمایا کیونکہ غلبہ کے بعد اب وہ اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں کے لیے تھی۔ یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ انہیں رہنے دیں کہ محنت وہ کریں اور انہیں پیداوار میں نصف حصہ ملے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم تمہیں اس پر برقرار رکھیں گے جب تک ہم چاہیں۔ پس انہیں برقرار رکھا یہاں تک کہ حضرت عمر نے انہیں اپنے دورِ خلافت میں تیما اور اریحا کی طرف جلاوطن کیا۔

(متفق علیہ)

بَابُ الْفَيْءِ — فے کا بیان

پہلی فصل

۳۸۷۶ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهٗ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ ثُمَّ قَرَاَ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس فے کے ساتھ مخصوص فرمایا جبکہ آپ کے سوا کسی کو نہ دیا۔ پھر تلاوت کی: اُن میں سے جو چیز اللہ نے اپنے رسول کو دی ... قدیر (۶:۵۹) پس یہ خالص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تھا۔ اسی مال سے اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا خرچ دیا کرتے۔ پھر جو باقی بچتا اُس کو لے کر وہاں خرچ کرتے، جہاں اللہ کے مال کو خرچ کیا کرتے تھے۔

(متفق علیہ)

۳۸۷۷ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بنو نضیر کا مال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو عنایت فرمایا جس پر مسلمانوں نے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ۔ پس یہ خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تھا، جس سے اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا خرچ دیتے۔ پھر جو باقی بچتا تو اُس کو جہاد کے ہتھیاروں اور سواریوں پر خرچ فرماتے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۳۸۷۸ [3] عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِيْ يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْآهِلَ حَظَّيْنِ وَأَعْطَى الْأَعْزَبَ حَظًّا فَدُعِيْتُ فَأَعْطَانِيْ حَظَّيْنِ وَكَانَ لِيْ أَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِيْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأُعْطِيَ حَظًّا وَاحِدًا۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جس روز مالِ فَیْ آتا تو اُسی روز تقسیم فرما دیتے۔ بال بچے دار کو دو حصے اور تنہا کو ایک حصہ دیا کرتے۔ پس مجھے بلایا گیا اور دو حصے مرحمت فرمائے کیونکہ میری بیوی تھی اور میرے بعد حضرت عمار بن یاسر بلائے گئے تو انھیں ایک حصہ عطا فرمایا۔

(ابوداؤد)

۳۸۷۹ [4] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِيْنَ

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب پہلے کوئی چیز آپ کی خدمت میں آتی تو آزاد شدگان سے ابتداء فرماتے۔ (ابوداؤد)

۳۸۸۰ [5] وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيْهَا خَرَزٌ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ أَبِيْ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تھیلا لایا گیا جس میں نگینے تھے۔ پس آپ نے وہ آزاد عورتوں اور لونڈیوں میں تقسیم فرما دیے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میرے والد ماجد آزاد اور غلاموں میں تقسیم فرمایا کرتے تھے (ابوداؤد)

۳۸۸۱ [6] وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا الْفَيْءَ فَقَالَ مَا أَنَا أَحَقُّ بِهٰذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ وَمَا أَحَدٌ مِنَّا بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَّا عَلٰى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهُ وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهُ وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فَیْ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: میں اس فَیْ میں تم سے زیادہ حق دار نہیں ہوں اور نہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے سے زیادہ حق دار ہے کیونکہ ہم سب اپنے اپنے درجے پر ہیں، اللہ کی کتاب اور اُس کے رسول کی تقسیم کے مطابق (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پس آدمی اور اُس کا قدیم الاسلام ہونا، آدمی اور اُس کی مشقت، آدمی اور اُس کے بال بچے، آدمی اور اُس کی حاجت کو دیکھا جائے گا۔

(ابوداؤد)

۳۸۸۲ [7] وَعَنْهُ قَالَ قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ حَتّٰى بَلَغَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ فَقَالَ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَأَ وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ حَتّٰى بَلَغَ وَابْنِ السَّبِيْلِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَأَ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ أَهْلِ

اُن سے ہی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت پڑھی: بیشک صدقات غریبوں اور مسکینوں کے لیے ہیں۔۔۔ (۹: ۶۰)۔ اور فرمایا کہ یہ اِن لوگوں کے لیے ہیں۔ پھر تلاوت کی: جان لو کہ جو چیز تمہیں بطور غنیمت ملی تو اُس کا پانچواں حصہ اللہ اور اُس کے رسول کے لیے ہے۔۔۔ (۸: ۴۱)۔ پھر فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے لیے ہے۔ پھر تلاوت کی: جو چیز اللہ نے اپنے رسول کو بطور فَیْ دی بستیوں والوں سے

الْقُرٰی حَتّٰی بَلَغَ لِلْفُقَرَآءِ ثُمَّ قَرَءَ وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ ذَا مِنْ (۵۹: ۷) یہاں تک کہ لِلْفُقَرَآءِ وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

بَعْدِهِمْ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِیْنَ عَامَّةً فَلَئِنْ عِشْتُ فَلَیَاتِیَنَّ الرَّاعِیَ وَهُوَ بِسَرْوِ حِمْیَرَ نَصِیْبُهٗ مِنْهَا لَمْ یَعْرَقْ فِیْهَا جَبِیْنُهٗ۔

(رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

تک جا پہنچے اور فرمایا کہ اس حکم نے تمام مسلمانوں کو گھیر لیا ہے۔ اگر میں زندہ رہا تو سرو اور حمیر کا چرواہا بھی آئے گا اور اُس کا بھی اس میں حصہ ہو گا جس کی پیشانی عرق آلودہ نہیں ہوئی ہو گی۔

(شرح السنہ)

۳۸۸۳ وَعَنْهُ قَالَ کَانَ فِیْمَا احْتَجَّ بِهٖ عُمَرُ اَنْ قَالَ کَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ صَفَایَا بَنُو النَّضِیْرِ وَخَیْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمَّا بَنُو النَّضِیْرِ فَکَانَتْ حُبُسًا لِنَوَائِبِهٖ وَاَمَّا فَدَكُ فَکَانَتْ حُبُسًا لِاَبْنَاءِ السَّبِیْلِ وَاَمَّا خَیْبَرُ فَجَزَّاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ جُزْئَیْنِ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَجُزْءً نَفَقَةً لِاَهْلِهٖ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ اَهْلِهٖ جَعَلَهٗ بَیْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے بھی دلیل پکڑی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تین صفایا تھے، یعنی بنو نضیر، خیبر اور فدک۔ پس بنو نضیر تو آپ کی ضروریات کے لیے مخصوص تھا۔ فدک مسافروں کے لیے مخصوص تھا اور خیبر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین حصوں میں تقسیم فرمایا تھا۔ دو حصے مسلمانوں میں تقسیم کرنے کے لیے اور ایک حصہ اپنی ازواج مطہرات کے خرچ کا تھا۔ جو ازواج مطہرات کے خرچ سے بچتا وہ غریب مہاجرین میں تقسیم فرماتے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۸۸۴ عَنِ الْمُغِیْرَةِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ جَمَعَ بَنِیْ مَرْوَانَ حِیْنَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَهٗ فَدَكُ فَکَانَ یُنْفِقُ مِنْهَا وَیَعُوْدُ مِنْهَا عَلٰی صَغِیْرِ بَنِیْ هَاشِمٍ وَیُزَوِّجُ مِنْهَا اَیِّمَهُمْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ سَاَلَتْهُ اَنْ یَّجْعَلَهَا لَهَا فَاَبٰی فَکَانَتْ کَذٰلِكَ فِیْ حَیٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِهٖ فَلَمَّا اَنْ وُّلِیَ اَبُوْبَکْرٍ عَمِلَ فِیْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَیٰوتِهٖ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِهٖ فَلَمَّا اَنْ وُّلِیَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمِلَ فِیْهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِهٖ ثُمَّ اَقْطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ

مغیرہ ابن مقسم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ بنائے گئے تو انھوں نے بنی مروان کو جمع کر کے فرمایا: بے شک فدک خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا جس کو آپ خرچ کرتے اور بنی ہاشم کے نو عمر لوگوں پر لوٹاتے تھے اور اُس سے بیواؤں کا نکاح کرتے اور بے شک حضرت فاطمہ نے اُس کا سوال کیا تھا کہ انھیں دے دیا جائے تو آپ نے انکار فرما دیا، یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں اُسی طرح رہا، یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی۔ جب حضرت ابوبکر کو حکمران بنایا گیا تو انھوں نے اسی کے مطابق عمل کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی حیاتِ مقدسہ میں کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ انھوں نے بھی وفات پائی۔ جب حضرت عمر کو حکمران بنایا گیا تو انھوں نے بھی اُسی کے مطابق عمل کیا جیسے پہلے عمل ہو رہا

اُشْهِدُ كُمْ اَنِّىْ رَدَدْتُهَا عَلٰى مَا كَانَتْ يَعْنِىْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

دیکھا جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو منع فرما دیا تھا تو اس میں میرا حق نہیں ہے لہٰذا میں تمہیں گواہ بنا کر اسے اُسی حالت پر لوٹاتا ہوں جس پر یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے زمانوں میں تھا۔ (ابوداؤد)

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

شکار اور ذبیحہ کا بیان

پہلی فصل

٣٨٨٥ عَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَكْتَهٗ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ فَاِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهٗ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِىْ اَيُّهُمَا قَتَلَ وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَهٗ غَرِيْقًا فِى الْمَآءِ فَلَا تَاْكُلْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تم اپنے کُتّے کو چھوڑو تو اُس پر اللہ کا نام لو۔ اگر وہ تمہارے لیے روک لے اور زندہ ہو تو اُسے ذبح کرو اور اگر پاؤ کہ مار دیا ہے لیکن اُس میں سے کھایا نہیں ہے تو اُسے کھا لو اور اگر کھایا ہے تو نہ کھاؤ کیونکہ اُس نے اپنے لیے شکار کیا ہے۔ اگر تم اپنے کُتّے کے ساتھ دوسرا کُتّا پاؤ اور شکار کو مار دیا ہو تو اُسے نہ کھاؤ کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ دونوں میں سے کس نے مارا ہے۔ جب تم تیر مارو تو اُس پر اللہ کا نام لو۔ اگر وہ ایک روز تم سے غائب رہے اور تم اُس میں اپنے تیر کے سوا کوئی نشان نہ پاؤ تو کھا لو اگر چاہو اور اگر اُسے پانی میں ڈوبا ہوا پاؤ تو نہ کھاؤ۔ (متفق علیہ)

٣٨٨٦ وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ اِنَّا نَرْمِىْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم سدھائے ہوئے کُتّے چھوڑتے ہیں۔ فرمایا کہ کھا لو جس کو وہ تمہارے لیے روکیں۔ عرض گزار ہوا کہ خواہ مار دیں؟ فرمایا کہ خواہ مار دیں۔ میں نے عرض کی کہ ہم بے پَروں کا تیر مارتے ہیں؟ فرمایا کہ پھاڑ دے تو کھا لو اور اگر عرض کی طرف سے لگے اور مار دے تو وہ موقوذہ ہے اُسے نہ کھاؤ۔ (متفق علیہ)۔

٣٨٨٧ وَعَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِىِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْكِتَابِ اَفَنَاْكُلُ فِىْ اٰنِيَتِهِمْ وَبِاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيْدُ بِقَوْسِىْ وَبِكَلْبِىَ الَّذِىْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِىَ الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِىْ قَالَ اَمَّا مَا

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ! ہم اہلِ کتاب کی سرزمین میں رہتے ہیں تو کیا ہم اُن کے برتنوں میں کھا لیا کریں؟ نیز شکار کی جگہ میں تو میں اپنی کمان اور اپنے بغیر سدھائے ہوئے کُتّے اور اپنے سدھائے ہوئے کُتّے سے شکار

وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اگر وہ ملیں تو انھیں دھو لو اور ان میں کھا لو اور جب تم اپنی کمان سے شکار کرو اور اُس پر اللہ کا نام لیا تو کھا لو اور جو تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے سے شکار کیا تو اُسے اگر ذبح کر سکو تو کھاؤ اور اگر اپنے غیر سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرو تو اس کی ذبح کو پاؤ تو کھا لو۔

(متفق علیہ)

۳۸۸۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [۴] إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم تیر مارو اور وہ تم سے غائب ہو جائے تو کھا لو جب تک بدبو نہ چھوڑے۔ (مسلم)۔

۳۸۸۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [۵] قَالَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنے شکار کو تین دن کے بعد پائے تو اُسے کھا لو جب تک بدبو نہ آئے۔ (مسلم)

۳۸۹۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ [۶] هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُونَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي أَيَذْكُرُونَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوا أَنْتُمُ اسْمَ اللهِ وَكُلُوا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگ عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے شرک کا زمانہ قریب ہے، وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں، ہمیں نہیں معلوم کہ اُس پر اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں لیا؟ فرمایا کہ تم اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو۔

(بخاری)

۳۸۹۱ وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ [۷] رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ إِلَّا مَا فِي قِرَابِ سَيْفِي هٰذَا فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا لَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی چیز کے ساتھ خاص کیا ہے؟ فرمایا کہ ہمیں کسی چیز کے ساتھ خاص نہیں فرمایا جو لوگوں کو عام نہ دی ہو مگر جو میری اس تلوار کے میان میں ہے انھوں نے صحیفہ نکالا جس میں تھا کہ اللہ اُس پر لعنت کرے جو غیر خدا کے لیے ذبح کرے اور اللہ تعالیٰ اُس پر لعنت کرے جو زمین کے نشان چرائے اور دوسری روایت میں ہے کہ جو زمین کے نشانات تبدیل کرے اور اپنے باپ پر لعنت کرے اور اللہ تعالیٰ اُس پر لعنت کرے جو دین میں نئی بات نکالنے والے کو جگہ دے۔ (مسلم)

۳۸۹۲ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ [۸] اللهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہم صبح دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم بانس کی لکڑی سے ذبح کر لیں؟ فرمایا کہ جو خون بہا دے اور اللہ کا نام لیا ہو تو کھاؤ لیکن دانت یا ناخن نہ ہو۔ اس کے

مَحْبِسَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِھٰذِہِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ کَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا غَلَبَکُمْ مِنْھَا شَیْءٌ فَافْعَلُوْا بِہٖ ھٰکَذَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ایک اونٹ بھاگ گیا۔ ایک آدمی نے اُسے تیر مار کر روک لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان اونٹوں میں سے بعض کی عادت وحشی جانوروں جیسی ہوتی ہے، جب اُن میں سے کوئی جانور تم پر غالب آجائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔ (متفق علیہ)

۳۸۹۳ وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ کَانَ لَہٗ غَنَمٌ تَرْعٰی[9] بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ جَارِیَۃٌ لَنَا بِشَاۃٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَکَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْھَا بِہٖ فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہٗ بِاَکْلِھَا۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کی بکریاں سلع کے مقام پر چر رہی تھیں۔ ہماری ایک لونڈی نے دیکھا کہ بکریوں میں سے ایک مر رہی ہے تو اُس نے ایک پتھر توڑ کر اُس کے ساتھ اُسے ذبح کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے اُس کو کھانے کا حکم فرمایا۔ (بخاری)

۳۸۹۴ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[10] قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَۃَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا ضروری قرار دیا ہے لہٰذا جب کسی کو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو اور جب کسی کو ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور تم اپنی چھری کو اچھی طرح تیز کر لیا کرو اور ذبیحہ کو آرام دیا کرو۔

(مسلم)

۳۸۹۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[11] نَھٰی اَنْ تُصْبَرَ بَھِیْمَۃٌ اَوْ غَیْرُھَا لِلْقَتْلِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مویشی وغیرہ کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(متفق علیہ)

۳۸۹۶ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ[12] مَنِ اتَّخَذَ شَیْئًا فِیْہِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس پر لعنت فرمائی جو کسی ذی روح چیز کو نشانہ بنائے۔

(متفق علیہ)

۳۸۹۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[13] قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَیْئًا فِیْہِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی ذی روح چیز کو نشانہ نہ بنایا کرو۔

(مسلم)

۳۸۹۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[14] عَنِ الضَّرْبِ فِی الْوَجْہِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِی الْوَجْہِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منہ پر مارنے اور منہ پر داغ لگانے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

۳۸۹۹ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ[15]

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گدھے

عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کے پاس سے گزرے۔ جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُس پر لعنت کرے جس نے اسے داغ لگایا ہے۔ (مسلم)

۳۹۰۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ غَدَوْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ[16] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ فِيْ يَدِهِ الْمِيْسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عبداللہ بن ابوطلحہ کو لے گیا تاکہ آپ اس کی تحنیک فرما دیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے دستِ مبارک میں داغنے کا آلہ تھا اور زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغتے تھے۔ (متفق علیہ)۔

۳۹۰۱ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ[17] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ مِرْبَدٍ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاءً حَسِبْتُهُ قَالَ فِيْ آذَانِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہشام بن زید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ باڑے میں تھے۔ پس میں نے دیکھا کہ بکریوں کو داغ رہے تھے میرے خیال میں فرمایا کہ اُن کے کانوں پر۔ (متفق علیہ)۔

دوسری فصل

۳۹۰۲ وَعَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ[18] أَرَأَيْتَ أَحَدَنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّيْنٌ أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی شکار پائے اور اُس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا پتھر اور لاٹھی کی پھانس سے ذبح کرے؟ فرمایا کہ جس چیز سے چاہو خون بہا دیا کرو اور اللہ کا نام لے لیا کرو۔ (ابوداؤد، نسائی)

۳۹۰۳ وَعَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ[19] أَمَا تَكُوْنُ الذَّكٰوةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِيْ فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ هٰذَا ذَكٰوةُ الْمُتَرَدِّيْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا فِي الضَّرُوْرَةِ۔

ابوالعشراء اپنے والد ماجد سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا ذبح کرنا صرف حلق اور سینے میں ہی ہوتا ہے؟ فرمایا کہ اگر تم اُس کی ران میں نیزہ مارو تب بھی تمہارے لیے کافی ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) ابوداؤد نے کہا کہ یہ کنوئیں میں گرنے والے کا ذبح کرنا ہے۔ ترمذی نے کہا کہ یہ ضرورت کے وقت ہے۔

۳۹۰۴ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ[20] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کتے یا باز کو تم نے سدھایا ہو پھر اُسے شکار پر چھوڑو اور اللہ کا نام لے کر تو اُسے کھا لو جو تمہارے لیے روک لیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر مار ڈالے؟ فرمایا کہ اگر مار ڈالے اور اُس میں سے ذرا بھی نہ کھایا تو اُس نے وہ تمہارے لیے روکا ہے۔ (ابوداؤد)

۳۹۰۵ / ۲۱ وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِي الصَّيْدَ فَاَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِيْ قَالَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهٗ وَلَمْ تَرَ فِيْهِ اَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں شکار کو تیر مارتا ہوں تو اگلے روز اُس میں اپنا تیر دیکھتا ہوں۔ فرمایا جب تم یہ جان لو کہ تمہارے ہی تیر سے مرا ہے اور اُس میں کسی درندے کا نشان نہ دیکھو تو کھالو۔ (ابو داؤد)

۳۹۰۶ / ۲۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں مجوسی کے کُتّے کے ساتھ شکار کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ (ترمذی)

۳۹۰۷ / ۲۳ وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم سفر کرنے والے ہیں، یہودیوں، نصاریٰ اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں اور ہمیں اُن کے برتنوں کے سوا نہیں ملتے۔ فرمایا کہ اگر تم اُن کے سوا دوسرے نہ پاؤ تو انہیں پانی سے دھو لو اور پھر اُن میں کھا پی لو۔ (ترمذی)۔

۳۹۰۸ / ۲۴ وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

قبیصہ بن ہلب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نصاریٰ کے کھانوں کے متعلق پوچھا: دوسری روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے پوچھا۔ فرمایا کہ کھانا تو ایسا بھی ہے جس سے میں بچتا ہوں۔ فرمایا کہ تمہارے دل میں ذرا بھی خلجان پیدا نہ ہو کہ تم میں نصرانیت آگئی ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد)

۳۹۰۹ / ۲۵ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِيْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجثمہ کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔ مجثمہ وہ ہے جس کو باندھ کر تیر مارا جائے۔ (ترمذی)

۳۹۱۰ / ۲۶ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ اَنْ يُّنْصَبَ الطَّيْرُ اَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمٰى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوْتُ فِيْ يَدِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّذَكِّيَهَا۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز منع فرمایا کیلوں والے ہر درندے سے اور پنجوں سے شکار کرنے والے ہر پرندے سے یہاں تک کہ وہ جن لیں جو اُن کے پیٹوں میں ہیں۔ محمد بن یحییٰ کا بیان ہے کہ ابو عاصم سے مجثمہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: کسی پرندے وغیرہ کو باندھ کر تیر وغیرہ سے مارا جائے اور خلیسہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ بھیڑیا یا کوئی درندہ اُسے پاتے اور کوئی شخص اُس سے چھڑا لے لیکن اُس کے ہاتھوں میں وہ ذبح کرنے سے پہلے مر جائے۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(ترمذی)

۳۹۱۱ / ۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ شَرِيْطَةِ الشَّيْطٰنِ زَادَ ابْنُ عِيْسٰى هِيَ الذَّبِيْحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْاَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتّٰى تَمُوْتَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شریطۂ شیطان سے منع فرمایا ہے۔ ابن عیسیٰ نے یہ بھی کہا کہ یہ وہ ذبیحہ ہے کہ کھال کاٹ دی جائے اور رگیں نہ کاٹی جائیں۔ پھر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ مر جائے۔ (ابوداؤد)

۳۹۱۲ / ۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پیٹ کے بچے کا ذبح کرنا وہی اس کی ماں کا ذبح کرنا ہے۔ (ابوداؤد، دارمی) اور ترمذی نے اسے حضرت ابوسعید سے روایت کیا ہے

۳۹۱۳ / ۲۹ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِيْ بَطْنِهَا الْجَنِيْنَ اَنُلْقِيْهِ اَمْ نَاْكُلُهٗ قَالَ كُلُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ فَاِنَّ ذَكَاتَهٗ ذَكَاةُ اُمِّهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم اونٹنی کو نحر کریں اور گائے بکری کو ذبح کریں تو اس کے پیٹ سے بچہ پائیں، کیا اُسے پھینک دیں یا کھالیں؟ فرمایا کہ اگر چاہو تو کھالو کیونکہ اُس کی ماں کا ذبح کرنا ہی اُس کا ذبح کرنا ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۳۹۱۴ / ۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَاَلَهُ اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهٖ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ اَنْ يَّذْبَحَهَا فَيَاْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعْ رَاْسَهَا فَيَرْمِيْ بِهَا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چڑیا یا کسی دوسرے جانور کو ناحق قتل کیا تو اللہ تعالیٰ اُس کو قتل کرنے کے متعلق اُس سے پوچھے گا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول! اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ ذبح کرکے اُس کو کھائے اور اُس کے سر کو کاٹ کر پھینک نہ دے۔ (احمد، نسائی، دارمی)۔

۳۹۱۵ / ۳۱ وَعَنْ اَبِيْ وَاقِدِ نِ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَيَقْطَعُوْنَ اَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ لَا تُؤْكَلُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو لوگ اونٹ کے کوہان اور دنبوں کی چکیاں کاٹ لیا پسند کرتے تھے۔ فرمایا کہ زندہ جانور سے جو حصہ کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے، اُسے نہ کھایا جائے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۹۱۶ / ۳۲ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَرْعٰى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِّنْ شِعَابِ

عطاء بن یسار نے بنی حارثہ کے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ وہ اُحد کی ایک گھاٹی میں اونٹنی چرا رہا تھا تو اُس پر موت دیکھی لیکن

اُحُدٍ فَرَأَى بِهَا الْمَوْتَ فَلَمْ يَجِدْ مَا يَنْحَرُهَا بِهٖ فَأَخَذَ وَتَدًا فَوَجَأَ بِهٖ فِي لَبَّتِهَا حَتّٰى أَهْرَاقَ دَمَهَا ثُمَّ أَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهٗ بِأَكْلِهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَمَالِكٌ وَّفِي رِوَايَتِهٖ قَالَ فَذَكَّاهَا بِشِظَاظٍ)

کوئی چیز نہ ملی جس سے نحر کرے۔ پس ایک کیل لی اور اُس کے گلے میں چبھودی یہاں تک کہ اُس کا خون بہہ گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی تو آپ نے اُس کو کھا لینے کا حکم فرمایا۔ (ابوداؤد) اور مالک کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: پس اُسے تیز دھار والی لکڑی سے ذبح کیا۔

۳۹۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ إِلَّا وَقَدْ ذَكَّاهَا اللّٰهُ لِبَنِيْ آدَمَ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)
۳۳

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سمندر میں کوئی جانور نہیں مگر اُس کو اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کے لیے ذبح فرما دیا ہے۔ (دارقطنی)

بَابُ ذِكْرِ الْكَلْبِ — کُتّے کا بیان

پہلی فصل

۳۹۱۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارٍ نُقِصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۱

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کتا پالے اسوائے مویشیوں اور شکار کے تو اُس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط گھٹا دیے جائیں گے۔ (متفق علیہ)

۳۹۱۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مویشیوں کی حفاظت، شکار اور کھیتی باڑی کے علاوہ کتا رکھا تو اُس کے ثواب سے روزانہ ایک قیراط گھٹا دیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

۳۹۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى إِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهٗ ثُمَّ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيْمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهٗ شَيْطَانٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
۳

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا، یہاں تک کہ ایک عورت جنگل سے اپنا کتا لاتی تو ہم اُس کو بھی مار دیتے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کو مارنے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ دو نقطوں والے خالص سیاہ کتے کو مارا کرو کیونکہ وہ شیطان ہے۔ (مسلم)

۳۹۲۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ
۴

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا سوائے شکاری کتے، ریوڑ

دوسری فصل

۳۹۲۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِّنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُوْنَ كَلْبًا إِلَّا نُقِصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ نہ ہوتا کہ کتّے بھی اُمتوں میں سے ایک اُمت ہیں تو میں ان سب کو مارنے کا حکم دیتا۔ لہٰذا تم ہر بالکل سیاہ کتّے کو مار دیا کرو (ابوداؤد، دارمی) نیز ترمذی اور نسائی میں یہ بھی ہے نہیں ہیں کسی گھر والے جو کتّا باندھیں مگر اُن کے اعمال سے روزانہ ایک قیراط گھٹا دیے جائیں گے، ماسوائے شکاری کتّے، کھیتی والے کتّے اور بکریوں والے کتّے کے۔

۳۹۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مویشیوں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)۔

بَابُ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَمَا يَحْرُمُ

کن چیزوں کا کھانا حلال ہے اور کن کا حرام؟

پہلی فصل

۳۹۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دانتوں سے پھاڑ کھانے والا ہر درندہ اُس کا کھانا حرام ہے۔ (مسلم)

۳۹۲۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دانتوں سے پھاڑ کھانے والے ہر درندے اور پنجوں سے شکار کرنے والے ہر پرندے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

۳۹۲۶ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام فرمایا ہے۔ (متفق علیہ)۔

۳۹۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَ اَذِنَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی۔ (متفق علیہ)۔

۳۹۲۸ (۵) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ رَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَعَقَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَيْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهٗ فَاَخَذَهَا فَاَكَلَهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک گورخر دیکھا تو اُس کا شکار کر لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اُس کے گوشت میں سے کچھ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس اُس کی ران ہے۔ پس آپ نے لے لی اور اُسے کھا لیا (متفق علیہ)

۳۹۲۹ (۶) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهٗ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مرالظہران کے مقام پر ہم نے ایک خرگوش کو بھگایا۔ پس میں نے اُس کو پکڑ لیا اور حضرت ابو طلحہ کے پاس لے آیا۔ انھوں نے ذبح کیا اور اُس کے سرین اور دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بھیجیں تو آپ نے قبول فرما لیں (متفق علیہ)

۳۹۳۰ (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلضَّبُّ لَسْتُ اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گوہ کو نہ میں کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔ (متفق علیہ)۔

۳۹۳۱ (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهٗ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ اَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيَّ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ کے پاس گئے جو اُن کی خالہ اور حضرت ابن عباس کی خالہ تھیں۔ اُن کے پاس بھنی ہوئی گوہ تھی جو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیش کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ سے ہاتھ اٹھا لیا۔ حضرت خالد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں لیکن میری قوم کی زمین میں نہیں ہوتی اس لیے مجھے اس سے گھن آتی ہے۔ حضرت خالد کا بیان ہے کہ میں نے اُسے کھینچ لیا اور اُسے کھایا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری جانب دیکھ رہے تھے۔

(متفق علیہ)

۳۹۳۲ (۹) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے دیکھا۔

(متفق علیہ)

۳۹۳۳ (۱۰) وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَاْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے سات غزوات کیے جن میں ہم آپ کے ساتھ ٹڈی کھاتے رہے۔ (متفق علیہ)

۳۹۳۴ [۱۱] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ إِلَيْكُمْ وَأَطْعِمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جیش خبط کے ساتھ جہاد کیا اور ہم پر حضرت ابو عبیدہ کو امیر بنایا گیا۔ ہمیں سخت بھوک لگی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی ڈال دی کہ اُس جیسی ہم نے دیکھی نہ تھی اُسے عنبر کہا جاتا تھا۔ ہم اُس میں سے نصف مہینہ کھاتے رہے۔ حضرت ابو عبیدہ نے اُس کی ایک ہڈی لی تو ایک سوار اُس کے نیچے سے نکل گیا۔ جب ہم واپس لوٹے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ فرمایا کہ وہ رزق کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف نکالا اور اگر تمہارے پاس ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اُس میں سے بھیجا تو آپ نے اُسے کھایا (متفق علیہ)

۳۹۳۵ [۱۲] وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں گر جائے تو اُس ساری کو ڈبو دو پھر اُسے پھینک دو کیونکہ اُس کے ایک پر میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہے۔

(بخاری)

۳۹۳۶ [۱۳] وَعَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ چوہا گھی میں گر کر مر گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا۔ اُس کے اردگرد کے گھی کو پھینک دو اور باقی کو کھالو۔ (بخاری)

۳۹۳۷ [۱۴] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً أَقْتُلُهَا نَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهُنَّ الْعَوَامِرُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ سانپوں کو مار دیا کرو اور دو لکیروں والے اور دُم کٹے سانپ کو بھی مار دیا کرو کیونکہ یہ دونوں بینائی کو ختم کرتے اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔ حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ سانپ کو مارنے کے لیے میں حملہ کر رہا تھا کہ حضرت ابو لبابہ نے آواز دی: اسے نہ مارو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سانپوں کو مارنے کا حکم فرمایا ہے۔ فرمایا کہ اس کے بعد آپ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں سے منع فرمایا اور وہ عوامر ہیں (متفق علیہ)

۳۹۳۸ [۱۵] وَعَنْ أَبِي السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ

ابو سائب کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible]

لِأَقْتُلَهَا وَأَبُوْ سَعِيْدٍ يُصَلِّيْ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ أَجْلِسَ
فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ
أَتَرَى هٰذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيْهِ فَتًى
مِنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰى
يَسْتَأْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْصَافِ
النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّيْ
أَخْشٰى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ
فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ فَأَهْوٰى إِلَيْهَا
بِالرُّمْحِ لِيَطْعَنَهَا بِهِ وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ
عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتّٰى تَنْظُرَ مَا الَّذِيْ
أَخْرَجَنِيْ فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيْمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى
الْفِرَاشِ فَأَهْوٰى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهِ ثُمَّ
خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرٰى
أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتٰى قَالَ فَجِئْنَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ وَ
قُلْنَا ادْعُ اللّٰهَ يُحْيِيْهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ
ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا
شَيْئًا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوْهُ
فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ وَ
فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوْا فَإِذَا
رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوْهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ
بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۹۳۹/۱۶ وَعَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۹۴۰/۱۷ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

کے لیے لپکا اور حضرت ابوسعید نماز پڑھ رہے تھے تو میری طرف بیٹھنے
کا اشارہ کیا۔ پس میں بیٹھ گیا۔ جب فارغ ہوئے تو گھر کی ایک کوٹھڑی
کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: کیا اس گھر کو دیکھتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا۔
ہاں۔ فرمایا کہ اس کے اندر ہم میں سے ایک نوجوان تھا جس کی نئی شادی
ہوئی تھی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خندق کی طرف
نکلا۔ وہ نوجوان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت لے کر
دوپہر کے وقت اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ آتا۔ ایک روز اُس نے
اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اوپر
ہتھیار سجالو کیونکہ تمہارے متعلق مجھے قریظہ کا ڈر ہے۔ اُس نے
ہتھیار لے لیے اور لوٹ آیا تو اُس کی بیوی دروازے کے درمیان
میں کھڑی تھی۔ پس نیزہ لے کر اُسے مارنے کے لیے آگے بڑھے کیونکہ
اُسے غیرت آئی۔ عورت نے کہا کہ اپنا نیزہ روک لیں اور گھر میں داخل ہو کر
دیکھیے کہ مجھے کس چیز نے باہر نکالا ہے۔ وہ داخل ہوا تو ایک بہت بڑا
سانپ بستر پر کنڈلی مارے ہوئے تھا۔ نوجوان نے نیزے سے اُس
پر حملہ کیا اور اُسے نیزے میں پرو لیا۔ پھر نکلا اور اُسے گھر میں چبھو دیا۔ پس
وہ اُس پر تڑپا۔ نہیں معلوم کہ دونوں میں سے پہلے کون مرا سانپ یا نوجوان
راوی کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا اور عرض گزار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ
سے دعا کیجیے کہ اُسے ہمارے لیے زندہ فرما دے۔ فرمایا کہ اپنے ساتھی
کی بخشش کے لیے دعا کرو۔ پھر فرمایا کہ ان گھروں میں جنات رہتے ہیں،
جب تم انھیں ایسی شکل میں دیکھو تو تین دن اُن پر تنگی کرو۔ اگر چلا جائے تو
فبہا ورنہ اُسے قتل کر دو کیونکہ وہ کافر ہے اور اُن حضرات سے فرمایا کہ جاؤ اپنے
ساتھی کو دفن کر دو۔ دوسری روایت میں فرمایا: بیشک مدینہ منورہ میں کچھ جن
ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں۔ جب تم اُن میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن اُسے
خبردار کرو اگر اس کے بعد بھی تمہیں نظر آئے تو اُسے قتل کر دو کیونکہ وہ شیطان ہے۔ (مسلم)

حضرت اُمّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا کہ وہ حضرت
ابراہیم پر پھونکیں مارتا تھا۔ (متفق علیہ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

الله عليه وسلم أمر بقتل الوزغ وسماه فويسقا۔
(رواه مسلم)

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا اور اُس کا نام چھوٹا فاسق رکھا ہے۔ (مسلم)

۳۹۴۱ وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم[18] قال من قتل وزغا في أول ضربة كتبت له مائة حسنة وفي الثانية دون ذلك وفي الثالثة دون ذلك۔ (رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پہلی ضرب میں گرگٹ کو مار دیا اُس کے لیے سو نیکیاں ہیں اور دوسری میں اس سے کم اور تیسری میں اس سے کم۔ (مسلم)

۳۹۴۲ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم[19] قرصت نملة نبيا من الأنبياء فأمر بقرية النمل فأحرقت فأوحى الله تعالى إليه أن قرصتك نملة أحرقت أمة من الأمم تسبح۔
(متفق عليه)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک چیونٹی نے کسی نبی کو کاٹا تو انہوں نے چیونٹیوں کی بستی کو جلا دینے کا حکم فرمایا۔ پس وہ جلا دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی فرمائی کہ تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹا تھا لیکن تم نے تسبیح بیان کرنے والی ایک پوری اُمت کو جلا دیا۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۳۹۴۳ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم[20] إذا وقعت الفارة في السمن فإن كان جامدا فألقوها وما حولها وإن كان مائعا فلا تقربوه۔ (رواه أحمد وأبو داود ورواه الدارمي عن ابن عباس)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب چوہا گھی میں گر جائے اور وہ جما ہوا ہو تو اُس کے ارد گرد کے گھی کو پھینک دو اور اگر وہ بہنے والا ہے تو اُس کے نزدیک نہ جاؤ (احمد، ابوداؤد) اور دارمی نے اسے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے۔

۳۹۴۴ وعن سفينة قال أكلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم[21] لحم حبارى۔
(رواه أبو داود)

حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بٹیر کا گوشت کھایا۔
(ابوداؤد)

۳۹۴۵ وعن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم[22] عن أكل الجلالة وألبانها (رواه الترمذي وفي رواية أبي داود قال نهى عن ركوب الجلالة)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فضلہ خور جانور کو کھانے اور اُس کے دودھ سے منع فرمایا ہے (ترمذی) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں فرمایا کہ جلالہ پر سواری کرنے سے منع فرمایا۔

۳۹۴۶ وعن عبد الرحمن بن شبل أن النبي صلى الله عليه وسلم[23] نهى عن أكل لحم الضب۔
(رواه الترمذي)

حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔
(ترمذی)

نَهٰى عَنْ أَكْلِ الْهِرَّةِ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا۔
(رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

تعالیٰ علیہ وسلم نے بلی کو کھانے سے منع فرمایا اور اس کی قیمت کھانے سے بھی (ابوداؤد، ترمذی)۔

۳۹۴۸ وَعَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[25] يَعْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْإِنْسِيَّةَ وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلَّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں کا گوشت اور دانتوں سے پھاڑنے والا ہر درندہ اور پنجوں سے شکار کرنے والا ہر پرندہ حرام فرمایا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۹۴۹ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[26] نَهٰى عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۳۹۵۰ وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[27] يَوْمَ خَيْبَرَ فَأَتَتِ الْيَهُوْدُ فَشَكَوْا أَنَّ النَّاسَ قَدْ أَسْرَعُوْا إِلٰى حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا يَحِلُّ أَمْوَالُ الْمُعَاهِدِيْنَ إِلَّا بِحَقِّهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

انہی سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں غزوۂ خیبر کیا تو یہودی آئے اور انھوں نے شکایت کی کہ لوگوں نے ان کی سبز کھجوروں میں جلدی کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آگاہ رہو کہ معاہدہ کا مال حلال نہیں ہے مگر حق کے ساتھ۔ (ابوداؤد)

۳۹۵۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[28] أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ الْمَيْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے لیے دو مردے اور دو خون حلال فرمادیے گئے ہیں۔ مردے مچھلی اور ٹڈی ہیں جبکہ دو خون جگر اور تلی ہیں۔ (احمد، ابن ماجہ، دارقطنی)

۳۹۵۲ وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[29] مَا أَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَأْكُلُوْهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ الْأَكْثَرُوْنَ عَلٰى أَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلٰى جَابِرٍ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو سمندر پھینک دے یا پانی اس سے دور ہو جائے اُسے کھاؤ اور جو اس میں مر کر تیرنے لگے اُسے نہ کھاؤ (ابوداؤد، ابن ماجہ) امام محی السنہ نے فرمایا کہ اکثر محدثین کے نزدیک یہ حضرت جابر پر موقوف ہے۔

۳۹۵۳ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[30] عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ أَكْثَرُ جُنُوْدِ اللّٰهِ لَا آكُلُهٗ وَلَا أُحَرِّمُهٗ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ) وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ ضَعِيْفٌ۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ٹڈی کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اکثر لشکر ایسے ہیں جن کو میں نہ کھاتا اور نہ انھیں حرام قرار دیتا ہوں (ابوداؤد) محی السنہ نے فرمایا کہ یہ روایت ضعیف ہے۔

۳۹۵۴ [illegible] صَلَّى

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

لِلصَّلٰوۃِ۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

یہ اذان کہتا ہے۔ (شرح السنہ)

۳۹۵۵ [32] وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّیْکَ فَاِنَّہٗ یُوْقِظُ لِلصَّلٰوۃِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مرغ کو گالی نہ دو کیونکہ وہ نماز کے لیے جگاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۳۹۵۶ [33] وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قَالَ اَبُوْ لَیْلٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَہَرَتِ الْحَیَّۃُ فِی الْمَسْکَنِ فَقُوْلُوْا لَہَا اِنَّا نَسْئَلُکِ بِعَہْدِ نُوْحٍ وَّبِعَہْدِ سُلَیْمَانَ ابْنِ دَاوٗدَ اَنْ لَّا تُؤْذِیْنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْہَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ نے حضرت ابو لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گھر میں سانپ نمودار ہو تو اُس سے کہو کہ ہم تم سے حضرت نوح اور حضرت سلیمان بن داؤد کے عہد کا سوال کرتے ہیں کہ ہمیں تکلیف نہ دو۔ اگر پھر بھی نظر آئے تو اُسے مار دو۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۳۹۵۷ [34] وَعَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا اَعْلَمُہٗ اِلَّا رَفَعَ الْحَدِیْثَ اَنَّہٗ کَانَ یَاْمُرُ بِقَتْلِ الْحَیَّاتِ وَقَالَ مَنْ تَرَکَہُنَّ خَشْیَۃَ ثَائِرٍ فَلَیْسَ مِنَّا (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میرے علم کے مطابق یہ حدیث مرفوع ہے کہ آپ سانپوں کے قتل کر دینے کے متعلق فرمایا کرتے اور فرمایا کہ جو انہیں حملہ کرنے کے ڈر سے چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ (شرح السنہ)

۳۹۵۸ [35] وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنَاہُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاہُمْ وَمَنْ تَرَکَ شَیْئًا مِّنْہُمْ خِیْفَۃً فَلَیْسَ مِنَّا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے اُن سے صلح نہیں کی جب سے ہماری اُن کے ساتھ لڑائی ہوئی ہے اور جو انہیں ڈرتے ہوئے چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

۳۹۵۹ [36] وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَیَّاتِ کُلَّہُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَاْرَہُنَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قسم کے سانپ کو مار دیا کرو۔ جو اُن کے بدلہ لینے سے ڈرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۳۹۶۰ [37] وَعَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نُرِیْدُ اَنْ نَّکْنُسَ زَمْزَمَ وَاِنَّ فِیْہَا مِنْ ہٰذِہِ الْجِنَّانِ یَعْنِی الْحَیَّاتِ الصِّغَارَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِہِنَّ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم چاہِ زمزم کو صاف کرنا چاہتے ہیں اور اُس میں یہ چھوٹے سانپ بہت ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کو مار دینے کا حکم دیا۔ (ابوداؤد)

۳۹۶۱ [38] وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْحَیَّاتِ کُلَّہَا اِلَّا الْجَانَّ الْاَبْیَضَ الَّذِیْ کَاَنَّہٗ قَضِیْبُ فِضَّۃٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قسم کے سانپ کو مار دیا کرو سوائے سفید سانپ کے جو چاندی کی چھڑی جیسا ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

۳۹۶۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ دَاءً وَّفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً فَاِنَّهٗ یَتَّقِیْ بِجَنَاحِهِ الَّذِیْ فِیْهِ الدَّاءُ فَلْیَغْمِسْهُ كُلَّهٗ۔ [۳۹]

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اُسے غوطہ دے لو کیونکہ اُس کے ایک پَر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔ وہ اپنے اُس پَر کو ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے لہٰذا پوری کو ڈبو دو۔ (ابوداؤد)

۳۹۶۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ سُمًّا وَّفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً وَّاِنَّهٗ یُقَدِّمُ السُّمَّ وَیُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ۔ [۴۰]

(رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جب کھانے میں مکھی گر جائے تو اُسے غوطہ دے لو کیونکہ اُس کے ایک پَر میں زہر اور دوسرے میں شفا ہے وہ زہر کو آگے اور شفا کو پیچھے رکھتی ہے۔

(شرح السنہ)

۳۹۶۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ۔ [۴۱]

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے چار جانوروں یعنی چیونٹی، شہد کی مکھی، ہُدہُد اور ممولے کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۹۶۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ یَاْكُلُوْنَ اَشْیَاءَ وَیَتْرُكُوْنَ اَشْیَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِیَّهٗ وَاَنْزَلَ كِتَابَهٗ وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَّمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَّمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَّتَلَا قُلْ لَّا اَجِدُ فِیْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا الْاٰیَةَ۔ [۴۲]

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ جاہلیت والے بعض چیزوں کو کھاتے اور بعض کو نفرت کرتے ہوئے چھوڑ دیتے ہیں۔ پس اللہ تعالٰی نے اپنے نبی کو مبعوث فرمایا اپنی کتاب کو نازل کیا اُس کے حلال کو حلال قرار دیا اور اُس کے حرام کو حرام ٹھہرایا۔ پس حلال وہ ہے جس کو اُس نے حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جس کو اُس نے حرام قرار دیا اور جس سے سکوت فرمایا وہ معاف ہے اور یہ آیت پڑھی ہم تم فرما دو کہ میری طرف جو وحی کی جاتی ہے میں اُس میں حرام نہیں پاتا جس کو کوئی کھانے والا کھائے مگر جبکہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون۔ (۶: ۱۴۵، ابوداؤد)

۳۹۶۶ وَعَنْ زَاهِرِ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ اِنِّیْ لَاُوْقِدُ تَحْتَ الْقُدُوْرِ بِلُحُوْمِ الْحُمُرِ اِذْ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ۔ [۴۳]

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت زاہر اسلمی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ میں گدھوں کے گوشت کی ہانڈیوں کے نیچے آگ جلا رہا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمہیں گدھوں کے گوشت سے منع فرماتے ہیں۔

(بخاری)

۳۹۶۷ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَرْفَعُهُ الْجِنُّ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ صِنْفٌ لَهُمْ أَجْنِحَةٌ يَطِيرُونَ فِي الْهَوَاءِ وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ وَصِنْفٌ يَحِلُّونَ وَيَظْعَنُونَ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جنات تین قسم کے ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جن کے پر ہوتے ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے ہیں۔ دوسری قسم سانپوں اور کتوں کی شکل میں ہوتی ہے اور تیسری قسم کے قیام کرتے اور سفر بھی کرتے ہیں۔ (شرح السنہ)

بَابُ الْعَقِيقَةِ — عقیقے کا بیان

پہلی فصل

۳۹۶۸ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سلمان بن ضبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے۔ پس اُس کی طرف سے خون بہاؤ اور اُس کی تکلیف کو دور کرو۔ (بخاری)

۳۹۶۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے تو آپ ان کے لیے دعائے برکت فرماتے اور ان کی تحنیک کیا کرتے۔ (مسلم)

۳۹۷۰ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ ثُمَّ حَنَّكَهُ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ کے اندر حضرت عبداللہ بن زبیر ان کے پیٹ میں تھے انھوں نے فرمایا کہ میں نے قباء میں اُسے جنا پھر اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اُسے آپ کی گود میں رکھ دیا۔ آپ نے کھجور منگائی اور چبا کر اُس کے منہ میں رکھ دی۔ پھر اُس کے منہ میں لعاب دہن ڈالا اور تحنیک فرمائی پھر ان کے لیے دعائے برکت فرمائی اور وہ پہلا بچہ تھا جو دورِ اسلام میں پیدا ہوا۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۳۹۷۱ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكِنَاتِهَا قَالَتْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَوْ إِنَاثًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مِنْ قَوْلِهِ

حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: پرندوں کو اُن کے گھونسلوں میں رہنے دیا کرو۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور یہ چیز تمہیں تکلیف نہیں دیتی کہ خواہ وہ نر ہو یا مادہ (ابوداؤد، ترمذی اور

يَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ)

نسائی میں ارشاد گرامی يَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ سے آخر تک ہے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۹۷۲ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَاْسُهٗ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ لٰكِنْ فِيْ رِوَايَتِهِمَا رَهِيْنَةٌ بَدَلَ مُرْتَهَنٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاؤُدَ وَيُدْمٰى مَكَانَ وَيُسَمّٰى وَقَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَيُسَمّٰى اَصَحُّ)

امام حسن بصری نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑکا اپنے عقیقے کے بدلے رہن رکھا ہوا ہے۔ ساتویں روز اُس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے، نام رکھا جائے اور اُس کا سر مونڈا جائے (احمد، ترمذی) ابوداؤد، اور نسائی دونوں کی روایت میں مُرْتَهَنٌ کی جگہ رَهِيْنَةٌ ہے نیز احمد اور ابوداؤد کی دوسری روایت میں يُسَمّٰى کی جگہ يُدْمٰى ہے اور امام ابوداؤد نے فرمایا کہ يُسَمّٰى زیادہ صحیح ہے۔

۳۹۷۳ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَحْلِقِيْ رَاْسَهٗ وَتَصَدَّقِيْ بِزِنَةِ شَعْرِهٖ فِضَّةً فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهٗ دِرْهَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ)

محمد بن علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حسن کا عقیقہ ایک بکری سے کیا اور فرمایا کہ اے فاطمہ! اس کا سر مونڈ دو اور اس کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کر دو۔ پس انھوں نے وزن کیا تو ایک درہم کے برابر یا اُس کے حصے کے برابر تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن اور غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن علی بن حسین نے حضرت علی کو نہیں پایا تھا۔

۳۹۷۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کا عقیقہ ایک ایک دنبے سے کیا تھا (ابوداؤد) اور نسائی کے نزدیک دو دو دنبے ہیں۔

۳۹۷۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْعُقُوْقَ كَاَنَّهٗ كَرِهَ الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً. (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عقیقے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ عقوق کو ناپسند فرماتا ہے گویا آپ نے نام کو ناپسند کیا اور فرمایا جس کے گھر بچہ پیدا ہو اور وہ اُس کی طرف سے قربانی دینا چاہے تو لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔

(ابوداؤد، نسائی)

۳۹۷۶ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حسن بن علی کے کان میں اذان کہتے ہوئے سنا جبکہ حضرت فاطمہ نے انھیں جنا جیسی نماز کے لیے (ترمذی، ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تیسری فصل

۳۹۷۷ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّابِعِ وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنَلْطَخُهُ بِزَعْفَرَانٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَنُسَمِّيْهِ)

حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں جب کسی کے گھر لڑکا پیدا ہوتا تو بکری ذبح کر کے اُس کا خون بچے کے سر پر لگاتا۔ جب دورِ اسلام آیا تو ہم ساتویں روز بکری ذبح کرتے ہیں، اُس کا سر مونڈتے ہیں اور اُس پر زعفران لگاتے ہیں (ابوداؤد) اور رزین میں ہے کہ ہم اُس کا نام رکھتے ہیں۔

کِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

کھانوں کا بیان

پہلی فصل

۳۹۷۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں لڑکپن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیرِ پرورش تھا۔ میرا ہاتھ پیالے میں گھومتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھا کرو، دائیں ہاتھ سے کھایا کرو اور اپنے نزدیک سے کھایا کرو۔ (متفق علیہ)

۳۹۷۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان اُس کھانے کو (اپنے لیے) حلال سمجھتا ہے جس پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا۔ (مسلم)

۳۹۸۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرے اور کھانا کھاتے وقت تو شیطان کہتا ہے: یہ رات کر تمہارے لیے نہ ٹھکانا ہے اور نہ کھانا۔ جب کوئی داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کا ٹھکانا مل گیا اور جب کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو کہتا ہے: تمہیں رات کا ٹھکانا اور کھانا مل گیا۔ (مسلم)

۳۹۸۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب تم میں سے کوئی پیے تو دائیں ہاتھ سے پیے۔ (مسلم)

۳۹۸۲ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَأْکُلَنَّ اَحَدُکُمْ بِشِمَالِہٖ وَلَا یَشْرَبَنَّ بِھَا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَأْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِھَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ اُس کے ساتھ پئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور اُسی کے ساتھ پیتا ہے۔ (مسلم)

۳۹۸۳ وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْکُلُ بِثَلٰثَۃِ اَصَابِعَ وَیَلْعَقُ یَدَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّمْسَحَھَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھایا کرتے تھے اور دستِ مبارک کو پونچھنے سے پہلے چاٹ لیا کرتے تھے۔ (مسلم)

۳۹۸۴ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَۃِ وَقَالَ اِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِیْ اَیَّۃِ الْبَرَکَۃُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلیوں اور پیالے کو چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم کہ برکت کس میں ہے؟۔ (مسلم)۔

۳۹۸۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ حَتّٰی یَلْعَقَھَا اَوْ یُلْعِقَھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ دور پونچھے یہاں تک کہ اُسے چاٹ نہ لے یا کسی کو چٹا نہ دے۔ (متفق علیہ)

۳۹۸۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَحْضُرُ اَحَدَکُمْ عِنْدَ کُلِّ شَیْءٍ مِّنْ شَاْنِہٖ حَتّٰی یَحْضُرَہٗ عِنْدَ طَعَامِہٖ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِکُمُ اللُّقْمَۃُ فَلْیُمِطْ مَا کَانَ بِھَا مِنْ اَذًی ثُمَّ لِیَاْکُلْھَا وَلَا یَدَعْھَا لِلشَّیْطٰنِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْیَلْعَقْ اَصَابِعَہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِہٖ یَکُوْنُ الْبَرَکَۃُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: شیطان تم میں سے ہر ایک کے پاس ہر کام میں حاضر ہوتا ہے یہاں تک کہ اُس کے کھانے کے وقت بھی حاضر ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو جو گندگی اُس میں لگ گئی ہے اُسے دور کر کے کھالے اور اُسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور جب فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ اُسے معلوم نہیں کہ کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہوگی۔ (مسلم)

۳۹۸۷ وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔ (بخاری)

۳۹۸۸ وَعَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَّلَا فِیْ سُکُرُّجَۃٍ

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا اور نہ چھوٹی

۳۹۸۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ[۱۲] وَسَلَّمَ رَاٰى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللهِ وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهٖ قَطُّ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پتلی چپاتی دیکھی ہو۔ یہاں تک کہ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوئے اور نہ سالم بھنی ہوئی بکری آپ نے آنکھوں سے دیکھی۔ (بخاری)۔

۳۹۹۰ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللهِ[۱۳] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ وَقَالَ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ قِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَاْكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَاَكَلْنَاهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعثت سے وصال تک میدہ نہیں دیکھا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعثت سے وفات پانے تک چھلنی نہیں دیکھی۔ کہا گیا کہ آپ حضرات جو کیسے کھاتے تھے؟ فرمایا کہ ہم اُسے پیستے اور اُس میں پھونکیں مارتے تو کچھ بھوسی اُڑ جاتی اور باقی کو پکا کر کھا لیا کرتے۔

(بخاری)

۳۹۹۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ[۱۴] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کھانے کی برائی نہیں کی۔ اگر خواہش ہوتی تو اُسے کھا لیتے اور اگر ناپسند فرماتے تو اُسے چھوڑ دیتے۔ (متفق علیہ)۔

۳۹۹۲ وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْكُلُ اَكْلًا كَثِيْرًا[۱۵] فَاَسْلَمَ فَكَانَ يَاْكُلُ قَلِيْلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرَ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَرَوٰى مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَّهُوَ كَافِرٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اِنَّهُ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

اُن سے ہی روایت ہے کہ ایک آدمی بہت کھانا کھایا کرتا تھا۔ وہ مسلمان ہو گیا تو بہت کم کھانے لگا۔ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے (بخاری) اور مسلم نے حضرت ابو موسیٰ اور حضرت ابن عمر سے صرف اس کی مسند روایت کی ہے اور اُسی کی دوسری روایت حضرت ابو ہریرہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو مہمان بنایا جو کافر تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کا حکم دیا تو وہ دوہی گئی اور وہ دودھ پی گیا۔ پھر دوسری کا حکم دیا تو اُسے بھی پی گیا۔ پھر تیسری کا حکم دیا تو اُسے بھی پی گیا۔ یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ صبح ہوئی تو وہ مسلمان ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے لیے بکری کا حکم دیا تو وہ دوہی گئی اور وہ اس کا دودھ پی گیا۔ پھر آپ نے دوسری کے لیے حکم فرمایا لیکن وہ اُسے نہ پی سکا۔ آپ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے

۳۹۹۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[16] طَعَامُ الْاِثْنَیْنِ کَافِی الثَّلٰثَۃِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَۃِ کَافِی الْاَرْبَعَۃِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

انہی سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمیوں کا کھانا تین کے لیے کافی ہے اور تین کا کھانا چار کے لیے کافی ہے۔ (متفق علیہ)

۳۹۹۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[17] یَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِی الْاِثْنَیْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَیْنِ یَکْفِی الْاَرْبَعَۃَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَۃِ یَکْفِی الثَّمَانِیَۃَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایک کا کھانا دو کے لیے کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کے لیے کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کفایت کرتا ہے۔ (مسلم)

۳۹۹۵ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[18] یَقُوْلُ التَّلْبِیْنَۃُ مُجِمَّۃٌ لِفُؤَادِ الْمَرِیْضِ تَذْھَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تلبینہ مریض کے دل کو راحت پہنچاتا ہے اور بعض غموں کو دور کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

۳۹۹۶ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ خَیَّاطًا دَعَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[19] لِطَعَامٍ صَنَعَہٗ فَذَھَبْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِیْرٍ وَّمَرَقًا فِیْہِ دُبَّاءٌ وَّقَدِیْدٌ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِی الْقَصْعَۃِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ یَوْمَئِذٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کے لیے بلایا جو اُس نے تیار کیا تھا۔ پس میں بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گیا۔ پس اُس نے جَو کی روٹیاں اور شوربا پیش کیا۔ جس میں کدو اور خشک گوشت تھا۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیالے کے کناروں سے کدو تلاش کرتے تھے۔ پس اُس روز سے میں ہمیشہ کدو کو پسند کرتا ہوں۔ (متفق علیہ)

۳۹۹۷ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّۃَ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[20] یَحْتَزُّ مِنْ کَتِفِ شَاۃٍ فِیْ یَدِہٖ فَدُعِیَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاَلْقَاھَا وَالسِّکِّیْنَ الَّتِیْ یَحْتَزُّ بِھَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکری کی دستی کاٹ کر کھاتے دیکھا جو دستِ مبارک میں تھی۔ پس آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے اُسے رکھ دیا اور چھری کو بھی جس کے ساتھ کاٹ رہے تھے۔ پھر نماز پڑھائی اور تازہ وضو نہیں کیا۔ (متفق علیہ)

۳۹۹۸ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[21] یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری)

۳۹۹۹ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[22] سَاَلَ اَھْلَہُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا [illegible] وَیَقُوْلُ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن مانگا۔ عرض گزار ہوئے کہ نہیں ہے ہمارے پاس مگر سرکہ۔ پس وہی منگوایا اور اُسی کے ساتھ کھانے لگے اور فرماتے

۴۰۰۰ ۲۳ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کھنبی مَن سے ہے اور اس کے پانی میں آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اُس مَن سے ہے جو اللہ تعالٰی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔

۴۰۰۱ ۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تر کھجوریں ککڑی کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا۔ (متفق علیہ)

۴۰۰۲ ۲۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهُ اَطْيَبُ فَقِيْلَ اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا رَعَاهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی معیت میں ہم مرالظہران کے مقام پر تھے۔ پیلو چن رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: کالے کالے چنو کیونکہ وہ زیادہ بہتر ہوتے ہیں۔ عرض کی گئی کہ آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا ہاں اور کوئی نبی نہیں ہوا مگر اُس نے بکریاں چرائی ہیں۔ (متفق علیہ)

۴۰۰۳ ۲۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا وَفِي رِوَايَةٍ يَأْكُلُ مِنْهُ اَكْلًا ذَرِيْعًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا کہ اُکڑوں بیٹھے کھجوریں کھا رہے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اُن میں سے جلدی جلدی کھا رہے تھے۔ (مسلم)

۴۰۰۴ ۲۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ملا کر دو دو کھجوریں کھانے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سے اجازت حاصل کرے۔ (متفق علیہ)

۴۰۰۵ ۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اُس گھر والے بھوکے نہیں رہتے جن کے پاس کھجوریں ہوں۔ دوسری روایت میں فرمایا: اے عائشہ! جس گھر میں کھجوریں نہیں ہیں اُس گھر والے بھوکے ہیں۔ ایسا دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ (مسلم)

۴۰۰۶ ۲۹ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَّلَا سِحْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائے تو اُس روز اُسے کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (متفق علیہ)

وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً وَّاِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عالیہ کی عجوہ میں شفا ہے اور علی الصبح ان کا کھانا تریاق ہے۔ (مسلم)

۴۰۰۸ / ۳۱ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَاْتِيْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوْقِدُ فِيْهِ نَارًا اِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنْ نُّؤْتٰى بِاللُّحَيْمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ ہم پر ایسا مہینہ بھی آتا جس میں ہم آگ نہ جلاتے اور جا لا گزارا کھجوروں اور پانی پر ہوتا ما سوائے تھوڑے سے گوشت کے جو بھیج دیا جاتا۔ (متفق علیہ)۔

۴۰۰۹ / ۳۲ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُهُمَا تَمْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ آلِ محمد نے کبھی متواتر دُو دن گندم کی روٹیاں پیٹ بھر کر نہیں کھائیں بلکہ اُن میں سے ایک روز کھجوریں کھائیں۔ (متفق علیہ)

۴۰۱۰ / ۳۳ وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک ہم نے دُو سیاہ چیزیں شکم سیر ہو کر نہیں کھائیں۔ (متفق علیہ)

۴۰۱۱ / ۳۴ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَّا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بَطْنَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تم کھانے پینے میں پچھلے رہ گئے نہیں ہو جبکہ میں نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کو گھٹیا کھجوریں بھی اتنی نہ ملتیں جنھیں شکم سیر ہو کر کھا لیتے۔ (مسلم)

۴۰۱۲ / ۳۵ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهٖ اِلَيَّ وَاِنَّهٗ بَعَثَ اِلَيَّ يَوْمًا بِقَصْعَةٍ لَّمْ يَاْكُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِيْهَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُهٗ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَكْرَهُهٗ مِنْ اَجْلِ رِيْحِهٖ قَالَ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کھانا پیش کیا جاتا تو اُس میں سے تناول فرما لیتے اور بچا ہوا میری طرف بھیج دیتے۔ ایک روز آپ نے میری طرف پیالہ بھیجا جس میں سے تناول نہیں فرمایا تھا کیونکہ اُس میں لہسن تھا۔ میں نے سوال کیا کہ یہ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں لیکن میں اسے اس کی بدبو کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔ پس آپ کے ناپسند فرمانے کی وجہ سے میں بھی اِسے ناپسند کرتا ہوں۔ (مسلم)

۴۰۱۳ / ۳۶ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا اَوْ لِيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَقَالَ قَرِّبُوْهَا اِلٰى بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَقَالَ كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَّا تُنَاجِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے دُور رہے یا فرمایا کہ ہماری مسجد سے دُور رہے یا اپنے گھر میں بیٹھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہانڈی پیش کی گئی جس میں مختلف سبزیاں تھیں تو اُن میں سے بدبو آئی۔ فرمایا کہ یہ فلاں صحابی کو دے دو اور ارشاد ہوا کہ کھا لو کیونکہ میں اُس سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تم نہیں کرتے۔ (متفق علیہ)

۴۰۱۴ / ۳۷ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ عَنِ

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اپنے اناج کو ماپ تول لیا کرو کیونکہ تمہارے لیے اُس میں برکت ڈالی جائے گی۔ (بخاری)۔

۴۰۱۵/۳۸ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب دسترخوان اٹھالیا جاتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ تعریفیں پاکیزہ، جس میں برکت دی گئی۔ نہ کفایت کیا ہوا نہ چھوڑا ہوا اور نہ اُس سے بے پرواہی کی، اے رب ہمارے! (بخاری)۔

۴۰۱۶/۳۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَيْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بندے سے راضی ہوتا ہے کہ جب وہ کھانا کھائے تو اُس پر اُس کی تعریف کرے اور جب وہ کوئی چیز پئے تو اُس پر اُس کی حمد بیان کرے (مسلم) اور عنقریب ہم باب فضل الفقراء میں حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ کی دو حدیثیں پیش کریں گے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے تک آلِ محمد نے شکم سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔ اِنْ شَآءَ اللهُ تَعَالٰی۔

دوسری فصل

۴۰۱۷/۴۰ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِّبَ طَعَامٌ فَلَمْ أَرَ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا وَلَا أَقَلَّ بَرَكَةً فِي آخِرِهِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ هٰذَا قَالَ إِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ حِينَ أَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللهَ فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے تو کھانا پیش کیا گیا۔ ہم نے ایسا کھانا نہیں دیکھا جو اُس سے زیادہ برکت والا ہو شروع میں ہم نے کھایا تو آخر تک اُس میں برکت کم نہ ہوئی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ فرمایا کہ جب ہم کھانے لگے تو اس پر بسم اللہ پڑھی۔ پھر ایسا شخص کھانے آبیٹھا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی تو اُس کے ساتھ شیطان نے کھایا۔

(شرح السنۃ)

۴۰۱۸/۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اللهَ عَلَى طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھائے اور اپنے کھانے پر اللہ کا ذکر کرنا بھول جائے تو کہے۔ بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ۔

(ترمذی، ابوداؤد)

۴۰۱۹/۴۲ وَعَنْ أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ

حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی کھا رہا تھا اور اُس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی یہاں تک کہ صرف ایک لقمہ رہ گیا جب

فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّيْطٰنُ يَاْكُلُ مَعَهٗ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِيْ بَطْنِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

اُسے اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو کہا بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا: اس کے ساتھ شیطان متواتر کھاتا رہا۔ جب اس نے بسم اللہ پڑھی تو جو اس کے پیٹ میں تھا سارا قے کر کے نکال دیا۔ (ابوداؤد)

۴۰۲۰ [43] وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو کہتے: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۰۲۱ [44] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَّةَ عَنْ اَبِيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) اور دارمی نے سنان بن سنہ سے بواسطہ اُن کے والد ماجد کے روایت کیا۔

۴۰۲۲ [45] وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھا پی لیتے تو کہتے: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے کھلایا، پلایا اور حلق سے اُتارا اور اُس کے نکلنے کا راستہ بنایا۔ (ابوداؤد)

۴۰۲۳ [46] وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَاْتُ فِي التَّوْرٰىةِ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کی برکت کا باعث اُس کے بعد ہاتھ دھونا ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانے کی برکت کا باعث اُس سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھوں کے دھونے میں ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۴۰۲۴ [47] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلے تو آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم آپ کے وضو کے لیے پانی نہ لائیں؟ فرمایا کہ مجھے وضو کا حکم دیا گیا ہے جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوں۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) اور ابن ماجہ نے اسے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے۔

۴۰۲۵ [48] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِّنْ ثَرِيْدٍ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ وَّسَطِهَا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ثرید کا ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ فرمایا کہ اس کے اردگرد سے کھاؤ اور اس کے درمیان سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت درمیان

تنزل فی وسطھا۔ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ و الدارمی) وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح وفی روایۃ ابی داؤد قال اذا اکل احدکم طعاما فلا یاکل من اعلی الصحفۃ ولکن یاکل من اسفلھا فان البرکۃ تنزل من اعلاھا۔

میں نازل ہوتی ہے (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو پیالے کے اونچے حصے سے نہ کھائے بلکہ نیچے حصے سے کھائے کیونکہ برکت اونچے حصے میں نازل ہوتی ہے۔

۴۰۲۶ (۴۹) وعن عبد اللہ بن عمرو قال ما رئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل متکئا قط ولا یطأ عقبہ رجلان۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا گیا اور نہ دو آدمی بھی آپ کے پیچھے چلتے۔ (ابوداؤد)

۴۰۲۷ (۵۰) وعن عبد اللہ بن حارث بن جزء قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخبز ولحم وھو فی المسجد فاکل واکلنا معہ ثم قام فصلی وصلینا معہ ولم نزد علی ان مسحنا ایدینا بالحصباء۔ (رواہ ابن ماجۃ)

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت کے ساتھ روٹیاں لائی گئیں جبکہ آپ مسجد میں تھے۔ پس آپ نے تناول فرمائیں اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھائیں۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ہم نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ کنکریوں سے اپنے ہاتھ پونچھ لیے۔ (ابن ماجہ)

۴۰۲۸ (۵۱) وعن ابی ھریرۃ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنھس منھا۔ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور گوشت لایا گیا اور دستی آپ کی خدمت میں پیش کی گئی جس کو آپ پسند فرماتے تھے تو آپ نے اس میں سے نوچا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۰۲۹ (۵۲) وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقطعوا اللحم بالسکین فانہ من صنیع الاعاجم وانھسوہ فانہ اھنأ وامرأ۔ (رواہ ابوداؤد والبیھقی فی شعب الایمان وقالا لیس ھو بالقوی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گوشت کو چھری سے نہ کاٹو کیونکہ ایسا عجمی کرتے ہیں بلکہ اسے دانتوں سے نوچا کرو جو لذت دے گا اور جلد ہضم ہوگا۔ روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور دونوں نے کہا کہ یہ قوی نہیں ہے۔

۴۰۳۰ (۵۳) وعن ام المنذر قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علی ولنا دوال معلقۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل وعلی معہ یاکل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مہ یا علی فانک ناقہ قالت فجعلت لھم سلقا وشعیرا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ام المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت علی تھے اور کھجور کے گچھے لٹکے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تناول فرمانے لگے اور ساتھ ہی حضرت علی بھی کھانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا: اے علی! ٹھہرو تم کمزور ہو۔ پس میں نے ان کے لیے چقندر اور جو تیار کیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهٗ اَوْفَقُ لَكَ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

وسلم نے فرمایا کہ اے علی! اس سے کھاؤ، یہ تمہارے موافق ہے۔
(احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۰۳۱ / ۵۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھرچن کو پسند فرماتے تھے۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۰۳۲ / ۵۵ وَعَنْ نُبَيْشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت نبیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پیالے میں کھائے اور اُسے چاٹ لے تو پیالہ اُس کی بخشش کے لیے دعا کرتا ہے۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۰۳۳ / ۵۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهٖ غَمَرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رات گزارے اور اُس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہوئی ہو جسے دھویا نہ ہو، اُسے کوئی تکلیف پہنچے تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرے (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)۔

۴۰۳۴ / ۵۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الطَّعَامِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِيْدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيْدُ مِنَ الْحَيْسِ۔
(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام کھانوں سے روٹی کا ثرید اور حیس کا ثرید سب سے زیادہ پسند تھا۔
(ابو داؤد)

۴۰۳۵ / ۵۸ وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو اُسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زیتون کا تیل کھاؤ اور اس کی مالش کرو کیونکہ یہ مبارک درخت سے ہے۔
(ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۴۰۳۶ / ۵۹ وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعِنْدَكِ شَيْءٌ قُلْتُ لَا اِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَّخَلٌّ فَقَالَ هَاتِيْ مَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِّنْ اُدُمٍ فِيْهِ خَلٌّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ سوکھی روٹی اور سرکہ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ فرمایا لے آؤ، وہ گھر سالن سے خالی نہیں جس میں سرکہ ہو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۰۳۷ / ۶۰ وَعَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ كِسْرَةً

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جَو کی روٹی کا ٹکڑا لیا اور

مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً فَقَالَ هٰذِهٖ إِدَامُ هٰذِهٖ وَاَكَلَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد)

اس پر کھجوریں رکھ کر فرمایا: یہ اس کا سالن ہے اور تناول فرمائیں۔ (ابوداؤد)

۴۰۳۸ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا اَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلٰى فُؤَادِيْ فَقَالَ اِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُوْدٌ اِئْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ اَخَا ثَقِيْفٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَاْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ فَلْيَجَاْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں بیمار پڑا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور دستِ مبارک میرے پستانوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے دل میں محسوس کی۔ فرمایا کہ تمہارے دل میں تکلیف ہے تم حارث بن کلدہ ثقفی کے پاس جاؤ جو علاج کرتا ہے۔ چاہیے کہ مدینہ منورہ کی سات عجوہ کھجوریں لی جائیں، انھیں گٹھلیوں سمیت کوٹا جائے، پھر ان کا شیرہ تمہیں پلایا جائے۔ (ابوداؤد)

۴۰۳۹ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَيَقُوْلُ يُكْسَرُ حَرُّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تربوز کو تر کھجوروں کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔ (ترمذی) اور ابوداؤد میں یہ بھی ہے کہ فرماتے ہم اس کی گرمی اس کی ٹھنڈک سے توڑی جاتی ہے اور اس کی ٹھنڈک اس کی گرمی سے۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۰۴۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِيْقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهٗ وَيُخْرِجُ السُّوْسَ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ انھیں چیرنے اور ان سے کیڑے نکالنے لگے۔ (ابوداؤد)

۴۰۴۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِيْ تَبُوْكَ فَدَعَا بِالسِّكِّيْنِ فَسَمّٰى وَقَطَعَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تبوک کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا۔ آپ نے چھری منگوائی بسم اللہ پڑھی اور اسے کاٹا۔ (ابوداؤد)

۴۰۴۲ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمَوْقُوْفٌ عَلَى الْاَصَحِّ)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھی، پنیر اور نیل گائے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: حلال وہ ہے جو اللہ کی کتاب میں حلال ہے اور حرام وہ ہے جو اللہ کی کتاب میں حرام ہے اور جس سے سکوت فرمایا وہ ان چیزوں سے ہے جن سے معاف فرمایا ہے۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

۴۰۴۳ / ۶۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِیْ خُبْزَۃً بَیْضَاءَ مِنْ بُرَّۃٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَۃً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَہٗ فَجَاءَ بِہٖ فَقَالَ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ کَانَ ھٰذَا قَالَ فِیْ عُکَّۃِ ضَبٍّ قَالَ ارْفَعْہُ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ اَبُوْدَاؤدَ ھٰذَا حَدِیْثٌ مُّنْکَرٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس سفید گندم کی روٹی ہو جس کو گھی اور دودھ سے تر کیا ہوا ہو۔ لوگوں میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور تیار کر کے لے آیا۔ فرمایا کہ یہ (گھی) کس چیز میں تھا؟ عرض گزار ہوا کہ گوہ کی کپی میں۔ فرمایا کہ اسے اٹھا لو (ابوداؤد، ابن ماجہ) اور ابوداؤد نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے۔

۴۰۴۴ / ۶۷ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لہسن کھانے سے منع فرمایا ہے مگر جبکہ پکا لیا ہو۔

(ترمذی، ابوداؤد)

۴۰۴۵ / ۶۸ وَعَنْ اَبِیْ زِیَادٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَۃُ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ اِنَّ اٰخِرَ طَعَامٍ اَکَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ فِیْہِ بَصَلٌ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

ابو زیاد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیاز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: آخری کھانا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اُس میں پیاز بھی تھی۔

(ابوداؤد)

۴۰۴۶ / ۶۹ وَعَنِ ابْنَیْ بُسْرِ السُّلَمِیَّیْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَّتَمْرًا وَکَانَ یُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

بُسر کے دونوں سلمی صاحبزادوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے مکھن اور کھجوریں پیش کیں کیونکہ آپ مکھن اور کھجوریں پسند فرماتے تھے۔

(ابوداؤد)

۴۰۴۷ / ۷۰ وَعَنْ عِکْرَاشِ بْنِ ذُؤَیْبٍ قَالَ اُتِیْنَا بِجَفْنَۃٍ کَثِیْرَۃِ الثَّرِیْدِ وَالْوَذْرِ فَخَبَطْتُّ بِیَدِیْ فِیْ نَوَاحِیْھَا وَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ فَقَبَضَ بِیَدِہِ الْیُسْرٰی عَلٰی یَدِیَ الْیُمْنٰی ثُمَّ قَالَ یَا عِکْرَاشُ کُلْ مِنْ مَّوْضِعٍ وَّاحِدٍ فَاِنَّہٗ طَعَامٌ وَّاحِدٌ ثُمَّ اُتِیْنَا بِطَبَقٍ فِیْہِ اَلْوَانُ التَّمْرِ فَجَعَلْتُ اٰکُلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَجَالَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطَّبَقِ فَقَالَ یَا عِکْرَاشُ کُلْ مِنْ حَیْثُ شِئْتَ فَاِنَّہٗ غَیْرُ لَوْنٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اُتِیْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ کَفَّیْہِ وَجْھَہٗ وَ

حضرت عکراش بن ذُؤَیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس بہت سا ثرید اور بیالے میں گوشت لایا گیا۔ میں اپنا ہاتھ اُس میں ہر طرف مارنے لگا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے سامنے سے کھا رہے تھے۔ آپ نے اپنے دوسرے دستِ مبارک سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے عکراش ایک جگہ سے کھاؤ کیونکہ کھانا ایک ہی جیسا ہے۔ پھر ہمارے پاس ایک طباق لایا گیا جس میں رنگ برنگی کھجوریں تھیں۔ میں اپنے سامنے سے کھانے لگا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستِ مبارک طباق میں ہر طرف جاتا۔ فرمایا: اے عکراش جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ ایک جیسی نہیں ہیں۔ پھر ہمارے پاس پانی لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ دھوئے اور تری کو اپنے چہرۂ انور، کلائیوں اور سرِ مبارک پر مل لیا اور فرمایا: جو چیز

ذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهٗ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

آگ سے پکائی ہو اُس کا وضو یہی ہے۔ (ترمذی)

۴۰۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ إِنَّهٗ لَيَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْ إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر والوں میں سے جب کسی کو بخار چڑھ جاتا تو حریرہ کا حکم فرماتے جو بنایا جاتا۔ پھر اُنھیں گھونٹ گھونٹ پینے کا حکم فرماتے اور فرمایا کرتے۔ یہ غمگین کے دل میں طاقت پہنچاتا اور مریض کے دل سے تنگی دور کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی پانی کے ساتھ اپنے چہرے کا میل دُور کرتی ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۰۴۹ وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِّنَ السَّمِّ وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عجوہ جنت سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کھنبی من ہے اور اس میں شفا ہے آنکھ کے لیے۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۴۰۵۰ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِیَ ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِیْ بِهَا مِنْهُ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَا لَهٗ تَرِبَتْ يَدَاهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهٗ وَفَاءً فَقَالَ لِیْ أَقُصُّهٗ لَكَ عَلٰى سِوَاكٍ أَوْ قُصَّهٗ عَلٰى سِوَاكٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مہمان ہوا۔ آپ نے دستی کا حکم فرمایا تو اُسے بھونا گیا۔ پھر چھری لے کر اس میں سے کاٹنے لگے۔ پس حضرت بلال نے حاضر ہو کر آپ کو نماز کی اطلاع دی۔ آپ نے چھری ڈال دی اور فرمایا: اسے کیا ہو گیا، اس کے دونوں ہاتھوں میں مٹی لگے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان کی مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں تو مجھ سے فرمایا: کیا مسواک پر رکھ کر میں کاٹ دوں یا مسواک پر رکھ کر تم کاٹ لوگے؟ (ترمذی)

۴۰۵۱ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعَ يَدَهٗ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهٗ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے پر حاضر ہوتے تو اپنے ہاتھ نہ ڈالتے جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابتدا نہ فرماتے۔ پس آپ دستِ مبارک ڈالتے۔ ایک دفعہ ہم آپ کے ساتھ کھانے پر حاضر ہوئے تو ایک لڑکی آئی گویا اسے دھکیلا جا رہا ہے اور وہ کھانے میں ہاتھ

فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهَا زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَأَكَلَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ڈالنے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک اعرابی آیا گویا اُسے دھکیلا جا رہا ہے۔ پس اُس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بےشک اُس کھانے کو شیطان اپنے لیے حلال کر لیتا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ یہ لڑکی آئی تو اُس نے اس کے ذریعے حلال کرنا چاہا تو میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اُس کا ہاتھ ان دونوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے پھر اللہ کا نام لیا اور کھایا۔

(مسلم)

۴۰۵۲ / ۷۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ غُلَامًا فَأَلْقَى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا فَأَكَلَ الْغُلَامُ فَأَكْثَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَثْرَةَ الْأَكْلِ شُؤْمٌ وَأَمَرَ بِرَدِّهِ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک غلام کو خریدنے کا ارادہ فرمایا تو اُس کے آگے کھجوریں ڈال دیں۔ غلام نے بہت زیادہ کھائیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بسیار خوری نحوست ہے اور اُسے واپس کرنے کا حکم فرمایا۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔

۴۰۵۳ / ۷۶ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ إِدَامِكُمُ الْمِلْحُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سالنوں کا سردار نمک ہے۔ (ابنِ ماجہ)

۴۰۵۴ / ۷۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لِأَقْدَامِكُمْ۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو اپنے جوتے اُتار لیا کرو۔ کیونکہ یہ تمہارے پیروں کے لیے راحت بخش ہے۔

۴۰۵۵ / ۷۸ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِثَرِيْدٍ أَمَرَتْ بِهِ فَغُطِّيَ حَتّٰى تَذْهَبَ فَوْرَةُ دُخَانِهِ وَتَقُوْلُ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هُوَ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ۔

(رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ)

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب اُن کے پاس ثرید لایا جاتا تو اُس کو ڈھانپ دینے کا حکم فرماتیں یہاں تک کہ اُس کی بھاپ کی تیزی جاتی رہتی اور فرماتیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے: یہ بہت ہی باعثِ برکت ہے۔ ان دونوں حدیثوں کو دارمی نے روایت کیا ہے۔

۴۰۵۶ / ۷۹ وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا تَقُوْلُ لَهُ الْقَصْعَةُ أَعْتَقَكَ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ كَمَا أَعْتَقْتَنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت نُبیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی پیالے میں کھائے اور پھر اُسے چاٹ لے تو پیالہ اُس سے کہتا ہے: اللہ تعالیٰ تجھے جہنم سے آزاد کرے جیسے تو نے مجھے شیطان سے آزاد کیا ہے۔ (رزین)

بَابُ الضِّيَافَةِ
ضیافت کا بیان

پہلی فصل

۴۰۵۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَفِي رِوَايَةٍ بَدَلَ الْجَارِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ ایک روایت میں ہمسائے کی جگہ ہے کہ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے (متفق علیہ)

۴۰۵۸ وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ ایک دن رات پُرتکلف دعوت ہے، تین دن ضیافت ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ صدقہ ہے اور کسی کے لیے جائز نہیں کہ دوسرے کے پاس اتنا ٹھہرے کہ وہ تنگ آ جائے۔ (متفق علیہ)۔

۴۰۵۹ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰى فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: آپ ہمیں بھیجتے ہیں تو ہم ایسی قوم کے پاس اترتے ہیں کہ وہ ہماری ضیافت نہیں کرتے، پس کیا حکم ہے؟ آپ نے ہم سے فرمایا: اگر تم ایسی قوم کے پاس اترو جو تمہارے لیے وہ چیز دینے کا حکم دیں جو مہمان کے لائق ہے تو قبول کر لو اور اگر ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا اتنا حق لے لو جتنا ان کے لیے مناسب ہو (متفق علیہ)

۴۰۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوْعُ قَالَ وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَأَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهُ فَأَتٰى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دن یا رات میں باہر نکلے تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی مل گئے۔ فرمایا کہ تم دونوں کو اس وقت کس چیز نے تمہارے گھروں سے نکالا۔ عرض گزار ہوئے کہ بھوک نے۔ فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مجھے بھی اُسی چیز نے نکالا ہے جس نے تمہیں نکالا لہٰذا کھڑے ہو جاؤ۔ پس انصار سے ایک آدمی کے گھر تشریف

بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَّأَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِّنِّيْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَّتَمْرٌ وَّرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى أَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِيْ بَابِ الْوَلِيْمَةِ۔

سے گئے تو وہ گھر میں موجود نہ تھا۔ جب اُس کی بیوی نے دیکھا تو خوش آمدید اور مرحبا کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: فلاں کہاں ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ جب انصاری آیا تو اُس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے دونوں ساتھیوں سمیت دیکھا تو کہا: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ آج مجھ سے بڑھ کر عزت والے مہمان کسی کے پاس نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ گیا اور اُن کے لیے ایک گچھا لے کر حاضر ہوا جس میں کچی، خشک اور تازہ کھجوریں تھیں۔ عرض گزار ہوا کہ اس میں سے تناول فرمائیے۔ پھر اُس نے چھری پکڑی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ دودھ والے جانور سے بچنا۔ پس اُس نے اُن کے لیے ذبح کیا۔ پس انھوں نے بکری کا گوشت اور اُس گچھے سے کھجوریں کھائیں اور پانی پیا۔ جب شکم سیر ہو کر لوٹ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے فرمایا: قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم سے قیامت کے روز ان نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ تمہیں بھوک نے گھروں سے نکالا اور تم واپس نہیں لوٹے کہ تمہیں یہ نعمتیں مل گئیں (مسلم) اور کَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ والی حدیث ابومسعود جسے باب الولیمہ میں مذکور ہو گئی۔

دوسری فصل

٤٠٦١ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُوْمًا كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهٗ حَتّٰى يَأْخُذَ لَهٗ بِقِرَاهُ مِنْ مَّالِهٖ وَزَرْعِهٖ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوْهُ كَانَ لَهٗ أَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

روایت ہے کہ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان کسی قوم کا مہمان ہو اور صبح تک مہمانی سے محروم رہے تو ہر مسلمان پر اُس کا حق ہے یہاں تک کہ وہ اپنی مہمانی اُس کے مال اور زراعت سے حاصل کرے (دارمی، ابو داؤد) اور اسی کی ایک روایت میں ہے کہ جو آدمی کسی قوم کا مہمان بنے اور وہ اُس کی مہمانی نہ کریں تو اُسے اپنی مہمانی کے برابر لینے کا حق ہے۔

٤٠٦٢ وَعَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ مَّرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِيْ وَلَمْ يُضِفْنِيْ ثُمَّ مَرَّ بِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ أَقْرِيْهِ أَمْ أَجْزِيْهِ قَالَ بَلْ اَقْرِهٖ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابو الاحوص جشمی سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا ارشاد ہے جبکہ میں ایک آدمی کے پاس سے گزروں تو نہ وہ میری مہمانی کرے اور نہ ضیافت۔ پھر اس کے بعد وہ میرے پاس سے گزرے تو کیا میں اُس کی مہمانی کروں یا بدلہ دوں؟ فرمایا کہ اُس کی مہمانی کرو۔ (ترمذی)

۴۰۶۳ / ۷ — وَعَنْ أَنَسٍ أَوْ غَيْرِهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَلَّمَ ثَلَاثًا وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَلَمْ يُسْمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيْمَةً إِلَّا هِيَ بِأُذُنِيْ وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ أُسْمِعْكَ أَحْبَبْتُ أَنْ أَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنَ الْبَرَكَةِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ فَقَرَّبَ لَهٗ زَبِيْبًا فَأَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا کسی دوسرے صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ حضرت سعد نے وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنائی نہ دے یہاں تک کہ حضور نے تین دفعہ سلام کیا اور حضرت سعد نے تینوں دفعہ جواب دیا کہ آپ نہ سنیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوٹ گئے اور حضرت سعد آپ کے پیچھے ہو لیے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، جتنی دفعہ بھی آپ نے سلام کیا میرے ان کانوں نے سنا اور میں نے آپ کو جواب دیا لیکن ایسا کہ آپ نہ سنیں تاکہ آپ زیادہ دفعہ ہم پر سلامتی اور برکت بھیجیں۔ پھر گھر میں داخل ہوئے اور انہوں نے کشمش پیش کیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تناول فرمائیں۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا وہ تمہارا کھانا نیک بندوں نے کھایا، فرشتوں نے تمہارے لیے دعائے رحمت کی اور تمہارے پاس روزہ داروں نے روزہ افطار کیا۔

(شرح السنہ)

۴۰۶۴ / ۸ — وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْإِيْمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِيْ أَخِيَّتِهٖ يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى أَخِيَّتِهٖ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْإِيْمَانِ فَأَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْأَتْقِيَاءَ وَأَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی اور ایمان کی مثال گھوڑے جیسی ہے جو اپنی رسی کے مطابق دوڑتا رہتا ہے، پھر اپنی رسی کی طرف لوٹ آتا ہے۔ بیشک مومن جب بھول جائے تو اپنے ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے لہٰذا تم اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور ان لوگوں کو جو ایمان کے لحاظ سے معروف ہوں۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں۔

۴۰۶۵ / ۹ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِدَ فِيْهَا فَالْتَفُّوْا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوْا جَثَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِيْ عَبْدًا كَرِيْمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا عَنِيْدًا ثُمَّ قَالَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَدَعُوْا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيْهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک بہت بڑا ٹب تھا جس کو چار آدمی اٹھاتے تھے اور اسے غرّاء کہا جاتا تھا۔ چاشت کے وقت جب آپ نمازِ چاشت ادا کر لیتے تو اس ٹب کو لایا جاتا جس میں ثرید بنایا گیا ہوتا۔ سب اس کے گرد جمع ہو جاتے۔ جب لوگ زیادہ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو زانو بیٹھتے۔ ایک اعرابی نے کہا کہ یہ کیسا بیٹھنا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے متواضع بندہ بنایا ہے اور مجھے متکبر و سرکش نہیں بنایا۔ پھر فرمایا کہ اس کے کناروں سے کھاؤ اور اس کی بلندی کو چھوڑ دو کیونکہ اس میں برکت ہوتی ہے۔ (ابو داؤد)

۴۰۶۶ وَعَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

وحشی بن حرب اُن کے والد ماجد اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے؟ فرمایا کہ شاید تم الگ الگ کھاتے ہو؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ اپنے کھانے پر اکٹھے ہو جایا کرو اور اللہ کا نام لیا کرو، اس میں برکت دی جائے گی۔
(ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۰۶۷ عَنْ اَبِيْ عَسِيْبٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمَرَّ بِيْ فَدَعَانِيْ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِاَبِيْ بَكْرٍ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ اَطْعِمْنَا بُسْرًا فَجَاءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَهٗ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَاَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ حَتّٰى تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَمَسْئُوْلُوْنَ عَنْ هٰذَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ نَعَمْ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ خِرْقَةٍ لَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهٗ اَوْ كِسْرَةٍ سَدَّ بِهَا جَوْعَتَهٗ اَوْ حُجْرٍ يَتَدَخَّلُ فِيْهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقَرِّ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا)

حضرت ابو عسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے، میرے پاس سے گزرے تو مجھے بلایا۔ پس میں حاضر خدمت ہو گیا۔ پھر حضرت ابوبکر کے پاس سے گزرے اور انھیں بلایا تو وہ بھی آ گئے۔ پھر حضرت عمر کے پاس سے گزرے اور انھیں بلایا تو وہ بھی آ گئے۔ پس چلے یہاں تک کہ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہو گئے۔ باغ والے سے فرمایا کہ ہمیں کچی کھجوریں کھلاؤ۔ وہ ایک گچھا لے آئے اور پیش کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھائیں اور آپ کے اصحاب نے بھی۔ پھر ٹھنڈا پانی مانگا اور پیا۔ فرمایا کہ قیامت کے روز تم سے ان نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے گچھا لیا اور زمین پر دے مارا یہاں تک کہ کھجوریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب بکھر گئیں۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم سے قیامت کے روز ان کے متعلق پوچھا جائے گا؟ فرمایا، ان ماسوائے تین کے یعنی وہ کپڑا جس سے آدمی نے اپنا ستر چھپایا یا روٹی کا وہ ٹکڑا جس سے اپنی بھوک کو روکا یا وہ حجرہ جس میں گرمی اور سردی سے بچنے کے لیے داخل ہو۔ روایت کیا اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں مرسلاً۔

۴۰۶۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهٗ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْيُعْذِرْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ جَلِيْسَهٗ فَيَقْبِضُ يَدَهٗ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب دسترخوان بچھایا جائے تو دسترخوان اٹھانے تک کوئی آدمی کھڑا نہ ہو اور نہ اپنا ہاتھ اٹھائے اگرچہ شکم سیر ہو گیا ہو یہاں تک کہ سب فارغ ہو جائیں یا عذر بیان کر دے ورنہ اُس کا ساتھی شرمسار ہو گا اور اپنا ہاتھ روک لے گا اور ہو سکتا ہے کہ اُسے

لَہٗ فِی الطَّعَامِ حَاجَۃٌ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

اس کو کھانے کی ضرورت ہو۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۰۶۹ / ۱۳ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ مَعَ قَوْمٍ کَانَ اٰخِرَھُمْ اَکْلًا۔ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا)

حضرت جعفر بن محمد سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو اُن سے آخر میں کھانا بند کرتے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں مرسلاً روایت کیا ہے۔

۴۰۷۰ / ۱۴ وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَیْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَہِیْہِ قَالَ لَا تَجْتَمِعْنَ جُوْعًا وَّکَذِبًا۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور کھانا پیش کیا گیا۔ آپ نے ہمارے سامنے رکھ دیا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہمیں تو خواہش نہیں ہے۔ فرمایا کہ بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو۔ (ابن ماجہ)

۴۰۷۱ / ۱۵ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُوْا جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْبَرَکَۃَ مَعَ الْجَمَاعَۃِ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مل کر کھایا کرو۔ الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔ (ابن ماجہ)

۴۰۷۲ / ۱۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ یَّخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَیْفِہٖ اِلٰی بَابِ الدَّارِ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْہُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ فِیْ اِسْنَادِہٖ ضُعْفٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سنت یہ ہے کہ آدمی اپنے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک جائے۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ان سے نیز حضرت ابن عباس سے اور کہا کہ اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

۴۰۷۳ / ۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَیْرُ اَسْرَعُ اِلَی الْبَیْتِ الَّذِیْ یُؤْکَلُ فِیْہِ مِنَ الشَّفْرَۃِ اِلٰی سَنَامِ الْبَعِیْرِ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس گھر میں کھانا کھلایا جائے بھلائی اس کی طرف کوہان کی طرف جانے والی چھری سے زیادہ تیزی کے ساتھ دوڑتی ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابٌ فِیْ اَکْلِ الْمُضْطَرِّ — مجبور کے کھانے کا بیان

پہلی فصل

وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ۔

یہ باب بھی پہلی فصل سے خالی ہے۔

دوسری فصل

۴۰۷۴ عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُوْ نُعَيْمٍ فَسَّرَهُ لِيْ عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَأَبِي الْجُوْعُ فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلٰى هٰذِهِ الْحَالِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت فجیع عامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: کونسی حالت ہمارے لیے مردار کو حلال کر دیتی ہے؟ فرمایا کہ تمہارا کھانا کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ دودھ کا ایک پیالہ صبح اور ایک شام کو۔ ابو نعیم نے کہا کہ عقبہ نے مجھے اس کا یہ مطلب بتایا کہ ایک پیالہ صبح کو اور ایک پیالہ شام کے وقت۔ فرمایا کہ اباجان کی قسم، یہ تو بھوک ہے۔ تو اس حالت میں ان کے لیے مردار کو حلال قرار دے دیا گیا۔ (ابوداؤد)

۴۰۷۵ وَعَنْ أَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَكُوْنُ بِأَرْضٍ فَتُصِيْبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ فَمَتٰى يَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا أَوْ تَغْتَبِقُوْا أَوْ تَحْتَفِئُوْا بِهَا بَقْلًا فَشَأْنَكُمْ بِهَا مَعْنَاهُ إِذَا لَمْ تَجِدُوْا صَبُوْحًا أَوْ غَبُوْقًا وَلَمْ تَجِدُوْا بَقْلَةً تَأْكُلُوْنَهَا حَلَّتْ لَكُمُ الْمَيْتَةُ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں کہ ہمیں بھوک سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے، پس مردار ہمارے لیے کب حلال ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جب تم صبح یا شام کو ایک پیالہ دودھ بھی نہ پاؤ اور ساگ سبزی بھی نہ ملے تب۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ صبح یا شام کو دودھ کا ایک پیالہ بھی نہ ملے اور نہ ساگ سبزی پا سکو جسے کھا لو تو تمہارے لیے مردار حلال ہو جاتا ہے۔ (دارمی)

بَابُ الْاَشْرِبَةِ
پینے کی چیزوں کا بیان

پہلی فصل

۴۰۷۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلٰثًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَةٍ وَيَقُوْلُ إِنَّهُ أَرْوٰى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔ (متفق علیہ) اور مسلم نے ایک روایت میں یہ بھی کہا کہ فرماتے: یہ زیادہ سیر کرنے والا، زیادہ صحت بخش اور زود ہضم ہے۔

۴۰۷۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشک کے دہانے سے منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے۔ (متفق علیہ)

۴۰۷۸ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَاخْتِنَاثُهَا أَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مشکیزے کے منہ سے پانی پیا جائے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے: اس کو الٹانا یہ ہے کہ اس کے دہانے کو نیچے کر دیا جائے اور

يُشْرَبُ مِنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس سے پیا جائے (متفق علیہ)

۴۰۷۹ / ۴ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑا ہو کر پانی پئے۔

(مسلم)

۴۰۸۰ / ۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نہ پئے۔ اگر بھول جائے تو قے کر دے۔

(مسلم)

۴۰۸۱ / ۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آبِ زمزم کا ایک ڈول پیش کیا گیا تو آپ نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ (متفق علیہ)

۴۰۸۲ / ۷ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نمازِ ظہر پڑھی تو لوگوں کی حاجات کے لیے کوفے کے چبوترے پر بیٹھے، یہاں تک کہ نمازِ عصر کا وقت ہو گیا۔ پھر اُن کی خدمت میں پانی لایا گیا تو پیا اور اس سے منہ ہاتھ دھوئے۔ سر اور پیروں کا ذکر بھی کیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی لیا۔ پھر فرمایا کہ بعض لوگ کھڑے ہو کر پینا ناپسند کرتے ہیں۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے جیسے میں نے کیا ہے۔

(بخاری)

۴۰۸۳ / ۸ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس پہنچے اور آپ کے ساتھ آپ کے ایک ساتھی تھے۔ آپ نے سلام کیا اور اس نے سلام کا جواب دیا اور وہ باغ کو پانی دے رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارے پاس رات کا باسی پانی ہو تو بہتر ورنہ ہم نالی سے منہ لگا کر پی لیں گے۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس مشکیزے میں رات کا باسی پانی ہے۔ پس وہ جھونپڑے کی طرف گیا، پیالے میں پانی ڈالا۔ پھر گھر کی پلی ہوئی بکری کا دودھ اس میں دوہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوش فرمایا۔ وہ دوبارہ لایا تو اس آدمی نے پی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِىْ يَشْرَبُ فِىْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِىْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اِنَّ الَّذِىْ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ فِىْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ)

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کو بھر رہا ہے (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھاتے پیتے ہیں۔

۴۰۸۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِىْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِىْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِى الدُّنْيَا وَهِىَ لَكُمْ فِى الْاٰخِرَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ریشمی اور دیباج کے کپڑے نہ پہنو اور نہ سونے چاندی کے برتنوں میں پیو اور نہ اُن کی تھالی میں کھاؤ کیونکہ اُن کے لیے دنیا میں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔ (متفق علیہ)

۴۰۸۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِىْ فِىْ دَارِ اَنَسٍ فَاَعْطٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلٰى يَسَارِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِىٌّ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِ اَبَابَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِىَّ الَّذِىْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلَا فَيَمِّنُوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک گھر میں پالی ہوئی بکری دوہی گئی اور اُس میں اُس کنوئیں کا پانی ملایا گیا جو حضرت انس کے گھر میں تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے نوش فرمایا جبکہ آپ کے بائیں جانب حضرت ابوبکر اور دائیں جانب ایک اعرابی تھا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر کو دے دیجئے۔ پس آپ نے اعرابی کو عطا فرما دیا جو آپ کے دائیں دستِ اقدس میں تھا، پھر فرمایا کہ دائیں طرف والا زیادہ حق دار ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ دائیں جانب والے زیادہ حق دار ہیں، لہٰذا اُن کا زیادہ خیال رکھو۔ (متفق علیہ)

۴۰۸۷ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهٖ فَقَالَ يَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَحَدِيْثُ اَبِىْ قَتَادَةَ سَنَذْكُرُ فِىْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى)

۱۲

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ لایا گیا تو آپ نے اُس میں سے نوش فرمایا اور آپ کے دائیں جانب تمام لوگوں سے چھوٹا ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب عمر رسیدہ حضرات۔ فرمایا کہ اے لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ یہ عمر رسیدہ حضرات کو دے دوں؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کے پس خوردہ کے سلسلے میں اپنے اُوپر میں کسی چیز کو ترجیح نہیں دوں گا۔ پس آپ نے اُسی کو عطا فرمایا (متفق علیہ) اور حدیث ابو قتادہ عنقریب باب المعجزات میں بیان کی جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ

دوسری فصل

۴۰۸۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰى عَهْدِ

۱۳

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

کے عہد مبارک میں ہم چلتے ہوئے کھایا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۴۰۸۹ (۱۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد اُن کے جدّ امجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیتے ہوئے دیکھا کھڑے ہو کر اور بیٹھے ہوئے۔ (ترمذی)

۴۰۹۰ (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور اُس میں پھونکیں مارنے سے منع فرمایا ہے (ابو داؤد، ابن ماجہ)

۴۰۹۱ (۱۶) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَسَمُّوْا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اونٹ کی طرح نہ پیئے بلکہ دو تین سانسوں میں پیا کرو اور جب پینے لگو تو بسم اللہ کہو اور جب حاجت پوری کر لو تو الحمد للہ کہو۔ (ترمذی)

۴۰۹۲ (۱۷) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ اَلْقَذَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ قَالَ أَهْرِقْهَا قَالَ فَإِنِّيْ لَا أَرْوٰى مِنْ نَّفَسٍ وَّاحِدٍ قَالَ فَأَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونکیں مارنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ میں برتن میں تنکا دیکھتا ہوں۔ فرمایا کہ اُسے بہا دو۔ عرض گزار ہوا کہ میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ پیالے کو اپنے منہ سے ہٹا کر سانس لیا کرو۔ (ترمذی، دارمی)

۴۰۹۳ (۱۸) وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَأَنْ يُّنْفَخَ فِي الشَّرَابِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالے کے سوراخ سے پینے اور پینے کی چیز میں پھونکیں مارنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابو داؤد)

۴۰۹۴ (۱۹) وَعَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی نوش فرمایا۔ پس میں کھڑی ہوئی اور اُس کے منہ کو کاٹ کر رکھ لیا (ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث

غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ)

حسن غریب صحیح ہے۔

۴۰۹۵ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ۲۰ كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا)

زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پینے کی چیزوں میں میٹھی اور ٹھنڈی زیادہ پسند تھیں۔ ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ صحیح وہ ہے جو زہری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہے۔

۴۰۹۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى ۲۱ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَإِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو کہے: اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے بہتر کھلا۔ جب دودھ پئے تو کہے: اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور اس سے زیادہ دے کیونکہ جو چیز کھانے اور پینے دونوں کی جگہ کفایت کرے ایسی دودھ کے سوا کوئی نہیں۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۴۰۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ ۲۲ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنَ السُّقْيَا قِيْلَ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَانِ۔
(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے شیریں پانی سُقیا سے منگوایا جاتا۔ کہا گیا کہ وہ ایک چشمہ ہے جو مدینہ منورہ سے دو دن کی مسافت پر ہے۔
(ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۰۹۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ۲۳ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِيْ إِنَاءِ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ إِنَاءٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سونے یا چاندی کے برتن میں پئے یا اس برتن میں جس کے اندر یہ لگے ہوئے ہوں تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔ (دار قطنی)

بَابُ النَّقِيْعِ وَالْأَنْبِذَةِ

نقیع اور نبیذ کا بیان

پہلی فصل

۴۰۹۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِيْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيْذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے اس پیالے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پینے کی تمام چیزیں پلائی ہیں یعنی شہد، نبیذ، پانی اور دودھ۔ (مسلم)

۴۱۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَأُ اَعْلَاهُ وَلَهٗ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهٗ عِشَاءً وَّنَنْبِذُهٗ عِشَاءً فَيَشْرَبُهٗ غُدْوَةً۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مشکیزے میں نبیذ بناتے تو اُسے اوپر کی جانب سے باندھ دیتے اور اُس کا دہانہ تھا۔ صبح کو نبیذ بھگوتے تو شام کو آپ نوش فرما لیتے اور شام کو بھگوتے تو اُسے صبح کو نوش فرما لیتے۔

(مسلم)

۴۱۰۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهٗ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهٗ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهٗ ذَالِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے رات کی ابتدا میں نبیذ بھگویا جاتا تو اُسے اگلے روز صبح کو نوش فرما لیتے یا آنے والی رات میں یا اُس کے بعد دوسری رات میں یا اگلے روز عصر تک۔ اگر اس کے بعد کچھ بچتا تو خادم کو پلا دیتے یا حکم فرماتے تو بہا دیا جاتا۔

(مسلم)

۴۱۰۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً يُنْبَذُ لَهٗ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مشکیزے میں نبیذ بنایا جاتا اور اگر مشکیزہ نہ ملتا تو پتھر کے بڑے پیالے میں آپ کے لیے نبیذ بنایا جاتا تھا۔

(مسلم)

۴۱۰۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَاَمَرَ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْ اَسْقِيَةِ الْاَدَمِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، روغنی برتن، جڑ کے برتن سے منع فرمایا ہے اور حکم فرمایا کہ چمڑے کے مشکیزوں میں نبیذ بنایا جائے۔ (مسلم)

۴۱۰۴ وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ فَاِنَّ ظَرْفًا لَّا يُحِلُّ شَيْئًا وَّلَا يُحَرِّمُهٗ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَّفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اِلَّا فِيْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوْا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں بعض برتنوں سے منع کیا تھا جبکہ برتن کسی چیز کو حلال کرتے ہیں اور نہ حرام بلکہ نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے۔ دوسری روایت میں فرمایا: میں نے تمہیں پینے سے منع کیا تھا

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَھَا بِغَیْرِ اِسْمِھَا۔
(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا میری اُمت کے کچھ لوگ شراب پییں گے اور اس کا کوئی دوسرا نام رکھ لیں گے۔
(ابوداؤد، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۴۱۰۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ قُلْتُ اَنَشْرَبُ فِی الْاَبْیَضِ قَالَ لَا۔
(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سبز گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔ میں نے کہا کہ ہم سفید میں پی لیا کریں؟ فرمایا نہیں۔
(بخاری)

بَابُ تَغْطِیَۃِ الْاَوَانِیْ وَغَیْرِھَا

برتنوں وغیرہ کو ڈھانپنے کا بیان

پہلی فصل

۴۱۰۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ جُنْحُ اللَّیْلِ اَوْ اَمْسَیْتُمْ فَکُفُّوْا صِبْیَانَکُمْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ فَاِذَا ذَھَبَ سَاعَۃٌ مِّنَ اللَّیْلِ فَخَلُّوْھُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا وَاَوْکُوْا قِرَبَکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ وَخَمِّرُوْا اٰنِیَتَکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضُوْا عَلَیْہِ شَیْئًا وَاَطْفِئُوْا مَصَابِیْحَکُمْ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ خَمِّرُوا الْاٰنِیَۃَ وَاَوْکُوا الْاَسْقِیَۃَ وَاَجِیْفُوا الْاَبْوَابَ وَاکْفِتُوْا صِبْیَانَکُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَّخَطْفَۃً وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِیْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَۃَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِیْلَۃَ فَاَحْرَقَتْ اَھْلَ الْبَیْتِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات شروع ہو یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو روک لو کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں۔ جب ایک گھنٹہ رات گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کر لو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کے منہ بند کر دو۔ اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو خواہ اُن پر چوڑائی میں ہی کوئی چیز رکھو اور اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو (متفق علیہ) اور بخاری کی روایت میں فرمایا: برتنوں کو ڈھانپ دو، مشکیزوں کے منہ باندھ دو، دروازے بند کر لو، اپنے بچوں کو شام کے وقت روک لو کیونکہ اس وقت شیطان پھیلتے اور اُچک لیتے ہیں اور سوتے وقت چراغوں کو بجھا دو کیونکہ بعض اوقات چوہیا بتی کو کھینچ لیتی ہے اور گھر والوں کو جلا دیتی ہے۔ مسلم کی روایت میں فرمایا: برتنوں کو ڈھانپ دو، مشکیزوں کے منہ باندھ دو، دروازے بند کر دو، چراغ بجھا دو کیونکہ شیطان کے لیے بند مشکیزہ حلال نہیں۔

اَوْكُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا السُّرُجَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَّلَا يَفْتَحُ بَابًا وَّلَا يَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَّعْرِضَ عَلٰى اِنَائِهٖ عُوْدًا وَّيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ لَا تُرْسِلُوْا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَّنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَّا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ۔

دروازے بند رکھو اور برتن کو کھولے۔ اگر تم کوئی چیز نہ پاؤ تو چوڑائی میں اپنے برتن پر لکڑی ہی رکھ دو اور اللہ کا نام لو اور ضرور ایسا کرو کیونکہ چوہیا گھر والوں پر ان کے گھر کو بھڑکا دیتی ہے۔ اسی کی دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا: جب سورج غروب ہو جائے تو اپنے مویشیوں اور بچوں کو باہر نہ بھیجو یہاں تک کہ ابتدائی سیاہی جاتی رہے کیونکہ شیطان کو سورج غروب ہونے کے وقت بھیجا جاتا ہے یہاں تک کہ رات کی ابتدائی سیاہی جاتی رہے۔ اسی کی ایک اور روایت میں فرمایا: برتنوں کو ڈھانپ دو، مشکیزوں کے منہ باندھ دو کیونکہ سال میں ایک ایسی رات بھی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے، نہیں گزرتی وہ کسی برتن کے پاس سے جس کو ڈھکا نہ ہو اور مشکیزے کے پاس سے جس پر بندھن نہ ہو مگر وہ وبا اس میں نازل ہو جاتی ہے۔

۴۱۰۸ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ اَبُوْ حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنَ النَّقِيْعِ بِاِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہوں نے ہی فرمایا کہ انصار میں سے حضرت ابو حمید نامی ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک برتن میں دودھ لے کر حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اسے ڈھانپ کیوں نہیں لیا تھا، خواہ اس کے اوپر لکڑی ہی رکھ لیتے۔ (متفق علیہ)

۴۱۰۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو اپنے گھروں میں آگ کو نہ چھوڑا کرو یعنی کھلی ہوئی (متفق علیہ)

۴۱۱۰ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَاْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کا ایک گھر رات کے وقت اپنے رہنے والوں سمیت جل گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۱۱۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيْقَ الْحَمِيْرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب رات کے وقت تم کتے کے بھونکنے یا گدھے کے رینکنے کی آواز سنو تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

فَاِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَالَا تَرَوْنَ وَاَقِلُّوا الْخُرُوْجَ اِذَا هَدَأَتِ الْاَرْجُلُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبُثُّ مِنْ خَلْقِهٖ فِيْ لَيْلَتِهٖ مَا يَشَاءُ وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا اِذَا اُجِيْفَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَغَطُّوا الْجِرَارَ وَاَكْفِئُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْقِرَبَ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کہا کرو کیونکہ وہ اُن چیزوں کو دیکھتے ہیں جنھیں تم نہیں دیکھتے اور جب چلنے والے پیر کم ہوجائیں تو باہر کم نکلو کیونکہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنی جس مخلوق کو چاہے پھیلا دیتا ہے اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کر لیا کرو کیونکہ بند دروازے کو شیطان نہیں کھولتا اور جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو نیز گھڑے ڈھک دیا کرو، برتنوں کو الٹے کر دیا کرو اور مشکوں کے منہ باندھ دیا کرو۔

(شرح السنہ)

۴۱۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ فَارَةٌ تَجُرُّ الْفَتِيْلَةَ فَاَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِيْ كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَاَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ فَقَالَ اِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْا سُرُجَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهٖ عَلٰى هٰذَا فَيُحْرِقُكُمْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک چوہا بتی کو گھسیٹتا ہوا آیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اُسے چٹائی پر ڈال دیا، جس پر آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک درہم کے برابر جگہ جلا دی۔ فرمایا کہ جب تم سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان انھیں ایسے ہی کام سجھاتا ہے تاکہ تمہیں جلا دیں۔

(ابوداؤد)

كِتَابُ اللِّبَاسِ — لباس کا بیان

پہلی فصل

۴۱۱۳ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کپڑوں کو پہنتے اُن میں حبرہ آپ کو سب سے زیادہ پسند تھا۔

(متفق علیہ)

۴۱۱۴ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رومی جُبّہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔

(متفق علیہ)

۴۱۱۵ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ نے پیوند والا کمبل اور ایک موٹا تہبند ہمارے سامنے نکالا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان دونوں کپڑوں میں وصال ہوا تھا۔

(متفق علیہ)

۴۱۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ یَنَامُ عَلَیْہِ اَدَمًا حَشْوُہٗ لِیْفٌ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر جس پر سویا کرتے، چمڑے کا تھا جس میں کھجور کا گودا بھرا ہوا تھا۔ (متفق علیہ)

۴۱۱۷ (۵) وَعَنْهَا قَالَتْ کَانَ وِسَادُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ یَتَّکِیْ عَلَیْہِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُہٗ لِیْفٌ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تکیہ جس سے آپ ٹیک لگاتے کھجور کا تھا جس میں کھجور کا گودا بھرا ہوا تھا۔ (متفق علیہ)

۴۱۱۸ (۶) وَعَنْهَا قَالَتْ بَیْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِیْ بَیْتِنَا فِیْ حَرِّ الظَّهِیْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِیْ بَکْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ ایک دفعہ گرمیوں میں دوپہر کے وقت ہم اپنے گھر کے اندر بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے حضرت ابوبکر سے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر مبارک کو ڈھانپے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ (بخاری)

۴۱۱۹ (۷) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّیْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّیْطٰنِ ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا ایک بستر اپنے لیے، دوسرا اس کی بیوی کے لیے تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے ہوتا ہے۔ (مسلم)

۴۱۲۰ (۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَہٗ بَطَرًا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر نہیں فرمائے گا جس نے اپنی چادر کو تکبر کی وجہ سے گھسیٹا ہو۔ (متفق علیہ)

۴۱۲۱ (۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے کو گھسیٹا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ (متفق علیہ)

۴۱۲۲ (۱۰) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَجُرُّ اِزَارَہٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ یَتَجَلْجَلُ فِی الْاَرْضِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی ازراہِ تکبر اپنی ازار گھسیٹ کر چل رہا تھا تو وہ دھنسا دیا گیا۔ پس وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی جائے گا۔ (بخاری)

۴۱۲۳ (۱۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنی ازار ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے۔ (بخاری)

۴۱۲۴ (۱۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَّاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ اَوْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آدمی بائیں ہاتھ سے کھائے یا ایک جوتا پہن کر چلے یا ایک ہی کپڑے میں پوٹ بن جائے یا ایک ہی کپڑے کو اس طرح لپیٹ لے کہ شرمگاہ کھلی رہے۔

(مسلم)

۴۱۲۵ (۱۳) وَعَنْ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر، حضرت انس، حضرت ابن زبیر اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا تو آخرت میں اُسے نہیں پہنایا جائے گا۔

(متفق علیہ)

۴۱۲۶ (۱۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا میں ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔

(متفق علیہ)

۴۱۲۷ (۱۵) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْرَبَ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَاَنْ نَّاْكُلَ فِيْهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْ نَّجْلِسَ عَلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں چاندی اور سونے کے برتن میں پینے سے منع فرمایا ہے اور اُن میں کھانے سے نیز ریشم اور دیباج پہننے اور اُن پر بیٹھنے سے۔

(متفق علیہ)

۴۱۲۸ (۱۶) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر ایک ریشمی جوڑا پیش کیا گیا۔ آپ نے وہ میرے لیے بھیج دیا۔ میں نے اُسے پہن لیا تو چہرہ مبارک پر ناراضگی کے اثرات دیکھے۔ فرمایا کہ میں نے یہ تمہاری طرف پہننے کے لیے نہیں بھیجا تھا۔ میں نے تمہارے پاس اس لیے بھیجا تھا کہ اسے پھاڑ کر عورتوں کے دوپٹے بنالو۔ (متفق علیہ)

۴۱۲۹ (۱۷) وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَنَّهٗ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اتنا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دو مبارک انگلیاں اٹھائیں یعنی درمیانی اور شہادت والی اور دونوں کو ملایا۔ (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جابیہ کے مقام پر آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے مگر جگہ دو یا تین یا چار انگلیوں کے برابر ہو۔

إِلَّا مَوْضِعَ إِصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ۔

۴۱۳۰/۱۸ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوفَيْنِ بِالدِّيبَاجِ وَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِي بِهَا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک طیالسی کسروانیہ جبہ نکالا جس کا گریبان ریشم کا تھا اور اس کے دونوں دامن ریشم سے سلے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ مبارک ہے اور یہ حضرت عائشہ کے پاس تھا۔ جب وہ فوت ہو گئیں تو میں نے یہ لے لیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے اور ہم شفا حاصل کرنے کے لیے اسے دھو کر مریض کو پلاتے ہیں۔
(مسلم)

۴۱۳۱/۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ إِنَّهُمَا شَكَوَا الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو خارش کے باعث ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں فرمایا۔ انھوں نے جوئیں پڑ جانے کی شکایت کی تو آپ نے دونوں حضرات کو ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۴۱۳۲/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَأٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتُ أَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ أَحْرِقْهُمَا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ عَائِشَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فِي مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے اوپر کسم کے رنگے ہوئے دو کپڑے دیکھے تو فرمایا:۔ یہ کفار کے کپڑے ہیں لہٰذا انھیں نہ پہنا کرو۔ ایک روایت میں ہے کہ میں عرض گزار ہوا:۔ انھیں دھو دوں؟ فرمایا کہ انھیں جلا دو۔ (مسلم) اور خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ والی حدیث عائشہ کو ان شاء اللہ تعالیٰ ہم عنقریب مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بیان کریں گے۔

دوسری فصل

۴۱۳۳/۲۱ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوٗدَ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قمیص سب کپڑوں سے زیادہ پسند تھی۔
(ترمذی، ابو داؤد)

۴۱۳۴/۲۲ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيصِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوٗدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قمیص مبارک کی آستینیں پہنچوں تک ہوتی تھیں (ترمذی، ابو داؤد) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۴۱۳۵ / ۲۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا بَدَاَ بِمَيَامِنِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قمیص پہنتے تو دائیں جانب سے ابتدا فرماتے۔ (ترمذی)

۴۱۳۶ / ۲۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ وَمَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے مومن کا ازار باندھنا اس کی نصف پنڈلیوں تک ہے نیز اس کے اور ٹخنوں کے درمیان ہو تب بھی کوئی مضائقہ نہیں لیکن اس سے نیچے ہو تو وہ آگ میں ہے۔ یہ تین مرتبہ فرمایا اور اللہ تعالیٰ قیامت کے روز غرور کے ساتھ ازار گھسیٹنے والے کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۱۳۷ / ۲۵ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْبَالُ فِي الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کپڑے کا لٹکانا تہبند، قمیص اور عمامہ میں ہے۔ جس نے ان میں سے کوئی چیز تکبر سے لٹکائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۴۱۳۸ / ۲۶ وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ قَالَ كَانَ كِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ)

حضرت ابو کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی ٹوپیاں چپٹی ہوتی تھیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہے۔

۴۱۳۹ / ۲۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ذَكَرَ الْاِزَارَ فَالْمَرْاَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُرْخِيْ شِبْرًا فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِيْنَ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئیں جبکہ آپ نے ازار کا ذکر فرمایا کہ یا رسول اللہ! عورتیں؟ فرمایا کہ ایک بالشت لٹکالیں۔ عرض کی کہ جب اس سے ستر کھلے؟ فرمایا کہ ایک گز سہی اور اس پر اضافہ نہ کریں (مالک، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) نیز ترمذی اور نسائی میں حضرت ابن عمر سے ایک روایت ہے کہ یہ عرض گزار ہوئیں، جب ان کے قدم کھلیں تب؟ فرمایا تو ایک گز لٹکالیا کریں اور اس پر اضافہ نہ کریں۔

۴۱۴۰ / ۲۸ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَبَايَعُوْهُ وَاِنَّهٗ لَمُطْلَقُ الْاَزْرَارِ فَاَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جَيْبِ قَمِيْصِهٖ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

معاویہ بن قرہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، میں مزینہ کے ایک وفد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ پس انہوں نے آپ سے بیعت کی اور آپ کی قمیص مبارک کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ کی قمیص کے گریبان میں داخل کیا اور مہر نبوت کو مس کیا۔ (ابوداؤد)

٤١٤١ (٢٩) وَعَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور اپنے مُردوں کو ان کا کفن ہی دیا کرو۔
(احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

٤١٤٢ (٣٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو شملہ دونوں کندھوں کے درمیان رکھتے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

٤١٤٣ (٣١) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پہ عمامہ باندھا تو شملہ میرے آگے اور پیچھے رکھا۔
(ابوداؤد)

٤١٤٤ (٣٢) وَعَنْ رُكَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَائِمِ)

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور مشرکوں کے درمیان ٹوپیوں پہ عمامے باندھنے کا فرق ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قائم نہیں ہے۔

٤١٤٥ (٣٣) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِيْ وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں پر حلال فرمایا گیا ہے اور اس کے مردوں پر حرام کیا گیا ہے (ترمذی، نسائی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤١٤٦ (٣٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عِمَامَةً اَوْ قَمِيْصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيْهِ اَسْاَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے جیسے عمامہ، قمیص یا چادر اور پھر کہتے: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں جیسے تو نے مجھے یہ پہنایا۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی بھلائی جس کے لیے بنایا گیا۔ میں اس کی برائی سے تیری پناہ لیتا ہوں اور اس کی برائی سے جس کے لیے بنایا گیا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

٤١٤٧ (٣٥) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کھانا کھائے اور پھر کہے: سب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

وَزَادَ اَبُوْدَاؤُدَ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر مجھے یہ روزی دی فرمایا تو اُس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں۔ (ترمذی) اور ابو داؤد میں یہ بھی ہے کہ جو کپڑا پہنے اور کہے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ پہنایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر عطا فرمایا تو اُس کے سابقہ معاف فرما دیے جاتے ہیں۔

۴۱۴۸/۳۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَةُ اِنْ اَرَدْتِّ اللُّحُوْقَ بِیْ فَلْیَکْفِكِ مِنَ الدُّنْیَا کَزَادِ الرَّاکِبِ وَاِیَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِیَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعِیْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو دنیا سے مسافر سوار کے برابر ہی زادِ راہ لینا۔ اور امیروں کے پاس بیٹھنے سے بچنا اور کپڑے کو پرانا نہ سمجھنا جب تک اُس میں پیوند نہ لگا لو (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور اسے ہم نہیں جانتے مگر صالح بن حسان کی روایت سے جبکہ محمد بن اسمٰعیل نے کہا کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔

۴۱۴۹/۳۷ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اِیَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِیْمَانِ اَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں، کیا تم سنتے نہیں، بیشک پرانے کپڑے پہننا ایمان کی نشانی ہے، بیشک پرانے کپڑے پہننا ایمان کی نشانی ہے۔ (ابو داؤد)

۴۱۵۰/۳۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِی الدُّنْیَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا میں شہرت حاصل کرنے کے لیے لباس پہنا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُسے ذلت کا لباس پہنائے گا (احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۴۱۵۱/۳۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ اُن میں سے ہے۔ (احمد، ابو داؤد)

۴۱۵۲/۴۰ وَعَنْ سُوَیْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَّهُوَ یَقْدِرُ عَلَیْهِ

سوید بن وہب، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے کسی کے صاحبزادے نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو طاقت رکھنے کے باوجود خوبصورت کپڑا پہننا چھوڑ دے۔ ایک روایت میں ہے کہ تواضع کی وجہ سے تو

وَفِي رِوَايَةٍ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰهِ تَوَّجَهُ اللّٰهُ تَاجَ الْمُلْكِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ حَدِيْثَ اللِّبَاسِ۔

اللہ تعالیٰ اُسے بزرگی کا جوڑا پہنائے گا اور جو اللہ کے لیے نکاح کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے بادشاہی تاج پہنائے گا۔ (ابوداؤد) اور ترمذی نے حدیث لباس کو ان سے بروایت معاذ بن انس روایت کیا۔

۴۱۵۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اُس کے بندے سے اُس کی نعمت کا اثر ظاہر ہو۔ (ترمذی)

۴۱۵۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَرَاٰى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهٗ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهٖ رَاْسَهٗ وَرَاٰى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يَغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ دیکھنے کے لیے تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک شخص کے بال بکھرے ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ کیا اسے ایسی کوئی چیز نہیں ملتی جس سے اپنے سر کو درست کرلے۔ پھر ایک آدمی کو دیکھا جس کے کپڑے میلے کچیلے تھے۔ فرمایا کہ کیا اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جس سے اپنے کپڑے دھولے۔ (احمد، نسائی)

۴۱۵۵ وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ لِيْ اَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ اَيِّ الْمَالِ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ)

ابوالاحوص سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میں نے معمولی کپڑے پہن رکھے تھے۔ مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: کہ کونسا مال ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ہر طرح کا مال اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے یعنی اونٹ، گائے، بکریاں، گھوڑے اور غلام سے۔ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال دیا ہے تو اُس کی نعمت اور بخشش کا اثر تمہارے اوپر نظر آنا چاہیے۔ روایت کیا اسے نسائی نے اور شرح السنہ میں مصابیح کے لفظوں میں ہے۔

۴۱۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَّعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک آدمی گزرا اور اُس کے کپڑے سرخ تھے۔ اُس نے سلام کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے جواب نہ دیا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۴۱۵۷ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ وَلَا اَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا اَلْبَسُ الْقَمِيْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ وَقَالَ اَلَا وَطِيْبُ الرِّجَالِ رِيْحٌ لَا لَوْنَ لَهٗ وَطِيْبُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ارغوانی زین پوش پر سوار نہیں ہوتا اور نہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ ریشمی حاشیے والی قمیص پہنتا ہوں اور فرمایا کہ مردوں کی خوشبو میں خوشبو ہوتی ہے اور رنگ نہیں ہوتا

النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

جبکہ عورتوں کی خوشبو میں رنگ ہوتا ہے اور خوشبو نہیں ہوتی۔

(ابوداؤد)

۴۱۵۸ وَعَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَسْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ أَوْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبَى وَعَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ وَلُبُوسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس کاموں سے منع فرمایا ہے:۔ دانت پتلے کروانے گدوانے، سفید بال اکھاڑنے، مرد کے ساتھ مرد کا اور عورت کے ساتھ عورت کا بغیر کپڑوں کے لیٹنے اور آدمی کا اپنے بیٹھنے کے کپڑے میں عجمیوں کی طرح ریشم لگانے، اپنے کندھوں پر ریشم لگانے عجمیوں کی طرح، چیتے کی کھال پر سوار ہونے اور انگوٹھی پہننے سے ماسوائے بادشاہ کے۔

(ابوداؤد، نسائی)

۴۱۵۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمَيَاثِرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ نَهَى عَنْ مَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، نیز قسی پہننے اور ارغوانی گدوں سے منع فرمایا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں فرمایا کہ سرخ زین پوش سے منع فرمایا۔

۴۱۶۰ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ریشمی زین پوش اور چیتے کی کھال پر سوار نہ ہوا کرو۔ (ابوداؤد، نسائی)

۴۱۶۱ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرخ رنگ کے ریشمی زین پوش سے منع فرمایا ہے۔ (شرح السنہ)

۴۱۶۲ وَعَنْ أَبِي رِمْثَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ وَلَهُ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبُهُ أَحْمَرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ وَهُوَ ذُو وَفْرَةٍ وَبِهَا رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ)

حضرت ابورمثہ تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کے اوپر دو سبز کپڑے تھے اور آپ کے کپڑوں سے بڑھاپا ظاہر ہونے لگا تھا اور وہ موئے مبارک سرخ تھے (ترمذی) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ گیسوئے مبارک تا بہ گوش تھے جنھیں مہندی سے رنگا ہوا تھا۔

۴۱۶۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَاكِيًا فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلَى أُسَامَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرٌ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طبیعت ناساز تھی تو آپ حضرت اسامہ کا سہارا لے کر باہر تشریف لائے اور آپ کے اوپر قطر کا کپڑا تھا جو لپیٹا ہوا تھا۔ پس لوگوں کو نماز پڑھائی (شرح السنہ)

۴۱۶۴ (۵۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيظَانِ وَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا تُرِيدُ إِنَّمَا تُرِيدُ أَنْ تَذْهَبَ بِمَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ وَآدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو موٹے قطری کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جب آپ بیٹھتے تو پسینے کے باعث وہ بھاری ہو جاتے۔ پس شام سے فلاں یہودی کا کپڑا آیا تو میں عرض گزار ہوئی: کاش! آپ کسی کو بھیج کر دو کپڑے اُس سے رقم آنے تک اُدھار خرید لیں۔ آپ نے ایک آدمی کو بھیجا تو اُس (یہودی) نے کہا: میں جانتا ہوں جو آپ چاہتے ہیں، آپ چاہتے ہیں کہ میرا مال ہضم کر لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جھوٹ بولتا ہے جبکہ بخوبی جانتا ہے کہ میں اُن میں سب سے پرہیزگار اور سب سے بہتر ادا کرنے والا ہوں۔ (ترمذی، نسائی)

۴۱۶۵ (۵۳) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَآنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَانْطَلَقْتُ فَأَحْرَقْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ قُلْتُ أَحْرَقْتُهُ قَالَ أَفَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میرے اوپر کسم کا رنگا ہوا گلابی کپڑا تھا۔ فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ میں جان گیا کہ ناپسند ہے۔ میں گیا اور اُسے جلا دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اپنے کپڑے کا کیا بنایا؟ عرض گزار ہوا کہ اُسے جلا دیا ہے۔ فرمایا کہ گھر میں کسی عورت کو کیوں نہ پہنایا، کیونکہ عورتوں کے لیے اسے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

(ابوداؤد)

۴۱۶۶ (۵۴) وَعَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرُ وَعَلِيٌّ أَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

ہلال بن عامر سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منیٰ میں خچر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ کے اوپر سرخ چادر تھی اور حضرت علی آپ کے سامنے ارشاداتِ عالیہ کا مطلب بیان کر رہے تھے۔ (ابوداؤد)

۴۱۶۷ (۵۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صُنِعَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَقَذَفَهَا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سیاہ چادر بنائی گئی۔ آپ نے اُسے استعمال کیا۔ جب پسینہ آیا تو اُس میں سے اُون کی بُو آئی تو اُسے پھینک دیا۔

(ابوداؤد)

۴۱۶۸ (۵۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ایک چادر میں لپٹے ہوئے تھے اور اُس کا پھندنا آپ کے مبارک قدموں پر پڑا ہوا تھا۔ (ابوداؤد)

۴۱۶۹ وَعَنْ ...

فَقَالَ اصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَهُمَا قَمِيْصًا وَّاَعْطِ الْاٰخَرَ امْرَاَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهٖ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ وَاْمُرِ امْرَاَتَكَ اَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهٗ ثَوْبًا لَّا يَصِفُهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

ایک قبطی کپڑا مجھے عطا فرمایا اور ارشاد ہوا کہ اس کے دو حصے کر لینا۔ ایک سے اپنی قمیص کٹوا لینا اور دوسرا اپنی بیوی کو دے دینا کہ اس کا دوپٹہ بنا لیں۔ جب پیٹھ پھیری تو فرمایا کہ اپنی بیوی کو حکم دینا کہ اس کے نیچے کپڑا رکھیں تاکہ جسم کا پتہ نہ لگے۔ (ابوداؤد)

۴۱۷۰/۵۸ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيَّةً لَّا لَيَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے اور انھوں نے دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا۔ فرمایا کہ ایک پیچ کافی ہے نہ کہ دو پیچ۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۱۷۱/۵۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ اِزَارِيْ اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ اِزَارَكَ فَرَفَعْتُهٗ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُّ فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِلٰى اَيْنَ فَقَالَ اِلٰى اَنْصَافِ السَّاقَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور میری ازار میں درازی تھی۔ فرمایا کہ اے عبداللہ! اپنی ازار اٹھالو پس میں نے اُٹھائی۔ پھر فرمایا کہ اور اٹھاؤ۔ میں نے اور اُٹھائی۔ اس کے بعد میں ہمیشہ کوشش کرتا رہا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ کہاں تک؟ کہا کہ نصف پنڈلیوں تک۔ (مسلم)

۴۱۷۲/۶۰ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَّفْعَلُهٗ خُيَلَاءَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا لٹکائے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میری چادر لٹک جاتی ہے حالانکہ میں اُس کا خیال رکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تم اُن میں سے نہیں ہو جو تکبر کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ (بخاری)

۴۱۷۳/۶۱ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَاْتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ اِزَارِهٖ مِنْ مُّقَدَّمِهٖ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمِهٖ وَيَرْفَعُ مِنْ مُّؤَخَّرِهٖ قُلْتُ لِمَ تَاْتَزِرُ هٰذِهِ الْاِزْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتَزِرُهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

عکرمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ازار باندھتے تو سامنے کی جانب سے اُس کا کنارا اپنے قدموں کی پشت پر رکھتے اور پیچھے سے اونچی رکھتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ اس طرح ازار کیوں باندھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح ازار باندھتے ہوئے دیکھا ہے۔ (ابوداؤد)

۴۱۷۴/۶۲ وَعَنْ عُبَادَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ فَاِنَّهَا سِيْمَاءُ الْمَلٰٓئِكَةِ

حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمامہ باندھا کرو کیونکہ یہ فرشتوں کی نشانی ہے

وَاَرْخُوْهَا خَلْفَ ظُهُوْرِكُمْ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

اور اُن کا شملہ اپنے پیچھے رکھا کرو۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۱۷۵ / ۶۳ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ يَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَنْ يَّصْلُحَ اَنْ يُّرٰى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت اسماء بنت ابوبکر حاضر ہوئیں اور اُن کے اُوپر باریک کپڑا تھا۔ تو آپ نے اُن سے منہ پھیر لیا اور فرمایا:۔ اے اسماء! جس وقت عورت بالغہ ہو جائے تو اُس کے لیے درست نہیں ہے کہ اُن کا کوئی حصّہ نظر آئے ماسوائے اِس کے اور اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ فرمایا۔ (ابوداؤد)

۴۱۷۶ / ۶۴ وَعَنْ اَبِيْ مَطَرٍ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا اشْتَرٰى ثَوْبًا بِثَلٰثَةِ دَرَاهِمَ فَلَمَّا لَبِسَهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَزَقَنِيْ مِنَ الرِّيَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي النَّاسِ وَاُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابومطر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین درہم کا کپڑا خریدا۔ جب اُسے پہنا تو کہا: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے زینت کا لباس عطا فرمایا جس سے لوگوں میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں اور اپنے ستر کو چھپاتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا۔

(احمد)

۴۱۷۷ / ۶۵ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَّبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الثَّوْبِ الَّذِيْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِيْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِيْ سِتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَّمَيِّتًا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیا کپڑا پہنا تو کہا: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو نیا کپڑا پہنے تو کہے: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے لباس پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا اور اپنی زندگی میں زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر پُرانے کپڑے کو لے کر اُسے خیرات کر دے تو وہ زندگی اور موت کے اندر اللہ کی پناہ، اللہ کی حفاظت اور اللہ کے پردے میں رہے گا (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۱۷۸ / ۶۶ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيْفًا۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

علقمہ بن ابوعلقمہ سے روایت ہے کہ اُن کی والدۂ ماجدہ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن حاضر ہوئیں جن کے اوپر باریک دوپٹہ تھا تو حضرت عائشہ نے اُسے پھاڑ دیا اور اُنھیں موٹا دوپٹہ اُڑھا دیا۔

(مالک)

٤١٧٩/٦٧ وَعَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرِيٍّ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ اِرْفَعْ بَصَرَكَ اِلٰى جَارِيَتِيْ اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهَا تُزْهٰى اَنْ تَلْبَسَهٗ فِى الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِيْ مِنْهَا دِرْعٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَيَّ تَسْتَعِيْرُهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عبدالواحد بن ایمن سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا جن کے اُوپر پانچ درہم کی قطری قمیص تھی۔ فرمایا کہ نگاہیں اُٹھاؤ اور میری لونڈی کو دیکھو کہ یہ اسے گھر میں پہننا بھی پسند نہیں کرتی۔ حالانکہ اس کپڑے کی قمیص میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں بھی تھی اور جس لڑکی کو مدینہ منورہ میں دلھن بنایا جاتا تو وہ قمیص مجھ سے عاریتاً منگوا لیتی تھی۔

(بخاری)

٤١٨٠/٦٨ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَبَاءَ دِيْبَاجٍ اُهْدِيَ لَهٗ ثُمَّ اَوْشَكَ اَنْ نَزَعَهٗ فَاَرْسَلَ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ فَقِيْلَ قَدْ اَوْشَكْتَ مَا انْتَزَعْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَهَانِيْ عَنْهُ جِبْرَئِيْلُ فَجَاءَهٗ عُمَرُ يَبْكِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِهْتَ اَمْرًا وَاَعْطَيْتَنِيْهِ فَمَا لِيْ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اُعْطِكَهٗ تَلْبَسُهٗ اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَهٗ تَبِيْعُهٗ فَبَاعَهٗ بِاَلْفَيْ دِرْهَمٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ریشمی قبا پہنی جو آپ کو تحفے میں دی گئی تھی۔ پھر جلدی سے اُسے اُتارا اور حضرت عمر کی طرف بھیج دیا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! آپ نے اسے بہت جلدی اُتار دیا۔ فرمایا کہ جبریل نے مجھے اس سے منع کیا ہے۔ پس حضرت عمر روتے ہوئے آئے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ایک چیز کو آپ ناپسند فرماتے ہیں اور وہ مجھے دے دی۔ میرا کیا حال ہوگا؟ فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دی۔ میں نے یہ فروخت کرنے کے لیے دی ہے۔ پس اُنھوں نے وہ دو ہزار درہم میں بیچ دی۔ (مسلم)

٤١٨١/٦٩ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيْرِ فَاَمَّا الْعَلَمُ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے سے منع فرمایا ہے لیکن نشان اور تانا سوتی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

(ابوداؤد)

٤١٨٢/٧٠ وَعَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ مِنْ خَزٍّ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يَرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابو رجاء کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور اُن کے اُوپر ریشمی نقش و نگار والی چادر تھی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جس کو اللہ تعالیٰ کسی نعمت سے نوازے تو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اُس نعمت کا اثر اُس کے بندے سے ظاہر ہو۔ (احمد)

٤١٨٣/٧١ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَاَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ وَمَخِيْلَةٌ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کھاؤ جو چاہو اور پہنو جو چاہو جبکہ دو چیزیں تم سے دور رہیں یعنی فضول خرچی اور شیخی۔ روایت کیا اسے بخاری نے ترجمۃ الباب میں۔

٤١٨٤/٧٢ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت

جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا مَالَمْ یُخَالِطْ اِسْرَافٌ وَّلَا مَخِیْلَۃٌ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کھاؤ، پیو، صدقہ کرو، اور پہنو جب تک فضول خرچی اور شیخی کی ملاوٹ نہ کرو۔

(احمد، نسائی، ابن ماجہ)

۴۱۸۵ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَازُرْتُمُ اللّٰہَ فِیْ قُبُوْرِکُمْ وَمَسَاجِدِکُمُ الْبَیَاضُ۔

(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین لباس جس سے تم اپنی قبروں اور مسجدوں میں اللہ سے ملو، سفید ہے۔

(ابن ماجہ)

بَابُ الْخَاتَمِ

انگوٹھی کا بیان

پہلی فصل

۴۱۸۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ وَّفِیْ رِوَایَۃٍ وَّجَعَلَہٗ فِیْ یَدِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ اَلْقَاہُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ نُقِشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَقَالَ لَا یَنْقُشَنَّ اَحَدٌ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِیْ ھٰذَا وَکَانَ اِذَا لَبِسَہٗ جَعَلَ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِیْ بَطْنَ کَفِّہٖ

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور ایک روایت میں ہے کہ اُسے دائیں دست مبارک میں پہنا۔ پھر اُسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نقش کروایا اور فرمایا کہ کوئی میری انگوٹھی جیسا نقش نہ کروائے اور جب آپ اُسے پہنتے تو اُس کے نگینے کو ہتھیلی کی جانب رکھتے۔

(متفق علیہ)

۴۱۸۷ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّھَبِ وَعَنْ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ فِی الرُّکُوْعِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسی اور کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے اور سونے کی انگوٹھی سے اور رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے۔

(مسلم)

۴۱۸۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ فِیْ یَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَہٗ فَطَرَحَہٗ فَقَالَ یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ اِلٰی جَمْرَۃٍ مِّنْ نَّارٍ فَیَجْعَلُھَا فِیْ یَدِہٖ فَقِیْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَکَ انْتَفِعْ بِہٖ قَالَ لَا وَاللّٰہِ لَا اٰخُذُہٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اُسے اُتار کر پھینک دیا۔ پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی آگ کی چنگاری کا قصد کرتا اور اُسے اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اُس آدمی سے کہا گیا کہ اپنی انگوٹھی لے لو اور اس سے نفع حاصل کرو۔ کہا: خدا کی قسم اُسے ہرگز نہیں لوں گا جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھینک دیا۔ (مسلم)

۴۱۸۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيلَ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةً نُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ كَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولُ سَطْرٌ وَاللهُ سَطْرٌ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ قیصر، کسریٰ اور نجاشی کے لیے خط لکھیں۔ عرض کی گئی کہ وہ بغیر مہر کے خط کو قبول نہیں کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اُس میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نقش کروایا۔ (مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا: ایک سطر میں لفظ مُحَمَّدٌ دوسری میں رَسُوْلُ اور تیسری میں لفظ اللّٰہِ تھا۔

۴۱۹۰ وَعَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشتری چاندی کی تھی اور اسی کا نگینہ تھا۔ (بخاری)

۴۱۹۱ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دائیں دستِ مبارک میں چاندی کی انگوٹھی پہنی اور اُس میں حبشی نگینہ تھا اور نگینے کو اپنی ہتھیلی کی جانب رکھا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

۴۱۹۲ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهٖ وَأَشَارَ إِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہوں نے ہی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک انگشتری اس میں ہوتی تھی اور اپنے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ (مسلم)

۴۱۹۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِي إِصْبَعِي هٰذِهٖ أَوْ هٰذِهٖ قَالَ فَأَوْمَى إِلَى الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا کہ اپنی اس انگلی اور اس انگلی میں انگوٹھی پہنوں۔ راوی کا بیان ہے کہ انھوں نے اپنی درمیانی اور اس کے نزدیک والی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ (مسلم)۔

دوسری فصل

۴۱۹۴ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دائیں دستِ مبارک میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے (ابن ماجہ) اور ابوداؤد و نسائی نے اسے حضرت علی سے روایت کیا ہے۔

۴۱۹۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهٖ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے بائیں دستِ مبارک میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

۴۱۹۶ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ[11] حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُورِ أُمَّتِي۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم کو اپنے داہنے دستِ مبارک میں لیا اور سونے کو اپنے دوسرے دستِ کرم میں لیا۔ پھر فرمایا کہ یہ دونوں میری اُمّت کے مردوں پر حرام ہیں۔
(احمد، ابوداؤد، نسائی)

۴۱۹۷ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[12] نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چیتے کی کھال پر سوار ہونے اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہے مگر جبکہ ریزہ ریزہ ہو۔ (ابوداؤد، نسائی)

۴۱۹۸ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ[13] لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْأَصْنَامِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَا لِي أَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ) وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الصَّدَاقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا جس نے تانبے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی:۔ بات کیا ہے کہ مجھے تم سے بتوں کی بو آ رہی ہے؟ اُس نے وہ پھینک دی اور لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضرِ بارگاہ ہوا۔ فرمایا کیا بات ہے کہ میں تم پر جہنمیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ اُس نے وہ بھی پھینک دی اور عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! میں کس چیز کی پہنوں؟ فرمایا کہ چاندی کی اور پورے ایک مثقال کی نہ ہو (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) اور امام محی السنۃ نے کہا کہ حضرت سہل بن سعد کی مہر کے متعلق حدیث سے یہ بات صحیح ثابت ہو چکی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔

۴۱۹۹ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى[14] اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالرُّقٰى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ بِغَيْرِ مَحَلِّهِ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ۔
(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس باتوں کو ناپسند فرماتے تھے:۔ زردی یعنی خلوق کا استعمال، بالوں کی سفیدی بدلنا، ازار گھسیٹنا، سونے کی انگوٹھی پہننا، عورت کا نامناسب جگہ پر زینت ظاہر کرنا، پانسے کھیلنا، معوذات کے سوا دم کرنا، غیر شرعی تعویذ باندھنا، منی کو غلط جگہ ڈالنا، بچے کی صحت بگاڑنا جبکہ یہ حرام نہیں ہے۔

(ابوداؤد، نسائی)

۴۲۰۰ وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ[15] إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ۔

حضرت ابنِ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کی ایک مولاۃ حضرت زبیر کی ایک لڑکی کو حضرت عمر کی خدمت میں لے گئی جس کے پیروں میں گھنگرو تھے۔ حضرت عمر نے وہ کاٹ دیے اور فرمایا:۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ہر

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

۴۲۰۱/۱۶ وَعَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْاَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ اِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَّعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ اِلَّا اَنْ تَقْطَعْنَ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

۴۲۰۲/۱۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ اَنَّ جَدَّهٗ عَرْفَجَةَ بْنَ اَسْعَدَ قُطِعَ اَنْفُهٗ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِّنْ وَّرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَّخِذَ اَنْفًا مِّنْ ذَهَبٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۴۲۰۳/۱۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّحَلِّقَ حَبِيْبَهٗ حَلْقَةً مِّنْ نَّارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِّنْ ذَهَبٍ وَّمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّطَوِّقَ حَبِيْبَهٗ طَوْقًا مِّنْ نَّارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّسَوِّرَ حَبِيْبَهٗ سِوَارًا مِّنْ نَّارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوْهَا۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

۴۲۰۴/۱۹ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِّنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِيْ عُنُقِهَا مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِيْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِّنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ اُذُنِهَا مِثْلَهٗ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۴۲۰۵/۲۰ وَعَنْ اُخْتٍ لِّحُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

عبدالرحمٰن بن حیان انصاری کی بنانہ نامی مولاۃ سے روایت ہے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھیں کہ ایک لڑکی کو اُن کی خدمت میں لایا گیا جس نے آواز والی جھانجن پہن رکھی تھی۔ فرمایا کہ اسے میرے پاس نہ لائیں مگر اس کے گھنگرو کاٹ کر کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔

(ابوداؤد)

عبدالرحمٰن بن طرفہ سے روایت ہے کہ اُن کے جدِ امجد حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ناک جنگ کلاب میں کاٹ دی گئی تھی۔ اُنھوں نے چاندی کی ناک چڑھوائی تو اُس سے بدبو آنے لگی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں سونے کی ناک چڑھوانے کا حکم فرمایا۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پسند کرے کہ اُس کے پیارے کو آگ کا حلقہ پہنایا جائے تو وہ اُسے سونے کی بالی پہنا دے اور جو چاہے کہ اُس کے لاڈلے کو آگ کا طوق پہنایا جائے تو وہ اُسے سونے کا طوق پہنا دے اور جو چاہے کہ اُس کے لاڈلے کو آگ کے کنگن پہنائے جائیں تو وہ سونے کے کنگن پہنا دے۔ تم چاندی لے لو اور اُس سے کھیلو

(ابوداؤد)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت سونے کا ہار پہنے گی قیامت کے روز اُس کی گردن میں آگ کا ہار پہنایا جائے گا اور جو عورت اپنے کانوں میں سونے کی بالیاں پہنے گی تو قیامت کے روز اُس کے کانوں میں ایسی ہی آگ کی بالیاں پہنائی جائیں گی۔

(ابوداؤد، نسائی)

اُختِ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ اَمَا لَکُنَّ فِی الْفِضَّۃِ مَا تُحَلِّیْنَ بِہٖ اَمَا اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْکُنَّ امْرَاَۃٌ تُحَلّٰی ذَھَبًا تُظْھِرُہٗ اِلَّا عُذِّبَتْ بِہٖ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! تم چاندی کے زیور کیوں نہیں پہنتیں؟ جبکہ تم میں سے کوئی عورت نہیں جو دکھانے کے لیے سونے کا زیور پہنے گی مگر اُسی کے ساتھ اُسے عذاب دیا جائے گا۔ (ابوداؤد، نسائی)

تیسری فصل

۴۲۰۶ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمْنَعُ اَھْلَ الْحِلْیَۃِ وَالْحَرِیْرِ وَیَقُوْلُ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْیَۃَ الْجَنَّۃِ وَحَرِیْرَھَا فَلَا تَلْبَسُوْھَا فِی الدُّنْیَا۔ (رَوَاہُ النَّسَآئِیُّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیور اور ریشم والوں کو منع کرتے اور فرمایا کرتے: اگر تم جنتی زیور اور اُس کا ریشم چاہتے ہو تو دنیا میں انھیں نہ پہنو۔ (نسائی)

۴۲۰۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَہٗ قَالَ شَغَلَنِیْ ھٰذَا عَنْکُمْ مُنْذُ الْیَوْمِ اِلَیْہِ نَظْرَۃٌ وَاِلَیْکُمْ نَظْرَۃٌ ثُمَّ اَلْقَاہُ۔ (رَوَاہُ النَّسَآئِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوا کر پہنی اور فرمایا: اس نے آج مجھے تمہاری طرف سے مشغول رکھا کہ ایک نظر اس کی طرف اور ایک نظر تمہاری طرف رہی پھر اُسے پھینک دیا۔ (نسائی)

۴۲۰۸ وَعَنْ مَالِکٍ قَالَ اَنَا اَکْرَہُ اَنْ یُّلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَیْئًا مِّنَ الذَّھَبِ لِاَنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّھَبِ فَاَنَا اَکْرَہُ لِلرِّجَالِ الْکَبِیْرِ مِنْھُمْ وَالصَّغِیْرِ۔ (رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّا)

امام مالک سے روایت ہے کہ بچوں کو سونا پہنانے کو میں ناپسند کرتا ہوں کیونکہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔ پس میں مردوں سے ہر بڑے اور چھوٹے کے لیے ناپسند کرتا ہوں۔ (مؤطا)

بَابُ النِّعَالِ — جوتوں کا بیان

پہلی فصل

۴۲۰۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِیْ لَیْسَ فِیْھَا شَعْرٌ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے نعلینِ مبارک پہنتے دیکھا جن میں بال نہیں تھے۔ (بخاری)

۴۲۱۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَھَا قِبَالَانِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلینِ مبارک کے دو تسمے ہوتے تھے۔ (بخاری)

۴۲۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا يَقُولُ اسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک غزوہ کے دوران فرماتے ہوئے سُنا: جوتے زیادہ پہنا کرو کیونکہ آدمی سوار کی طرح ہوتا ہے جب تک جوتے پہنے رہے۔ (مسلم)

۴۲۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَءْ بِالْيُمْنٰى وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَءْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں جانب سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے ابتدا کرے یعنی پہنتے وقت داہنا پہلے اور اتارتے وقت آخر میں رہے۔ (متفق علیہ)

۴۲۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے۔ چاہیے کہ دونوں کو اتار دے یا دونوں جوتے پہن لے۔ (متفق علیہ)

۴۲۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلَا يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتا پہن کر نہ چلے جب تک کہ دوسرے جوتے کا تسمہ درست نہ ہو جائے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے اور بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور ایک ہی کپڑے میں لپٹ نہ بن جائے اور کپڑا اس طرح نہ لپیٹے کہ شرم گاہ کھلی رہے۔ (مسلم)

دوسری فصل

۴۲۱۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر نعل مبارک کے دو تسمے ہوتے اور ہر تسمہ دوہرا ہوتا۔ (ترمذی)

۴۲۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آدمی کھڑا ہو کر جوتے پہنے (ابوداؤد)۔ اور ترمذی و ابن ماجہ نے اسے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے۔

۴۲۱۷ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کبھی کبھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک نعل مبارک

وَفِی رِوَایَۃٍ اَنَّھَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا اَصَحُّ)

پہن کر بھی چلتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ایک نعل مبارک پہن کر چلے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔

۴۲۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ اِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ اَنْ یَّخْلَعَ نَعْلَیْہِ فَیَضَعَھُمَا بِجَنْبِہٖ۔
(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سنت ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو اپنے جوتے اُتار لے اور انہیں اپنے پہلو میں رکھے۔
(ابوداؤد)

۴۲۱۹ وَعَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّجَاشِیَّ اَھْدٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُفَّیْنِ اَسْوَدَیْنِ سَاذَجَیْنِ فَلَبِسَھُمَا۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَیْھِمَا۔

ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دو سیاہ موزے تحفے کے طور پر بھیجے تو آپ نے وہ پہن لیے (ابن ماجہ)۔ اور ترمذی نے ابن بریدہ سے بواسطہ ان کے والد ماجد کے یہ بھی کہا: پھر آپ نے وضو فرمایا اور دونوں کے اوپر مسح کیا۔

بَابُ التَّرَجُّلِ

کنگھی کرنے کا بیان

پہلی فصل

۴۲۲۰ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کر دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ (متفق علیہ)۔

۴۲۲۱ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْفِطْرَۃُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دائمی سنتیں پانچ ہیں۔ ختنہ کرنا، موئے زیر ناف صاف کرنا، مونچھیں پست کرنا، ناخن کاٹنا اور بغلوں کے بال اُکھاڑنا۔ (متفق علیہ)۔

۴۲۲۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ اَوْفِرُوا اللُّحٰی وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنْھِکُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرو یعنی داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔ ایک اور روایت میں ہے کہ مونچھیں نیچی کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ (متفق علیہ)

۴۲۲۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَۃِ اَنْ لَّا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے لیے وقت مقرر کر دیا گیا ہے کہ مونچھیں پست کرنے، ناخن کاٹنے، بغلوں کے بال اُکھاڑنے

۴۲۲۴ (۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا یَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہٰذا تم اُن کی مخالفت کرو۔ (متفق علیہ)

۴۲۲۵ (۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِیَ بِاَبِیْ قُحَافَةَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ وَرَاْسُهٗ وَلِحْیَتُهٗ کَالثَّغَامَةِ بَیَاضًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیِّرُوْا هٰذَا بِشَیْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے روز حضرت ابو قحافہ کو حاضر بارگاہ کیا گیا تو اُن کا سر اور داڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا رنگ بدل دو لیکن سیاہ رنگ سے بچنا۔ (مسلم)

۴۲۲۶ (۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْکِتَابِ فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْهِ وَکَانَ اَهْلُ الْکِتَابِ یَسْدُلُوْنَ اَشْعَارَهُمْ وَکَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاصِیَتَهٗ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے جس کام کے لیے حکم نہ فرمایا جاتا۔ اہل کتاب اپنے بالوں کو چھوڑتے تھے جبکہ مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالتے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیشانی مبارک کے بال چھوڑے رکھتے۔ پھر بعد میں مانگ نکالنے لگے۔ (متفق علیہ)

۴۲۲۷ (۸) وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنِ الْقَزَعِ قِیْلَ لِنَافِعٍ مَا الْقَزَعُ قَالَ یُحْلَقُ بَعْضُ رَاْسِ الصَّبِیِّ وَیُتْرَکُ الْبَعْضُ وَاَلْحَقَ بَعْضُهُمُ التَّفْسِیْرَ بِالْحَدِیْثِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قزع سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ نافع سے کہا گیا کہ قزع کیا ہے؟ فرمایا کہ بچے کا سر مونڈنا اور کچھ چھوڑ دینا۔ (متفق علیہ)

۴۲۲۸ (۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی صَبِیًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَاْسِهٖ وَتُرِکَ بَعْضُهٗ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِکَ وَقَالَ احْلِقُوْا کُلَّهٗ اَوِ اتْرُکُوْا کُلَّهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کا کچھ حصہ مونڈا گیا اور کچھ چھوڑ دیا گیا تھا۔ آپ نے ایسا کرنے سے منع کیا اور فرمایا: سارا مونڈو یا سارا چھوڑ دو۔ (مسلم)

۴۲۲۹ (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ بُیُوْتِکُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کی وضع اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کی طرح بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دیا کرو۔ (بخاری)

۴۲۳۰ (۱۱) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری)

۴۲۳۱/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بالوں کو ملانے والی، ملوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

(متفق علیہ)

۴۲۳۲/۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ مَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُّ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِّيْهِ اَمَا قَرَاْتِ مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے گودنے والی گدوانے والی، بال چننے والی، خوبصورتی کے لیے دانت چھلے کرانے والی اور اللہ کی پیدائش کو بدلنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ پس ایک عورت اُن کے پاس آئی اور کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ فلاں فلاں قسم کی عورتوں پر لعنت کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میں کیوں نہ اُس پر لعنت کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت کی اور وہ اللہ کی کتاب میں ہو۔ کہا کہ میں نے سارا قرآن مجید پڑھا ہے، لیکن اُس میں وہ بات نہیں جو آپ کہتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر تم غور سے پڑھتیں تو اُسے پا لیتیں اور ضرور یہ پڑھتیں: "اور رسول جو تمہیں دیں اُسے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رُک جاؤ (۵۹: ۷) کہنے لگی کیوں نہیں۔ فرمایا تو اسی کے ذریعے آپ نے منع فرمایا ہے (متفق علیہ)۔

۴۲۳۳/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَّنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر بد کا لگنا حق ہے اور گودنے سے منع فرمایا۔ (بخاری)

۴۲۳۴/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بال چپکائے ہوئے دیکھا۔

(بخاری)

۴۲۳۵/۱۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرد کو زعفرانی رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(متفق علیہ)

۴۲۳۶/۱۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَطْيَبِ مَا نَجِدُ حَتّٰى اَجِدَ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہترین خوشبو لگاتی جو میسر آجاتی۔ یہاں تک کہ میں خوشبو کی چمک آپ کے سرِ اقدس اور ریش مبارک میں پاتی۔

(متفق علیہ)

۴۲۳۷/۱۸ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ

نافع نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب دھونی لیتے

اِسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرِ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهٗ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو لوبان غیر مخلوط کی دھونی لیا کرتے یا کافور بھی لوبان کے ساتھ ڈال لیتے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔ (مسلم)۔

دوسری فصل

۴۲۳۸/۱۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ وَكَانَ إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ صَلَوَاتُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ يَفْعَلُهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مبارک مونچھوں سے کترتے یا لیتے اور اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کیا کرتے۔ (ترمذی)

۴۲۳۹/۲۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی مونچھوں سے نہ کترے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (احمد، ترمذی، نسائی)۔

۴۲۴۰/۲۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

عمرو بن شعیب، اُن کے والدِ ماجد، اُن کے جدِّ امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک کے طول و عرض سے کچھ لیا کرتے تھے۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۲۴۱/۲۲ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهِ خَلُوْقًا فَقَالَ أَلَكَ امْرَأَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت یعلیٰ بن مُرّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے اوپر خلوق دیکھی تو فرمایا: کیا تمہاری بیوی ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ اسے دھولو، پھر دھولو پھر دھولو اور پھر اسے نہ لگانا (ترمذی، نسائی)

۴۲۴۲/۲۳ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ رَجُلٍ فِيْ جَسَدِهٖ شَيْءٌ مِّنْ خَلُوْقٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤٗدَ)

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کے جسم پر ذرا بھی خلوق لگی ہوئی ہو۔ (ابوداؤد)

۴۲۴۳/۲۴ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى أَهْلِيْ مِنْ سَفَرٍ وَّقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُوْنِيْ بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤٗدَ)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں سفر سے اپنے گھر والوں کے پاس لوٹا تو میرے دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے تھے تو گھر والوں نے زعفران والی خلوق کا لیپ کر دیا۔ اگلے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ نے جواب نہ دیا اور فرمایا کہ جا کر اسے دھو ڈالو۔ (ابوداؤد)

۴۲۴۴/۲۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللّٰہ علیہ وسلم طیب الرجال ما ظهر ریحه وخفی لونه وطیب النساء ما ظهر لونه وخفی ریحه۔ (رواه الترمذی والنسائی)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ چھپا رہے جبکہ عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر اور بو چھپی رہے (ترمذی، نسائی)

۴۲۴۵ [۲۶] وعن انس قال کانت لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سکة یتطیب منها۔ (رواه ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک کپی تھی جس سے خوشبو لگایا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

۴۲۴۶ [۲۷] وعنه قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یکثر دهن راسه وتسریح لحیته ویکثر القناع کان ثوبه ثوب زیات۔ (رواه فی شرح السنة)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر مبارک میں اکثر تیل لگاتے اور ریش مبارک میں کنگھی کرتے۔ اکثر سرِ اقدس پر کپڑا رکھتے جو تیلی کے کپڑوں کی طرح معلوم ہوتا۔ (شرح السنۃ)

۴۲۴۷ [۲۸] وعن ام هانیٔ قالت قدم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علینا بمکة قدمة وله اربع غدائر۔ (رواه احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجة)

حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے چار گیسوئے مبارک تھے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۲۴۸ [۲۹] وعن عائشة قالت اذا فرقت لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم راسه صدعت فرقه عن یافوخه وارسلت ناصیته بین عینیه۔ (رواه ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں مانگ نکالتی اور آپ کے تالو مبارک سے مانگ نکالنا شروع کرتی تو پیشانی کے بالوں کو چشمانِ مبارک کے درمیان چھوڑتی۔ (ابوداؤد)

۴۲۴۹ [۳۰] وعن عبداللّٰہ بن مغفل قال نهی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا۔ (رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے مگر ایک روز کا ناغہ کر کے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۴۲۵۰ [۳۱] وعن عبداللّٰہ بن بریدة قال قال رجل لفضالة ابن عبید ما لی اراک شعثا قال ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان ینهانا عن کثیر من الارفاه قال ما لی لا اری علیک حذاء قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یامرنا ان نحتفی احیانا۔ (رواه ابوداؤد)

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت فضالہ بن عُبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں آپ کے بال بکھرے ہوئے کیوں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں زیادہ زیب و زینت سے منع فرمایا ہے۔ کہا کہ میں آپ کے پیروں میں جوتے کیوں نہیں دیکھتا؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ کبھی کبھی ننگے پیر بھی رہا کریں۔ (ابوداؤد)

۴۲۵۱ [۳۲] وعن ابی هریرة ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من کان له شعر فلیکرمه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بال رکھے ہوئے ہوں تو اُن کا

۴۲۵۲ / ۳۳ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُیِّرَ بِہِ الشَّیْبُ الْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جن چیزوں سے بڑھاپے کو بدلا جاتا ہے، اُن میں سب سے بہتر مہندی اور وسمہ ہیں۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۴۲۵۳ / ۳۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ یَخْضِبُوْنَ بِھٰذَا السَّوَادِ کَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا یَجِدُوْنَ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو اس سیاہ رنگ سے خضاب کریں گے جیسے کبوتروں کے پوٹے۔ وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۴۲۵۴ / ۳۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِیَّۃَ وَیُصَفِّرُ لِحْیَتَہٗ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبتی نعلین مبارک پہنا کرتے اور ریش مبارک کو ورس اور زعفران سے رنگا کرتے اور حضرت ابن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے۔ (نسائی)

۴۲۵۵ / ۳۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا اَحْسَنَ ھٰذَا قَالَ فَمَرَّ اٰخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ فَقَالَ ھٰذَا اَحْسَنُ مِنْ ھٰذَا ثُمَّ مَرَّ اٰخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَۃِ فَقَالَ ھٰذَا اَحْسَنُ مِنْ ھٰذَا کُلِّہٖ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا جس نے مہندی کا خضاب کیا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ کتنا اچھا ہے۔ پھر دوسرا شخص گزرا جس نے مہندی اور وسمہ سے خضاب کیا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ اُس سے بھی اچھا ہے۔ پھر تیسرا شخص گزرا جس نے زردی سے خضاب کیا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ اُن سب سے زیادہ اچھا ہے۔ (ابوداؤد)

۴۲۵۶ / ۳۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیِّرُوا الشَّیْبَ وَلَا تَشَبَّھُوْا بِالْیَھُوْدِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّبَیْرِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑھاپے کو بدلو اور یہود کی مشابہت نہ کرو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور نسائی نے حضرت ابن عمر اور حضرت زبیر سے روایت کیا۔

۴۲۵۷ / ۳۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتِفُوا الشَّیْبَ فَاِنَّہٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِی الْاِسْلَامِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا حَسَنَۃً وَکَفَّرَ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً وَرَفَعَہٗ بِھَا دَرَجَۃً۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

عمرو بن شعیب اُن کے والد ماجد اُن کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید بال نہ چنو کیونکہ وہ مسلمان کا نور ہے۔ جس کو اسلام میں سفیدی آئی تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اس کے باعث نیکیاں لکھے گا اس کی وجہ سے اُس کی خطائیں معاف فرمائے گا اور اس کے سبب اُس کے درجے بلند کرے گا۔ (ابوداؤد)

۴۲۵۸ / ۳۹ وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مُرَّۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِی الْاِسْلَامِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو اسلام کے اندر سفیدی آئی تو قیامت کے روز اُس کے لیے نور ہوگا۔ (ترمذی، نسائی)

۴۲۵۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ[40] كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کر لیا کرتے تھے۔ آپ کے گیسوئے مبارک تا گوش سے زیادہ اور تا بدوش سے کم تھے۔ (ترمذی)

۴۲۶۰ وَعَنِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ[41] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا فَأَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلٰى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلٰى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے حضرت ابن الحنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خریم اسدی بہت اچھا آدمی ہے جبکہ اُس کے بال تا گوش سے زیادہ نہ ہوں اور ازار نیچی نہ رکھے۔ یہ بات حضرت خریم تک پہنچی تو انھوں نے سر کے بالوں کو چھری سے کاٹ کر کانوں تک کر لیا اور اپنی ازار کو نصف پنڈلیوں تک اونچا کر لیا۔ (ابوداؤد)

۴۲۶۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِيْ ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ لِيْ أُمِّيْ[42] لَا أَجُزُّهَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا وَيَأْخُذُهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے گیسو دراز تھے۔ مجھ سے میری والدہ محترمہ نے فرمایا کہ میں انھیں نہیں کاٹوں گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کو کھینچتے اور پکڑا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

۴۲۶۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[43] أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰى أَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا لِيْ بَنِيْ أَخِيْ فَجِيْءَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوْا إِلَيَّ الْحَلَّاقَ فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُءُوْسَنَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آلِ جعفر کو تین دن مہلت دی۔ پھر اُن کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: آج کے بعد میرے بھائی پر کوئی نہ روئے۔ پھر فرمایا کہ میرے بھتیجوں کو میرے پاس لاؤ۔ ہمیں لایا گیا گویا ہم چڑیا کے بچے تھے۔ فرمایا کہ حجام کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ پس اُسے حکم فرمایا تو اُس نے ہمارے سر مونڈے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۴۲۶۳ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْتِنُ[44] بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْهِكِيْ فَإِنَّ ذٰلِكَ أَحْظٰى لِلْمَرْأَةِ وَأَحَبُّ إِلَى الْبَعْلِ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ وَرَاوِيْهِ مَجْهُوْلٌ)

حضرت اُمِّ عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت مدینہ منورہ میں ختنے کیا کرتی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھال زیادہ نہ کاٹا کرو کیونکہ یہ بات عورت کے لیے زیادہ لذت والی اور خاوند کو زیادہ پسند ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کا ایک راوی مجہول ہے۔

۴۲۶۴ وَعَنْ كَرِيْمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ[45] عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ وَلٰكِنِّيْ أَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيْبِيْ يَكْرَهُ رِيْحَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مہندی کے خضاب کے متعلق پوچھا تو فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن میں اسے ناپسند کرتی ہوں کیونکہ میرے محبوب اس کی بُو کو ناپسند فرماتے تھے۔ (نسائی، ابوداؤد)

۴۲۶۵ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْنِيْ فَقَالَ لَا اُبَايِعُكِ حَتّٰى تُغَيِّرِيْ كَفَّيْكِ فَكَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ۔ [۴۶]
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ہند بنت عتبہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! مجھے بیعت کر لیجیے۔ فرمایا کہ میں اُس وقت تک بیعت نہیں کروں گا جب تک تم اپنے ہاتھوں کی رنگت نہ بدل لو جو درندوں کے ہاتھوں جیسے ہیں۔ (ابوداؤد)

۴۲۶۶ وَعَنْهَا قَالَتْ اَوْمَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ وَّرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَقَالَ مَا اَدْرِيْ اَيَدُ رَجُلٍ اَوْ يَدُ امْرَاَةٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَاَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ يَعْنِيْ بِالْحِنَّاءِ۔ [۴۷]
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

انھوں سے ہی فرمایا کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے اشارہ کیا جس کے ہاتھ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خط تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک کھینچ لیا اور فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا؟ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ عورت کا۔ فرمایا کہ اگر تم عورت ہو تو اپنے ناخنوں کا رنگ مہندی کے ساتھ بدل لو۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۴۲۶۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ۔ [۴۸]
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: بالوں کو ملانے والی ملوانے والی، بال چننے والی، بال چنوانے والی، گودنے والی اور بغیر کسی بیماری کے گدوانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی گئی ہے۔
(ابوداؤد)

۴۲۶۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) [۴۹]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں جیسا لباس پہنے اور اُس عورت پر جو مردوں جیسا لباس پہنے۔ (ابوداؤد)

۴۲۶۹ وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قِيْلَ لِعَائِشَةَ اِنَّ امْرَاَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ قَالَتْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ۔ [۵۰]
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا کہ عورت مردوں جیسے جوتے پہنتی ہے۔ فرمایا کہ مردوں سے مشابہت کرنے والی عورت پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد)

۴۲۷۰ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ كَانَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِاِنْسَانٍ مِّنْ اَهْلِهٖ فَاطِمَةَ وَاَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَّقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا اَوْ سِتْرًا عَلٰى بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ فَظَنَّتْ اَنَّ مَا مَنَعَهٗ اَنْ يَّدْخُلَ مَا رَاٰى فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَعَتْهُ مِنْهُمَا فَانْطَلَقَا اِلٰى رَسُوْلِ [۵۱]

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو اپنے گھر والوں میں سے سب سے آخر میں حضرت فاطمہ سے ملاقات کرتے اور واپسی پر سب سے پہلے حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لے جاتے۔ ایک غزوہ سے آپ لوٹے تو انھوں نے دروازے پر ٹاٹ یا پردہ لٹکایا ہوا تھا اور حسن اور حسین کو چاندی کے کنگن پہنائے ہوئے تھے۔ آپ چلے آئے اور اندر داخل نہ ہوئے۔ وہ جان گئیں کہ اس چیز کے دیکھنے نے آپ کو تشریف لانے سے روکا ہے لہٰذا پردہ پھاڑ دیا اور دونوں بچوں کے کنگن اتار دیے اور انھیں توڑ ڈالا۔ وہ دونوں

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْکِیَانِ فَاَخَذَہٗ مِنْھُمَا فَقَالَ یَا ثَوْبَانُ اِذْھَبْ بِھٰذَا اِلٰی اٰلِ فُلَانٍ اِنَّ ھٰؤُلَاۗءِ اَھْلِیْ اَکْرَہُ اَنْ یَّاْکُلُوْا طَیِّبَاتِھِمْ فِیْ حَیَاتِھِمُ الدُّنْیَا یَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَۃَ قِلَادَۃً مِّنْ عَصَبٍ وَّسِوَارَیْنِ مِنْ عَاجٍ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تو آپ نے دونوں سے انھیں لے کر فرمایا: اے ثوبان! انھیں لے کر آلِ فلاں کے پاس جاؤ کیونکہ یہ میرے گھر والے ہیں، میں ناپسند کرتا ہوں کہ یہ اپنی پاکیزہ چیزیں دنیا کی زندگی میں کھالیں۔ اے ثوبان! فاطمہ کے لیے عصب کی ہڈی کا ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لاؤ۔

(احمد، ابوداؤد)

۴۲۷۱/۵۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اکْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّہٗ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَہٗ مُکْحُلَۃٌ یَکْتَحِلُ بِھَا کُلَّ لَیْلَۃٍ ثَلٰثَۃً فِیْ ھٰذِہٖ وَثَلٰثَۃً فِیْ ھٰذِہٖ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اثمد کا سرمہ لگایا کرو کیونکہ وہ نگاہ کو تیز کرتا اور بال اگاتا ہے۔ اُن کا گمان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس سرمہ دانی ہوتی جس سے رات میں روزانہ تین سلائی اس آنکھ میں اور تین دوسری آنکھ میں لگایا کرتے۔

(ترمذی)

۴۲۷۲/۵۳ وَعَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ یَّنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَلٰثًا فِیْ کُلِّ عَیْنٍ قَالَ وَقَالَ اِنَّ خَیْرَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ اللَّدُوْدُ وَالسَّعُوْطُ وَالْحِجَامَۃُ وَالْمَشِیُّ وَخَیْرَ مَا اکْتَحَلْتُمْ بِہِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّہٗ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ وَاِنَّ خَیْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِیْہِ یَوْمَ سَبْعَ عَشَرَۃَ وَیَوْمَ تِسْعَ عَشَرَۃَ وَیَوْمَ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیْثُ عُرِجَ بِہٖ مَا مَرَّ عَلٰی مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰۗئِکَۃِ اِلَّا قَالُوْا عَلَیْکَ بِالْحِجَامَۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سونے سے پہلے ہر آنکھ میں اثمد سرمہ تین تین سلائی لگاتے اور فرمایا کہ جو تم علاج کرتے ہو اُن میں بہترین لیپ کرنا، نسوار لینا، پچھنے لگوانا اور جلاب لینا ہے اور جو تم سُرمے لگاتے ہو اُن میں بہتر اثمد ہے کیونکہ وہ بینائی کو روشن کرتا اور بال اُگاتا ہے اور جن میں تم پچھنے لگواتے ہو اُن میں سترھواں، اُنیسواں، اور اکیسواں روز بہتر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی تو فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرے تو انھوں نے کہا کہ پچھنے لگوانے کو لازمی اختیار کرو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۲۷۳/۵۴ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَی الرِّجَالَ وَالنِّسَاۗءَ عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ یَّدْخُلُوْا بِالْمَیَازِرِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے روکا۔ پھر مردوں کو اجازت دی کہ ازار باندھ کر داخل ہو جایا کریں۔

(ترمذی، ابوداؤد)

۴۲۷۴/۵۵ وَعَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ قَالَ قَدِمَ عَلٰی عَاۗئِشَۃَ نِسْوَۃٌ مِّنْ اَھْلِ حِمْصَ فَقَالَتْ مِنْ اَیْنَ اَنْتُنَّ قُلْنَ مِنَ الشَّامِ قَالَتْ فَلَعَلَّکُنَّ مِنَ الْکُوْرَۃِ الَّتِیْ تَدْخُلُ

ابوالملیح نے فرمایا کہ حمص والوں کی چند عورتیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ فرمایا کہ تم کہاں سے ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ شام سے۔ فرمایا کہ شاید تم اُس علاقے کی عورتیں ہو جہاں عورتیں

نِسَاءِهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ بَلَى قَالَتْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَخْلَعُ امْرَأَةٌ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا وَفِي رِوَايَةٍ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِلَّا هَتَكَتْ سِتْرَهَا فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

بھی حماموں میں داخل ہوتی ہیں۔ ہم نے کہا، کیوں نہیں۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو عورت اپنے خاوند کے گھر کے سوا کسی دوسرے گھر میں کپڑے اُتارے تو اُس کے اور اُس کے رب کے درمیان جو پردہ ہوتا ہے وہ پردہ پھٹ جاتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اپنے گھر کے سوا، مگر اُس کا وہ پردہ پھٹ جاتا ہے جو اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہوتا ہے۔ (ترمذی، ابو داؤد)

۴۲۷۵ ۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُونَ فِيهَا بُيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِالْأُزُرِ وَامْنَعُوهَا النِّسَاءَ إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نُفَسَاءَ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تم عجمی علاقوں کو فتح کر لو گے اور تم اُن میں ایسے گھر بھی پاؤ گے جن کو حمام کہا جائے گا تو مرد اُن میں داخل نہ ہوں مگر ازار باندھ کر اور عورتوں کو اُن میں داخل ہونے سے منع کرنا، ماسوائے مریضہ اور نفاس والی کے۔

(ابو داؤد)

۴۲۷۶ ۵۷ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلَى مَائِدَةٍ تُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ حمام میں بغیر ازار کے داخل نہ ہو۔ جو اللہ اور آخری دن پہ ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ ہونے دے اور جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اُس دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چلتا ہو۔

(ترمذی، نسائی)

تیسری فصل

۴۲۷۷ ۵۸ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ وَقَدِ اخْتَضَبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اگر میں حضور کے سر مبارک کے سفید بالوں کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔ فرمایا اور آپ نے خضاب نہیں لگایا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکر نے مہندی اور وسمہ کا خضاب کیا جبکہ حضرت عمر نے صرف مہندی کا خضاب کیا۔

(متفق علیہ)

۴۲۷۸ ۵۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ حَتَّى تَمْتَلِئَ ثِيَابُهُ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيلَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اپنی ریش مبارک کو زردی سے رنگا کرتے تھے یہاں تک کہ اُن کے کپڑوں پر زردی

لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

رنگ جاتی۔ اُن سے کہا گیا کہ آپ زردی سے کیوں رنگتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کے ساتھ رنگتے ہوئے دیکھا ہے جبکہ میرے نزدیک اتباعِ رسول سے پیاری کوئی چیز نہیں اور اس کے ساتھ آپ کے کپڑے بھی رنگے جاتے یہاں تک کہ عمامہ مبارک بھی (ابو داؤد۔ نسائی)

۴۲۷۹ / ۶۰ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عثمان بن عبداللہ بن موہب کا بیان ہے کہ میں حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک بالوں میں سے ایک خضاب کیا ہوا موئے مبارک ہمارے پاس لائیں۔ (بخاری)

۴۲۸۰ / ۶۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مخنث سے فرمایا جس نے اپنے ہاتھ اور پیر مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ عورتوں کی مشابہت اختیار کرتا ہے پس آپ نے حکم فرمایا تو اُسے نقیع کی طرف جلاوطن کر دیا گیا۔ کہا گیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم اس کو قتل نہ کر دیں؟ فرمایا کہ مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ (ابو داؤد)

۴۲۸۱ / ۶۲ وَعَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُءُوسَهُمْ فَجِيءَ بِي إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِي مِنْ أَجْلِ الْخَلُوقِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو فتح کیا تو مکہ والے اپنے بچوں کو آپ کے پاس لاتے۔ آپ اُن کے لیے دعائے برکت فرماتے اور اُن کے سروں پر ہاتھ پھیرتے۔ مجھے بھی آپ کی خدمت میں لایا گیا اور مجھے خلوق لگی ہوئی تھی تو خلوق کی وجہ سے مجھے آپ نے ہاتھ نہیں لگایا۔ (ابو داؤد)

۴۲۸۲ / ۶۳ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي جُمَّةً أَفَأُرَجِّلُهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَكْرِمْهَا قَالَ فَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَكْرِمْهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: میرے بال کندھوں تک ہیں، کیا میں اِن میں کنگھی کروں؟ فرمایا ہاں اور ان کی عزت کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے "ہاں ان کی عزت کرو" فرمانے کے بموجب حضرت ابو قتادہ بعض اوقات دن میں دو مرتبہ بھی اُن میں تیل لگا لیتے۔ (مالک)

۴۲۸۳ / ۶۴ وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ قَالَتْ وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ أَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَأْسَكَ وَبَرَّكَ عَلَيْكَ وَقَالَ احْلِقُوا هٰذَيْنِ أَوْ قُصُّوهُمَا

حجاج بن حسان نے فرمایا کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میری بہن حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تم اُن دِنوں لڑکے تھے اور تمہارے دو گیسو یا پیشانی کے دونوں جانب بال تھے تو حضور نے تمہارے سر پر

قَالَ هٰذَا زِيُّ الْيَهُوْدِ - (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

ہاتھ پھیرا اور دُعائے برکت فرمائی اور فرمایا کہ دونوں کو منڈوا دو یا کٹوا دو کیونکہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے (ابوداؤد)

۴۲۸۴/۶۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا -
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ عورت اپنے سر کے بال منڈائے۔
(نسائی)

۴۲۸۵/۶۶ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ كَأَنَّهٗ يَأْمُرُهٗ بِإِصْلَاحِ شَعْرِهٖ وَلِحْيَتِهٖ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِّنْ أَنْ يَّأْتِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّأْسِ كَأَنَّهٗ شَيْطَانٌ -
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تھے تو ایک آدمی اندر آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی طرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا، گویا بالوں کو درست کرنے کا حکم فرما رہے تھے۔ وہ ایسا ہی کر کے واپس آیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ اُس سے بہتر نہیں ہے کہ تم میں سے کوئی سر کے بال یوں بکھیرے ہوئے آئے گویا کہ وہ شیطان ہے۔
(مالک)

۴۲۸۶/۶۷ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا أُرَاهُ قَالَ أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ نَظِّفُوْا أَفْنِيَتَكُمْ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابن المسیّب کو فرماتے ہوئے سُنا گیا کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند فرماتا ہے۔ ستھرا ہے اور لطافت کو پسند فرماتا ہے کریم ہے اور کرم کو پسند فرماتا ہے۔ سخی ہے اور سخاوت کو پسند فرماتا ہے۔ پس صاف ستھرے رہو۔ میرے خیال میں فرمایا کہ اپنے صحنوں کو بھی صاف رکھو اور یہود کی بہت مشابہت اختیار نہ کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ مہاجر بن مسمار سے میں نے اس کا ذکر کیا تو کہا: مجھ سے حدیث بیان کی عامر بن سعد نے اپنے والد ماجد کے واسطے سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا اور یہ بھی ارشاد ہوا، اپنے صحنوں کو بھی صاف رکھا کرو۔ (ترمذی)

۴۲۸۷/۶۸ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ كَانَ إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ أَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَأَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَأَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهٗ وَأَوَّلَ النَّاسِ رَأَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هٰذَا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَارٌ يَا إِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَبِّ زِدْنِيْ وَقَارًا - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیّب کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام پہلے فرد ہیں جنہوں نے اپنی مونچھیں پست رکھیں اور پہلے انسان ہیں جنہوں نے مہمان کی ضیافت کی اور پہلے شخص ہیں جنہوں نے بڑھاپے کی سفیدی دیکھ کر گزارش کی: اے رب یہ کیا ہے؟ - اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم! یہ وقار ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! میرے وقار کو بڑھا۔ (مالک)

بَابُ التَّصَاوِيْرِ — تصویروں کا بیان

پہلی فصل

۴۲۸۸ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِيْرُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، رحمت کے فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتّا یا تصویر ہو۔ (متفق علیہ)

۴۲۸۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ يَوْمًا وَّاجِمًا وَّقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ وَعَدَنِیْ اَنْ يَّلْقَانِی اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِیْ اَمَ وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِیْ ثُمَّ وَقَعَ فِیْ نَفْسِهٖ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَّهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَآءً فَنَضَحَ مَكَانَهٗ فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَّنِیْ اَنْ تَلْقَانِیْ الْبَارِحَةَ قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اَنَّهٗ يَاْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَآئِطِ الصَّغِيْرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَآئِطِ الْكَبِيْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمگین اُٹھے۔ اور فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ سے اِس رات ملنے کا وعدہ کیا تھا لیکن ملنے نہ آئے حالانکہ خدا کی قسم، انھوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی تھی۔ پھر آپ کے دل میں ایک پِلّے کا خیال آیا جو آپ کے تخت کے نیچے تھا چنانچہ حکم دیا تو اُسے نکال دیا گیا۔ پھر دستِ مبارک میں پانی لے کر اُس جگہ پر چھڑکا۔ جب شام ہوئی تو حضرت جبرئیل ملاقات کے لیے حاضر ہوئے۔ فرمایا کہ تم نے تو مجھ سے گزشتہ رات ملنے کا وعدہ کیا تھا، عرض گزار ہوئے ہاں، لیکن ہم اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتّا یا تصویر ہو۔ صبح ہوئی تو اُس روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتّوں کو مار دینے کا حکم فرمایا۔ یہاں تک کہ آپ چھوٹے باغ کے کتّے کو بھی مار دینے کا حکم فرماتے اور بڑے باغ کا کتّا چھوڑ دیا جاتا۔ (مسلم)

۴۲۹۰ وَعَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِیْ بَيْتِهٖ شَيْئًا فِيْهِ تَصَالِيْبُ اِلَّا نَقَضَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں کوئی تصویر نہ چھوڑتے مگر اُسے توڑ دیتے۔ (بخاری)۔

۴۲۹۱ وَعَنْهَا اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِیْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا

اُن سے ہی روایت ہے کہ انھوں نے ایک پردہ خریدا جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے۔ پس میں نے چہرۂ انور پر ناراضگی کے اثرات پہچان لیے۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اُس کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِس پردے کا کیا حال ہے؟ عرض

لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۹۲ وَعَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ قَدِ اتَّخَذَتْ عَلٰى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۹۳ وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزَاةٍ فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَى النَّمَطَ فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَاْمُرْنَا اَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۹۴ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۹۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِيْ فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ شَعِيْرَةً۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۹۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۹۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَيُعَذِّبُهُ فِيْ جَهَنَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تصویر والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور اُن سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہو اُس میں رحمت کے فرشتے نازل نہیں ہوتے۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ انھوں نے الماری کے اُوپر پردہ ڈالا جس میں تصویریں تھیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے پھاڑ دیا۔ میں نے اُس کے دو تکیے بنا لیے جن پر حضور بیٹھا کرتے۔
(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غزوہ کے لیے نکلے تو میں نے ایک کپڑا لے کر اُس کا دروازے پر پردہ لٹکا دیا۔ جب آپ تشریف لائے اور آپ نے وہ کپڑا دیکھا تو اُسے کھینچا اور پھاڑ دیا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم نہیں فرمایا کہ ہم پتھر اور مٹی کو لباس پہنائیں۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز سب سے سخت عذاب اُن لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی شانِ تخلیق سے مقابلہ کرتے ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُس سے بڑا ظالم کون ہے جو اُسی طرح چیز بنانے لگے جیسی میں نے بنائی۔ بھلا ایک ذرہ تو بنائیں، ایک دانہ تو بنائیں، ایک جَو تو بنائیں۔
(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔
(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ ہر تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا۔ ہر تصویر جو اُس نے بنائی ہوگی اُس کا جاندار بنایا جائے گا جو جہنم میں اُسے عذاب دے گا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر چارہ نہ ہو تو درخت وغیرہ چیزوں کی تصویر بنا لو جن میں روح نہیں ہے (متفق علیہ)

٤٢٩٨ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[11] يَقُوْلُ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو ایسے خواب کو دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اُس نے دیکھا نہ ہو تو وہ جَو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کی تکلیف دیا جائے گا اور وہ نہیں کر سکے گا۔ جو کان لگا کر ایسے لوگوں کی بات سُنے جو اُسے ناپسند کرتے ہوں یا اُس سے بھاگتے ہوں تو قیامت کے روز اُس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا اور جو کوئی تصویر بنائے اُسے عذاب دیا جائے گا اور تکلیف دی جائے گی کہ اُس میں روح پھونکے اور وہ روح نہیں ڈال سکے گا۔ (بخاری)

٤٢٩٩ وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[12] قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهٗ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَّدَمِهٖ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شطرنج کھیلا گویا اُس نے اپنے ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں رنگے۔

(مسلم)

دوسری فصل

٤٣٠٠ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[13] اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ قَالَ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِيْ عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعُ فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَاٰنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا۔ میں گزشتہ رات حاضر ہوا تھا۔ مجھے اندر داخل ہونے میں کوئی رکاوٹ نہ تھی مگر دروازے پر تصویریں تھیں اور گھر کے اندر باریک پردہ تھا جس میں تصویریں تھیں اور گھر میں ایک کتا تھا۔ دروازے کی تصویروں کے سر کاٹنے کا حکم فرمائیے تاکہ وہ درخت کی طرح رہ جائیں۔ پردے کو کاٹنے کا حکم فرمائیے کہ اُس کے دو سرہانے بنا لیے جائیں جو پھینکے رہیں اور روندے جائیں اور کُتے کو نکال دینے کا حکم فرمائیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

(ترمذی، ابوداؤد)

٤٣٠١ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[14] يَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَّنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَّكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَالْمُصَوِّرِيْنَ۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی دیکھنے والی اور دو کان ہوں گے سُننے والے اور ایک بولنے والی زبان ہوگی۔ وہ کہے گا کہ مجھے تین شخصوں پر مقرر فرمایا گیا ہے۔ ہر اُس شخص پر جو سرکش اور ظالم ہو، ہر اُس شخص پر جو خدا کے ساتھ دوسروں کی عبادت کرے اور تصویریں

۴۳۰۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوْبَةَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قِيْلَ الْكُوْبَةُ الطَّبْلُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شراب، جوا اور کوبہ حرام فرمایا ہے اور فرمایا کہ نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے کہا گیا کہ "اَلْکُوْبَۃُ" طبلے کو کہتے ہیں بیہقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۴۳۰۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَالْغُبَيْرَاءُ شَرَابٌ تَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهَا السُّكُرْكَةُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب، جوئے، کوبہ اور غبیرہ سے منع فرمایا ہے۔ غبیرہ ایک شراب ہے جس کو حبشی لوگ جنوں سے بناتے ہیں اور اُسے سکرکہ کہا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۴۳۰۴ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شطرنج کھیلے اُس نے اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (احمد، ابوداؤد)

۴۳۰۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کبوتر کا پیچھا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا۔ شیطان شیطانہ کا پیچھا کر رہا ہے۔ روایت کیا اسے احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

تیسری فصل

۴۳۰۶ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اِنِّيْ رَجُلٌ اِنَّمَا مَعِيْشَتِيْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِيْ وَاِنِّيْ اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهِ الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سعید بن ابوالحسن کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا کہ ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا: اے ابن عباس! میں ہاتھ سے کام کرنے والا آدمی ہوں لہٰذا میں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں تم سے حدیث بیان نہیں کرتا مگر جو میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جو تصویر بنائے تو اللہ تعالیٰ اُسے عذاب دے گا۔ پس اُس آدمی نے ٹھنڈا سانس لیا اور اُس کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا۔ فرمایا کہ تم پر افسوس اگر تم بنائے بغیر ایک رات گزار دو۔ اس درخت کو لازم پکڑ لو اور ہر اُس چیز کو جس میں روح نہیں ہے۔ (بخاری)

۴۳۰۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَآئِهِ كَنِيْسَةً يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيْبَةَ أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيْرَ فِيْهَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ أُولٰٓئِكَ إِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولٰٓئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۰۸/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا أَوْ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ أَوْ قَتَلَ أَحَدَ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۴۳۰۹/۲۲ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ الشِّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْأَعَاجِمِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۴۳۱۰/۲۳ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ لَا يَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ إِلَّا خَاطِئٌ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۴۳۱۱/۲۴ وَعَنْهُ أَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشِّطْرَنْجِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا يُحِبُّ اللهُ الْبَاطِلَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الْأَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

۴۳۱۲/۲۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ دَارَ قَوْمٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَدُوْنَهُمْ دَارٌ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ تَأْتِيْ دَارَ فُلَانٍ وَلَا تَأْتِيْ دَارَنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ فِيْ دَارِكُمْ كَلْبًا قَالُوْا إِنَّ فِيْ دَارِهِمْ سِنَّوْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّنَّوْرُ سَبُعٌ۔

(رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ کی کسی ازواج مطہرات میں سے کسی نے کنیسہ کا ذکر کیا جس کو ماریہ کہا جاتا تھا اور حضرت اُم سلمہ اور حضرت اُم حبیبہ سرزمین حبشہ سے آئی تھیں۔ انھوں نے اُس کی خوبصورتی کا ذکر کیا اور جو تصویریں اُس میں تھیں۔ آپ نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب اُن میں کوئی نیک آدمی مرجاتا تو اُس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور پھر اُس میں یہ تصویریں بنا دیتے۔ وہ اللہ کی مخلوق میں بدترین ہیں۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز سب سے سخت عذاب اُس شخص کو ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا یا جس کو کسی نبی نے قتل کیا یا اپنے والدین میں سے کسی ایک کو قتل کیا اور تصویر بنانے والوں کو اور اس عالم کو جس نے اپنے علم سے فائدہ حاصل نہ کیا۔ (بیہقی)

روایت ہے کہ حضرت علی فرمایا کرتے: شطرنج عجمیوں کا جوا ہے۔

(بیہقی)

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: شطرنج سے نہیں کھیلے گا مگر خطا کار۔

(بیہقی)

اُن سے ہی شطرنج کھیلنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: یہ باطل کاموں سے ہے اور اللہ تعالیٰ باطل کو پسند نہیں فرماتا (ان چاروں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر تشریف لے جایا کرتے۔ اُن کے ساتھ ایک گھر تھا تو اُن پر یہ گراں گزرتا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ فلاں کے گھر تشریف لے جاتے ہیں اور ہمارے غریب خانے پر جلوہ افروز نہیں ہوتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے گھر کتا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ اُن کے گھر بلی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلی تو درندوں سے ہے۔ (دار قطنی)۔

كتاب الطب والرقى

طب اور جھاڑ پھونک کا بیان

پہلی فصل

۴۳۱۳ [1] عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما انزل الله داء الا انزل له شفاء (رواه البخاري)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اُتاری مگر اُس کے لیے شفا بھی نازل فرمائی ہے۔ (بخاری)

۴۳۱۴ [2] وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل داء دواء فاذا اصيب دواء الداء برء باذن الله۔ (رواه مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بیماری کے لیے دوا ہے۔ جب دوا بیماری تک پہنچ جاتی ہے تو اللہ کے حکم سے وہ تندرست ہو جاتا ہے۔ (مسلم)۔

۴۳۱۵ [3] وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشفاء في ثلث في شرطة محجم او شربة عسل او كية بنار وانا انهى امتي عن الكي (رواه البخاري)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شفا تین چیزوں میں ہے یعنی پچھنے لگانے والے کے نشتر میں، شہد کے گھونٹ میں اور آگ سے داغ میں لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔ (بخاری)

۴۳۱۶ [4] وعن جابر قال رمي ابي يوم الاحزاب على اكحله فكواه رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ (رواه مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ احزاب کے روز حضرت اُبی بن کعب کی رگِ حیات پر تیر لگا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں داغ دیا۔ (مسلم)

۴۳۱۷ [5] وعنه قال رمي سعد بن معاذ في اكحله فحسمه النبي صلى الله عليه وسلم بيده بمشقص ثم ورمت فحسمه الثانية۔ (رواه مسلم)

اُنھوں نے ہی فرمایا کہ حضرت سعد بن معاذ کی رگِ حیات پر تیر مارا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے تیر کے پیکان سے داغ دیا۔ پھر ورم آ گیا تو آپ نے دوبارہ داغ دیا۔

(مسلم)

۴۳۱۸ [6] وعنه قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ابي بن كعب طبيبا فقطع منه عرقا ثم كواه عليه۔ (رواه مسلم)

اُنھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اُبی بن کعب کی طرف ایک طبیب کو بھیجا تو اُس نے اُن کی ایک رگ کاٹی اور اُس پر داغ دیا۔ (مسلم)

۴۳۱۹ [7] وعن ابي هريرة انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في الحبة السوداء شفاء من كل داء الا السام قال ابن شهاب السام الموت والحبة السوداء الشونيز۔ (متفق عليه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ سیاہ دانے میں موت کے سوا ہر بیماری کی شفا ہے۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ السام سے موت اور سیاہ دانے سے کلونجی مراد ہے۔ (متفق علیہ)۔

۴۳۲۰ [8] وعن ابي سعيد الخدري قال جاء رجل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ فَسَقَاهُ فَبَرَأَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے بھائی کا پیٹ چل رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے شہد پلاؤ۔ اُس نے پلایا، پھر حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے اُسے پلایا لیکن دست اور زیادہ ہونے لگے۔ تین مرتبہ آپ نے یہی فرمایا۔ پھر چوتھی مرتبہ آ کر عرض گزار ہوا تو فرمایا کہ اُسے شہد پلاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ میں نے اُسے پلایا لیکن دست اور زیادہ آنے لگے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹ بولتا ہے۔ پس اُس نے پھر پلایا تو وہ تندرست ہو گیا۔ (متفق علیہ)

۴۳۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ[9] وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جن چیزوں کے ساتھ تم علاج کرتے ہو اُن میں پچھنے لگوانا اور قسط بحری بے مثل ہیں۔ (متفق علیہ)

۴۳۲۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[10] لَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بچوں کو گلے دبا کر عذاب نہ دیا کرو بلکہ قسط استعمال کیا کرو۔ (متفق علیہ)

۴۳۲۳ وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ[11] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اُمِّ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم گلے آنے پر اپنی اولاد کے گلے کیوں دباتی ہو بلکہ اس عُودِ ہندی کو استعمال کیا کرو کہ اس میں سات چیزوں سے شفا ہے جن میں سے نمونیہ بھی ہے۔ گلے کی تکلیف میں نسوار کی جائے اور نمونیہ میں لیپ کیا جائے۔ (متفق علیہ)

۴۳۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى[12] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار جہنم کے جوش سے ہے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔ (متفق علیہ)

۴۳۲۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ[13] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نظر لگنے، ڈس جانے اور نملہ بیماری میں دم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ (مسلم)

۴۳۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ[14] وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم نظر لگ جانے پر دم کروا لیا کریں۔ (متفق علیہ)

۴۳۲۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ[15]

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

صُفْرَۃٌ فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَۃَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

چھائیں تھی زرد رنگ کی تو فرمایا کہ اس پر دم کراؤ کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے۔

(متفق علیہ)

۴۳۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ[16] وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِىْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى بِهَا بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع فرمایا تو آلِ عمرو بن حزم حاضرِ بارگاہ ہوکر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہمارے پاس دم کرنے کے الفاظ ہیں جن کے ذریعے ہم بچھو کے کاٹے پر دم کرتے ہیں اور آپ نے دم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ انھوں نے آپ کے حضور وہ الفاظ دہرائے تو فرمایا کہ میں ان کوئی مضائقہ نہیں دیکھتا، لہٰذا جو تم میں اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے تو ضرور پہنچائے۔

(مسلم)

۴۳۲۹ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِىْ[17] فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَىَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دورِ جاہلیت کے اندر ہم دم کیا کرتے تھے۔ پس ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اپنے دم کرنے کے الفاظ مجھے سنا دیا کرو کیونکہ اس دم میں کوئی مضائقہ نہیں جس میں شرک نہ ہو۔

(مسلم)

۴۳۳۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[18] قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ فَلَوْ كَانَ شَىْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر لگنا حقیقت ہے۔ اگر تقدیر پر کوئی چیز سبقت لے جانے والی ہوتی تو وہ نظر ہوتی اور جب تم سے اعضاء دھونے کے لیے کہا جائے گا تو تم دھو دیا کرو۔ (مسلم)

دوسری فصل

۴۳۳۱ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ[19] اَفَنَتَدَاوٰى قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَّاحِدٍ اَلْهَرَمِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا ہم علاج کروایا کریں؟ فرمایا: ہاں، اے اللہ کے بندو! علاج کروایا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں رکھی مگر اُس کی شفا بھی مقرر فرمائی ہے سوائے ایک بڑھاپے کی بیماری کے۔

(احمد، ابو داؤد، ترمذی)

۴۱۳۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ[20] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مریضوں کو کھانے پر مجبور نہ کیا کرو کیونکہ انھیں اللہ تعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے۔ روایت کیا اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۳۳۳ [۲۱] وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اسعد بن زرارہ کو شوکہ کی بیماری کے باعث داغ دیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۳۳۴ [۲۲] وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوٰى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ نمونیہ کا علاج ہم قسط بحری اور روغن زیتون سے کیا کریں۔
(ترمذی)

۴۳۳۵ [۲۳] وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمونیہ میں روغن زیتون اور ورس تجویز فرمایا کرتے۔
(ترمذی)

۴۳۳۶ [۲۴] وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِيْنَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے پوچھا: تم کس چیز کے ساتھ جلاب لیتی ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ شبرم سے۔ فرمایا گرم ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ پھر میں سناء سے جلاب لیتی ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی چیز میں موت کا علاج ہوتا تو سناء میں ہوتا۔ روایت کیا اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۳۳۷ [۲۵] وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤٗدَ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور علاج دونوں کو نازل فرمایا اور ہر بیماری کا علاج رکھا۔ پس تم علاج کروایا کرو اور حرام چیزوں کے ساتھ علاج نہ کیا کرو۔ (ابو داؤد)

۴۳۳۸ [۲۶] وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپاک دوائی سے منع فرمایا ہے۔
(احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۳۳۹ [۲۷] وَعَنْ سَلْمٰى خَادِمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ اَحَدٌ يَشْتَكِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِيْ رَاْسِهٖ اِلَّا قَالَ احْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِيْ رِجْلَيْهِ اِلَّا قَالَ اخْتَضِبْهُمَا۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤٗدَ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خادمہ حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب بھی کسی نے سر درد کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ پچھنے لگوائے اور پیروں میں درد کے لیے کہا جاتا تو فرماتے انھیں پر لیپ کرو۔
(ابو داؤد)

۴۳۴۰ / ۲۸ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِيْ اَنْ اَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی زخم آتا یا خراش لگتی تو مجھے اُس پر مہندی رکھنے کا حکم فرماتے۔

(ترمذی)

۴۳۴۱ / ۲۹ وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلٰى هَامَتِهٖ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَيَقُوْلُ مَنْ اَهْرَاقَ مِنْ هٰذِهِ الدِّمَاءِ فَلَا يَضُرُّهٗ اَنْ لَّا يَتَدَاوٰى بِشَيْءٍ لِّشَيْءٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے سرِ مبارک پر اور دونوں کندھوں کے درمیان پچھنے لگوایا کرتے اور فرماتے کہ جس نے ان دو جگہوں کا خون بہا دیا۔ تو اُسے یہ بات نقصان نہیں دے گی کہ کسی بیماری کا کوئی علاج نہ کروائے۔

(ابو داؤد، ابن ماجہ)

۴۳۴۲ / ۳۰ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ عَلٰى وَرِكِهٖ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کولہے پر پچھنے لگوائے اُس موچ کے سبب جو آپ کو ہو گئی تھی۔

(ابو داؤد)

۴۳۴۳ / ۳۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَّيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ اَنَّهٗ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَاءٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ مُرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ جس رات آپ کو معراج کروائی گئی تو فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرے اُس نے یہی گزارش کی کہ اپنی امت کو پچھنے لگوانے کا حکم دیجئے گا۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۳۴۴ / ۳۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ طَبِيْبًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضِفْدَعٍ يَّجْعَلُهَا فِيْ دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عبدالرحمٰن بن عثمان سے روایت ہے کہ کسی طبیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دوا میں مینڈک ڈالنے کے متعلق پوچھا تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(ابو داؤد)

۴۳۴۵ / ۳۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گردن کی دونوں رگوں اور کندھوں کی رگ میں پچھنے لگواتے۔ روایت کیا اسے ابو داؤد نے جبکہ ترمذی اور ابن ماجہ میں یہ بھی ہے کہ آپ ستره ۱۷، انیس ۱۹ یا اکیس ۲۱ تاریخ کو پچھنے لگواتے۔

۴۳۴۶ / ۳۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْحِجَامَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ستره ۱۷، انیس ۱۹ اور اکیس ۲۱ تاریخ کو پچھنے لگوانا پسند فرماتے۔

(شرح السنہ)

۴۳۴۷ / ۳۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَۃَ وَتِسْعَ عَشْرَۃَ وَاِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ کَانَ شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو سترہ[17]، انیس[19] یا اکیس[21] تاریخ کو پچھنے لگوائے تو ہر بیماری سے شفا ہوگی۔

(ابوداؤد)

۴۳۴۸/۳۶ وَعَنْ کَبْشَۃَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ اَبَاھَا کَانَ یَنْھٰی اَھْلَہٗ عَنِ الْحِجَامَۃِ یَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَیَزْعَمُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ یَوْمَ الثُّلٰثَاءِ یَوْمُ الدَّمِ وَفِیْہِ سَاعَۃٌ لَّا یَرْقَاُ ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

کبشہ بنت ابوبکرہ نے فرمایا کہ اُن کے والد ماجد اپنے گھر والوں کو منگل کے روز پچھنے لگوانے سے منع کرتے اور بتاتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ منگل خون کا روز ہے اور اس میں ایک ساعت ہے جس میں خون نہیں رکتا۔

(ابوداؤد)

۴۳۴۹/۳۷ وَعَنِ الزُّھْرِیِّ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ یَوْمَ السَّبْتِ فَاَصَابَہٗ وَضَحٌ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ وَقَدْ اُسْنِدَ وَلَا یَصِحُّ

زہری سے مرسلاً روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بدھ یا ہفتے کے روز پچھنے لگوائے اور اسے کوڑھ کی بیماری لگ جائے تو ملامت نہ کرے مگر اپنی جان کو۔ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور کہا کہ یہ مسنداً بھی مروی ہے جو درجۂ صحت پر فائز نہیں ہوتی۔

۴۳۵۰/۳۸ وَعَنْہُ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ اَوِ اطَّلٰی یَوْمَ السَّبْتِ اَوِ الْاَرْبِعَاءِ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ فِی الْوَضَحِ ۔

(رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

اُن سے ہی مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو پچھنے لگوائے یا لیپ کرے ہفتے یا بدھ کے روز تو کوڑھ ہونے پر ملامت نہ کرے مگر اپنی جان کو۔

(شرح السنۃ)

۴۳۵۱/۳۹ وَعَنْ زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ رَاٰی فِیْ عُنُقِیْ خَیْطًا فَقَالَ مَا ھٰذَا فَقُلْتُ خَیْطٌ رُقِیَ لِیْ فِیْہِ قَالَتْ فَاَخَذَہٗ فَقَطَعَہٗ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ اٰلُ عَبْدِ اللّٰہِ لَاَغْنِیَاءُ عَنِ الشِّرْکِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَآئِمَ وَ التِّوَلَۃَ شِرْکٌ فَقُلْتُ لِمَ تَقُوْلُ ھٰکَذَا لَقَدْ کَانَتْ عَیْنِیْ تَقْذِفُ وَکُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلٰی فُلَانٍ الْیَھُوْدِیِّ فَاِذَا رَقَاھَا سَکَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اِنَّمَا ذٰلِکَ عَمَلُ الشَّیْطٰنِ کَانَ یَنْخَسُھَا بِیَدِہٖ فَاِذَا رُقِیَ کَفَّ عَنْھَا اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکِ اَنْ تَقُوْلِیْ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عبداللہ بن مسعود کی اہلیہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ نے میری گردن میں دھاگا دیکھ کر فرمایا، یہ کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ اس چیز پر میرے لیے دم کیا گیا ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ انھوں نے پکڑ کر اُسے کاٹ دیا اور فرمایا، آلِ عبداللہ کو شرک کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ دم، تعویذات اور جادو شرک ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی، آپ یہ کس طرح فرماتے ہیں جبکہ میری آنکھ میں تکلیف ہوتی تو میں فلاں یہودی کے پاس جاتی۔ وہ اسے پڑھ کر دم کرتا تو تکلیف رفع ہو جاتی۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ یہ شیطان کا کام ہے کہ وہ اپنا ہاتھ چبھوتا اور جب دم پڑھا جاتا تو ہٹا لیتا۔ تمہارے لیے یہی کہنا کافی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے تھے کہ لوگوں کے رب! تکلیف کو دُور کر دے اور شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تُو ہے نہیں ہے شفا مگر تیری شفا۔ ایسی شفا جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔ (ابوداؤد)۔

۴۳۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ) [40]

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نشرہ نامی عمل کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:۔ وہ شیطانی کاموں سے ہے۔ (ابوداؤد)

۴۳۵۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا أُبَالِيْ مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيْمَةً أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِيْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ) [41]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔ میں یہ کام کرنے مناسب نہیں سمجھتا کہ تریاق پیوں یا تعویذ لٹکاؤں یا خود بناکر شعر کہوں۔ (ابوداؤد)

۴۳۵۴ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوٰى أَوِ اسْتَرْقٰى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) [42]

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے داغ لگوایا یا دم کروایا تو وہ توکل سے لاتعلق ہوگیا۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۳۵۵ وَعَنْ عِيْسَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ وَبِهٖ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ أَلَا تُعَلِّقُ تَمِيْمَةً فَقَالَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ) [43]

عیسیٰ بن حمزہ کا بیان ہے کہ میں عبداللہ بن عکیم کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں سرخ بادہ نکل آئی تھی۔ میں نے کہا کہ آپ تعویذ کیوں نہیں لٹکاتے۔ فرمایا کہ ہم اس سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کوئی چیز لٹکائی تو وہ اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۴۳۵۶ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ) [44]

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دم کرنا نہیں ہے مگر نظر لگنے یا زہریلے جانور کے کاٹنے کا۔ روایت کیا اسے احمد، ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے اسے ابن ماجہ نے حضرت بریدہ سے۔

۴۳۵۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ) [45]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ نہیں ہے دم کرنا مگر نظر لگنے یا زہریلے جانور کے کاٹنے کا یا نکسیر کا۔ (ابوداؤد)

۴۳۵۸ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ أَفَأَسْتَرْقِيْ لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَإِنَّهٗ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) [46]

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں:۔ یارسول! حضرت جعفر کے لڑکوں کو نظر بہت جلدی لگ جاتی ہے کیا میں ان پر دم کروایا کروں؟ فرمایا:۔ ہاں کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاتی تو وہ نظر ہوتی۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۳۵۹ / ۴۷ وَعَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ اَلَا تُعَلِّمِيْنَ هٰذِهٖ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيْهَا الْكِتَابَةَ (رواہ ابو داؤد)

حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور میں حضرت حفصہ کے پاس تھی۔ فرمایا کہ تم انھیں نملہ کا دم کیوں نہیں سکھاتیں جیسے تم نے انھیں لکھنا سکھایا ہے۔ (ابو داؤد)

۴۳۶۰ / ۴۸ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ رَاٰى عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاَةٍ قَالَ فَلُبِطَ سَهْلٌ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِيْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَاللّٰهِ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَقَالَ هَلْ تَتَّهِمُوْنَ لَهٗ اَحَدًا فَقَالُوْا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرًا فَتَغَلَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَلَا بَرَّكْتَ اغْتَسِلْ لَهٗ فَغَسَلَ لَهٗ عَامِرٌ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَاَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فِيْ قَدَحٍ ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ فَرَاحَ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ لَهٗ بَاْسٌ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ تَوَضَّاْ لَهٗ فَتَوَضَّاَ لَهٗ)

ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت عامر بن ربیعہ نے حضرت سہل بن حنیف کو نہاتے ہوئے دیکھا تو کہا: خدا کی قسم میں نے آج جیسا دن دیکھا اور نہ ایسی خوبصورت کھال۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت سہل گر پڑے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دی اور عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! سہل بن حنیف کے لیے چارہ فرمایئے کہ خدا کی قسم وہ تو سر بھی نہیں اٹھاتے۔ فرمایا کیا تمہارا کسی پر نظر لگانے کا شبہ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہمارا حضرت عامر بن ربیعہ پر شبہ ہے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عامر کو بلایا اور سخت الفاظ کہے اور فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں قتل کرے بلکہ دعائے برکت کرے۔ ان کے لیے دھو دو۔ پس حضرت عامر نے اُن کے لیے اپنے چہرے، ہاتھوں، گھٹنوں، دونوں پیروں کی اطراف اور تہبند کا داخلی حصہ ایک پیالے میں دھو دیا پھر اُن پر چھڑک دیا گیا تو وہ لوگوں کے ساتھ یوں چلنے لگے جیسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی تھی۔ (شرح السنہ) امام مالک نے بھی روایت کیا اور انہی کی ایک روایت میں فرمایا کہ نظر کا لگنا حق ہے تم ان کیلئے وضو کرو تو انھوں نے وضو کیا۔

۴۳۶۱ / ۴۹ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنات اور انسان کی نظر سے پناہ مانگا کرتے یہاں تک کہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس نازل ہوگئیں جب یہ نازل ہوگئیں تو انھیں لے لیا اور ان دونوں کے سوا باقی کو چھوڑ دیا۔ روایت کیا اسے ترمذی و ابن ماجہ نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

۴۳۶۲ / ۵۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رُئِيَ فِيْكُمُ الْمُغَرِّبُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ يَشْتَرِكُ فِيْهِمُ الْجِنُّ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں مغربون دکھائی دیئے ہیں؟ میں عرض گزار ہوئی کہ مغربون کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جن میں جنات شریک ہو جاتے ہیں (ابو داؤد) اور حضرت ابن عباس کی خَیْرُ مَا تَدَاوَیْتُم

تیسری فصل

۴۳۶۳ (۵۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ وَالْعُرُوْقُ اِلَيْهَا وَارِدَةٌ فَاِذَا صَحَّتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالصِّحَّةِ وَاِذَا فَسَدَتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالسَّقَمِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: معدہ جسم کا حوض ہے اور رگیں اُس کی طرف آنے والی ہیں جب معدہ تندرست ہو تو رگیں تندرستی لے کر لوٹتی ہیں اور جب معدہ میں فساد ہو تو رگیں بیماری لے کر لوٹتی ہیں۔

(بیہقی)

۴۳۶۴ (۵۲) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُّصَلِّيْ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِهٖ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَّلَا غَيْرَهٗ اَوْ نَبِيًّا وَّغَيْرَهٗ ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَّمَآءٍ فَجَعَلَهٗ فِیْ اِنَآءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهٗ عَلٰى اِصْبَعِهٖ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے دستِ مبارک زمین پر رکھا تو ایک بچھو نے ڈس لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے جوتے سے مارا اور جان سے مار دیا۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت کرے کہ نہ نمازی کو چھوڑتا ہے اور نہ دوسرے کو یا نبی اور غیر نبی کو۔ پھر نمک اور پانی منگایا تو اُنھیں ایک برتن میں ڈالا پھر اُسے اُس انگلی پر ڈالنے لگے جس پر کاٹا تھا اور اُسے ملتے رہے اور سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر دم کرتے رہے ان دونوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۴۳۶۵ (۵۳) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ اَرْسَلَنِیْ اَهْلِیْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ وَّكَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَيْنٌ اَوْ شَیْءٌ بَعَثَ اِلَيْهَا مِخْضَبَهٗ فَاَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهٗ فِیْ جُلْجُلٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِی الْجُلْجُلِ فَرَاَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

عثمان بن عبداللہ بن موہب کا بیان ہے کہ گھر والوں نے مجھے حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں پانی کا پیالہ دے کر بھیجا کیونکہ جب کسی آدمی کو نظر لگ جاتی یا کوئی اور تکلیف ہوتی تو برتن یا پیالہ دے کر اُن کی طرف بھیجا جاتا۔ پس انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک نکالے جو چاندی کی ڈبیہ میں رکھے ہوئے تھے۔ وہ اُس میں ہلائے جاتے اور اُس پانی سے پلایا جاتا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اُس ڈبیہ میں جھانکا تو چند سرخ موئے مبارک دیکھے۔

(بخاری)

۴۳۶۶ (۵۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَمْاَةُ جُدَرِیُّ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِیَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ کھمبی زمین کی چیچک ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھمبی مَنّ کی قسم سے ہے اور اُس کا پانی آنکھ کے لیے شفا بخش ہے اور عجوہ کھجور جنت سے ہے اس

شِفَاءٌ مِّنَ السَّمِّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاَخَذْتُ ثَلٰثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِيْ قَارُوْرَةٍ وَّكَحَلْتُ بِهٖ جَارِيَةً لِّيْ عَمْشَاءَ فَبَرِئَتْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

میں زہر ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں نے تین یا پانچ یا سات کھمبیاں لیں، انھیں نچوڑا اور اُن کا پانی ایک شیشی میں رکھا اور اپنی ایک ضعیف البصر لونڈی کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ شفایاب ہوگئی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۴۳۶۷/۵۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلٰثَ غَدَوَاتٍ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيْمٌ مِّنَ الْبَلَاءِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ہر مہینے میں تین دن صبح کے وقت شہد چاٹ لیا کرے اُسے کوئی بڑی بیماری نہیں پہنچے گی۔

(ابن ماجہ، بیہقی)

۴۳۶۸/۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّ الْاَخِيْرَ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو شفاؤں کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ یعنی شہد اور قرآن مجید کو۔ ان دونوں کو ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور کہا کہ صحیح بات یہ ہے کہ آخری حصہ حضرت ابن مسعود پر موقوف ہے۔

۴۳۶۹/۵۷ وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلٰى هَامَتِهٖ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَاحْتَجَمْتُ اَنَا مِنْ غَيْرِ سَمٍّ كَذٰلِكَ فِيْ يَافُوْخِيْ فَذَهَبَ حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّيْ حَتّٰى كُنْتُ اُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي الصَّلٰوةِ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زہر ملی بکری کے باعث سر مبارک پر پچھنے لگوائے۔ معمر کا بیان ہے کہ میں نے زہر کے بغیر اُسی طرح اپنے سر میں پچھنے لگوا لیے تو میرا حافظہ جاتا رہا یہاں تک کہ مجھے نماز کے اندر سورۂ فاتحہ میں بھی لقمہ دیا جاتا۔

(رزین)

۴۳۷۰/۵۸ وَعَنْ نَّافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا نَافِعُ يَنْبَغُ فِيَّ الدَّمُ فَاْتِنِيْ بِحَجَّامٍ وَّاجْعَلْهُ شَابًّا وَّلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَّلَا صَبِيًّا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيْقِ اَمْثَلُ وَهِيَ تَزِيْدُ فِي الْعَقْلِ وَتَزِيْدُ فِي الْحِفْظِ وَتَزِيْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيْسِ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ فَاحْتَجِمُوْا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَاِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِيْ اُصِيْبَ بِهٖ اَيُّوْبُ فِي الْبَلَاءِ وَمَا يَبْدُوْ جُذَامٌ وَّ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اے نافع! میرا خون جوش مار رہا ہے، لہٰذا کسی حجام کو میرے پاس لاؤ جو جوان ہو، بوڑھے یا بچے کو نہ بلانا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نہار منہ پچھنے لگوانا بہتر ہے کہ عقل اور حفظ میں اضافہ کرتا ہے اور حافظ کے حافظہ کو بڑھاتا ہے۔ پس جو پچھنے لگوائے تو اللہ کا نام لے کر جمعرات کو لگوائے لیکن جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو پچھنے لگوانے سے اجتناب کرے بلکہ پیر یا منگل کے روز پچھنے لگواؤ اور بدھ کے روز پچھنے لگوانے سے بچا کیونکہ اسی روز حضرت ایوب علیہ السلام بیماری میں مبتلا ہوئے تھے نیز کوڑھ اور برص کی بیماری بھی بدھ کے دن یا رات میں ہی شروع ہوتی

لَا يَبْرَصُ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ لَيْلَةِ الْاَرْبِعَاءِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ہے۔ (ابن ماجہ)۔

۴۳۷۱ (۵۹) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِسَبْعِ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ) (رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَالِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا منگل کے روز مہینے کی سترہ تاریخ کو پچھنے لگوانا سال بھر کی بیماری کا علاج ہے۔ (رزین) اور روایت کیا اِسے امام احمد کے ساتھی حرب بن اسمٰعیل کرمانی نے اور اِس کی اسناد قوی نہیں جیسا کہ منتقٰی میں ہے اور اسی کے مانند رزین نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔

بَابُ الْفَالِ وَالطِّيَرَةِ

فال اور شگون کا بیان

پہلی فصل

۴۳۷۲ (۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ اَلْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ شگون کوئی چیز نہیں اور بہتر فال ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ فال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ اچھا لفظ جو تم سے کوئی سُنے (متفق علیہ)

۴۳۷۳ (۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، نہ بیماری کا متعدی ہونا ہے نہ شگون ہے، نہ ہامہ ہے اور نہ صفر ہے اور کوڑھ والے سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہیں۔ (بخاری)

۴۳۷۴ (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ لَكَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، نہ بیماری کا متعدی ہونا ہے، نہ ہامہ ہے اور نہ صفر ہے۔ ایک اعرابی عرض گزار ہوا، کہ یا رسول اللہ! اُونٹوں کا کیا حال ہے جبکہ ریگستان میں وہ ہرن کی طرح ہوتے ہیں لیکن ایک خارش والا اُونٹ اُن سے آملتا ہے تو سب کو خارشی کر دیتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے کو بیماری کس نے لگائی؟ (بخاری)

۴۳۷۵ (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، نہ بیماری کا لگنا ہے نہ جانور کی کھوپڑی کا اُلّو ہے نہ ستاروں کی تاثیر ہے اور نہ پیٹ کا کیڑا ہے۔ (مسلم)

۴۳۷۶ (۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، نہ بیماری کا متعدی ہونا ہے نہ صفر کا ہونا ہے اور نہ غول بیابانی ہیں۔ (مسلم)

۴۳۷۷ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ فِيْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا۔ بنو ثقیف کے وفد میں ایک آدمی کوڑھی تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے لیے پیغام بھیجا کہ ہم نے تمہیں بیعت کر لیا ہے لہٰذا واپس لوٹ جاؤ۔ (مسلم)

دوسری فصل

۴۳۷۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ يُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فال لیتے لیکن بدشگونی نہ لیا کرتے اور آپ اچھے نام کو پسند فرمایا کرتے۔ (شرح السنہ)۔

۴۳۷۹ وَعَنْ قَطَنِ ابْنِ قَبِيْصَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

قطن بن قبیصہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پرندے کے نام سے، کنکری پھینک کر اور پرندہ اُڑا کر فال لینا بُت پرستی کا حصہ ہے۔ (ابوداؤد)

۴۳۸۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ قَالَهٗ ثَلٰثًا وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) فَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ هٰذَا عِنْدِيْ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدشگون لینا شرک ہے۔ اُن سے تین مرتبہ فرمایا اور نہیں ہے کوئی ہم میں سے مگر اُس کو اللہ تعالیٰ توکل سے دُور کر دیتا ہے (ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل کو فرماتے ہوئے سُنا اور اُنھوں نے اس حدیث میں وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ فرماتے ہوئے سُنا اور میرے نزدیک یہ حضرت ابن مسعود کا قول ہے۔

۴۳۸۱ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَهَا مَعَهٗ فِي الْقَصْعَةِ وَقَالَ كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ اُسے پیالے میں ڈالتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور توکل رکھتے ہوئے کھاؤ۔ (ابن ماجہ)

۴۳۸۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ ہامہ ہے اور نہ بیماری کا متعدی ہونا اور نہ شگون۔ اگر شگون میں کچھ ہے تو گھر، گھوڑا اور عورت میں ہے۔ (ابوداؤد)

۴۳۸۳ [12] وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَنْ يَسْمَعَ يَا رَاشِدُ يَا نَجِيحُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی حاجت کے لیے نکلتے تو یا راشد، یا نجیح سُننا پسند فرماتے۔ (ترمذی)

۴۳۸۴ [13] وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ فَإِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنِ اسْمِهِ فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهُ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا فَإِنْ أَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ بِهِ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے شگون نہ لیا کرتے۔ جب کسی کو عامل بنا کر بھیجتے تو اُس کا نام پوچھتے۔ اگر اُس کا نام پسند آتا تو خوش ہوتے اور اُس کے آثار پُر نور چہرے پر دیکھے جاتے اور اگر نام ناپسند فرماتے تو پسند نہ کرنے کے آثار چہرۂ انور سے نمایاں ہوتے۔ جب کسی بستی میں داخل ہوتے تو اُس کا نام پوچھتے۔ اگر اُس کا نام پسند آتا تو اِس بات سے خوش ہوتے اور چہرۂ انور پر اُس کے آثار دیکھے جاتے اور اُس کا نام اگر ناپسند فرماتے تو کراہت آپ کے پُرنور چہرے سے نمایاں ہوتی۔ (ابوداؤد)

۴۳۸۵ [14] وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثُرَ فِيهَا عَدَدُنَا وَأَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ قَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا وَأَمْوَالُنَا فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ذَرُوهَا ذَمِيمَةً۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! ہم ایک گھر میں رہتے تھے تو ہمارے جان و مال میں اضافہ ہو رہا تھا۔ پھر ہم دوسرے گھر میں رہنے لگے تو ہمارے افراد اور مال میں کمی آ گئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اُس بُرے کو چھوڑ دو۔ (ابوداؤد)

۴۳۸۶ [15] وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدَنَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا أَبْيَنُ وَهِيَ أَرْضُ رِيفِنَا وَمِيرَتِنَا وَإِنَّ وَبَاءَهَا شَدِيدٌ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ فَإِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

یحییٰ بن عبداللہ بن بحیر کا بیان ہے کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جس نے حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک زمین ہے جس کو ابین کہا جاتا ہے اور وہ ہماری باغات و زراعت کی زمین ہے لیکن اُس کی وبا سخت ہے۔ فرمایا کہ اُسے اپنے سے دُور کر دو کیونکہ وبائی جگہ کے قریب جانا موجبِ ہلاکت ہے۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۳۸۷ [16] عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُرْسَلًا)

عروہ بن عامر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور شگون کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا بہتر حصّہ فال ہے اور مسلمان کو کوئی چیز نہ روکے۔ جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کہے: اے اللہ! نیکیوں کو نہیں لاتا مگر تُو اور بُرائیوں کو نہیں دُور کرتا مگر تُو۔ نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ۔ اِسے ابوداؤد نے مرسلاً روایت کیا ہے۔

بَابُ الْكَهَانَةِ — کہانت کا بیان

پہلی فصل

۴۳۸۸ (۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذَالِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم دورِ جاہلیت میں چند کام کیا کرتے تھے یعنی ہم کاہنوں کے پاس جاتے تھے۔ فرمایا کہ کاہنوں کے پاس نہ جایا کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ ہم بدشگونی لیا کرتے تھے۔ فرمایا یہ ایسی چیز ہے جو محض تمہارے دل کا خیال ہے لہٰذا وہ تمہیں نہ روکے۔ میں عرض گزار ہوا کہ ہم میں سے بعض لوگ خط کھینچتے ہیں۔ فرمایا اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی خط کھینچا کرتے تھے جس کا خط اُن کے موافق ہو وہ درست ہے۔ (مسلم)

۴۳۸۹ (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ وہ کوئی چیز نہیں ہوتے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ بعض ایسی باتیں بتاتے ہیں جو اُسی طرح ہو جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ وہ سچی بات ہوتی ہے جسے کوئی جن اُچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے جیسے مرغی چوگا ڈالتی ہے۔ پس وہ اُس میں سَو سے زیادہ جھوٹ ملا لیتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۴۳۹۰ (۳) وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ بیشک فرشتے عنان یعنی بادل میں اُترتے ہیں اور اُس کام کا ذکر کرتے ہیں جس کا آسمان میں فیصلہ ہوا ہے۔ شیاطین اُسے سُننے کی کوشش کرتے ہیں جو کچھ سُن لیتا ہے تو کاہن تک پہنچا دیتا ہے اور وہ اُس میں سَو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر بیان کرتے ہیں۔ (بخاری)

۴۳۹۱ (۴) وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۴۳۹۲ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی جبکہ اُس رات بارش ہوئی تھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوکر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ اُس نے فرمایا، میرے بندوں نے مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے صبح کی اور کفر کرتے ہوئے۔ جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت سے بارش ہوئی وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کی تاثیر کا منکر ہے اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں ستارے نے بارش برسائی اُس نے میرے ساتھ کفر کیا اور ستارے پر ایمان رکھا۔ (متفق علیہ)

۴۳۹۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ يُنَزِّلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے کوئی برکت نازل نہیں کی مگر صبح کو لوگوں میں سے ایک گروہ اُس کے باعث کافر ہو جاتا ہے کیونکہ بارش اللہ برساتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارے نے برسائی۔ (مسلم)

دوسری فصل

۴۳۹۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے نجومیوں کے علم کہانت سے حاصل کیا اُس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا۔ جتنا زیادہ کیا اُتنا زیادہ حصہ۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۳۹۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ حَائِضًا اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کاہن کے پاس آئے اور اُس بات کی تصدیق کرے جو وہ کہے یا اپنی حائضہ بیوی سے صحبت کرے یا اپنی بیوی سے اُس کی دبر میں صحبت کرے تو وہ اُس چیز سے لاتعلق ہو گیا جو محمد مصطفیٰ پر نازل فرمائی گئی ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۳۹۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی کام کا فیصلہ فرما لیتا ہے

الْمَلٰٓئِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهٗ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهٖ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيْهَا اِلٰى مَنْ تَحْتَهٗ ثُمَّ يُلْقِيْهَا الْاٰخَرُ اِلٰى مَنْ تَحْتَهٗ حَتّٰى يُلْقِيَهَا عَلٰى لِسَانِ السَّاحِرِ اَوِ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا اَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ يُّلْقِيَهَا وَرُبَّمَا اَلْقَاهَا قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَهٗ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا اَوْ كَذَا ، كَذَا اَوْ كَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِيْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَآءِ ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۳۹۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ
۱۰
اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَيْنَا هُمْ جُلُوْسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ وَّمَاتَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهٗ اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَآءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَيَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَآئِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَآءُوْا

تو فرشتے عاجزی سے اُس کے فرمان پر اپنے پیروں کو بچھا دیتے ہیں گویا پتھر پر زنجیریں ہیں۔ جب اُن کے دلوں سے دہشت دور ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ ارشادِ ربانی کے متعلق کہتے ہیں کہ حق فرمایا اور وہ بلندی و کبریائی والا ہے۔ پس چوری سے سننے والا اُسے سن لیتا ہے جو اوپر تلے پڑے ہوتے ہیں سفیان راوی نے اپنی ہتھیلی سے اُس کی کیفیت بیان کی اور اپنی انگلیوں کے درمیان تھوڑے سے فاصلہ رکھا۔ پس ایک کسی بات کو سن پاتا ہے تو اپنے سے نیچے والے کی طرف ڈالتا ہے۔ پھر دوسرا اُسے اپنے سے نیچے والے کی طرف ڈالتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ جادوگر یا کاہن کی طرف ڈال جاتی ہے۔ بعض اوقات اُسے ڈالنے سے پہلے چنگاری جا لگتی ہے اور بعض اوقات اُس کے لگنے سے پہلے ڈال دیتا ہے۔ پس وہ اُس کے ساتھ سو جھوٹ ملا دیتا ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ کیا اُس نے ہم سے فلاں روز ایسا اور ایسا نہیں کہا تھا۔ پس اُسی بات کی وجہ سے اُس کی تصدیق کر دی جاتی ہے۔ جو آسمان سے سنی گئی تھی۔ (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے مجھے ایک نے بتایا جو انصار سے تھے کہ ایک رات وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو ایک ستارہ ٹوٹا اور روشنی پھیلی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ جب اِس طرح ستارہ ٹوٹتا تو دورِ جاہلیت میں تم کیا کہا کرتے تھے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہم کہا کرتے کہ اس رات کوئی عظیم آدمی پیدا ہوا ہے اور کسی عظیم آدمی نے وفات پائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کسی کی موت یا زندگی کے باعث نہیں ٹوٹتے بلکہ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ جب کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو عرش کو اٹھانے والے فرشتے تسبیح بیان کرنے لگتے ہیں پھر وہ آسمانی فرشتے جو اُن کے نزدیک ہیں تسبیح کرتے ہیں یہاں تک کہ تسبیح کا سلسلہ آسمانِ دنیا والوں تک پہنچتا ہے پھر وہ کہتے ہیں جو عرش کو اُٹھانے والوں کے قریب ہیں کہ آپ کے رب نے کیا فرمایا؟ وہ اُنہیں بتاتے ہیں جو فرمایا تھا۔ پھر ایک آسمان والے دوسرے آسمان والوں کو بتاتے ہیں یہاں تک کہ اِس آسمانِ دنیا تک بات پہنچتی ہے۔ پس جن چوری سے سن لیتے اور اپنے دوستوں کی طرف ڈال دیتے ہیں اور شہاب مارے جاتے ہیں۔ پس کاہن جو اُس کے موافق کہیں وہ

بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَّلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

درست ہوتی ہے لیکن وہ اُس میں ملاوٹ اور اضافہ کر لیتے ہیں۔

(مسلم)

۴۳۹۸ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلَاثٍ جَعَلَهَا زِيْنَةً لِّلسَّمَآءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُّهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِيْهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِيْبَهٗ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَّفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ تَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْاَنْبِيَآءُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَعَنِ الرَّبِيْعِ مِثْلُهٗ وَزَادَ وَاللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ نَجْمٍ حَيٰوةَ اَحَدٍ وَّلَا رِزْقَهٗ وَلَا مَوْتَهٗ وَاِنَّمَا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین باتوں کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ ایک قسم کو آسمان کی زینت بنایا، دوسری قسم شیاطین کو مارنے کے لیے اور تیسری قسم نشانیاں ہیں جن سے راہ معلوم کی جاتی ہے۔ جس نے ان تینوں کے سوا کوئی اور وجہ بتائی اُس نے غلطی کی، اپنا حصہ ضائع کیا اور ایسی بات کا تکلف کیا جو وہ نہیں جانتا۔ اسے بخاری نے تعلیقاً روایت کیا ہے اور رزین کی ایک روایت میں ہے کہ ایسی بات کا تکلف کیا جو مفید نہیں اور جس کا اُسے علم نہیں اور جس کے علم سے انبیائے کرام اور فرشتے بھی عاجز ہیں۔ ربیع سے اسی کے مانند ہے نیز فرمایا، اللہ تعالیٰ نے کسی ستارے میں کسی کی زندگی، رزق اور موت نہیں رکھی بلکہ وہ (کاہن) اللہ پر جھوٹ باندھتے اور ستاروں کا بہانہ بناتے ہیں۔

۴۳۹۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِّنْ عِلْمِ النُّجُوْمِ لِغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ الْمُنَجِّمُ كَاهِنٌ وَّالْكَاهِنُ سَاحِرٌ وَّالسَّاحِرُ كَافِرٌ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے علم نجوم کا ایک باب حاصل کیا اُس کے سوا جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے تو اُس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا۔ نجومی کاہن ہے، کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے۔

(رزین)

۴۴۰۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَمْسَكَ اللّٰهُ الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِهٖ خَمْسَ سِنِيْنَ ثُمَّ اَرْسَلَهٗ لَاَصْبَحَتْ طَآئِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سُقِيْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ۔

(رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ پانچ سال اپنے بندوں سے بارش کو روکے رکھے اور پھر بھیجے تب بھی لوگوں کا ایک گروہ کافر ہو جائے گا اور وہ کہیں گے کہ ہم پر مجدح ستارے کی وجہ سے بارش ہوتی ہے۔

(نسائی)

كِتَابُ الرُّؤْيَا

خوابوں کا بیان

پہلی فصل

۴۴۰۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نبوت سے بشارتوں کے سوا کچھ بھی

قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ مَالِكٌ بِرِوَايَةِ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ۔

باقی نہیں رہا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا کہ اچھے خواب۔ (بخاری) امام مالک نے عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا، جس کو کوئی مسلمان دیکھے یا اُس کے لیے کسی کو دکھایا جائے۔

۴۴۰۲ (۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب نبوت کے حصوں میں سے چھیالیسواں حصہ ہے۔ (متفق علیہ)

۴۴۰۳ (۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَتِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ (متفق علیہ)

۴۴۰۴ (۴) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِيْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا اُس نے واقعی مجھے دیکھا۔ (متفق علیہ)

۴۴۰۵ (۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطٰنُ بِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو عنقریب وہ مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میرے جیسی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ (متفق علیہ)

۴۴۰۶ (۶) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهٖ اِلَّا مَنْ يُّحِبُّ وَاِذَا رَاٰى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَلْيَتْفُلْ ثَلٰثًا وَّلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جس کو پسند کرتا ہے تو اُس کا ذکر نہ کرے مگر جس شخص کو پسند کرتا ہو اور جب ایسی چیز دیکھے جس کو ناپسند کرتا ہو تو اُس کی برائی اور شیطان کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہے، تین مرتبہ تھتکارے اور کسی سے اُس کا ذکر نہ کرے تو وہ کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (متفق علیہ)

۴۴۰۷ (۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ثَلٰثًا وَّلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جس کو ناپسند کرتا ہو تو بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور اُس کروٹ کو بدل دے جس پر لیٹا ہوا تھا۔

۴۴۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكَدْ يَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْأً مِنَ النُّبُوَّةِ وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ وَأَنَا أَقُولُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ حَدِيثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيفُ الشَّيْطٰنِ وَبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصُّهُ عَلٰى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ وَكَانَ يُكْرَهُ الْغُلُّ فِي النَّوْمِ وَيُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) قَالَ الْبُخَارِيُّ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَيُونُسُ وَهُشَيْمٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ يُونُسُ لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ وَقَالَ مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ إِلٰى تَمَامِ الْكَلَامِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب زمانہ قریب ہوجائے گا تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوا کرے گا کیونکہ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور جو نبوت کا حصہ ہو وہ جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ محمد بن سیرین نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ خواب تین قسم کے ہیں۔ ایک دلی خیالات، دوسرے شیطان کے ڈراوے اور تیسرے اللہ کی طرف سے بشارتیں۔ جو تم میں سے ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ کسی سے بیان نہ کرے اور کھڑے ہوکر نماز پڑھنی چاہیے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ خواب میں طوق دیکھنے کو ناپسند کرتے اور بیڑی کو پسند فرماتے۔ کہا جاتا ہے کہ بیڑی دین میں ثابت قدمی کی نشانی ہے۔ (متفق علیہ) بخاری نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے قتادہ اور یونس اور ہشیم اور ابو ہلال نے ابن سیرین سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ سے۔ یونس نے فرمایا کہ میرے خیال میں بیڑی کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔ مسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ یہ حدیث کا حصہ ہے یا ابن سیرین کا قول ہے اور ایک روایت میں اسی طرح ہے اور میں نے حدیث میں ان کے قول وَاَكْرَهُ الْغُلَّ سے آخر تک درج کردیا ہے

۴۴۰۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِذَا لَعِبَ الشَّيْطٰنُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا: جب خواب میں شیطان تم میں سے کسی کے ساتھ کھیلے تو اُسے لوگوں سے بیان نہ کرے۔ (مسلم)

۴۴۱۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک رات میں نے خواب میں دیکھا جیسے سونے والا دیکھتا ہے کہ گویا ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں۔ ہمارے سامنے ابن طاب کی تر کھجوریں پیش کی گئیں۔ میں نے اس کا یہ مطلب لیا کہ ہمارے لیے دنیا میں رفعت اور آخرت میں عافیت ہے اور ہمارا دین پاکیزہ ہے۔ (مسلم)

۴۴۱۱ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ مکرمہ سے کھجوروں

إِلَىٰ أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِي إِلَىٰ أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَىٰ فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي كَفِّي سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ يُقَالُ أَحَدُهُمَا مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ لَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ۔

۴۴۱۳ وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ رَأَيْتُ لِعُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُونٍ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي فَقَصَصْتُهَا عَلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهُ يُجْرَىٰ لَهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۴۱۴ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّىٰ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ مَنْ رَأَىٰ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَإِنْ رَأَىٰ أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَأَىٰ مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدَيَّ فَأَخْرَجَانِي إِلَىٰ أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيدٍ يُدْخِلُهُ فِي شِدْقِهِ فَيَشُقُّهُ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ

والی جگہ کی طرف ہجرت کر رہا ہوں۔ میرا خیال اس طرف گیا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے حالانکہ وہ مدینہ منورہ ہے یثرب نامی۔ میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ تلوار کو حرکت دے رہا ہوں اور وہ اوپر سے ٹوٹ گئی۔ یہ وہ نقصان ہے جو اہلِ ایمان کو احد کے روز پہنچا۔ پھر میں نے دوبارہ اس کو حرکت دی تو وہ پہلے سے بھی بہتر ہو گئی۔ یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتح اور ایمان والوں کے اجتماع سے نوازا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میری خدمت میں زمین کے خزانے لائے گئے۔ پس سونے کے دو کنگن میری ہتھیلی پر رکھ دیے گئے۔ مجھ پر گراں گزرے۔ میری طرف وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ چلے گئے۔ میں نے ان سے دو جھوٹے مراد لیے میں جن کے درمیان ہوں۔ ایک صنعا والا اور دوسرا یمامہ والا۔ (متفق علیہ) اور ایک روایت میں ہے کہ ان میں سے ایک مسیلمہ تھا، یمامہ والا اور دوسرا عنسی تھا صنعاء والا۔ یہ روایت مجھے صحیحین میں نہیں ملی اور صاحبِ جامع نے اسے ترمذی کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

حضرت ام العلاء انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون کا جاری چشمہ دیکھا تو اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل ہے جو ان کے لیے جاری کر دیا گیا ہے۔ (بخاری)۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے تو چہرۂ انور ہماری جانب کر کے فرماتے تم میں سے آج رات کس نے خواب دیکھا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اگر کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو بیان کر دیتا اور جو اللہ چاہتا آپ فرماتے۔ چنانچہ ایک روز آپ نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ آج رات میں نے دو شخص دیکھے کہ میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑا کر مجھے ارضِ مقدس کی طرف لے گئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اور ایک کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا زنبور تھا جو اس کے گال میں داخل کر کے چیرتا یہاں تک کہ گدی تک پہنچ

ذَالِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ هٰذَا فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْ صَخْرَةٍ يَشْدَخُ بِهٖ رَأْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَأْخُذَهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَأْسُهٗ وَعَادَ رَأْسُهٗ كَمَا كَانَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا اِلٰى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَاَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارٌ فَاِذَا ارْتَقَتْ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادَ اَنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِّنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى وَسَطِ النَّهَرِ وَعَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهَرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَّفِيْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَّصِبْيَانٌ وَّاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِّنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُّوْقِدُهَا فَصَعِدَا اِلَى الشَّجَرَةِ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا وَّسْطَ الشَّجَرَةِ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَّشَبَابٌ وَّنِسَاءٌ وَّصِبْيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا فَصَعِدَا اِلَى الشَّجَرَةِ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ مِنْهَا فِيْهَا شُيُوْخٌ وَّشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا اِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِيْ عَمَّا رَاَيْتُ قَالَا نَعَمْ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ يُشَقُّ شِدْقُهٗ فَكَذَّابٌ يُّحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ مَا تَرٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهٗ يُشْدَخُ

جاتا۔ پھر دوسرے گال میں بھی اسی طرح کرتا اور پہلا گال درست ہو جاتا۔ پھر دوبارہ اسی طرح کرتا۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ کہا چلیے۔ ہم چل دیے یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس آئے جو پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک آدمی پتھر یا چٹان لے کر اُس کے سر پہ کھڑا تھا جس کے ساتھ اُس کے سر کو کچلتا۔ جب وہ مارتا تو پتھر دُور چلا جاتا۔ وہ اُسے لینے کے لیے جاتا تو واپس نہ آتا کہ اُس کا سر پہلے کی طرح درست ہو جاتا۔ وہ واپس آ کر اُسے مارتا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ دونوں نے کہا کہ چلیے ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک گڑھے کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح تھا جو اُوپر سے تنگ اور نیچے سے وسیع تھا۔ اُس کے نیچے آگ تھی جب وہ بلند ہوتی تو لوگ بھی اُوپر آ جاتے اور اُس سے نکلنے کے قریب ہو جاتے۔ جب وہ نیچے جاتی تو وہ بھی نیچے چلے جاتے اور اُس میں ننگے مرد و عورت تھے۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ دونوں نے کہا کہ چلیے ہم چل دیے یہاں تک کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے، جس کے درمیان میں ایک آدمی کھڑا تھا اور نہر کے کنارے ایک آدمی اُس کے سامنے پتھر رکھے کھڑا تھا۔ جب نہر والا آگے بڑھتا اور نکلنے کا ارادہ کرتا تو یہ آدمی اُس کے منہ پر پتھر مارتا اور اُسی جگہ واپس لوٹا دیتا۔ جب بھی وہ نکلنے کے لیے آتا تو یہ اُس کے منہ پر پتھر مار کر واپس اُسی جگہ لوٹا دیتا۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ دونوں نے کہا چلیے۔ ہم چل دیے یہاں تک کہ ایک سرسبز باغ میں پہنچے۔ جس میں ایک بہت بڑا درخت تھا۔ اُس کی جڑ میں ایک بوڑھا اور بچے تھے۔ اور ایک آدمی درخت کے سامنے آگ جلا رہا تھا۔ وہ مجھے لے کر درخت پر چڑھ گئے اور ایک گھر میں لے گئے۔ جو درخت کے درمیان میں تھا اور اُس سے خوبصورت میں نے کوئی گھر نہیں دیکھا تھا۔ اُس میں بوڑھے، جوان، عورتیں اور بچے تھے۔ پھر مجھے نکال لائے اور درخت پر لے چڑھے پھر مجھے دوسرے گھر میں لے گئے جو پہلے سے بھی خوبصورت اور عمدہ تھا۔ اُس میں بوڑھے اور جوان تھے۔ میں نے دونوں سے کہا کہ آج رات تم نے مجھے بہت پھرایا ہے، لہٰذا جو کچھ میں نے دیکھا ہے اُس کے متعلق مجھے بتاؤ۔ کہا ہاں وہ آدمی جس کا جبڑا چیرا جاتا تھا، وہ بہت جھوٹا ہے۔ جھوٹی باتیں بنایا کرتا اور لوگ اُس سے سُن کر دنیا میں پھیلاتے رہے۔ پس قیامت تک اُس

رأسه فرجل علمه الله القرآن فنام عنه بالليل ولم يعمل بما فيه بالنهار يفعل به إلى يوم القيامة والذي رأيته في الثقب فهم الزناة والذي رأيته في النهر آكل الربا والشيخ الذي رأيته في أصل الشجرة إبراهيم والصبيان حوله فأولاد الناس والذي يوقد النار مالك خازن النار والدار الأولى التي دخلت دار عامة المؤمنين وأما هذه الدار فدار الشهداء وأنا جبريل وهذا ميكائيل فارفع رأسك فرفعت رأسي فإذا فوقي مثل السحاب وفي رواية مثل الربابة البيضاء قالا ذاك منزلك قلت دعاني أدخل منزلي قالا إنه بقي لك عمر لم تستكمله فإذا استكملته أتيت منزلك (رواه البخاري) وذكر حديث عبد الله بن عمر في رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم في المدينة في باب حرم المدينة۔

ساتھ یہی ہوتا رہے گا۔ جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جاتا ہے تو اس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید سکھایا لیکن وہ رات کو سو جاتا اور دن میں اس پر عمل نہ کرتا۔ جو آپ نے ملاحظہ فرمایا اس کے ساتھ قیامت تک وہی ہوتا رہے گا۔ جن کو آپ نے تنور میں دیکھا وہ زناکار تھے جس کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور تھا۔ جس بوڑھے شخص کو آپ نے درخت کی جڑ میں دیکھا وہ حضرت ابراہیم تھے اور ان کے گرد جو بچے تھے وہ لوگوں کی اولاد ہے۔ جو آگ جلا رہا تھا وہ جہنم کا انچارج فرشتہ مالک تھا۔ پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے عام مومنین کا ہے۔ یہ دوسرا گھر شہیدوں کا ہے۔ میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ اپنا سر اٹھائیے۔ میں نے سر اٹھایا تو میرے اوپر بادل جیسی چیز تھی اور ایک روایت میں ہے کہ تہ بہ تہ سفید بادل۔ دونوں نے کہا کہ آپ کی منزل یہی ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے چھوڑو تاکہ میں اپنے مکان میں داخل ہو جاؤں۔ کہا کہ ابھی آپ کی عمر باقی ہے جو پوری نہیں کی۔ جب اسے پوری کر لیں گے تو اسی میں جلوہ افروز ہوں گے۔ (بخاری) اور حدیث عبداللہ بن عمر جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ خواب ہے جو مدینہ منورہ کے متعلق دیکھا باب حرم المدینہ میں مذکور ہو چکی۔

دوسری فصل

٤٤١٥ / ١٥ عن أبي رزين العقيلي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة وهي على رجل طائر ما لم يحدث بها فإذا حدث بها وقعت وأحسبه قال لا تحدث إلا حبيبا أو لبيبا۔ (رواه الترمذي) وفي رواية أبي داود قال الرؤيا على رجل طائر ما لم تعبر فإذا عبرت وقعت وأحسبه قال ولا تقصها إلا على واد أو ذي رأي۔

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک ہے۔ خواب پرندے کے پیر پر ہے۔ جب تک اسے بیان نہ کیا جائے جب اسے بیان کر دیا جائے تو اسی طرح واقع ہو جاتا ہے۔ میرے خیال میں آپ نے فرمایا کہ اسے نہ بیان کرو مگر دوست یا دانا سے۔ (ترمذی) اور ابوداؤد کی روایت میں فرمایا ہر خواب پرندے کے پیر پر ہے جب تک تعبیر بیان نہ کی جائے جب تعبیر بیان کر دی تو واقع ہو جائے گا اور میرے خیال میں آپ نے فرمایا اسے بیان نہ کرو مگر دوست یا عقلمند آدمی سے۔

٤٤١٦ / ١٦ وعن عائشة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ورقة فقالت له خديجة إنه

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ورقہ کے متعلق پوچھا گیا تو حضرت خدیجہ

الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيْضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

وہ خواب میں دکھائے گئے اور اُن کے اُوپر سفید کپڑے تھے۔ اگر وہ جہنمی ہوتے تو اُن کے اُوپر کوئی اور لباس ہوتا۔ (احمد، ترمذی)

۴۴۱۷ وَعَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي خُزَيْمَةَ أَنَّهُ رَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَاضْطَجَعَ لَهُ وَقَالَ صَدِّقْ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي بَكْرَةَ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فِي بَابِ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

ابن خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ اُن کے چچا حضرت ابو خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب دیکھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں۔ آپ کو بتایا تو آپ لیٹ گئے اور فرمایا۔ اپنا خواب سچا کر لو۔ چنانچہ اُنھوں نے آپ کی مبارک پیشانی پر سجدہ کیا (شرح السنہ) اور کان میزانًا نزل من السماء والی حدیث ابوبکرہ ہم عنقریب باب مناقب ابوبکر و عمر میں بیان کریں گے۔

تیسری فصل

۴۴۱۸ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُصَّ وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي انْطَلِقْ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ بِطُولِهِ وَفِيهِ زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ وَهِيَ قَوْلُهُ فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَا مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِي ارْقَ فِيهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے: کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ پس جس سے اللہ تعالیٰ بیان کروانا چاہتا وہ بیان کرتا۔ ایک صبح کو آپ نے ہم سے فرمایا: آج رات میرے پاس دو شخص آئے انھوں نے مجھے اُٹھایا اور مجھ سے کہا چلیے۔ میں اُن کے ساتھ چل دیا اور اس میں وہی کیا جو فصل اوّل کی طویل حدیث میں بیان کیا جا چکا ہے۔ اس میں کچھ زیادہ ہے جو مذکورہ حدیث میں نہیں ہے یہی فرمایا: ہم ایک ہرے بھرے باغ میں آگئے جس میں ہر قسم کے موسمی پھول تھے۔ باغ کے درمیان میں ایک لمبا آدمی تھا۔ آسمان تک لمبائی کے باعث مجھے اُس کا سر نظر نہیں آیا۔ جبکہ اُس آدمی کے گرد میں نے کثرت سے بچے دیکھے جو میں نے پہلے دیکھے نہیں تھے۔ میں نے دونوں ساتھیوں سے کہا کہ یہ کون ہے اور وہ کون ہیں؟ دونوں نے کہا کہ چلیے۔ ہم چل دیے یہاں تک کہ ایک بہت بڑے باغ میں پہنچے۔ اُس سے بڑا اور خوبصورت باغ میں نے دیکھا نہیں تھا۔ دونوں نے مجھ سے کہا کہ اس میں چڑھیے ہم چڑھے یہاں تک کہ ایک شہر میں پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا۔ ہم شہر کے دروازے پر آئے اور اُسے کھولنے کے لیے کہا تو ہمارے لیے کھول دیا گیا۔ ہم اُس میں داخل ہوئے تو اُس میں ہمیں ایسے آدمی ملے جن کا آدھا جسم خوبصورت تھا جو کسی نے

أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَ قَالَا لَهُمْ اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذٰلِكَ النَّهَرِ قَالَ وَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ وَذَكَرَ فِي تَفْسِيرِ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

دیکھا ہو اور آدھا ایسا بدصورت جو کسی نے دیکھا بھی نہ ہو۔ دونوں نے اُن سے کہا کہ جاکر اس نہر میں کود پڑو چنانچہ سامنے ایک نہر بہہ رہی تھی جس کا پانی بالکل سفید تھا۔ وہ جاکر اس میں کود گئے۔ جب وہ ہمارے پاس واپس آئے تو اُن کی بدصورتی جاچکی تھی اور وہ پوری طرح خوبصورت ہو چکے تھے اور اس اضافے کی شرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ لمبا آدمی جو باغ میں تھا، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور اُن کے اردگرد وہ بچے تھے جنھوں نے فطرت پر وفات پائی۔ مسلمانوں میں سے بعض عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! مشرکوں کی اولاد کا کیا حال ہے؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکوں کی اولاد اور وہ لوگ جن کا آدھا بدن خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا، یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے اچھے کام بھی کیے اور بُرے بھی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف فرما دیا۔

(بخاری)

۴۴۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ أَفْرَى الْفِرَى أَنْ يُرِيَ الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی کسی چیز کو دیکھنے کا دعویٰ کرے اور اس نے دیکھی نہ ہو۔

(بخاری)

۴۴۲۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سچا خواب سحری کے وقت کا ہوتا ہے۔ (ترمذی، دارمی)

كِتَابُ الْآدَابِ

کتاب آداب

بَابُ السَّلَامِ

سلام کا بیان

پہلی فصل

۴۴۲۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی

سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّی الْاٰنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پسندیدہ صورت پر پیدا فرمایا۔ اُن کا قد ساٹھ گز تھا۔ جب انھیں پیدا کر لیا تو فرمایا: جاؤ اور ان افراد کو سلام کرو۔ وہ کچھ فرشتے تھے جو بیٹھے ہوئے تھے۔ پس غور سے سننا وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا جواب دینا ہوگا۔ وہ گئے اور انھوں نے کہا: تم پر سلامتی ہو۔ انھوں نے کہا: آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت۔ راوی کا بیان ہے کہ انھوں نے وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کا اضافہ کیا لہٰذا جنت میں جو بھی داخل ہوگا۔ وہ حضرت آدم کی صورت میں داخل ہوگا اور اُس کا قد ساٹھ گز ہوگا اُس وقت سے لوگوں کا قد اب تک گھٹتا ہی آرہا ہے (متفق علیہ)

۴۴۲۲ ۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا: کونسا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا کہ کھانا کھلانا اور سلام کرنا خواہ تم اُسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

(متفق علیہ)

۴۴۲۳ ۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ لَمْ اَجِدْهُ فِی الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِیْ كِتَابِ الْحُمَيْدِیِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ بِرِوَايَةِ النَّسَائِیِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ایمان والے کے دوسرے ایمان والے پر چھ حقوق ہیں۔ جب بیمار ہو تو اُس کی عیادت کرے۔ مر جائے تو جنازے میں شریک ہو۔ بلائے تو اُس کی دعوت قبول کرے۔ جب اُس سے ملے تو سلام کرے۔ چھینکے تو اس کا جواب دے اور اُس کی خیر خواہی کرے خواہ وہ غائب ہو یا موجود۔ یہ روایت مجھے صحیحین میں نہیں ملی اور نہ حمیدی کی کتاب میں لیکن صاحب جامع نے اسے نسائی کی روایت سے بیان کیا ہے۔

۴۴۲۴ ۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں داخل نہیں ہوگے یہاں تک کہ ایمان لے آؤ اور ایمان نہیں لا سکو گے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ جب تم اُسے کرو گے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے۔ سلام کو آپس میں پھیلاؤ۔ (مسلم)

۴۴۲۵ ۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَی الْكَثِيْرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سوار پیدل کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ لوگوں کو۔

(بخاری)

۴۴۲۶ (۶) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ لوگوں کو۔ (بخاری)

۴۴۲۷ (۷) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لڑکوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے انھیں سلام کیا۔ (متفق علیہ)

۴۴۲۸ (۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود اور نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو۔ جب تمھیں راستے میں کوئی اُن میں سے مل جائے تو اسے تنگ راستے کی طرف مجبور کرو۔ (مسلم)۔

۴۴۲۹ (۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُوْدُ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ اَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہودی تمھیں سلام کریں اور اُن میں سے کوئی اَلسَّامُ عَلَيْكَ کہے تو جواب میں وَعَلَيْكَ کہہ دیا کرو۔ (متفق علیہ)۔

۴۴۳۰ (۱۰) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اہل کتاب تمھیں سلام کریں تو صرف وَعَلَيْكُمْ کہہ دیا کرو (متفق علیہ)۔

۴۴۳۱ (۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَاْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَتْ اِنَّ الْيَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یہودیوں کی ایک جماعت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت مانگی اور کہا: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ پس میں نے جواباً کہا۔ بلکہ تم پر موت اور لعنت۔ فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ جو انھوں نے کہا کیا وہ آپ نے سنا نہیں؟ فرمایا کہ میں نے وَعَلَيْكُمْ کہہ دیا ہے۔ ایک روایت میں صرف عَلَيْكُمْ ہے اور واؤ کا ذکر نہیں کیا (متفق علیہ) اور بخاری کی روایت میں حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہودی آئے اور انھوں نے اَلسَّامُ عَلَيْكَ کہا۔ آپ نے وَعَلَيْكُمْ کہا۔ حضرت عائشہ نے کہا: تم لوگوں پر موت، اللہ کی لعنت اور اُس کا غضب۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا تَكُوْنِيْ فَاحِشَةً فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ۔

اے عائشہ! ٹھہرو، تم پر نرمی لازم ہے سختی اور بدزبانی سے بچو۔ عرض گزار ہوئیں کہ جو انھوں نے کہا کیا وہ آپ نے سنا نہیں؟ فرمایا کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا؟ میں نے وہ بات اُن پر ہی لوٹا دی، اُن کے متعلق میری بات قبول فرمائی جاتی ہے جبکہ اُن کی قبول نہیں کی جاتی۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ تم فحش گو نہ بنو کیونکہ اللہ تعالیٰ بدزبانی اور بیہودہ گفتگو کو پسند نہیں فرماتا۔

۴۴۳۲/۱۲ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ أَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان، بت پرست مشرک اور یہودی ملے جلے تھے۔ تو آپ نے اُنھیں سلام کیا۔ (متفق علیہ)

۴۴۳۳/۱۳ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے بچا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! ہمیں ایسی جگہوں پر بیٹھنے کے سوا چارہ نہیں کیونکہ وہاں ہم گفتگو کرتے ہیں۔ فرمایا جب تم نے انکار کر دیا کہ بیٹھنا ضروری ہے تو راستے کا حق ادا کیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نگاہ نیچی رکھنا، ایذا روکنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے روکنا۔ (متفق علیہ)

۴۴۳۴/۱۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَإِرْشَادُ السَّبِيْلِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ الْخُدْرِيِّ هٰكَذَا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ واقعہ میں فرمایا: اور راستہ بتا دینا۔ روایت کیا اسے ابوداؤد نے حدیث ابوسعید کے بعد اسی طرح یہ روایت مجھے صحیحین میں نہیں ملی۔

۴۴۳۵/۱۵ وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيْثُوا الْمَلْهُوْفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰكَذَا وَلَمْ أَجِدْهُمَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مذکورہ واقعہ میں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مظلوم کی دادرسی کرو اور بھولے بھٹکے کو راستہ بتاؤ۔ اسے ابوداؤد نے حدیث ابوہریرہ کے بعد اسی طرح روایت کیا ہے اور صحیحین میں ان دونوں کو میں نے نہیں پایا۔

دوسری فصل

۴۴۳۶/۱۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر دستور کے مطابق چھ حق ہیں۔ جب اُسے ملے تو سلام کرے، جب وہ بلائے تو دعوت کو قبول کرے، جب وہ چھینکے تو جواب دے، جب وہ بیمار

مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۴۴۳۷/۱۷ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلٰثُوْنَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

۴۴۳۸/۱۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ ثُمَّ اَتٰى اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ وَقَالَ هٰكَذَا تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

۴۴۳۹/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَاَ بِالسَّلَامِ
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

۴۴۴۰/۲۰ وَعَنْ جَرِيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۴۴۴۱/۲۱ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ يُّسَلِّمَ اَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ يَّرُدَّ اَحَدُهُمْ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَرْفُوْعًا) وَرَوٰى اَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ شَيْخُ اَبِيْ دَاؤُدَ

۴۴۴۲/۲۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ
[illegible]

بڑے تو عیادت کرے جب وہ مرے تو اس کے جنازے کے پیچھے جائے اور اس کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے (ترمذی، دارمی)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ پس اُسے جواب دیا گیا۔ پھر بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دس۔ پھر دوسرا آیا اور اس نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۔ پس اُسے جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا تو فرمایا: بیس۔ پھر تیسرا آیا اور کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ۔ پس اُسے جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا تو فرمایا: تیس۔
(ترمذی، ابوداؤد)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے معناً روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا: پھر چوتھا شخص آیا اور اس نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ ۔ آپ نے فرمایا: چالیس اور فرمایا کہ اسی طرح فضیلت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو سلام میں پہل کرے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عورتوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا۔
(احمد)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جماعت کی طرف سے کافی ہے کہ جب وہ گزر رہے ہوں تو ان میں سے ایک آدمی بھی سلام کرلے اور بیٹھنے والوں میں سے ایک آدمی کا جواب دینا بھی کافی ہے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں مرفوعاً روایت کیا اور روایت کیا ہے ابوداؤد نے اور کہا کہ حسن بن علی نے اسے مرفوع کہا ہے جو امام ابوداؤد کے شیخ ہیں۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے ان کے جد امجد سے روایت کی
[illegible]

فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ وَتَسْلِيمَ النَّصَارٰى الْإِشَارَةُ بِالْأَكُفِّ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ)

نصاریٰ کی کیونکہ یہود کا سلام کرنا انگلیوں کے اشارے سے ہے اور نصاریٰ کا سلام کرنا ہتھیلی کے اشارے سے ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۴۴۴۳/۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اُسے سلام کرے۔ اگر دونوں کے درمیان کوئی درخت، دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور پھر ملاقات ہو تو اُسے سلام کرے۔
(ابوداؤد)

۴۴۴۴/۲۴ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلٰى أَهْلِهِ وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَأَوْدِعُوا أَهْلَهُ بِسَلَامٍ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو اس کے رہنے والوں کو سلام کرو اور جب نکلو تو اس کے رہنے والوں کو سلام کے ساتھ چھوڑ دو۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں مرسلاً روایت کیا۔

۴۴۴۵/۲۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلٰى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِكَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو انھیں سلام کرو۔ یہ تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے برکت کا سبب ہوگا۔ (ترمذی)

۴۴۴۶/۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سلام بات کرنے سے پہلے ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہے۔

۴۴۴۷/۲۷ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَقُولُ أَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا وَأَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نُهِينَا عَنْ ذٰلِكَ۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دورِ جاہلیت میں ہم کہتے: اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ آنکھیں ٹھنڈی رکھے اور اچھا دن چڑھائے۔ جب دورِ اسلام آیا تو ہمیں اس سے منع کر دیا گیا۔
(ابوداؤد)

۴۴۴۸/۲۸ وَعَنْ غَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَبِيكَ السَّلَامُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

غالب کا بیان ہے کہ ہم امام حسن بصری کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے آکر کہا: مجھ سے میرے والدِ ماجد نے میرے جدِ امجد سے روایت کرتے ہوئے کہا میرے والدِ ماجد نے مجھے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا: آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کرنا۔ فرماتے ہیں کہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: میرے اباجان آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں۔ فرمایا کہ تم پر اور تمہارے والدِ ماجد پر سلام۔ (ابوداؤد)

۴۴۴۹ / ۲۹ وَعَنْ اَبِی الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِیِّ اَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِیَّ کَانَ عَامِلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ اِذَا کَتَبَ اِلَیْہِ بَدَأَ بِنَفْسِہٖ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

ابن العلاء حضرمی سے روایت ہے کہ حضرت علاء الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے عامل تھے۔ جب وہ آپ کے لیے عریضہ لکھتے تو اپنی ذات سے شروع فرماتے۔

(ابوداؤد)

۴۴۵۰ / ۳۰ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَتَبَ اَحَدُکُمْ کِتَابًا فَلْیُتَرِّبْہُ فَاِنَّہٗ اَنْجَحُ لِلْحَاجَۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی خط لکھے تو اس پر مٹی ڈالے۔ ایسا کرنا حاجت کو بہت پورا کرنے والا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہے۔

۴۴۵۱ / ۳۱ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ یَدَیْہِ کَاتِبٌ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰی اُذُنِکَ فَاِنَّہٗ اَذْکَرُ لِلْمَآلِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّفِیْ اِسْنَادِہٖ ضُعْفٌ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کے سامنے کاتب موجود تھا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ قلم کو کان پر رکھو کیونکہ یہ انجام کو بہت یاد کرنے والا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

۴۴۵۲ / ۳۲ وَعَنْہُ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ السُّرْیَانِیَّۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ اَمَرَنِیْ اَنْ اَتَعَلَّمَ کِتَابَ یَھُوْدَ وَقَالَ اِنِّیْ مَا اٰمَنُ یَھُوْدَ عَلٰی کِتَابٍ قَالَ فَمَا مَرَّ بِیْ نِصْفُ شَھْرٍ حَتّٰی تَعَلَّمْتُ فَکَانَ اِذَا کَتَبَ اِلٰی یَھُوْدَ کَتَبْتُ وَاِذَا کَتَبُوْا اِلَیْہِ قَرَأْتُ لَہٗ کِتَابَھُمْ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سریانی زبان سیکھنے کا حکم فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ مجھے یہود کی کتاب سیکھنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ مجھے یہودیوں کے لکھے کا اعتبار نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ نصف مہینہ بھی نہیں گزرا تھا کہ میں سیکھ چکا۔ لہٰذا جب یہود کے لیے کچھ لکھنا ہوتا تو میں لکھتا اور جب وہ آپ کے لیے لکھتے تو اُن کے لکھے ہوئے کو میں آپ کے حضور پڑھتا۔

(ترمذی)

۴۴۵۳ / ۳۳ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَھٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی مَجْلِسٍ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَہٗ اَنْ یَّجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَۃِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے۔ اگر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے۔ جب جانے کے لیے کھڑا ہو تب بھی سلام کرے۔ پہلا سلام اس دوسرے سلام سے زیادہ ضروری نہیں ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۴۴۵۴ / ۳۴ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَیْرَ فِیْ جُلُوْسٍ فِی الطُّرُقَاتِ اِلَّا لِمَنْ ھَدَی

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے کے اندر کوئی بھلائی نہیں مگر اس شخص کے لیے جو راستہ

اِبْنِ جُزَيٍّ فِيْ بَابِ فَضْلِ الصَّدَقَةِ)

میں بیان کی جا چکی ہے۔

تیسری فصل

۴۴۵۵/۳۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ اِذْهَبْ اِلٰى اُولٰٓئِكَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلٰى مَلَاٍ مِّنْهُمْ جُلُوْسٍ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوْا عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيْكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ لَهُ اللّٰهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوْضَتَانِ اِخْتَرْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ فَقَالَ اخْتَرْتُ يَمِيْنَ رَبِّيْ وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّيْ يَمِيْنٌ مُّبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ وَذُرِّيَّتُهٗ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَا هٰٓؤُلَآءِ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ ذُرِّيَّتُكَ فَاِذَا كُلُّ اِنْسَانٍ مَّكْتُوْبٌ عُمُرُهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَاِذَا فِيْهِمْ رَجُلٌ اَضْوَؤُهُمْ اَوْ مِنْ اَضْوَئِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا ابْنُكَ دَاؤُدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهٗ عُمُرَهٗ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْ فِيْ عُمُرِهٖ قَالَ ذٰلِكَ الَّذِيْ كَتَبْتُ لَهٗ قَالَ اَيْ رَبِّ فَاِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ لَهٗ مِنْ عُمُرِيْ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ اَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ سَكَنَ الْجَنَّةَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُهْبِطَ مِنْهَا وَكَانَ اٰدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهٖ فَاَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ قَالَ لَهٗ اٰدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِيْ اَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاؤُدَ سِتِّيْنَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ وَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ قَالَ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو چھینک آئی تو انھوں نے الحمد للہ کہا اور خدا کی حمد و ثنا بیان کی۔ اُن کے رب نے اُن سے فرمایا کہ اے آدم! اللہ تم پر رحم فرمائے۔ ان فرشتوں کے پاس جاؤ جو گروہ کی شکل میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہو۔ انھوں نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہا تو انھوں نے عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہا پھر اپنے رب کی طرف لوٹے تو خدا نے فرمایا: یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا آپس میں سلام کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں دستِ قدرت بند کر کے فرمایا: دونوں میں سے جس کو چاہو چن لو۔ عرض گزار ہوئے کہ میں نے اپنے رب کا داہنا ہاتھ اختیار کیا جبکہ اُس کے دونوں ہاتھ ہی مبارک ہیں۔ جب اُسے کھولا تو اُس میں حضرت آدم تھے اور اُن کی اولاد۔ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! یہ کون ہیں؟ فرمایا کہ یہ تمہاری اولاد ہے۔ اُس وقت ہر انسان کی دونوں آنکھوں کے درمیان اُس کی عمر لکھی ہوئی تھی۔ اُن میں ایک فرد حسن و جمال والوں میں تھا۔ عرض کی کہ اے رب! یہ کون ہیں؟ فرمایا کہ یہ تمہارا بیٹا داؤد ہے، میں نے اس کی عمر چالیس سال لکھی ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! اس کی عمر بڑھا دے۔ فرمایا کہ میں اس کی یہی عمر لکھ چکا ہوں۔ عرض کی کہ اے رب! میں نے اپنی عمر سے اس کو ساٹھ سال دیے۔ فرمایا کہ تمہاری مرضی۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر جنت میں رہے جب تک اللہ نے چاہا۔ جب اس سے اُترے کیونکہ حضرت آدم اپنی جان پر یاد کرنے بیٹھے تھے۔ جب ملک الموت اُن کے پاس آیا تو حضرت آدم نے اس سے کہا: آپ نے جلدی کی، میرے لیے ہزار سال لکھے گئے ہیں۔ کہا کیوں نہیں لیکن آپ نے ساٹھ سال اپنے بیٹے داؤد کو دے دیے تھے۔ اُنھوں نے انکار کیا تو اُن کی اولاد بھی انکار کرتی ہے کیونکہ وہ بھول گئے تھے اور اُن کی اولاد بھی بھول جاتی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اسی روز سے لکھنے اور گواہ بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔

(ترمذی)۔

۴۴۵۶/۳۶ وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم عورتوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں سلام کیا۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

(ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۴۴۵۷ / ۳۷ وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي ابْنَ عُمَرَ فَيَغْدُوْ مَعَهُ إِلَى السُّوْقِ قَالَ فَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى السُّوْقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى سَقَّاطٍ وَلَا عَلَى صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مِسْكِيْنٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ الطُّفَيْلُ فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِيْ إِلَى السُّوْقِ فَقُلْتُ لَهُ وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوْقِ وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُوْمُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِيْ مَجَالِسِ السُّوْقِ فَاجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثُ قَالَ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَا أَبَا بَطْنٍ قَالَ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ إِنَّمَا نَغْدُوْ مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِيْنَاهُ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

طفیل بن اُبی بن کعب کا بیان ہے کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ صبح کے وقت بازار کو جاتے۔ اُن کا بیان ہے کہ جب ہم صبح کو بازار جاتے تو حضرت عبداللہ بن عمر جس ریڑھی والے یا بیوپاری یا غریب یا کسی بھی شخص سے ملتے تو اُسے سلام کرتے۔ طفیل کا کہنا ہے کہ ایک روز میں حضرت عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہُوا تو مجھے بازار تک ساتھ چلنے کو کہا تو میں بولا کہ آپ بازار میں کیا کریں گے جبکہ آپ کسی سودے کے پاس ٹھہرتے ہیں نہ کسی چیز کے متعلق پوچھتے ہیں نہ کسی کا بھاؤ کرتے ہیں اور نہ بازار والوں کی مجلس میں بیٹھتے ہیں لہٰذا ہمارے پاس یہیں بیٹھیے تاکہ ہم باتیں کریں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھ سے فرمایا: اے ابوبطن! کیونکہ ابوطفیل کا پیٹ بڑا تھا۔ ہم صبح کو سلام کی وجہ سے جاتے ہیں تاکہ جو ہمیں ملے اُسے سلام کریں۔ روایت کیا اسے مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۴۵۸ / ۳۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِفُلَانٍ فِيْ حَائِطِيْ عَذْقٌ وَإِنَّهُ قَدْ آذَانِيْ مَكَانُ عَذْقِهِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ بِعْنِيْ عَذْقَكَ قَالَ لَا قَالَ فَهَبْ لِيْ قَالَ لَا قَالَ فَبِعْنِيْهِ بِعَذْقٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ الَّذِيْ هُوَ أَبْخَلُ مِنْكَ إِلَّا الَّذِيْ يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا کہ فلاں کا میرے باغ میں عذق کھجور کا درخت ہے اور اُس درخت کے باعث وہ مجھے تکلیف پہنچاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بُلا کر فرمایا: اپنا درخت مجھے بیچ دو۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ مجھے ہبہ کر دو۔ عرض گزار ہُوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ جنت کے ایک درخت کے بدلے بیچ دو۔ عرض کی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم سے بڑھ کر بخیل نہیں دیکھا مگر جو سلام میں بخل کرتا ہو۔ روایت کیا اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۴۵۹ / ۳۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِيْءٌ مِّنَ الْكِبْرِ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے سلام کرنے والا تکبر سے آزاد ہے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔

بَابُ الْاِسْتِيْذَانِ

اجازت طلب کرنے کا بیان

پہلی فصل

مُوْسٰی قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ اٰتِیَہٗ فَاَتَیْتُ بَابَہٗ فَسَلَّمْتُ ثَلٰثًا فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَاْتِیَنَا فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِکَ ثَلٰثًا فَلَمْ تَرُدُّوْا عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَہٗ فَلْیَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَیْہِ الْبَیِّنَۃَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقُمْتُ مَعَہٗ فَذَھَبْتُ اِلٰی عُمَرَ فَشَھِدْتُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابو موسیٰ تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے حضرت عمر نے بلایا تھا کہ اُن کے پاس جاؤں۔ میں اُن کے دروازے پر حاضر ہُوا اور تین مرتبہ سلام کیا۔ مجھے کسی نے جواب نہ دیا تو میں لوٹ آیا۔ فرمایا کہ تمہیں میرے پاس آنے سے کس چیز نے روکا؟ میں عرض گزار ہُوا کہ حاضر ہُوا تھا اور دروازے پر تین دفعہ سلام کیا تھا لیکن جواب نہ ملا تو لوٹ آیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ جب تم میں سے کوئی تین دفعہ اجازت مانگے اور اجازت نہ ملے تو لوٹ آئے۔ پس حضرت عمر نے فرمایا کہ اس پر گواہ پیش کرو۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ میں اُن کے ساتھ کھڑا ہُوا اور جا کر حضرت عمر کے پاس میں نے گواہی دی۔ (متفق علیہ)

۴۴۶۱ / ۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْنُکَ عَلَیَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِیْ حَتّٰی اَنْھٰکَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تمہارا اجازت لینا یہی ہے کہ پردہ اُٹھاؤ اور میری آہستہ گفتگو بھی سن لیا کرو۔ یہاں تک کہ میں تمہیں منع کر دوں۔ (مسلم)

۴۴۶۲ / ۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ دَیْنٍ کَانَ عَلٰی اَبِیْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا کَاَنَّہٗ کَرِھَھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنے والد ماجد کے قرض کے سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو فرمایا: کون ہے؟ میں عرض گزار ہُوا کہ میں۔ فرمایا کہ میں میں کیا گویا اسے ناپسند فرمایا۔ (متفق علیہ)

۴۴۶۳ / ۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِیْ قَدَحٍ فَقَالَ اَبَا ھِرٍّ اِلْحَقْ بِاَھْلِ الصُّفَّۃِ فَادْعُھُمْ اِلَیَّ فَاَتَیْتُھُمْ فَدَعَوْتُھُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاُذِنَ لَھُمْ فَدَخَلُوْا (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اندر داخل ہُوا تو آپ نے دودھ کا پیالہ پایا۔ فرمایا: اے ابو ہریرہ! اہلِ صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بُلا لاؤ۔ میں اُن کے پاس گیا اور انہیں بُلا لایا۔ وہ حاضر ہوئے اور اجازت طلب کی انہیں اجازت مرحمت فرما دی گئی تو وہ اندر داخل ہو گئے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۴۴۶۴ / ۵ عَنْ کَلَدَۃَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّۃَ بَعَثَ بِلَبَنٍ اَوْ جِدَایَۃٍ وَضَغَابِیْسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَی الْوَادِیْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَیْہِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ ءَاَدْخُلُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

کلدہ بن حنبل سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دودھ، ہرن کا بچہ اور ککڑیاں بھیجیں جبکہ اُس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وادی کے بالائی حصے میں تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں اندر داخل ہُوا تو نہ سلام کیا اور نہ اجازت طلب کی۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوٹ جاؤ اور سلام کہو پھر کہو: کیا میں اندر آ جاؤں؟ (ترمذی، ابو داؤد)

۴۴۶۵ (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُولِ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَهُ إِذْنٌ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کو بلایا جائے اور وہ بلانے والے کے ساتھ آئے تو یہی اس کی اجازت ہے۔ (ابوداؤد) اور اسی کی ایک روایت میں ہے کہ آدمی کا بھیجا ہوا شخص اس کی طرف سے اجازت ہے۔

۴۴۶۶ (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهِ وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ أَنَّ الدُّوْرَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا سُتُوْرٌ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَنَسٍ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فِي بَابِ الضِّيَافَةِ۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی قوم کے دروازے پر تشریف لے جاتے تو اندر نظر پڑنے کے باعث دروازے کے سامنے نہ رہتے بلکہ دائیں یا بائیں تشریف فرما رہتے اور فرماتے السلام علیکم السلام علیکم یہ اس لیے تھا کہ ان دنوں گھروں کے پردے نہیں ہوتے تھے۔ (ابوداؤد) وہ حدیث انس جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا، وہ باب الضیافت میں بیان کی جا چکی ہے۔

تیسری فصل

۴۴۶۷ (۸) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے عرض گزار ہوا، کیا میں اپنی والدہ ماجدہ سے اجازت لیا کروں؟ فرمایا، ہاں۔ عرض گزار ہوا کہ میں گھر میں ان کے ساتھ رہتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان سے اجازت لیا کرو۔ وہ آدمی عرض گزار ہوا کہ میں تو ان کا خادم ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان سے اجازت لیا کرو۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ انہیں ننگی دیکھو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو ان سے اجازت لیا کرو۔ اسے امام مالک نے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۴۴۶۸ (۹) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِي۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک دفعہ رات کو اور ایک دفعہ دن کو میرا داخلہ ہوتا۔ پس جب میں رات کے وقت داخل ہوتا تو آپ میری خاطر کھانستے۔ (نسائی)

۴۴۶۹ (۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَأْذَنُوْا لِمَنْ لَمْ يَبْدَأْ بِالسَّلَامِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو پہلے سلام نہ کرے اسے اجازت نہ دو۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔

بَابُ الْمُصَافَحَةِ وَالْمُعَانَقَةِ — مصافحہ اور معانقہ کا بیان

پہلی فصل

۴۴۷۰ — عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ[۱۱] رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قتادہ کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا، کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب مصافحہ کیا کرتے تھے؟ فرمایا، ہاں۔ (بخاری)

۴۴۷۱ — وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ[۱۲] وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ ابْنُ حَابِسٍ قَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَثَمَّ لُكَعُ فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَذُكِرَ حَدِيْثُ اُمِّ هَانِئٍ فِيْ بَابِ الْاَمَانِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسن بن علی کو بوسہ دیا جبکہ آپ کے پاس اقرع بن حابس بھی تھے۔ اقرع نے کہا کہ میرے دس بیٹے ہیں لیکن میں اُن میں سے کسی کو بھی نہیں چومتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی طرف دیکھ کر فرمایا، جو شفقت نہ کرے اُس پر شفقت نہیں کی جائے گی (متفق علیہ) اور ہم اَثَمَّ لُكَعُ والی حدیثِ ابوہریرہ کو ہم باب مناقب اہلِ بیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بیان کریں گے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى! اور حدیثِ اُمِّ ہانی پیچھے باب الامان میں پیش کی جا چکی ہے۔

دوسری فصل

۴۴۷۲ — وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى[۳] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں ہیں ایسے دو مسلمان جو ملاقات کے وقت آپس میں مصافحہ کریں مگر دونوں جدا ہونے سے پہلے بخش دیے جاتے ہیں۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا، جب دو مسلمان آپس میں ملیں تو ایک دوسرے سے مصافحہ کریں اور اللہ کی حمد و ثنا کرنے کے ساتھ اُس سے معافی چاہیں تو دونوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

۴۴۷۳ — وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ[۴] الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقٰى اَخَاهُ اَوْ صَدِيْقَهٗ اَيَنْحَنِيْ لَهٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَيَلْتَزِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَيَاْخُذُ بِيَدِهٖ وَيُصَافِحُهٗ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اُس کے لیے جھکے؟ فرمایا، نہیں۔ عرض کی کہ کیا اُسے گلے لگائے اور بوسہ دے؟ فرمایا، نہیں۔ عرض گزار ہوا کہ کیا اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُس سے مصافحہ کرے؟ فرمایا، ہاں۔ (ترمذی)۔

۴۴۷۴ — وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ[۵] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ اَنْ يَّضَعَ اَحَدُكُمْ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کسی کا مریض کی عیادت کرنا اُس

يَدَهٗ عَلٰى جَبْهَتِهٖ اَوْ عَلٰى يَدِهٖ فَيَسْاَلُهٗ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهٗ)

وقت مکمل ہوتا ہے کہ اس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ اس کا کیا حال ہے اور تمہارا آپس میں سلام کرنا مصافحہ سے مکمل ہوتا ہے۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا اور اس کو ضعیف کہا۔

۴۴۷۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ ابْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهٗ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُهٗ عُرْيَانًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ فَاعْتَنَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت زید بن حارثہ جب مدینہ منورہ میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے۔ اُنھوں نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی طرف ننگے پیر اور کپڑے گھسیٹتے ہوئے کھڑے ہوئے۔ خدا کی قسم، میں نے اس سے پہلے یا اسکے بعد کبھی اس طرح کھلے بدن نہیں دیکھا۔ آپ نے اُن سے معانقہ کیا اور انھیں بوسہ دیا۔ (ترمذی)

۴۴۷۶ وَعَنْ اَيُّوْبَ بْنِ بُشَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عَنَزَةَ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ اِذَا لَقِيْتُمُوْهُ قَالَ مَا لَقِيْتُهٗ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِيْ وَبَعَثَ اِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَّلَمْ اَكُنْ فِيْ اَهْلِيْ فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ عَلٰى سَرِيْرٍ فَالْتَزَمَنِيْ فَكَانَتْ تِلْكَ اَجْوَدَ وَاَجْوَدَ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ایوب بن بشیر نے عنزہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ اُس نے کہا: میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ ملاقات کے وقت کیا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ حضرات سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ میں کبھی حضور سے نہیں ملا جبکہ آپ نے مصافحہ نہ کیا ہو اور ایک روز آپ نے مجھے بلایا تو اپنے گھر میں نہیں تھا۔ جب واپس آیا اور مجھے بتایا گیا تو میں حاضر بارگاہ ہو گیا۔ اُس وقت آپ تخت پر جلوہ افروز تھے تو آپ نے مجھے گلے لگا لیا۔ یہ کتنا کرم ہے، یہ کتنا کرم ہے۔ (ابوداؤد)۔

۴۴۷۷ وَعَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِيْ جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهٗ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب میں حاضر بارگاہ ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مہاجر سوار مرحبا۔ (ترمذی)۔

۴۴۷۸ وَعَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيْهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَاصِرَتِهٖ بِعُوْدٍ فَقَالَ اَصْبِرْنِيْ قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ قَمِيْصًا وَّلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيْصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيْصِهٖ فَاحْتَضَنَهٗ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهٗ قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُّ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت اُسید بن حضیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ لوگوں میں باتیں کر رہے تھے اور مزاحیہ باتوں سے اُنھیں ہنسا رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے پہلو میں لکڑی چبھو دی۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھے بدلہ دیجئے۔ فرمایا کہ بدلہ لے لو۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ کے اوپر قمیص ہے جبکہ میرے اوپر قمیص نہ تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قمیص اُٹھا دی تو وہ آپ سے لپٹ گئے اور پہلوئے مبارک کو بوسہ دینے لگے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا صرف یہی ارادہ تھا۔ (ابوداؤد)

۴۴۷۹ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقّٰى جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَالْتَزَمَهٗ وَقَبَّلَ

شعبی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضرت جعفر بن ابو طالب سے ملاقات ہوئی تو اُنھیں گلے سے لگا لیا اور اُن کی

مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ الْبَيَاضِيِّ مُتَّصِلًا)

۴۴۸۰ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي قِصَّةِ رُجُوْعِهِ [۱۱] مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَتَلَقَّانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَنِي ثُمَّ قَالَ مَا أَدْرِي أَنَا بِفَتْحِ خَيْبَرَ أَفْرَحُ أَمْ بِقُدُوْمِ جَعْفَرٍ وَوَافَقَ ذٰلِكَ فَتْحَ خَيْبَرَ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

۴۴۸۱ وَعَنْ زَارِعٍ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ [۱۲] لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهُ

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

۴۴۸۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ [۱۳] أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَفِي رِوَايَةٍ حَدِيْثًا وَكَلَامًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

۴۴۸۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ أَوَّلَ [۱۴] مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَهَا حُمّٰى فَأَتَاهَا أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ وَقَبَّلَ خَدَّهَا۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

۴۴۸۴ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [۱۵] أُتِيَ بِصَبِيٍّ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ وَإِنَّهُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ روایت کیا اسے ابوداؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں مرسلاً اور مصابیح کے بعض نسخوں میں شرح السنہ سے ہے کہ بیاضی سے متصلاً مروی ہے۔

حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سرزمین حبشہ سے واپس آنے کے واقعہ میں روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ ہم نکلے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں آ پہنچے تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملے۔ آپ نے مجھ سے معانقہ کیا۔ پھر فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ فتح خیبر کی خوشی زیادہ ہے یا آمدِ جعفر کی اور یہ فتح خیبر کے وقت کا واقعہ ہے۔

(شرح السنہ)

حضرت زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو عبدالقیس کے وفد میں تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو جلدی جلدی اپنی سواریوں سے اترنے لگے اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں اور پیروں کو بوسے دیئے (ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ہیئت، عادت اور صورت میں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ بولنے اور گفتگو کرنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ فاطمہ سے بڑھ کر مشابہت رکھنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو ان کے لیے کھڑے ہو جاتے ان کا ہاتھ پکڑتے اُسے بوسہ دیتے اور اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے جب آپ اُن کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ کے لیے کھڑی ہو جاتیں آپ کا دستِ مبارک پکڑ کر اُسے بوسہ دیتیں اور آپ کو اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتیں (ابوداؤد)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں آنے پر میں پہلی دفعہ حضرت ابوبکر کے ساتھ اندر داخل ہوا تو اُن کی صاحبزادی حضرت عائشہ لیٹی ہوئی تھیں جنھیں بخار چڑھا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر اُن کے پاس گئے اور فرمایا: ننھی بیٹی! کیا حال ہے؟ اور اُن کے رخسار پر بوسہ دیا۔

(ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچے کو لایا گیا تو آپ نے اُسے بوسہ دیا اور فرمایا: یہ بخیل اور بزدل بنانے والے ہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی خوشبو دار فصل سے ہیں۔ (شرح السنہ)۔

تیسری فصل

۴۴۸۵ عَنْ یَعْلٰی قَالَ اِنَّ حَسَنًا وَّحُسَیْنًا اسْتَبَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَمَّہُمَا اِلَیْہِ وَقَالَ اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَۃٌ مَّجْبَنَۃٌ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف حسن اور حسین دوڑے تو آپ نے انھیں سینے سے لگا لیا اور فرمایا: بے شک اولاد بخیل اور بزدل بنا دینے والی ہے۔ (احمد)

۴۴۸۶ وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَصَافَحُوْا یَذْہَبُ الْغِلُّ وَتَہَادَوْا تَحَابُّوْا وَتَذْہَبُ الشَّحْنَاءُ۔ (رَوَاہُ مَالِكٌ مُّرْسَلًا)

عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مصافحہ کیا کرو کہ دل کی کدورت جاتی رہے گی۔ تحفے دیا کرو تو محبت ہو جائے گی اور عداوت جاتی رہے گی۔ روایت کیا اسے امام مالک نے مرسلاً۔

۴۴۸۷ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی اَرْبَعًا قَبْلَ الْہَاجِرَۃِ فَكَاَنَّمَا صَلَّاہُنَّ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ یَبْقَ بَیْنَہُمَا ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ۔ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دوپہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے تو گویا اس نے یہ نماز شب قدر میں پڑھی اور جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے درمیان کوئی گناہ باقی نہیں رہتا بلکہ گر جاتا ہے۔ روایت کیا ہے اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ الْقِیَامِ — کسی کے لیے قیام کرنے کا بیان

پہلی فصل

۴۴۸۸ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَیْظَۃَ عَلٰی حُكْمِ سَعْدٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْہِ وَكَانَ قَرِیْبًا مِّنْہُ فَجَاءَ عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَمَضَی الْحَدِیْثُ بِطُوْلِہٖ فِیْ بَابِ حُكْمِ الْاُسَرَاءِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر بنو قریظہ اتر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں بلایا جو قریب ہی رہتے تھے۔ وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب مسجد نبوی کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ (متفق علیہ) اور اس سلسلے کی طویل حدیث باب حکم الاسراء میں گزر چکی ہے۔

۴۴۸۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِہٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْہِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی دوسرے بیٹھے ہوئے آدمی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے بلکہ خود آپس میں فراخی اور وسعت پیدا کر دیا کرو۔ (متفق علیہ)

۴۴۹۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اپنی جگہ سے اُٹھے اور پھر واپس آجائے تو اُس جگہ کا وہی زیادہ حق دار ہے۔ (مسلم)

دوسری فصل

۴۴۹۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ یَقُوْمُوْا لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ کَرَاهِیَتِهٖ لِذٰلِكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صحابہ کرام کو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی محبوب نہ تھا لیکن وہ آپ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے کیونکہ آپ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۴۹۲ وَعَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کی خوشی اِس میں ہو کہ لوگ اُس کے لیے کھڑے ہوا کریں تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۴۴۹۳ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا عَلٰی عَصًا فَقُمْنَا لَهٗ فَقَالَ لَا تَقُوْمُوْا کَمَا یَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ یُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاٹھی پر ٹیک لگاتے ہوئے باہر تشریف لائے تو ہم آپ کے لیے کھڑے ہوگئے۔ فرمایا کہ ایسے کھڑے نہ ہوا کرو جیسے عجمی لوگ ایک دوسرے کی تنظیم کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔ (ابوداؤد)

۴۴۹۴ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ قَالَ جَاءَنَا اَبُوْبَکْرَةَ فِیْ شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ مَّجْلِسِهٖ فَاَبٰی اَنْ یَّجْلِسَ فِیْهِ وَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ذَا وَنَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّمْسَحَ الرَّجُلُ یَدَهٗ بِثَوْبِ مَنْ لَّمْ یَکْسُهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

سعید بن ابوالحسن سے روایت ہے کہ ایک گواہی کے سلسلے میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک آدمی اُن کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔ انھوں نے اُس جگہ بیٹھنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کے کپڑے سے اپنا ہاتھ پونچھے جو اس نے اُسے پہنایا نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

۴۴۹۵ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَامَ فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ نَزَعَ نَعْلَهٗ اَوْ بَعْضَ مَا یَکُوْنُ عَلَیْهِ فَیَعْرِفُ ذٰلِكَ اَصْحَابُهٗ فَیَثْبُتُوْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو ہم آپ کے اردگرد بیٹھ جاتے۔ کھڑے ہوتے اور واپسی آنے کا ارادہ ہوتا تو نعلین مبارک یا اپنا کوئی کپڑا چھوڑ جاتے۔ پس آپ کے اصحاب جان جاتے اور بیٹھے رہتے۔ (ابوداؤد)

۴۴۹۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ دو آدمیوں کو الگ الگ کرے مگر اُن دونوں کی اجازت سے۔
(ترمذی، ابوداؤد)

۴۴۹۷ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا۔
(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان میں نہ بیٹھو مگر اُن کی اجازت سے۔
(ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۴۹۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مسجد میں ہمارے ساتھ بیٹھ کر ہم سے گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہم آپ کو دیکھتے کہ اپنی ازواجِ مطہرات میں سے کسی کے گھر میں داخل ہو گئے ہیں۔

۴۴۹۹ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰهُ اَخُوْهُ اَنْ يَّتَزَحْزَحَ لَهٗ۔
(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت واثلہ بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے لیے کچھ سرک گئے۔ وہ آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جگہ کی گنجائش موجود ہے۔ نبی کریم نے فرمایا: مسلمان کا حق ہے کہ اُس کا بھائی جب اُسے دیکھے تو اُس کے لیے کچھ سرک جائے۔ روایت کیا ان دونوں کو بیہقی نے۔

بَابُ الْجُلُوْسِ وَالنَّوْمِ وَالْمَشْيِ

بیٹھنے، سونے اور چلنے کا بیان

پہلی فصل

۴۵۰۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صحن کعبہ میں اپنے ہاتھوں سے حلقہ باندھے ہوئے دیکھا۔ (بخاری)

۴۵۰۱ وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى قَدَمَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ اُن کے چچا جان نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ ایک پیر مبارک دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔ (متفق علیہ)

۴۵۰۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آدمی اپنے ایک پیر کو اُٹھا کر دوسرے پر رکھے جبکہ وہ چت لیٹا ہوا ہو۔ (مسلم)

۴۵۰۳ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی چت نہ لیٹا کرے کہ اپنے ایک پیر کو دوسرے پر رکھ لے۔ (مسلم)

۴۵۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ وَقَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی دو چادروں میں اکڑ کر چل رہا تھا اور اُس کے نفس کو یہ بات بڑی پسند تھی تو اُسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ اُس میں قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۵۰۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بائیں پہلو پر تکیے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ (ترمذی)

۴۵۰۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتَبَى بِيَدَيْهِ۔
(رَوَاهُ رَزِينٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجد میں بیٹھتے تو اپنے ہاتھوں سے حلقہ باندھ لیتے۔ (رزین)

۴۵۰۷ وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا رَأَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں قرفصاء کے طریقے پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اُن کا بیان ہے کہ جب میں نے رسول اللہ صلے

اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ اُرْعِدَتْ مِنَ الْفَرَقِ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ فروتنی دیکھی تو میں خوفِ خدا سے کانپ اُٹھی۔

(ابوداؤد)

۴۵۰۸/۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِیْ مَجْلِسِہٖ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نمازِ فجر پڑھ لیتے تو اپنی جگہ پر چار زانو بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔

(ابوداؤد)

۴۵۰۹/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا عَرَّسَ بِلَیْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَیْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَہٗ وَوَضَعَ رَأْسَہٗ عَلٰی کَفِّہٖ۔

(رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کے وقت اُترتے تو داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے اور جب صبح کے قریب اُترتے تو اپنی کلائی کو کھڑی رکھتے اور سرِ مبارک کو اپنی ہتھیلی پر رکھ لیتے۔

(شرح السنۃ)

۴۵۱۰/۱۱ وَعَنْ بَعْضِ اٰلِ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَ کَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا یُوْضَعُ فِیْ قَبْرِہٖ وَکَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِہٖ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آل سے کسی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر تقریباً اُسی طرح کا تھا جو آپ کی قبرِ انور میں رکھا گیا اور آپ کے نماز پڑھنے کی جگہ سرِ اقدس کے پاس ہوتی تھی۔ (ابوداؤد)

۴۵۱۱/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰی بَطْنِہٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِہٖ ضِجْعَۃٌ لَا یُحِبُّهَا اللّٰہُ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اِس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔

(ترمذی)

۴۵۱۲/۱۳ وَعَنْ یَعِیْشَ بْنِ طِخْفَۃَ بْنِ قَیْسٍ الْغِفَارِیِّ عَنْ اَبِیْہِ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّۃِ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلٰی بَطْنِیْ اِذَا رَجُلٌ یُحَرِّکُنِیْ بِرِجْلِہٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِہٖ ضِجْعَۃٌ یُبْغِضُهَا اللّٰہُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا جو اصحابِ صفہ سے تھے کہ ایک دفعہ درد کے باعث میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ ایک آدمی اپنے پیر کے ساتھ مجھے ہلانے لگا اور کہا کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ خود رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

(ابوداؤد۔ ابنِ ماجہ)

۴۵۱۳/۱۴ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ عَلٰی ظَهْرِ بَیْتٍ لَیْسَ

حضرت علی بن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بغیر پردے والی چھت

۴۵۱۴ [15] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے جس کے اُوپر پردہ تعمیر نہ کیا گیا ہو۔ (ترمذی)

۴۵۱۵ [16] وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق وہ شخص ملعون ہے جو حلقے کے درمیان میں بیٹھے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۴۵۱۶ [17] وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجلسوں میں سے اچھی وہ ہے جو زیادہ وسعت والی ہو۔ (ابوداؤد)

۴۵۱۷ [18] وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ جُلُوْسٌ فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے اصحاب بیٹھے ہوئے تھے فرمایا کیا بات ہے کہ میں تمہیں متفرق دیکھ رہا ہوں۔ (ابوداؤد)

۴۵۱۸ [19] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُهٗ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهٗ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ فَلْيَقُمْ فَاِنَّهٗ مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ هٰكَذَا۔ (رَوَاهُ مَعْمَرٌ مَوْقُوْفًا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سائے میں بیٹھا ہو اور سایہ اُس کے اوپر سے ہٹنے لگے جس سے اُس کا کچھ حصہ دھوپ میں اور کچھ سائے میں ہو جائے تو چاہیے کہ وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہو (ابوداؤد) اور شرح السنہ میں ان سے ہے کہ فرمایا: جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور وہ ہٹنے لگے تو اٹھ کھڑا ہو کیونکہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ایسی ہوتی ہے۔ اسے معمر نے موقوفاً روایت کیا ہے۔

۴۵۱۹ [20] وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ لِلنِّسَاءِ اسْتَاْخِرْنَ فَاِنَّهٗ لَيْسَ لَكُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيْقِ فَكَانَتِ الْمَرْاَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰى اَنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابواُسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا جبکہ آپ مسجد سے باہر تھے اور راستے میں مرد و زن مخلوط ہو گئے تھے۔ آپ نے عورتوں سے فرمایا: تم پیچھے ہٹ جاؤ کیونکہ تمہارے لیے راستے کے درمیان میں چلنا مناسب نہیں بلکہ راستے کے ایک جانب چلا کرو۔ پس عورتیں دیواروں سے چپٹ کر چلنے لگیں یہاں تک کہ بعض اوقات ان کا کپڑا دیوار میں اٹک جاتا۔ روایت کیا اسے ابوداؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۵۲۰ [21] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّمْشِيَ يَعْنِي الرَّجُلَ بَيْنَ الْمَرْاَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی دو عورتوں کے درمیان چلے۔ (ابوداؤد)

۴۵۲۱ [۲۲] وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ) وَذُكِرَ حَدِيْثَا عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فِي بَابِ الْقِيَامِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَيْ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَابِ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم میں سے کوئی نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تو مجلس کے آخر میں بیٹھتا (ابوداؤد) اور ایک حضرت عبداللہ بن عمرو کی حدیث باب القیام میں پیش کی جا چکی اور حضرت علی و حضرت ابوہریرہ کی حدیث باب اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصفاتہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ بیان کی جائیں گی۔

تیسری فصل

۴۵۲۲ [۲۳] عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِيْ وَاتَّكَأْتُ عَلٰى أَلْيَةِ يَدِيْ فَقَالَ أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے اپنا بایاں ہاتھ پیچھے پیٹھ پر رکھا ہوا تھا اور ہاتھ سے سرین کر ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ فرمایا کیا تم اُن کی طرح بیٹھتے ہو جن پر غضب فرمایا گیا ہے۔

(ابوداؤد)

۴۵۲۳ [۲۴] وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ عَلٰى بَطْنِيْ فَرَكَضَنِيْ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ يَا جُنْدُبُ إِنَّمَا هِيَ ضِجْعَةُ أَهْلِ النَّارِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ آپ نے پائے اقدس سے ٹھوکر لگائی اور فرمایا:۔ اے جندب! یہ جہنمیوں کا لیٹنا ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ — چھینکنے اور جمائی لینے کا بیان

پہلی فصل

۴۵۲۴ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے

فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ مِنْهُ)

ہے (بخاری) اور مسلم کی روایت میں ہے: جب یہ ہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

۴۵۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوْهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے اور اُس کا بھائی یا ساتھی اُس سے یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے۔ جب وہ اُس سے مخاطب کہے تو چھینکنے والا یَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہے۔ (بخاری)۔

۴۵۲۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ قَالَ إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دو آدمی چھینکے تو ایک کو آپ نے اُن میں سے جواب دیا اور دوسرے کو نہ دیا۔ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کو جواب دیا اور مجھے جواب نہیں دیا ہے؟ فرمایا کہ اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا تھا اور تم نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نہیں کہا۔ (متفق علیہ)۔

۴۵۲۷ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ وَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جب تم میں سے کوئی چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو اُسے جواب دو اور جو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نہ کہے اُسے جواب نہ دو۔ (مسلم)

۴۵۲۸ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ أُخْرٰى فَقَالَ الرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ إِنَّهُ مَزْكُوْمٌ)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا جبکہ ایک آدمی آپ کے حضور چھینکا تو آپ نے اُس کے لیے یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہا۔ پھر دوسرے نے چھینکا تو فرمایا: اس آدمی کو زکام ہے (مسلم) اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اُس کے تیسری مرتبہ فرمایا: اسے زکام ہے۔

۴۵۲۹ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ عَلٰى فِيْهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ کر اُسے روکے کیونکہ شیطان اندر داخل ہوتا ہے۔ (مسلم)

دوسری فصل

۴۵۳۰ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ أَوْ ثَوْبِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب چھینکتے تو اپنے چہرے کو دستِ اقدس یا

وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

کپڑے سے چھپا لیتے اور اُس میں اپنی آواز کو پست رکھتے۔ روایت کیا اسے ترمذی اور ابو داؤد نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۵۳۱ (۸) وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلِ الَّذِيْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی چھینکے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ کہے اور اُسے جواب دینے والا يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے۔ پہلا کہے۔ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

(ترمذی، دارمی)

۴۵۳۲ (۹) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُوْنَ أَنْ يَقُوْلَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یہودی چھینکتے یہ امید رکھتے ہوئے کہ آپ اُن کے لیے يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ کہیں گے لیکن آپ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہتے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری اصلاح فرمائے۔

(ترمذی، ابو داؤد)

۴۵۳۳ (۱۰) وَعَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلٰى أُمِّكَ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمِّكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ)

ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ ہم حضرت سالم بن عُبید کے پاس تھے تو لوگوں میں سے ایک نے چھینکا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ حضرت سالم نے اُس سے کہا عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمِّكَ۔ اُس نے اسے دل میں محسوس کیا تو فرمایا: میں کچھ نہیں کہہ رہا ہوں مگر وہی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا جیسا کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور چھینک آئی تو اُس نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمِّكَ کیونکہ جب تم میں سے کوئی چھینکے تو اُسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہنا چاہیے اور جو اُسے جواب دے وہ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے اور پہلا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ کہے۔ (ترمذی، ابو داؤد)

۴۵۳۴ (۱۱) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

عُبید بن رفاعہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چھینکنے والے کا جواب تین دفعہ تک ہے اگر اس سے بڑھے تو چاہے اُسے جواب دے چاہے نہ دے۔ روایت کیا اسے ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

اَعْلَمُہٗ اِلَّا اَنَّہٗ رَفَعَ الْحَسَنُ بْنُ اَبِی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ابوداود نے روایت کیا اور کہا: میرے علم کے مطابق اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوع کیا گیا ہے۔

تیسری فصل

۴۵۳۶ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰی جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ وَلَیْسَ ھٰکَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

نافع سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پہلو میں چھینک آئی تو کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں بھی کہتا ہوں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرح نہیں سکھایا بلکہ سکھایا کہ ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ (ہر حالت میں تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں) کہا کریں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ الضِّحْكِ

ہنسنے کا بیان

پہلی فصل

۴۵۳۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِکًا حَتّٰی اَرٰی مِنْہُ لَھَوَاتِہٖ اِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی کھلکھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا کوا نظر آنے لگتا بلکہ آپ تبسم فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری)

۴۵۳۸ وَعَنْ جَرِیْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا تَبَسَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی مجھ سے حجاب نہیں فرمایا اور میں نے نہیں دیکھا آپ کو مگر تبسم ریزی کرتے رہے۔ (متفق علیہ)

۴۵۳۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْمُ مِنْ مُّصَلَّاہُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْہِ الصُّبْحَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَکَانُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ فَیَاْخُذُوْنَ فِیْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّةِ فَیَضْحَکُوْنَ وَیَتَبَسَّمُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلتِّرْمِذِیِّ یَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نماز پڑھنے کی جگہ سے کھڑے نہ ہوتے جس پر نماز فجر پڑھتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔ جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپ کھڑے ہو جاتے اور لوگ باتیں کرتے ہوئے دورِ جاہلیت کی باتوں کا ذکر کر کے ہنسنے لگتے لیکن نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسم ہی فرماتے (مسلم) اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ شعر پڑھتے۔

دوسری فصل

۴۵۴۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ تبسم ریزی کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔
(ترمذی)

تیسری فصل

۴۵۴۱ عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ هَلْ کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضْحَکُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ اَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ اَدْرَکْتُهُمْ یَشْتَدُّوْنَ بَیْنَ الْاَغْرَاضِ وَیَضْحَکُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ فَاِذَا کَانَ اللَّیْلُ کَانُوْا رُهْبَانًا۔
(رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ہنسا کرتے تھے؟ فرمایا ہاں اور اُن کے دلوں میں ایمان پہاڑ سے بھی مضبوط تھا۔ وہ نشانات کے درمیان دوڑتے اور ایک دوسرے سے ہنستے جب رات ہوتی تو وہ تارک الدنیا بن جاتے تھے۔
(شرح السنۃ)

بَابُ الْاَسَامِیْ

ناموں کا بیان

پہلی فصل

۴۵۴۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بازار میں تھے کہ ایک آدمی نے کہا، اے ابوالقاسم! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی جانب متوجہ ہوئے تو اُس نے کہا: یہ آواز میں نے دوسرے کو دی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو۔
(متفق علیہ)

۴۵۴۳ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ فَاِنِّیْ اِنَّمَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت

جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نہ رکھا کرو کیونکہ مجھے قاسم بنایا گیا ہے کہ تم میں تقسیم میں کرتا ہوں۔
(متفق علیہ)

۴۵۴۴ (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کو عبداللہ اور عبدالرحمٰن سب سے زیادہ پسند ہیں۔
(مسلم)

۴۵۴۵ (۴) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّكَ تَقُوْلُ اَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُوْنُ فَيَقُوْلُ لَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا اَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے لڑکے کا یسار، رباح، نجیح اور افلح نام نہ رکھا کرو کیونکہ تم پوچھو گے کہ فلاں ہے؟ وہ نہ ہوگا تو جواب دینے والا کہے گا کہ نہیں ہے (مسلم) اور اسی طرح کی ایک روایت میں فرمایا: اپنے لڑکے کا نام رباح، یسار، افلح اور نافع نہ رکھا کرو۔

۴۵۴۶ (۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْهٰى اَنْ يُّسَمّٰى بِيَعْلٰى وَبِبَرَكَةَ وَبِاَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَاَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ یعلیٰ، برکت، افلح، یسار اور نافع وغیرہ نام رکھنے سے منع کر دیا جائے۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپ اس بات سے خاموش ہو گئے۔ پھر وصال فرمایا اور اس بات سے منع نہ فرمایا۔
(مسلم)

۴۵۴۷ (۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْنَى الْاَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُّسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس شخص کا نام سب سے بُرا ہوگا جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا ہو (بخاری) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے غضب ناک اور سب سے خبیث وہ شخص ہوگا جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا ہو کیونکہ نہیں ہے بادشاہ مگر اللہ!

۴۵۴۸ (۷) وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ سُمِّيْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ سَمُّوْهَا زَيْنَبَ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرا نام برّہ رکھا گیا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جانوں کو پاک نہ کہو، تم میں سے پاکی والوں کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اس کا نام زینب رکھو۔ (مسلم)

اسْمُهَا جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جویریہ رکھ دیا تھا کیونکہ آپ یہ کہنا ناپسند فرماتے تھے کہ برہ کے پاس سے نکل آیا۔ (مسلم)

۴۵۵۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ[9] فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيلَةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر کی ایک صاحبزادی کا نام عاصیہ تھا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

(مسلم)

۴۵۵۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ[10] إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ فَقَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ لَا لٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ منذر بن ابو اُسید کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا جبکہ وہ پیدا ہوئے۔ آپ نے اُسے اپنی ران پر بٹھا لیا اور فرمایا کہ اس کا کیا نام ہے عرض کی کہ فلاں۔ فرمایا بلکہ اس کا نام منذر ہے۔

(متفق علیہ)

۴۵۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ[11] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَأَمَتِيْ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ إِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِيْ وَجَارِيَتِيْ وَفَتَايَ وَفَتَاتِيْ وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِيَقُلْ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ فَإِنَّ مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی میرا بندہ اور میری بندی نہ کہے کیونکہ تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری سب عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں بلکہ کہا کرو کہ میرا غلام اور میری لونڈی یا خادم۔ غلام اپنے آقا کو میرا رب نہ کہے بلکہ میرا آقا کہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ میرا آقا اور میرا مولیٰ کہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ غلام اپنے آقا کو میرا مولیٰ نہ کہے کیونکہ تمہارا مولیٰ تو اللہ تعالیٰ ہے۔

(مسلم)

۴۵۵۳ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوا[12] الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَا تَقُوْلُوا الْكَرْمَ وَلٰكِنْ قُوْلُوا الْعِنَبَ وَالْحَبَلَةَ۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انگور کو کرم نہ کہو کیونکہ کرم تو مومن کا دل ہے۔ (مسلم) اور ایک روایت میں حضرت وائل بن حجر سے ہے کہ کرم نہ کہو بلکہ اَلْعِنَبَ اور وَالْحَبَلَةَ کہا کرو۔

۴۵۵۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ[13] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُوْلُوا يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انگور کو کرم نہ کہو اور نہ یوں کہو ہائے زمانے کی خرابی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔

(بخاری)

۴۵۵۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[14] لَا يَسُبُّ أَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی زمانے کو بُرا بھلا نہ کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ

الدَّهْرُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہے۔ (مسلم)

۴۵۵۶ [15] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِّيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يُؤْذِيْنِيْ ابْنُ اٰدَمَ فِيْ بَابِ الْاِيْمَانِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ کہے کہ میرا نفس ناپاک ہو گیا۔ (متفق علیہ) اور یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ والی حدیث ابوہریرہ پیچھے باب الایمان میں پیش کر دی گئی ہے۔

دوسری فصل

۴۵۵۷ [16] عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهٖ سَمِعَهُمْ يُكَنُّوْنَهٗ بِاَبِي الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَاِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكَنّٰى اَبَا الْحَكَمِ قَالَ اِنَّ قَوْمِيْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ اَتَوْنِيْ فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيْقَيْنِ بِحُكْمِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِيْ شُرَيْحٌ وَّمُسْلِمٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ قَالَ قُلْتُ شُرَيْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَيْحٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

شریح بن ہانی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی قوم کے ساتھ وفد کی صورت میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے سنا کہ لوگ ابوالحکم کنیت سے پکارتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں بلایا اور فرمایا: بیشک حکم تو اللہ تعالیٰ ہے اور حکم بھی اسی کی طرف سے ہے لہٰذا تمہاری کنیت ابوالحکم کس وجہ سے ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میری قوم میں جب کسی بات پر اختلاف ہوتا ہے تو میرے پاس آ جاتے ہیں اور میں ان کا فیصلہ کر دیتا ہوں تو میرے فیصلے پہ دونوں فریق خوش ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ تمہارے لڑکے کتنے ہیں؟ عرض کی کہ شریح، مسلم اور عبداللہ ہیں۔ فرمایا کہ ان میں بڑا کون ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ شریح۔ فرمایا تو تم ابوشریح ہو۔ (ابوداؤد، نسائی)

۴۵۵۸ [17] وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ لَقِيْتُ عُمَرَ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَجْدَعُ شَيْطَانٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

مسروق کا بیان ہے کہ میری حضرت عمر سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: تم کون ہو؟ میں عرض گزار ہوا کہ مسروق بن اجدع۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اجدع شیطان ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۴۵۵۹ [18] وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَسْمَائِكُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِكُمْ فَاَحْسِنُوْا اَسْمَاءَكُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قیامت کے روز اپنے اپنے باپ کے نام سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔ (احمد، ابوداؤد)

۴۵۶۰ [19] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّجْمَعَ اَحَدٌ بَيْنَ اسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اسم گرامی اور کنیت کو جمع کرنے سے منع

وَيُسَمِّي مُحَمَّدًا أَبَا الْقَاسِمِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

فرمایا ہے کہ کوئی محمد ابو القاسم نام رکھے۔

(ترمذی)

۴۵۶۱ [20] وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمَّيْتُمْ بِاسْمِي فَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي فَلَا يَكْتَنِ بِكُنْيَتِي وَمَنْ تَكَنَّى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّ بِاسْمِي۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میرے نام پر نام رکھو تو میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو (ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے فرمایا: جو میرے نام پر نام رکھے تو میری کنیت پر کنیت نہ رکھے اور جو میری کنیت پر کنیت رکھے تو میرے نام پر نام نہ رکھے۔

۴۵۶۲ [21] وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا وَكَنَّيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ فَذُكِرَ لِي أَنَّكَ تَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا الَّذِي أَحَلَّ اسْمِي وَحَرَّمَ كُنْيَتِي أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اسْمِي۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ غَرِيبٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میں نے لڑکا جنا ہے اور اُس کا نام ابو القاسم رکھا ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ کس نے میرے نام کو حلال کیا اور کنیت کو حرام کیا نیز کس نے میری کنیت کو حرام کیا اور میرے نام کو حلال کیا؟ اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور محی السنہ نے غریب کہا۔

۴۵۶۳ [22] وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کے بعد میرے گھر لڑکا پیدا ہو تو میں آپ کے نام پر اُس کا نام اور آپ کی کنیت پر اُس کی کنیت رکھ دوں؟ فرمایا، ہاں۔ (ابوداؤد)

۴۵۶۴ [23] وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَنَّانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ أَجْتَنِيهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْمَصَابِيحِ صَحَّحَهُ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری کنیت ایک سبزی پر رکھ دی جس کو میں چُنا کرتا تھا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند کے ساتھ اور مصابیح میں اس کو صحیح کہا ہے۔

۴۵۶۵ [24] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيحَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بُرے نام کو بدل دیا کرتے تھے۔

(ترمذی)

۴۵۶۶ [25] وَعَنْ بَشِيرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمِّهِ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِي أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ قَالَ أَصْرَمُ قَالَ بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ غَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ

بشیر بن میمون نے اپنے چچا حضرت اسامہ بن اخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو اصرم کہا جاتا تھا اور وہ اُس جماعت میں تھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اصرم۔ فرمایا بلکہ تم زرعہ ہو۔ (ابوداؤد) اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاص، عزیز، عتلہ، شیطان، حکم، غراب، حباب

الْعَاصِ وَعَزِيْزٍ وَعَتَلَةَ وَشَيْطٰنٍ وَالْحَكَمِ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ وَشِهَابٍ وَقَالَ تَرَكْتُ اَسَانِيْدَهَا لِلْاِخْتِصَارِ۔

اور شہاب نام کو بدل دیا تھا کہا کہ میں نے ان کی سندوں کو اختصار کے باعث ترک کر دیا ہے۔

۴۵۶۷/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ لِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ اَوْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لِاَبِيْ مَسْعُوْدٍ مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ زَعَمُوْا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ اِنَّ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ حُذَيْفَةُ)

حضرت ابو مسعود انصاری نے حضرت ابو عبداللہ سے یا حضرت عبداللہ نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زَعَمُوْا کے بارے میں کیا فرماتے ہوئے سُنا ہے؟ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ یہ آدمی کی بُری سواری ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا اور کہا کہ ابو عبداللہ سے مراد حضرت حذیفہ ہیں۔

۴۵۶۸/۲۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ) وَفِيْ رِوَايَةٍ مُنْقَطِعًا قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں نہ کہا کرو کہ اللہ چاہے اور فلاں چاہے بلکہ یوں کہا کرو کہ اللہ چاہے اور پھر فلاں چاہے (احمد، ابوداؤد) ایک منقطع روایت میں ہے کہ فرمایا: یوں نہ کہا کرو کہ اللہ چاہے اور محمد مصطفیٰ چاہیں بلکہ صرف یوں کہا کرو کہ جو اللہ چاہے۔ (شرح السنہ)

۴۵۶۹/۲۸ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدًا فَاِنَّهُ اِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کو سید نہ کہا کرو کیونکہ تمہاری نظر میں وہ سید ہے تو تم نے اپنے رب کو ناراض کیا۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۵۷۰/۲۹ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ جَدَّهٗ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِيْ حَزْنٌ قَالَ بَلْ اَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا اَنَا بِمُغَيِّرٍ اِسْمًا سَمَّانِيْهِ اَبِيْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِيْنَا الْحُزُوْنَةُ بَعْدُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ کا بیان ہے کہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا تھا تو انھوں نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ میرے جدِ امجد حضرت حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: تمہارا کیا نام ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میرا نام حزن ہے۔ فرمایا بلکہ تم سہل ہو۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے باپ نے جو نام رکھا ہے میں اُسے بدل نہیں سکتا۔ ابن مسیب نے فرمایا کہ اس کے بعد ہمیشہ ہمارے درمیان رنج و غم رہا۔ (بخاری)

۴۵۷۱/۳۰ وَعَنْ اَبِيْ وَهْبِ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ

حضرت ابو وہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیائے کرام کے ناموں پر نام رکھا کرو

وَاَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَّهَمَّامٌ وَّاَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَّمُرَّةُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد)

نام حارث اور ہمام ہیں جبکہ بہت بُرے نام حرب اور مُرّہ ہیں۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْبَيَانِ وَالشِّعْرِ

بیان اور شعر کا باب

پہلی فصل

۴۵۷۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مشرق کی جانب سے دو شخص آئے اور انھوں نے خطاب کیا تو اُن کے بیانات پر لوگ حیران رہ گئے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیانات جادو اثر ہوتے ہیں۔ (بخاری)۔

۴۵۷۳ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک بعض شعروں میں دانائی ہوتی ہے۔ (متفق علیہ)۔

۴۵۷۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مبالغہ آرائی کرنے والے ہلاک ہوگئے۔ تین مرتبہ فرمایا۔ (مسلم)

۴۵۷۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شاعروں کی باتوں میں سب سے سچی بات وہ جو لبید نے کہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔ (متفق علیہ)

۴۵۷۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيْهِ فَاَنْشَدْتُهٗ بَيْتًا۔ فَقَالَ هِيْهِ ثُمَّ اَنْشَدْتُهٗ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ حَتّٰى اَنْشَدْتُهٗ مِائَةَ بَيْتٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو آپ نے فرمایا۔ کیا تمہیں امیہ بن ابو صلت کے شعروں میں سے کوئی یاد ہے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا پیش کرو۔ میں نے ایک شعر پڑھا۔ فرمایا اور پیش کرو۔ میں نے ایک شعر اور پڑھا۔ فرمایا اور پیش کرو۔ یہاں تک کہ میں نے سو شعر آپ کو پڑھ کر سنائے۔ (مسلم)۔

۴۵۷۷ وَعَنْ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ اِصْبَعُهٗ

حضرت جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک انگشت مبارک خون آلودہ ہوگئی

اللہِ مَا لَقِیتِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

(متفق علیہ)

۴۵۷۸ [7] وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ قُرَیْظَۃَ لِحَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ اُھْجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ مَعَکَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اَجِبْ عَنِّی اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریظہ کے روز حضرت حسّان بن ثابت سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کرو، جبکہ تمہارے ساتھ حضرت جبرئیل ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسّان سے فرماتے رہے کہ میری طرف سے جواب دو۔ اے اللہ! اِس (حضرت حسّان) کی رُوح القدس سے مدد فرما۔

(متفق علیہ)۔

۴۵۷۹ [8] وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُھْجُوْا قُرَیْشًا فَاِنَّہٗ اَشَدُّ عَلَیْھِمْ مِّنْ رَّشْقِ النَّبْلِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قریش کی ہجو کہو کیونکہ یہ اُن پر تیروں کی بوچھاڑ سے بھی سخت ہے۔

(مسلم)

۴۵۸۰ [9] وَعَنْھَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا یَزَالُ یُؤَیِّدُکَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللہِ وَرَسُوْلِہٖ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھَجَاھُمْ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت حسّان سے فرماتے ہوئے سُنا کہ رُوح القدس برابر تمہاری مدد کرتا رہے گا جب تک تم اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے مدافعت کرتے رہو گے اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اُن کی ہجوگوئی کر کے حسّان نے شفا دی اور شفا پائی۔

(مسلم)

۴۵۸۱ [10] وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْقُلُ التُّرَابَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰی اَغْبَرَ بَطْنُہٗ یَقُوْلُ وَاللہِ لَوْلَا اللہُ مَا اھْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَیْنَا اِنَّ الْاُولٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا یَرْفَعُ بِھَا صَوْتَہٗ اَبَیْنَا اَبَیْنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خندق کے روز رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے یہاں تک کہ آپ کا شکم مبارک غبار آلود ہو گیا تھا اور کہتے جاتے: ”اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ دیتے، نہ نماز پڑھتے۔ پس ہم پر سکینہ نازل فرما اور تصادم کے وقت ہمیں ثابت قدم رکھنا۔ بیشک کفار نے ہم پر زیادتی کی ہے کہ ہمیں فتنے میں ڈالنا چاہا، تو ہم نے اُن کی بات نہ مانی۔ بات نہ مانی کو بلند آواز سے کہتے۔

(متفق علیہ)

۴۵۸۲ [11] وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُھَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ یَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ وَیَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ وَھُمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَی الْجِھَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا یَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مہاجرین و انصار سب خندق کھودتے اور مٹی اٹھا کر لے جاتے اور یہ کہتے: ”ہم وہ ہیں جو عمر بھر جہاد کرنے کے لیے محمد مصطفیٰ کے ہاتھوں بِک گئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں جواب دیتے ہوئے یوں گویا ہوتے: ”

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشَ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اے اللہ آرام نہیں ہے مگر آخرت کا لہٰذا انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔

(متفق علیہ)

۴۵۸۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَّرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کا پیٹ پیپ سے بھرا ہُوا ہو تو شعروں سے بھرے ہونے سے بہتر ہے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۵۸۴ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَكَاَنَّمَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحَ النَّبْلِ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْاِسْتِيْعَابِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَرٰى فِي الشِّعْرِ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے شعر کے بارے میں حکم نازل فرما دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اپنی تلوار اور اپنی زبان کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ان کے ذریعے تم اُن پر یوں تیر اندازی کرتے ہو جیسے تیروں کی بوچھاڑ (شرح السنۃ) اور ابن عبدالبر کی استیعاب میں ہے کہ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! شعر کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ مومن اپنی تلوار اور اپنی زبان کے ساتھ لڑتا ہے۔

۴۵۸۵ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا اور خاموشی ایمان کی دو شاخیں ہیں جبکہ فحش گوئی اور زبان درازی دونوں نفاق کی شاخیں ہیں۔

(ترمذی)

۴۵۸۶ وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَيَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّيْ مَسَاوِيْكُمْ اَخْلَاقًا اَلثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ عَنْ جَابِرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے قیامت میں میرا سب سے پیارا اور مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جس کا اخلاق اچھا ہو نیز میرا ناپسندیدہ اور مجھ سے بہت دُور ہوگا جس کا اخلاق بُرا ہو یعنی بہت بولنے والے، منہ پھٹ اور گپیں ہانکنے والے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا اور ترمذی نے اسی طرح حضرت جابر سے روایت کی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے

قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ۔

یارسول اللہ! اَلثَّرْثَارُوْنَ اور اَلْمُتَشَدِّقُوْنَ کو تو ہم جانتے ہیں لیکن اَلْمُتَفَیْھِقُوْنَ کون ہیں؟ فرمایا کہ تکبر کرنے والے۔

۴۵۸۷ (۱۶) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَاْكُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَاْكُلُ الْبَقَرَةُ بِاَلْسِنَتِهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایسے لوگ نکل آئیں جو اپنی زبانوں سے کھائیں گے جیسے گائے اپنی زبان سے کھاتی ہے۔ (احمد)

۴۵۸۸ (۱۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا يَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ بِلِسَانِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں میں سے اُس آدمی کو ناپسند فرماتا ہے جو اپنی زبان کو پھرائے جیسے گائے اپنی زبان کو پھراتی ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۵۸۹ (۱۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنَ النَّارِ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شبِ معراج میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے تھے۔ میں نے کہا کہ اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ آپ کی امت کے خطیب ہیں جو وہ باتیں کہتے جنہیں خود نہیں کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۵۹۰ (۱۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهٖ قُلُوْبَ الرِّجَالِ اَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چھچھے دار باتیں بنانا سیکھ لے تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کے دلوں کو اپنی جانب کھینچ لے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے فرض و نفل قبول نہیں فرمائے گا۔ (ابوداؤد)

۴۵۹۱ (۲۰) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ يَوْمًا وَّقَامَ رَجُلٌ فَاَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرٌو لَوْ قَصَدَ فِيْ قَوْلِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَقَدْ رَاَيْتُ اَوْ اُمِرْتُ اَنْ اَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ فَاِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز ایک آدمی کھڑا ہوا اور بہت باتیں بنائیں۔ حضرت عمرو نے فرمایا کہ اگر یہ میانہ روی اختیار کرتا تو اس کے لیے بہتر ہوتا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے مناسب نظر آیا یا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مختصر گفتگو کیا کروں کیونکہ مختصر کلام ہی بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

۴۵۹۲/۲۱ وَعَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

صخر بن عبداللہ بن بُریدہ، اُن کے والد ماجد اُن کے جدِ امجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ بیشک بعض بیانات جادو اثر ہوتے ہیں اور بعض علوم جہالت ہیں۔ بعض شعروں میں حکمت اور بعض باتوں میں وبال ہوتا ہے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۵۹۳/۲۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يُنَافِحُ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ أَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت حسان کے لیے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں منبر رکھواتے جس پر وہ اچھی طرح کھڑے ہو کر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے یا مدافعت کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے بیشک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد کرتا ہے جب تک یہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت یا فخر کرتے ہیں۔

(بخاری)

۴۵۹۴/۲۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِيْ ضَعَفَةَ النِّسَآءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک حُدی خوان تھا جس کو انجشہ کہا جاتا تھا اور وہ خوش الحان تھا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا:۔ اے انجشہ! آہستہ، کچے شیشوں کو نہ توڑ دینا۔ قتادہ نے فرمایا کہ مراد عورتوں کی کمزوری ہے۔

(بخاری)

۴۵۹۵/۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهٗ حَسَنٌ وَقَبِيْحُهٗ قَبِيْحٌ۔

(رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ) وَرَوَى الشَّافِعِيُّ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے شعر کا ذکر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ یہ بھی کلام ہے، اچھا ہو تو اچھا ہے اور بُرا ہو تو بُرا ہے۔ روایت کیا اسے دارقطنی نے اور شافعی نے عروہ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۴۵۹۶/۲۵ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرج کے پاس چل رہے

بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّيْطَانَ اَوْ اَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تھے کہ سامنے شاعر شعر پڑھتا ہوا آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان کو پکڑو یا شیطان کو روکو کیونکہ آدمی کا پیٹ پیپ سے بھرا ہوا ہو تو یہ شعروں سے بھرے ہوئے ہونے کی نسبت اُس کے لیے بہتر ہے۔ (مسلم)

۴۵۹۷ / ۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: راگ اس طرح دل میں نفاق کو اُگاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو اُگاتا ہے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۴۵۹۸ / ۲۷ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيْقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ فِي اُذُنَيْهِ وَنَاعَنِ الطَّرِيْقِ اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخَرِ ثُمَّ قَالَ لِي بَعْدَ اَنْ بَعُدَ يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصْبَعَيْهِ مِنْ اُذُنَيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ وَكُنْتُ اِذْ ذَاكَ صَغِيْرًا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ)

نافع کا بیان ہے کہ میں ایک راستے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا۔ انھوں نے باجے کی آواز سُنی تو اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال لیں اور راستے سے دوسری جانب ہٹ گئے۔ پھر کتنی ہی دیر بعد انھوں نے مجھ سے فرمایا: اے نافع! کیا تمہیں کچھ آواز آتی ہے؟ عرض گزار ہوا، نہیں۔ تب انھوں نے اپنے کانوں سے انگلیاں ہٹائیں اور فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ نے بانسری کی آواز سُن کر اسی طرح کیا جیسے میں نے کیا ہے۔ نافع نے فرمایا کہ اُن دنوں میں نو عمر تھا۔ (احمد، ابوداؤد)

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ وَالْغِيْبَةِ وَالشَّتْمِ

زبان کی حفاظت اور غیبت و بد کلامی

پہلی فصل

۴۵۹۹ / ۱ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھے اُس کی ضمانت دے جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے اور اُس کی ضمانت دے جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے، میں اُس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (بخاری)

۴۶۰۰ / ۲ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجٰتٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا کوئی لفظ کہہ دیتا ہے جس کو اُس نے اہمیت نہیں دی ہوتی لیکن اُس کے

وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)

باعث اللہ تعالیٰ اُس کا درجہ بلند کر دیتا ہے اور بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ایک لفظ کہہ دیتا ہے جس کی اُسے پروا نہیں ہوتی لیکن وہ اُسے جہنم میں لے جاتا ہے (بخاری) اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جہنم میں اتنا نیچے لے جاتا ہے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔

۴۶۰۱ / ۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اُسے قتل کرنا کفر ہے۔

(متفق علیہ)

۴۶۰۲ / ۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی سے کافر کہا تو دونوں میں سے ایک کی طرف لوٹے گا۔

(متفق علیہ)

۴۶۰۳ / ۵ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی دوسرے پر فسق یا کفر کی تہمت نہ لگائے ورنہ اُسی پر لوٹتی ہے جبکہ اُس کا ساتھی ایسا نہ ہو۔

(بخاری)

۴۶۰۴ / ۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی کے کفر کا دعویٰ کیا یا اللہ کا دشمن کہا اور وہ ایسا نہ ہو تو کہنے والے پر لوٹے گا۔

(متفق علیہ)

۴۶۰۵ / ۷ وَعَنْ اَنَسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو گالی گلوچ کرنے والوں میں مجرم پہل کرنے والا ہے۔ جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔

(مسلم)

۴۶۰۶ / ۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت سچے کے لیے مناسب نہیں ہے کہ بہت لعنت کرنے والا بنے۔ (مسلم)

۴۶۰۷ / ۹ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُہَدَآءَ وَلَا شُفَعَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، بہت لعنت کرنے والے قیامت کے روز نہ گواہ ہوں گے اور نہ شفاعت کرنے والے۔ (مسلم)۔

۴۶۰۸ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ ہَلَکَ النَّاسُ فَہُوَ اَہْلَکُہُمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی کہے کہ لوگ ہلاک ہوگئے تو اُن سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا وہی ہے۔ (مسلم)

۴۶۰۹ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ذَا الْوَجْہَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ ہٰؤُلَآءِ بِوَجْہٍ وَّہٰؤُلَآءِ بِوَجْہٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قیامت میں سب سے بُرا دو منہ والے آدمی کو دیکھو گے جو ایک کے منہ پر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے منہ پر کچھ۔ (متفق علیہ)

۴۶۱۰ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَفِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ نَمَّامٌ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں نَمَّامٌ کا لفظ ہے۔

۴۶۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَہْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَہْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا وَاِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّ الْکَذِبَ یَہْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَہْدِیْ اِلَی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَفِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَہْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْکَذِبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَہْدِیْ اِلَی النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر سچائی لازم ہے کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچائی کو متلاشی رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ سے پرہیز کرو۔ کیونکہ جھوٹ بدی کی طرف لے جاتا ہے اور بدی جہنم میں لے جاتی ہے۔ آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذاب لکھ لیا جاتا ہے (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں فرمایا: بیشک سچائی نیکی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بیشک جھوٹ بدی ہے اور بدی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔

۴۶۱۲ وَعَنْ اُمِّ کُلْثُوْمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَّیَنْمِیْ خَیْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جھوٹا آدمی نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کروائے، بھلائی کی باتیں کہے اور بھلائی کی باتیں آگے پہنچائے۔ (متفق علیہ)

۴۶۱۳ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم بہت تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی ڈال دیا کرو۔

(مسلم)

۴۶۱۴ / ۱۶ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللهُ حَسِيبُهُ إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذٰلِكَ وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک آدمی نے دوسرے کی تعریف کی۔ آپ نے تین دفعہ فرمایا: تم پر افسوس! تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔ اگر تم میں سے کسی کو تعریف کرنی پڑ ہی جائے تو کہے: میں فلاں کو ایسا سمجھتا ہوں اور حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے، جبکہ وہ اُس کی نظر میں ایسا ہو اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کسی کی صفائی بیان نہ کرے۔ (متفق علیہ)

۴۶۱۵ / ۱۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا قُلْتَ لِأَخِيكَ مَا فِيهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرنا جو اُسے ناپسند ہو۔ عرض کی گئی کہ اگر وہ برائی میرے بھائی میں موجود ہو جو میں کہہ رہا ہوں؟ فرمایا کہ جو تم کہہ رہے ہو اگر اُس میں وہ برائی ہے تو غیبت ہوئی اور جو تم کہہ رہے ہو اگر وہ اُس میں نہیں تو یہ اُس پر بہتان ہے (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم اپنے بھائی کی وہ بات کہو جو اُس میں عیب کی ہے تو تم نے اُس کی غیبت کی اور جب وہ بات کہی جو اُس میں نہیں تو تم نے اُس پر بہتان باندھا۔

۴۶۱۶ / ۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى عَاهَدْتِنِي فَحَّاشًا إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ وَفِي رِوَايَةٍ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا کہ اسے اجازت دے دو اور یہ خاندان کا بُرا آدمی ہے۔ جب وہ بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خندہ پیشانی سے ملے اور کھل کر کلام فرمایا۔ جب وہ آدمی چلا گیا تو حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! آپ نے تو ایسا فرمایا تھا، پھر اُس سے خندہ پیشانی سے ملے اور کھل کر کلام فرمایا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے فحش گو کب پایا؟ بیشک قیامت میں مرتبے کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بُرا آدمی وہ ہوگا جس کو اُس کی بُرائی کے باعث لوگ چھوڑ دیں اور ایک روایت میں ہے کہ اُس کی فحش گوئی کے باعث چھوڑ دیں۔

(متفق علیہ)

۴۶۱۷ / ۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِيْ مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَإِنَّ مِنَ الْمُجَانَةِ أَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فِيْ بَابِ الضِّيَافَةِ۔

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری تمام اُمت عافیت سے رہے گی سوائے علانیہ گناہ کرنے والوں کے۔ اور یہ بھی اعلان کرنا ہے کہ آدمی رات کو ایک کام کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُس پر پردہ ڈالا ہے لیکن صبح کے وقت وہ کہے کہ اے فلاں! رات میں نے فلاں کام کیا۔ حالانکہ رات کو اُس کے رب نے پردہ ڈالے رکھا لیکن صبح کو اُس نے اپنے رب کا پردہ ہٹا دیا (متفق علیہ) اور مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ والی حدیث ابوہریرہ پیچھے باب الضیافۃ میں مذکور ہو چکی۔

دوسری فصل

۴۶۱۸ / ۳۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِيْ أَعْلَاهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ قَالَ غَرِيْبٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جھوٹ کو چھوڑ دے جبکہ وہ غلطی پر ہو تو اُس کے لیے جنت کے کنارے پر مکان بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑے کو چھوڑ دے تو اُس کے لیے جنت کے درمیان میں مکان بنایا جائے گا اور جس کا اخلاق اچھا ہو اُس کے لیے جنت کے بالائی حصے میں مکان بنایا جائے گا۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اور اسی طرح شرح السنہ میں ہے اور مصابیح میں اسے غریب کہا ہے۔

۴۶۱۹ / ۳۱ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُوْنَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ أَتَدْرُوْنَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْأَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کیا چیز لوگوں کو کثرت سے جنت میں داخل کرے گی؟ وہ اللہ کا تقویٰ اور خوش خلقی ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ کیا چیز لوگوں کو کثرت سے جہنم میں داخل کرے گی؟ وہ دو خالی چیزیں منہ اور شرم گاہ ہیں۔

(ترمذی)

۴۶۲۰ / ۳۲ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ

حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی ایک بھلائی کا لفظ منہ سے نکالتا ہے اور اُس کی قدر و قیمت نہیں جانتا تو اُس کے باعث اللہ تعالیٰ اُس کے لیے قیامت تک کی رضامندی لکھ دیتا ہے۔ ایک آدمی بُرا لفظ منہ سے نکالتا ہے اور اُس کی حقیقت کو نہیں جانتا تو اُس کے باعث اللہ تعالیٰ

وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ)

ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

۴۶۲۱ / ۲۲ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِمَنْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

بہز بن حکیم اُن کے والد ماجد اُن کے جدِّ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کے لیے خرابی ہے جو جھوٹی بات کرے کہ اُس کے ذریعے لوگ ہنسیں، اُس کے لیے خرابی ہے اُس کے لیے خرابی ہے۔ (احمد، ترمذی، ابو داؤد۔ دارمی)

۴۶۲۲ / ۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُولُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُولُهَا إِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ يَهْوِي بِهَا أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهِ أَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهِ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی ایک لفظ کہتا ہے اور لوگوں کو ہنسانے کے لیے کہتا ہے تو اُس کے باعث وہ اتنا نیچے جا گرتا ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے اور زبان کے ذریعے آدمی قدموں کی نسبت زیادہ پھسل جاتا ہے۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۶۲۳ / ۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو خاموش رہا وہ نجات پا گیا۔ روایت کیا اسے احمد، ترمذی، دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۶۲۴ / ۲۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ نجات کس چیز میں ہے؟ فرمایا کہ اپنی زبان کو قبضے میں رکھو، تمہارا گھر تمہارے لیے کافی رہے اور اپنی خطاؤں پر رویا کرو۔ (احمد، ترمذی)

۴۶۲۵ / ۲۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا فَإِنَّا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً فرمایا کہ جب آدمی کے لیے صبح ہوتی ہے تو تمام اعضاء زبان کی خوشامد کرتے اور کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں اللہ سے ڈرنا کیونکہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی رہے تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ (ترمذی)

۴۶۲۶ / ۲۸ وَعَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُمَا)

علی بن حسین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبیوں سے بیکار باتوں کا چھوڑ دینا ہے۔ روایت کیا اسے مالک اور احمد نے اور روایت کیا اسے ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ سے اور ترمذی و بیہقی نے شعب الایمان میں دونوں سے۔

۴۶۲۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ رَجُلٌ اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِيْ فَلَعَلَّهٗ تَكَلَّمَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهٗ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صحابہ کرام میں سے ایک وفات پاگئے تو ایک شخص نے کہا، آپ کو جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا معلوم کہ اس نے کوئی بیکار بات کی ہو یا ایسی چیز میں بخل کیا ہو جو کم نہیں ہوتی۔
(ترمذی)

۴۶۲۸ وَعَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ قَالَ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ وَقَالَ هٰذَا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)

حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! سب سے خوفناک چیز کیا ہے جس سے آپ مجھے ڈراتے ہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا: یہ۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور اس کی تصحیح کی۔

۴۶۲۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِّنْ نَّتْنِ مَا جَاءَ بِهٖ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اُس کی بدبو کے باعث فرشتہ اُس سے ایک میل پرے ہٹ جاتا ہے۔
(ترمذی)

۴۶۳۰ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ اُسَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَ لَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَّاَنْتَ بِهٖ كَاذِبٌ۔
(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت سفیان بن اُسید حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یہ بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کہو تو وہ تمہیں سچا جانتا ہو اور تم جھوٹ بول رہے ہو۔
(ابوداؤد)

۴۶۳۱ وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دنیا میں دو چہرے والا ہو تو قیامت کے روز اُس کی زبان آگ کی ہوگی۔
(دارمی)

۴۶۳۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، فحش گو اور بے غیرت نہیں ہوتا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور بیہقی کی روایت میں فحش گو بے غیرت ہے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۶۳۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا وَفِيْ رِوَايَةٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ ایک

لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور روایت ہے ہر مومن کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا بنے۔ (ترمذی)

۴۶۳۴ (۳۶) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ وَلَا بِجَهَنَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ وَلَا بِالنَّارِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی لعنت اور اس کے غضب کے ساتھ کسی پر لعنت نہ کیا کرو اور نہ جہنم کے ساتھ۔ ایک روایت میں وَلَا بِالنَّارِ ہے۔ (ترمذی۔ ابو داؤد)۔

۴۶۳۵ (۳۷) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا ثُمَّ تَاْخُذُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَى الَّذِيْ لُعِنَ فَاِنْ كَانَ لِذٰلِكَ اَهْلًا وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى قَائِلِهَا۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب آدمی کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے تو اس کے سامنے آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو اس کے دروازے بھی اس کے سامنے بند کر دیے جاتے ہیں۔ پھر وہ دائیں بائیں پھرتی ہے۔ جب کوئی ٹھکانا نہیں پاتی تو اس شخص کی طرف لوٹتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی اگر وہ اس کا اہل ہو تو اس پر پڑتی ہے ورنہ اپنے کہنے والے کی طرف لوٹتی ہے۔ (ابو داؤد)

۴۶۳۶ (۳۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيْحُ رِدَاءَهٗ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہوا نے ایک آدمی کی چادر اڑائی تو اس نے ہوا پر لعنت کی۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ تو حکم کی پابندی ہے اور جو کسی چیز پر لعنت کرے اور وہ اس کی مستحق نہ ہو تو لعنت اسی (قائل) پر لوٹتی ہے۔ (ترمذی۔ ابو داؤد)۔

۴۶۳۷ (۳۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مجھے میرے کسی صحابی کی شکایت نہ پہنچائے کیونکہ میں پسند کرتا ہوں کہ تمہارے پاس سے صاف سینہ لے کر جاؤں۔

(ابو داؤد)

۴۶۳۸ (۴۰) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی: آپ کو صفیہ کا اتنی بڑی ہونا کافی ہے یعنی پست قد۔ فرمایا کہ تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسے دریا میں ملا دیا جائے تو اسے رنگین کر دے۔

۴۶۳۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[٤١] مَا کَانَ الْفُحْشُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَہٗ وَمَا کَانَ الْحَیَاءُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَہٗ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ہوتی کسی چیز میں بے حیائی مگر اُسے داغ دار کر دیتی ہے اور نہیں ہوتی کسی چیز میں حیا مگر اُسے زینت بخشتی ہے
(ترمذی)

۴۶۴۰ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[٤٢] مَنْ عَیَّرَ اَخَاہُ بِذَنْبٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَعْمَلَہٗ یَعْنِیْ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْہُ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ خَالِدًا لَمْ یُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ۔

خالد بن معدان نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے بھائی کو کسی گناہ کی وجہ سے ملامت کرے تو اُس وقت تک وہ نہیں مرے گا جب تک اُس گناہ کو کر نہ لے جبکہ اُس نے توبہ کر لی ہو۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اِس کی اسناد متصل نہیں ہے کہ خالد بن معدان نے حضرت معاذ بن جبل کو نہیں پایا۔

۴۶۴۱ وَعَنْ وَاثِلَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[٤٣] لَا تُظْھِرِ الشَّمَاتَۃَ لِاَخِیْكَ فَیَرْحَمَہُ اللّٰہُ وَیَبْتَلِیْكَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائی کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر خوشی کا اظہار نہ کرو مبادا اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے اور تمہیں مبتلا کر دے۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۶۴۲ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[٤٤] مَا اُحِبُّ اَنِّیْ حَکَیْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں کہ کسی کی نقل اُتاروں اگرچہ مجھے اِتنا کچھ ملے۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور اِس کو صحیح کہا۔

۴۶۴۳ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَاَنَاخَ[٤٥] رَاحِلَتَہٗ ثُمَّ عَقَلَھَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ اَتٰی رَاحِلَتَہٗ فَاَطْلَقَھَا ثُمَّ رَکِبَ ثُمَّ نَادٰی اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِیْ رَحْمَتِنَا اَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَقُوْلُوْنَ ھُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِیْرُہٗ اَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰی مَا قَالَ قَالُوْا بَلٰی۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا فِیْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ۔

حضرت جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک اعرابی آیا، اُس نے اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اُس کا گھٹنا باندھا، پھر مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب سلام پھیر دیا تو اپنی سواری کے پاس آیا، اُسے کھولا، پھر سوار ہو گیا اور پکارا! اے اللہ! مجھ پر اور محمد مصطفیٰ پر رحم فرما اور ہماری رحمت میں کسی کو شریک نہ کرنا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا کہتے ہو کہ یہ زیادہ بے خبر ہے یا اِس کا اونٹ؟ کیا تم نے سُنا جو اُس نے کہا تھا؟۔ لوگ عرض گزار ہوئے: کیوں نہیں (ابوداؤد) اور حدیث ابوہریرہ کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا والی پیچھے باب الاعتصام کی فصل اول میں مذکور ہوئی۔

تیسری فصل

۴۶۴۴ [46] عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰی وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ۔
(رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب فاسق کی تعریف کی جائے تو رب تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور اُس کا عرش بھی ہلنے لگتا ہے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۴۶۴۵ [47] وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَی الْخِلَالِ کُلِّهَا اِلَّا الْخِیَانَۃَ وَالْکَذِبَ۔
(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ہر قسم کی خصلتوں پر پیدا کیا جاتا ہے ماسوائے خیانت اور جھوٹ کے۔ روایت کیا اسے احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت سعد بن ابی وقاص سے۔

۴۶۴۶ [48] وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ اَنَّهُ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَهُ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِیْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَهُ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ کَذَّابًا قَالَ لَا۔ (رَوَاہُ مَالِكٌ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا)

صفوان بن سُلیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کی گئی کہ کیا مومن بخیل ہو سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کی گئی کہ کیا مومن کذّاب ہو سکتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔ روایت کیا اسے مالک اور بیہقی نے شعب الایمان میں مرسلاً۔

۴۶۴۷ [49] وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَیَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَۃِ الرَّجُلِ فَیَاْتِی الْقَوْمَ فَیُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِیْثِ مِنَ الْکَذِبِ فَیَتَفَرَّقُوْنَ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا اَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلَا اَدْرِیْ مَا اسْمُهُ یُحَدِّثُ۔
(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شیطان آدمی کی صورت اختیار کر کے لوگوں کے پاس آتا ہے اور انہیں جھوٹی حدیث سناتا ہے۔ لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو اُن میں سے ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے ایک آدمی سے خود سنا جس کو میں چہرے سے پہچانتا ہوں اگرچہ اُس کا نام نہیں جانتا، جو یہ حدیث بیان کرتا ہے۔ (مسلم)

۴۶۴۸ [50] وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُهُ فِی الْمَسْجِدِ مُحْتَبِیًا بِکِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَهُ فَقُلْتُ یَا اَبَا ذَرٍّ مَا هٰذِهِ الْوَحْدَۃُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْوَحْدَۃُ خَیْرٌ مِّنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِیْسُ الصَّالِحُ خَیْرٌ مِّنَ الْوَحْدَۃِ وَاِمْلَاءُ الْخَیْرِ خَیْرٌ مِّنَ السُّکُوْتِ وَالسُّکُوْتُ خَیْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ۔

عمران بن حطّان کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہیں ایک سیاہ کمبل لپیٹے ہوئے مسجد میں تنہا بیٹھے ہوئے پایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابوذر! یہ تنہائی کیسی؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بُرے ساتھی سے تنہائی بہتر ہے۔ اچھا ساتھی تنہائی سے بہتر ہے۔ اچھی بات کہنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بُری بات کہنے سے بہتر ہے۔

۴۶۴۹ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [۵۱] قَالَ مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کا خاموشی پر قائم رہنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

۴۶۵۰ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [۵۲] فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰی اَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِیْ قَالَ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَّكَ فِی السَّمَآءِ وَنُوْرٌ لَّكَ فِی الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِّلشَّيْطٰنِ وَعَوْنٌ لَّكَ عَلٰی اَمْرِ دِيْنِكَ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضِّحْكِ فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لَا تَخَفْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَّفْسِكَ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا پھر لمبی حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں عرض گزار ہُوا یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے۔ فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمہارے کاموں کو زینت دیتے گا۔ میں عرض گزار ہُوا کہ اور زیادہ۔ فرمایا کہ قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کو اپنے اُوپر لازم کرلو تو آسمانوں میں تمہارا چرچا اور زمین میں تمہارے لیے نور ہوگا۔ عرض گزار ہُوا کہ اور زیادہ۔ فرمایا کہ لمبی خاموشی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ شیطان کو بھگانے والی اور دینی کاموں میں تمہاری مددگار ہوگی۔ میں عرض گزار ہُوا کہ اور زیادہ۔ فرمایا کہ زیادہ ہنسنے سے بچنا کیونکہ یہ دل کو مردہ کرتا اور چہرے کے نور کو دُور کردیتا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ اور زیادہ۔ فرمایا حق بات کہنا اگرچہ وہ کڑوی ہو۔ عرض گزار ہوا کہ اور زیادہ۔ فرمایا کہ اللہ کے کاموں میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرنا۔ عرض گزار ہوا کہ اور زیادہ۔ فرمایا کہ وہ برائی تمہیں لوگوں سے روکے جس کو تم جانتے ہو کہ تمہارے اندر موجود ہے۔

۴۶۵۱ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [۵۳] قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی خَصْلَتَيْنِ هُمَا اَخَفُّ عَلَی الظَّهْرِ وَاَثْقَلُ فِی الْمِيْزَانِ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذر! کیا میں تمہیں ایسی دو عادتیں نہ بتاؤں جو پیٹھ پر ہلکی اور میزان میں بھاری ہیں؟ میں عرض گزار ہُوا کہ کیوں نہیں۔ فرمایا۔ کہ لمبی خاموشی اور حسنِ اخلاق۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مخلوق نے ان جیسا کوئی عمل نہیں کیا

۴۶۵۲ وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [۵۴] بِاَبِیْ بَكْرٍ وَّهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَعَّانِيْنَ وَصِدِّيْقِيْنَ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَاَعْتَقَ اَبُوْبَكْرٍ يَّوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر کے پاس سے گزرے جو اپنے کسی غلام کو لعنت ملامت کر رہے تھے۔ اُن کی جانب متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا۔ صدیق ہو کر لعنت ملامت کرنا، خدا کی قسم یہ نہیں ہو سکتا۔ پس اُس روز حضرت ابوبکر نے اپنے

فَقَالَ لَا اَعُوْدُ رَوَى الْبَيْهَقِىُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

عرض گزار ہوئے کہ آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ ان پانچوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۴۶۵۳/۵۵ وَعَنْ اَسْلَمَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلٰى اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهٗ فَقَالَ عُمَرُ مَهْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَنِى الْمَوَارِدَ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر ایک روز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ اپنی زبان کو کھینچ رہے تھے۔ حضرت عمر نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف فرمائے، ٹھہریئے۔ حضرت ابوبکر نے اُن سے فرمایا کہ یہ مجھے ہلاکت کی جگہوں میں پہنچا دیتی ہے۔

(مالک)

۴۶۵۴/۵۶ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضْمَنُوْا لِىْ سِتًّا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے اپنی چھ چیزوں کی ضمانت دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ جب بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو پورا کرو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اُسے ادا کرو، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، اپنی نگاہیں نیچی رکھو اور اپنے ہاتھ روکے رکھو۔

۴۶۵۵/۵۷ وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ۔

(رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم اور حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے بہترین وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے اور اللہ کے بندوں میں سے بُرے وہ ہیں جو چغلی کے لیے چلنے والے، دوستوں میں جدائی ڈالنے والے اور پاکباز لوگوں کے عیوب ڈھونڈنے والے ہیں۔ ان دونوں کو احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۴۶۵۶/۵۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَعِيْدُوْا وُضُوْءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا فِىْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اغْتَبْتُمْ فُلَانًا۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی اور دونوں روزہ دار تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اپنا وضو اور اپنی نماز دہراؤ اور اپنے اس روزے کے بدلے کسی اور دن روزہ رکھنا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ فرمایا کہ تم نے فلاں کی غیبت کی ہے۔

(بیہقی)

۴۶۵۷/۵۹ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِىْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ

حضرت ابوسعید اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غیبت زنا سے بھی سخت ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! غیبت زنا سے سخت تر کس طرح ہے؟ فرمایا کہ زانی اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لیتا ہے۔ دوسری روایت

يَتُوبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُ وَإِنَّ صَاحِبَ الْغِيبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهُ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهُ صَاحِبُهُ وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوبُ وَصَاحِبُ الْغِيبَةِ لَيْسَ لَهُ تَوْبَةٌ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلٰثَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

ہیں ہے کر توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے معاف فرما دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کو معاف نہیں کیا جاتا جب تک وہ معاف نہ کرے جس کی غیبت کی ہے اور حضرت انس کی روایت میں فرمایا، زانی توبہ کر لیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کی توبہ نہیں۔ ان تینوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۴۶۵۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيبَةِ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهُ تَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ وَقَالَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ ضُعْفٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اُس کے لیے استغفار کرے اور کہے کہ اے اللہ! ہمیں اور اُسے بخش دے۔ اسے بیہقی نے دعوات الکبیر میں روایت کیا اور کہا کہ اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

بَابُ الْوَعْدِ — وعدے کا بیان

پہلی فصل

۴۶۵۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَنِي هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَحَثَا لِي حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ قَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور حضرت ابوبکر کے پاس حضرت علاء بن الحضرمی کی طرف سے مال آیا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا، جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرض ہو یا جس سے آپ نے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ ہمارے پاس آ جائے۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اتنا مال عطا فرمانے کا وعدہ کیا تھا اور تین مرتبہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ اُنھوں نے مجھے لپ بھر کر دی۔ میں نے اُنھیں گنا تو پانچ سو درہم تھے۔ فرمایا کہ اس سے دوگنا اور لے لو۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۶۶۰ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ وَأَمَرَ لَنَا بِثَلٰثَةَ عَشَرَ قَلُوصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَأَتَانَا مَوْتُهُ فَلَمْ يُعْطُونَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سفید رنگ اور عمر رسیدہ تھے۔ حسن بن علی آپ سے مشابہت رکھتے تھے۔ آپ نے ہمارے لیے تیرہ اُونٹنیوں کا حکم فرمایا تھا۔ ہم لینے کے لیے گئے تو آپ کی وفات کی خبر ملی اور کوئی چیز نہ مل سکی۔ جب حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جس سے رسول اللہ صلی

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِدَۃٌ فَلْیَجِیْٔ فَقُمْتُ اِلَیْہِ فَاَخْبَرْتُہٗ فَاَمَرَ لَنَا بِھَا۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو آجائے۔ پس میں آپ کی طرف گیا اور اُنھیں یہ بات بتائی تو اُنھوں نے دینے کا حکم فرمایا۔

(ترمذی)

۴۶۶۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْحَمْسَاءِ قَالَ[۳] بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یُّبْعَثَ وَبَقِیَتْ لَہٗ بَقِیَّۃٌ فَوَعَدْتُّہٗ اَنْ اٰتِیَہٗ بِھَا فِیْ مَکَانِہٖ فَنَسِیْتُ فَذَکَرْتُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَاِذَا ھُوَ فِیْ مَکَانِہٖ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَیَّ اَنَا ھٰھُنَا مُنْذُ ثَلٰثٍ اَنْتَظِرُکَ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن ابو الحمساء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ اعلانِ نبوت سے پہلے میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سودا کیا تھا اور میری طرف کچھ بقایا رہ گیا تھا۔ میں نے وعدہ کیا کہ ابھی آتا ہوں آپ اسی جگہ رہیں۔ میں بھول گیا۔ تین روز کے بعد مجھے یاد آیا تو آپ اُسی جگہ موجود تھے۔ فرمایا کہ تم نے مجھ پر مشقت ڈال دی۔ میں یہاں تین دن سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ (ابوداؤد)

۴۶۶۲ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[۴] قَالَ اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاہُ وَمِنْ نِّیَّتِہٖ اَنْ یَّفِیَ لَہٗ فَلَمْ یَفِ وَلَمْ یَجِیْٔ لِلْمِیْعَادِ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اُس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی ہو لیکن ایفائے عہد نہ کر سکے اور مقررہ وقت پر نہ آ سکے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۴۶۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَتْنِیْ اُمِّیْ[۵] یَوْمًا وَّرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِیْ بَیْتِنَا فَقَالَتْ ھَا تَعَالَ اُعْطِیْکَ فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَرَدْتِّ اَنْ تُعْطِیْہِ قَالَتْ اَرَدْتُّ اَنْ اُعْطِیَہٗ تَمْرًا فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّکِ لَوْ لَمْ تُعْطِیْہِ شَیْئًا کُتِبَتْ عَلَیْکِ کِذْبَۃٌ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میری والدۂ محترمہ نے ایک روز مجھے بُلایا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے گھر جلوہ افروز تھے۔ والدہ ماجدہ نے فرمایا: ادھر آؤ تمہیں کچھ دوں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تمہارا اسے کیا دینے کا ارادہ ہے؟ عرض گزار ہوئیں: میرا ارادہ ہے کہ اسے کھجوریں دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اگر تم اسے کوئی چیز نہ دیتیں تو تمہارے اُوپر گناہ لکھا جاتا۔ روایت کیا اسے ابوداؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

تیسری فصل

۴۶۶۴ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ[۶] عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَّعَدَ رَجُلًا فَلَمْ یَاْتِ اَحَدُھُمَا اِلٰی وَقْتِ الصَّلٰوۃِ وَذَھَبَ الَّذِیْ جَآءَ لِیُصَلِّیَ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ۔

(رَوَاہُ رَزِیْنٌ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی آدمی سے وعدہ کرے اور اُن میں سے ایک نماز کے وقت تک نہ آئے اور جانے والا نماز پڑھنے چلا جائے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں۔

(رزین)

بَابُ الْمُزَاحِ — خوش مزاجی کا بیان

پہلی فصل

۴۶۶۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا[1] حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ يَلْعَبُ بِهٖ فَمَاتَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں گھل مل کر رہتے تھے، یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: اے عمیر! نغیر کا کیا ہوا، ہمارے پاس ایک چڑیا تھی جس سے وہ کھیلتا تھا اور وہ مرگئی تھی (متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۶۶۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[2] اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ ہمارے ساتھ خوش طبعی فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نہیں کہتا مگر سچی بات۔ (ترمذی)

۴۶۶۷ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ[3] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سواری مانگی۔ فرمایا کہ میں تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔ عرض گزار ہوا کہ اونٹنی کے بچے کو کیا بناؤں گا؟ فرمایا کہ اونٹ کو اونٹنی ہی تو جنتی ہے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

۴۶۶۸ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ[4] يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے دو کانوں والے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۴۶۶۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[5] قَالَ لِامْرَاَةٍ عَجُوْزٍ اِنَّهٗ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ فَقَالَتْ وَمَا لَهُنَّ وَكَانَتْ تَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهَا اَمَا تَقْرَئِيْنَ الْقُرْاٰنَ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا (رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بوڑھی عورت سے فرمایا: کوئی بڑھیا جنت میں داخل نہیں ہوگی۔ عرض گزار ہوئیں: یہ کس لیے جبکہ وہ تو قرآن مجید پڑھتی ہیں۔ فرمایا کہ کیا تم قرآن مجید میں یہ نہیں پڑھتیں: ہم نے اُن عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا تو انھیں کنواریاں بنایا۔ (۵۶: ۳۵: ۳۶) روایت کیا اسے رزین نے اور شرح السنہ میں مصابیح کے لفظوں میں ہے۔

۴۶۷۰ وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهٗ[6] زَاهِرَ بْنَ حَرَامٍ وَكَانَ يُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهٗ رَسُوْلُ

اُن سے ہی روایت ہے کہ ایک بدوی جس کا نام حضرت زاہر بن حرام تھا، وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے گاؤں سے تحفے لاتے اور جب وہ گاؤں کو جانے کا ارادہ کرتے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ وَكَانَ دَمِيْمًا فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهُ فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ فَقَالَ أَرْسِلْنِيْ مَنْ هٰذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَأْلُوْ لَمَا أَلْزَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهُ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّشْتَرِي الْعَبْدَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِذًا وَاللهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ عِنْدَ اللهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

انھیں سامان دیتے۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زاہر ہمارا گاؤں اور ہم ان کا شہر ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن سے محبت کرتے، حالانکہ وہ خوبصورت نہ تھے۔ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آئے تو وہ اپنا سامان بیچ رہے تھے۔ حضور نے پیچھے سے انھیں گود میں لے لیا جبکہ انھوں نے آپ کو دیکھا نہیں تھا۔ کہنے لگے، کون ہو؟ مجھے چھوڑ دو۔ مڑ کر دیکھا تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچان لیا تو اپنی کمر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سینۂ مبارک سے مس کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ جب پہچان لیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمانے لگے: کون غلام خریدتا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! پھر تو آپ مجھے بہت کم قیمت پائیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن تم اللہ کے نزدیک کم قیمت نہیں ہو۔

(شرح السنہ)

۴۶۷۱ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ ادْخُلْ فَقُلْتُ أَكُلِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ إِنَّمَا قَالَ أَدْخُلُ كُلِّيْ مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ چمڑے کے خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ اندر آ جاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا پورا ہی داخل ہو جاؤں؟ فرمایا کہ پورے ہی۔ پس میں اندر داخل ہو گیا۔ عثمان بن ابو عاتکہ نے کہا ہے کہ انھوں نے پورا داخل ہونے کی بات اس لیے کہی تھی کہ خیمہ چھوٹا تھا۔ (ابوداؤد)

۴۶۷۲ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُوْ بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا أَرَاكِ تَرْفَعِيْنَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجِزُهُ وَخَرَجَ أَبُوْ بَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ أَبُوْ بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِيْ أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ أَبُوْ بَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا أَدْخِلَانِيْ فِيْ سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِيْ فِيْ حَرْبِكُمَا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی تو حضرت عائشہ کی بلند آواز سنی۔ جب اندر داخل ہوئے تو طمانچہ مارنے کے لیے حضرت عائشہ کو پکڑا اور فرمایا: تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی آواز اونچی کرتی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں روکتے رہے اور حضرت ابوبکر غصے کی حالت میں نکل گئے۔ جب حضرت ابوبکر باہر چلے گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے کیسا دیکھا کہ میں نے تمہیں اُس شخص سے چھڑایا؟ حضرت ابوبکر کئی روز نہ آئے۔ پھر اجازت مانگی تو دونوں میں صلح ہو چکی تھی چنانچہ دونوں سے کہا کہ مجھے اپنی صلح میں بھی شامل کر لیجیے جیسے اپنی لڑائی میں شامل کیا تھا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

نے فرمایا: ہم نے ایسا کر لیا۔ (ابوداؤد)

۴۶۷۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو اور نہ اُس کا مذاق اُڑاؤ اور نہ اُس سے ایسا وعدہ کرو جس کے تم نے خلاف کرنا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

دوسروں سے اونچا بننا اور تعصب برتنا

پہلی فصل

۴۶۷۴ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ قَالَ أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا آدمی زیادہ معزز ہے؟ فرمایا کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ متقی ہو۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم اس کے متعلق نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو لوگوں میں سب سے معزز حضرت یوسف نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ ہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم اس بارے میں نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو قبائل عرب کے متعلق پوچھتے ہو؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا جو تم میں دورِ جاہلیت کے اندر بہتر تھے وہی دورِ اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین کی سوجھ بوجھ حاصل کر لیں۔ (متفق علیہ)

۴۶۷۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: معزز ولد معزز ولد معزز ولد معزز تو یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہیں علیہم السلام۔ (بخاری)

۴۶۷۶ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ فِيْ يَوْمِ حُنَيْنٍ كَانَ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهٖ يَعْنِيْ بَغْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِيَ مِنَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے غزوۂ حنین کے روز فرمایا کہ حضرت ابوسفیان بن حارث نے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھامی ہوئی تھی جب مشرکین نے آپ کو نرغے میں لے لیا تو آپ نیچے اتر آئے اور فرمانے لگے: میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں، میں ہی عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس روز کسی شخص کو

النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آپ سے زیادہ بہادر نہیں دیکھا گیا۔

(متفق علیہ)

۴۶۷۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا اے ساری مخلوق سے بہتر۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تو حضرت ابراہیم ہیں۔

(مسلم)

۴۶۷۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اتنا نہ بڑھانا جتنا نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو بڑھایا کیونکہ میں تو اُس کا بندہ ہوں لہٰذا اُس کا بندہ اور اُس کا رسول کہا کرو۔ (متفق علیہ)۔

۴۶۷۹ وَعَنْ عِيَاضِ ابْنِ حِمَارِ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَّلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو، یہاں تک کہ کوئی دوسرے پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی دوسرے پر ظلم کرے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۴۶۸۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِّنْ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ اَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ اپنے آباؤ اجداد پر فخر کرنے سے باز رہیں جو مر چکے۔ بیشک وہ جہنم کے کوئلے ہیں یا اللہ تعالیٰ کے لیے بالکل آسان ہے کہ وہ گبریلا ہو جائیں جو نجاست کو اپنی ناک سے دھکیلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کا غرور اور آباؤ اجداد پر فخر کرنا دُور فرما دیا ہے اب خواہ کوئی مومن پرہیزگار ہو یا فاسق، بدبخت، سب حضرت آدم کی اولاد ہیں اور حضرت آدم مٹی سے بنائے گئے تھے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد)

۴۶۸۱ وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِيْ وَفْدِ بَنِيْ عَامِرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللهُ فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَّاَعْظَمُنَا طَوْلًا

حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں بنی عامر کے وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمارے سید (سردار) ہیں۔ فرمایا سید تو اللہ تعالیٰ ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ ہم میں بڑی بزرگی اور عطا

فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ اَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

والے ہیں۔ فرمایا کہ اپنی بات کرو یا کوئی اور بات کرو مبادا شیطان تمہیں بے لگام کر دے۔ (ابوداؤد)

٣٦٨٢ / ٩ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حسب مال ہے اور بزرگی تقویٰ ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

٣٦٨٣ / ١٠ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو جاہلیت کی نسبتوں کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے تو اُس کے باپ کی شرمگاہ اُس کے منہ میں دے دو اور کنایہ نہ کرو۔ (شرح السنۃ)۔

٣٦٨٤ / ١١ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُقْبَةَ عَنْ اَبِيْ عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًى مِنْ اَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّيْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ هَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّيْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِيُّ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عبد الرحمٰن بن ابوعقبہ نے حضرت ابوعقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو اہلِ فارس کے مولیٰ تھے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ اُحد میں شریک ہُوا تو میں نے مشرکین کے ایک آدمی پر ضرب لگائی اور کہا: یہ مجھ سے لے اور میں فارسی غلام ہُوں۔ حضور میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کیوں نہیں کہا: یہ مجھ سے لے اور میں انصاری غلام ہُوں۔

(ابوداؤد)

٣٦٨٥ / ١٢ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِيْ رُدِّيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنی قوم کی حق کے بغیر مدد کی تو وہ اونٹ کی طرح ہے جو گڑھے میں گر جائے اور دُم پکڑ کر کھینچا جائے۔

(ابوداؤد)

٣٦٨٦ / ١٣ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ اَنْ تُعِيْنَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہُوا۔ یا رسول اللہ! عصبیت کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اپنی قوم کی ظلم پر مدد کرو۔

(ابوداؤد)

٣٦٨٧ / ١٤ وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهٖ مَا لَمْ يَاْثَمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے خاندان والوں کا دفاع کرے جب تک گنہگار نہ ہو۔

(ابوداؤد)

٣٦٨٨ / ١٥ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰى

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم سے نہیں ہے جو عصبیت کی طرف بلائے

عَصَبِيَّةٍ وَّلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَّاتَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

اور وہ ہم سے نہیں ہے جو عصبیت کے باعث لڑے اور وہ ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت پر مرے۔

(ابوداؤد)

۴۶۸۹ (۱۶) وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا اندھا بہرا کر دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۶۹۰ (۱۷) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ كَثِيْرٍ الشَّامِيِّ مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ عَنِ امْرَاَةٍ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فُسَيْلَةُ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يُّحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ قَالَ لَا وَلٰكِنْ مِّنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يَّنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ عَلَى الظُّلْمِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

عبادہ بن کثیر شامی جو اہل فلسطین سے تھے انھوں نے اپنے میں سے ایک عورت سے روایت کی جس کو فسیلہ کہا جاتا تھا کہ اُس نے کہا کہ میں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں پوچھتے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا یہ عصبیت ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت رکھے؟ فرمایا: نہیں بلکہ عصبیت یہ ہے کہ آدمی اپنی قوم کی ظلم پر مدد کرے۔

(احمد، ابن ماجہ)

۴۶۹۱ (۱۸) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْسَابُكُمْ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلٰى اَحَدٍ كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَئُوْهُ لَيْسَ لِاَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِيْنٍ وَّتَقْوٰى كَفٰى بِالرَّجُلِ اَنْ يَّكُوْنَ بَذِيًّا فَاحِشًا بَخِيْلًا

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے یہ نسب کسی کو گالی دینے کے لیے نہیں ہیں۔ تم سب حضرت آدم کی اولاد ہو۔ صاع کو صاع میں ڈالا گیا ہے نہیں بھرتا۔ تم میں سے ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں مگر دین اور تقویٰ کے باعث۔ آدمی کی ذلت کے لیے زبان دراز، فحش گو اور بخیل ہونا کافی ہے۔ روایت کیا اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

نیکی اور صلہ رحمی کا بیان

پہلی فصل

اللہِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اُمُّکَ ثُمَّ اُمُّکَ ثُمَّ اُمُّکَ ثُمَّ اَبَاکَ ثُمَّ اَدْنَاکَ اَدْنَاکَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے حُسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ۔ عرض کی، پھر کون؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ۔ عرض کی، پھر کون؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کون؟ فرمایا کہ تمہارا والد۔ دوسری روایت میں تین دفعہ فرمایا: تمہاری والدہ پھر تمہارا والد پھر جو تم سے زیادہ قریب اور زیادہ قریب ہوں۔ (متفق علیہ)

۴۶۹۳ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُہٗ رَغِمَ اَنْفُہٗ رَغِمَ اَنْفُہٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ عِنْدَ الْکِبَرِ اَحَدُھُمَا اَوْکِلَاھُمَا ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کی ناک خاک آلودہ ہو، اُس کی ناک خاک آلودہ ہو، اُس کی ناک خاک آلودہ ہو۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ کس کی؟ فرمایا کہ جو بڑھاپے کی حالت میں اپنے والدین کو پالے، دونوں میں سے ایک کو یا دونوں کو اور پھر بھی جنت میں داخل نہ ہو۔

(مسلم)

۴۶۹۴ وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَھِیَ مُشْرِکَۃٌ فِیْ عَھْدِ قُرَیْشٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ عَلَیَّ وَھِیَ رَاغِبَۃٌ اَفَاَصِلُھَا قَالَ نَعَمْ صِلِیْھَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ قریش سے معاہدے کے دنوں میں میری والدہ میرے پاس آئیں اور وہ مشرکہ تھیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں اور وہ ضرورت مند ہیں کیا میں اُن سے صلہ رحمی کروں؟ فرمایا: ہاں اُن سے صلہ رحمی کرو۔ (متفق علیہ)

۴۶۹۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اٰلَ اَبِیْ فُلَانٍ لَیْسُوْا بِاَوْلِیَآئِیْ اِنَّمَا وَلِیِّیَ اللہُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنْ لَھُمْ رَحِمٌ اَبُلُّھَا بِبَلَالِھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آلِ ابو فلاں کا قبیلہ میرا دوست نہیں کیونکہ میرا دوست اللہ ہے اور نیک مسلمان ہیں، ہاں اُن کے ساتھ نسبی رشتہ ہے تو اُن کی تری کے ساتھ میں اُنھیں تر رکھوں گا۔ (متفق علیہ)

۴۶۹۶ وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّھَاتِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَھَاتِ وَکَرِہَ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام فرمایا ہے ماؤں کی نافرمانی کرنا اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا۔ منع کیا ہے اپنا ہاتھ روکنے اور لینے کے لیے تیار رہنے سے اور تمہارے لیے ناپسند فرمایا ہے بیکار گفتگو کرنا، زیادہ مانگنا اور مال ضائع کرنا۔ (متفق علیہ)

۴۶۹۷ وَعَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْکَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللہِ وَھَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاہُ وَیَسُبُّ اُمَّہٗ فَیَسُبُّ اُمَّہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں سے ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا کوئی آدمی اپنے ماں باپ کو بھی گالیاں دیتا ہے؟ فرمایا ہاں، آدمی دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے یا اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

۴۶۹۸ [7] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت بڑی نیکیوں میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کی عدم موجودگی میں بھی اُس کے دوستوں سے حسنِ سلوک کرے۔ (مسلم)

۴۶۹۹ [8] وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاہے کہ اُس کے رزق میں فراخی اور اُس کی عمر میں درازی ہو تو اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔ (متفق علیہ)

۴۷۰۰ [9] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَيِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا۔ جب اس سے فارغ ہوا تو رحم کی رشتہ داری کھڑی ہوئی اور رحمٰن کا دامنِ کرم پکڑ لیا۔ فرمایا: کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئی اے رب قطع رحمی سے تیری پناہ پکڑنے والے کا مقام ہے۔ فرمایا کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اُسے جوڑوں جو تجھے جوڑے اور اُسے توڑوں جو تجھے توڑے۔ عرض گزار ہوئی، کیوں نہیں اے رب! فرمایا تو اسی طرح ہوگا۔ (متفق علیہ)

۴۷۰۱ [10] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ وَّصَلَكِ وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لفظ رحم کا تعلق رحمٰن سے ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو تجھے جوڑے میں اُسے جوڑتا ہوں اور جو تجھے توڑے میں اُسے توڑتا ہوں۔ (بخاری)

۴۷۰۲ [11] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَّصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم عرش کے ساتھ لٹکا ہوا کہتا ہے کہ جو مجھے ملائے اُسے اللہ تعالیٰ ملائے اور جو مجھے توڑے اُسے اللہ تعالیٰ توڑے۔ (متفق علیہ)

۴۷۰۳ [12] وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں داخل نہیں ہوگا جو قطع رحمی کرے (متفق علیہ)

۴۷۰۴ [13] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بدلہ چکانے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں، صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اُس سے رشتہ داری توڑی جائے تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری)

۴۷۰۵ [14] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں کہ میں اُن سے جوڑتا ہوں لیکن وہ مجھ سے توڑتے ہیں۔ میں اُن کے ساتھ نیکی کرتا ہوں اور وہ

فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میرے ساتھ بُرائی کرتے ہیں۔ میں اُن کے ساتھ بُردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت سے۔ فرمایا اگر یہی بات ہے جو تم نے بیان کی تو تم اُن کا منہ بھر بل سے بھرتے ہو جب تک تم اسی طریقے پر کاربند رہو گے تو اللہ تعالیٰ برابر تمہاری مدد فرماتا رہے گا (مسلم)

دوسری فصل

۴۷۰۶ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[15] لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں لوٹاتی تقدیر کو مگر دعا اور نہیں بڑھاتی عمر کو مگر نیکی اور آدمی گناہ کے باعث روزی سے محروم کر دیا جاتا ہے جو اُس سے سرزد ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)۔

۴۷۰۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[16] دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذَالِكُمُ الْبِرُّ كَذَالِكُمُ الْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ نِمْتُ فَرَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ بَدَلَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں جنت میں داخل ہوا تو قرآن مجید پڑھنے کی آواز سنی۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ کہا کہ حارثہ بن نعمان ہیں۔ آپ کے غلاموں کی نیکی، آپ کے غلاموں کی نیکی۔ اور وہ اپنی والدۂ ماجدہ کے ساتھ لوگوں سے زیادہ اچھا سلوک کرتے تھے۔ روایت کیا اسے شرح السنہ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور ایک روایت میں فرمایا: میں سویا تو اپنے آپ کو میں نے جنت میں دیکھا۔ یہ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ کی جگہ ہے۔

۴۷۰۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[17] رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رب کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

(ترمذی)

۴۷۰۹ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ[18] اِنَّ لِيَ امْرَاَةً وَاِنَّ اُمِّيْ تَاْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا فَقَالَ لَهٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوْ ضَيِّعْهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اُن کے پاس آکر کہا: میری بیوی ہے اور میری والدہ مجھ سے فرماتی ہیں کہ اُسے طلاق دے دوں؟ حضرت ابو درداء نے اُن سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے۔ چاہے دروازے کی حفاظت کر یا ضائع کر دو۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۷۱۰ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ[19] قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّكَ

بہز بن حکیم، اُن کے والدِ ماجد، اُن کے جدِّ امجد کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا کہ اپنی ماں کے ساتھ۔ میں عرض گزار

قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤدَ)

ہوا کہ پھر؟ فرمایا کہ اپنی ماں کے ساتھ۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر؟ فرمایا کہ اپنی ماں کے ساتھ۔ عرض گزار ہوا کہ پھر؟ فرمایا کہ اپنے باپ کے ساتھ، پھر جو زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔ (ترمذی، ابوداؤد)۔

۴۷۱۱/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَا اللّٰهُ وَأَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِيْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں، میں رحمٰن ہوں، رحم کو میں نے پیدا کیا، اُسے اپنے نام سے مشتق کیا۔ جو اُسے جوڑے تو میں اُسے جوڑوں گا اور جو اُسے توڑے میں اُسے توڑوں گا۔ (ابوداؤد)۔

۴۷۱۲/۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: اُس قوم پر رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں قطع رحمی کرنے والا ہو۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۴۷۱۳/۲۲ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَحْرٰى أَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی گناہ اِس سے زیادہ لائق نہیں کہ اُس کے مرتکب کو اللہ تعالیٰ بہت جلد دُنیا میں سزا دے اور آخرت کے عذاب کو اُس کے لیے ساتھ ہی ذخیرہ کر دے اور وہ امام سے بغاوت اور قطع رحمی ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)۔

۴۷۱۴/۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَّلَا عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں داخل نہیں ہوگا، احسان جتانے والا، والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا۔ (نسائی۔ دارمی)

۴۷۱۵/۲۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوْا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے نسب سیکھو تاکہ اپنوں سے صلہ رحمی کر سکو۔ صلہ رحمی سے خاندان والوں میں محبت، مال میں کثرت اور عمر میں درازی ہوتی ہے۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۷۱۶/۲۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے، کیا میری توبہ ہو سکتی ہے؟

قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

فرمایا کیا تمہاری والدہ ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کیا تمہاری خالہ ہے؟ عرض گزار ہوا، ہاں۔ فرمایا کہ اُس کے ساتھ نیکی کرو۔ (ترمذی)۔

٤٧١٧/٢٦ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوْصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت اُسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھے کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا میرے والدین کی نیکیوں میں سے کوئی ایسی باقی ہے کہ اُن کی وفات کے بعد میں اُن کے ساتھ نیکی کر سکوں؟ فرمایا ہاں۔ اُن کے لیے دعا کرنا، اُن کی بخشش مانگنا، اُن کے بعد اُن کے وعدے پورا کرنا، اُن رشتوں کو جوڑنا جو اُن کی وجہ سے جڑتے ہیں اور اُن کے دوستوں کی عزت افزائی کرنا۔

(ابو داؤد، ابن ماجہ)

٤٧١٨/٢٧ وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ حَتّٰى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوا هِيَ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم فرماتے دیکھا جبکہ ایک عورت آئی اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بالکل قریب آ گئی تو اُس کے لیے آپ نے اپنی چادر مبارک بچھا دی۔ وہ اُس پر بیٹھ گئی۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ حضور کی والدہ ہے جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔ (ابو داؤد)۔

تیسری فصل

٤٧١٩/٢٨ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلٰى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا فَقَالَ أَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ قَدْ نَاٰى بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتّٰى

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تین آدمی جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آ لیا تو وہ پہاڑ کی ایک غار میں چلے گئے۔ پہاڑ سے لڑھک کر ایک بڑا پتھر اُس غار کے منہ پر آ گیا اور اُن کا راستہ بند کر دیا۔ اُن میں سے ایک نے دوسروں سے کہا کہ اپنے ایسے اعمال کو یاد کرو جو نیک نیتی سے خدا کے لیے کیے ہوں اور اُن کے ذریعے خدا سے دعا کرو، شاید وہ اسے ہٹا دے۔ اُن میں سے ایک نے کہا:۔ اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے میں بکریاں چراتا تھا جب شام کو اُن کے پاس آتا اُن کا دودھ نکالتا اور بچوں سے پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا۔ ایک درخت نے ایک روز مجھے دور کر دیا اور میں شام کو لوٹا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔

أحلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤوسهما أكره
أن أوقظهما وأكره أن أبدأ بالصبية قبلهما و
الصبية يتضاغون عند قدمي فلم يزل ذلك
دأبي ودأبهم حتى طلع الفجر فإن كنت تعلم
أني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا فرجة
نرى منها السماء ففرج الله لهم حتى يرون
السماء قال الثاني اللهم إنه كانت لي بنت عم
أحبها كأشد ما يحب الرجال النساء فطلبت إليها
نفسها فأبت حتى آتيها بمائة دينار فسعيت حتى
جمعت مائة دينار فلقيتها بها فلما قعدت بين
رجليها قالت يا عبد الله اتق الله ولا تفتح الخاتم
فقمت عنها اللهم فإن كنت تعلم أني فعلت ذلك
ابتغاء وجهك فافرج لنا منها ففرج لهم فرجة
وقال الآخر اللهم إني كنت استأجرت أجيرا
بفرق أرز فلما قضى عمله قال أعطني حقي
فعرضت عليه حقه فتركه ورغب عنه فلم
أزل أزرعه حتى جمعت منه بقرا وراعيها
فجاءني فقال اتق الله ولا تظلمني وأعطني حقي
فقلت اذهب إلى ذلك البقر وراعيها فقال اتق
الله ولا تهزأ بي فقلت إني لا أهزأ بك فخذ ذلك
البقر وراعيها فأخذه فانطلق بها فإن
كنت تعلم أني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج
ما بقي ففرج الله عنهم۔

(متفق عليه)

۴۷۲۰/۱۹ وعن معاوية بن جاهمة أن جاهمة جاء
إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله
أردت أن أغزو وقد جئت أستشيرك فقال
هل لك من أم فقال نعم قال فالزمها فإن
الجنة عند رجلها۔ (رواه أحمد والنسائي)

کھڑا ہو گیا۔ انھیں جگانا پسند نہ کیا اور ان سے پہلے بچوں کو پلانا بھی مجھے
پسند نہ آیا جبکہ بچے میرے قدموں میں چلاتے رہے۔ میری اور ان کی صبح
تک یہی حالت رہی۔ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے محض تیری رضا کے
لیے کیا تو ہمیں اتنا راستہ عطا فرما کہ ہم آسمان کو دیکھ لیں۔ پس اللہ تعالٰے
نے اتنا راستہ کھول دیا کہ انھوں نے آسمان دیکھ لیا۔ دوسرے نے
کہا:۔ اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی جس سے میں محبت کرتا، اس
سے بھی زیادہ جتنی مرد عورتوں سے کرتے ہیں۔ میں نے اس سے اپنی
خواہش کا اظہار کیا تو اس نے انکار کر دیا یہاں تک کہ میں اسے سو دینار دے دوں۔
میں نے کوشش کر کے سو دینار جمع کیے اور اس سے ملا۔ جب میں
اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا:۔ اے اللہ کے
بندے! اللہ سے ڈر اور مہر کو نہ کھول۔ میں اسے چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔
اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ ایسا میں نے تیری رضا کے لیے کیا تو ہمارا
راستہ کھول دے۔ پس کچھ راستہ اور کھل گیا۔ تیسرے نے کہا کہ اے
اللہ! میں نے ایک فرق چاولوں کے بدلے ایک آدمی کو مزدوری پہ
لگایا۔ کام پورا کرنے پر اس نے کہا کہ میرا حق دو۔ میں نے اس کا حق
سامنے رکھا تو وہ چھوڑ کر چلا گیا۔ میں برابر اس سے زراعت کرتا رہا یہاں
تک کہ اس سے گائیں اور چرواہے جمع ہو گئے۔ وہ میرے پاس آیا اور کہا
کہ اللہ سے ڈرو، مجھ پر ظلم نہ کرو اور میرا حق دو۔ میں نے کہا کہ ان گایوں
اور چرواہوں کی طرف جاؤ۔ اس نے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور مجھ سے
مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا:۔ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا ہوں، گائیں
اور چرواہے لے لو۔ چنانچہ وہ انھیں لے کر چلا گیا۔ اگر تو جانتا ہے
کہ میں نے ایسا صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا تو باقی راستہ بھی کھول
دے۔ پس اللہ تعالٰی نے ان کا راستہ کھول دیا۔

(متفق علیہ)۔

حضرت معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ حضرت جاہمہ رضی اللہ تعالٰی
عنہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے:
یا رسول اللہ! میرا جہاد کرنے کا ارادہ ہے اور میں آپ سے مشورہ کرنے آیا
ہوں۔ فرمایا:۔ کیا تمہاری والدہ ہے۔ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ فرمایا تو ان
کی خدمت کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ جنت ان کے پیروں کے پاس

وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

۴۷۲۱ (۳۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَتْ تَحْتِیْ اِمْرَأَۃٌ اُحِبُّہَا وَکَانَ عُمَرُ یَکْرَہُہَا فَقَالَ لِیْ طَلِّقْہَا فَاَبَیْتُ فَاَتٰی عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلِّقْہَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤٗدَ)

۴۷۲۲ (۳۱) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِہِمَا قَالَ ہُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

۴۷۲۳ (۳۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَمُوْتُ وَالِدَاہُ اَوْ اَحَدُہُمَا وَاِنَّہٗ لَہُمَا لَعَاقٌّ فَلَا یَزَالُ یَدْعُوْ لَہُمَا وَیَسْتَغْفِرُ لَہُمَا حَتّٰی یَکْتُبَہُ اللّٰہُ بَارًّا۔

(رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ)

۴۷۲۴ (۳۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مُطِیْعًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْہِ اَصْبَحَ لَہٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ اَمْسٰی عَاصِیًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْہِ اَصْبَحَ لَہٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ اِنْ کَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَاِنْ ظَلَمَاہُ قَالَ وَاِنْ ظَلَمَاہُ وَاِنْ ظَلَمَاہُ وَاِنْ ظَلَمَاہُ۔

(رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ)

۴۷۲۵ (۳۴) وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ یَنْظُرُ اِلٰی وَالِدَیْہِ نَظْرَۃَ رَحْمَۃٍ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ نَظْرَۃٍ حَجَّۃً مَبْرُوْرَۃً قَالُوْا وَاِنْ نَظَرَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَالَ نَعَمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ۔ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ)

۴۷۲۶ (۳۵) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ الذُّنُوْبِ یَغْفِرُ اللّٰہُ تَعَالٰی

ہے۔ روایت کیا اسے احمد، نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی جس سے میں محبت کرتا اور حضرت عمر اُسے ناپسند کرتے تھے۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو تو میں نے انکار کیا۔ پس حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے اس بات کا ذکر کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اُسے طلاق دے دو۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! والدین کا اپنی اولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا کہ وہی تمہاری جنت و دوزخ ہیں۔ (ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک بندے کے والدین فوت ہو جاتے ہیں یا اُن میں سے ایک اور وہ اُن کا نافرمان لیکن ہمیشہ اُن دونوں کے لیے دعا اور استغفار کرتا رہے تو آخر کار اللہ تعالیٰ اُسے نیک لوگوں میں لکھ لیتا ہے۔ (بیہقی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو صبح کرے کہ اللہ اور اپنے والدین کا فرمانبردار ہو تو صبح ہوتے ہی اُس کے لیے جنت کے دو دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اور اگر ایک ہو تو ایک دروازہ۔ اور اگر کوئی اللہ اور اپنے والدین کی نافرمانی میں صبح کرے تو صبح ہوتے ہی جہنم کے دو دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اگر ایک ہو تو ایک دروازہ۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ اگرچہ وہ دونوں ظلم کریں؟ فرمایا اگرچہ وہ ظلم کریں، اگرچہ وہ ظلم کریں، اگرچہ وہ ظلم کریں۔ (بیہقی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بیٹا ایسا نہیں جو اپنے والدین کی طرف نگاہِ رحمت سے دیکھے مگر ہر نظر کے بدلے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے حج مبرور لکھ دیتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ خواہ روزانہ سو دفعہ دیکھے؟ فرمایا: ہاں اللہ بہت بڑا اور بہت پاک ہے۔ (بیہقی)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا

مِنْهَا مَا شَاءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّهٗ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهٖ فِي الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۔ ہے جس گناہ میں سے چاہے ماسوائے والدین کی نافرمانی کے کہ ایسا کرنے والے کو مرنے سے پہلے زندگی میں جلد ہی سزا دے دی جاتی ہے۔ (بیہقی)

۴۷۲۷/۳۶ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ كَبِيْرِ الْاِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ۔ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے بھائی کا اپنے چھوٹے بھائیوں پر ایسا حق ہے جیسا باپ کا اپنے بیٹوں پر حق ہے۔ ان پانچوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ

مخلوق پر شفقت اور مہربانی رکھنا

پہلی فصل

۴۷۲۸/۱ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس پر رحم نہیں فرمائے گا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (متفق علیہ)

۴۷۲۹/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَاَمْلِكُ لَكَ اَنْ نَّزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ کیا آپ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں جبکہ ہم تو بوسہ نہیں دیتے۔ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے کیا اختیار میں ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے شفقت نکال دی ہے۔ (متفق علیہ)

۴۷۳۰/۳ وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَاَةٌ وَّمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْاَلُنِيْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ غَيْرَ تَمْرَةٍ وَّاحِدَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت مانگنے آئی جس کے ساتھ اُس کی بیٹیاں تھیں۔ مجھے ایک کھجور کے سوا کچھ نہ ملا تو میں نے وہی اُسے دے دی۔ اُس نے وہ دونوں بیٹیوں کو تقسیم کر کے دے دی۔ اور خود اُس میں سے نہ کھایا۔ پھر وہ کھڑی ہوئی اور چلی گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں نے آپ کو بتایا تو فرمایا۔ جو اِن لڑکیوں کے ذریعے آزمایا گیا اور وہ اُن کے ساتھ نیکی کرے تو وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گی۔ (متفق علیہ)۔

۴۷۳۱/۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو دو بیٹیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ سن بلوغ کو پہنچ جائیں تو قیامت کے روز حاضر ہوگا کہ میں اور وہ اس طرح ہوں گے اور اپنی دو انگلیوں کو ملایا۔ (مسلم)

۴۷۳۲ (۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیواؤں اور مسکینوں کی خبر گیری کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ اور میرے خیال میں آپ نے فرمایا، اُس قیام کرنے والے کی طرح جو نہ تھکے اور اُس روزہ دار کی طرح جو روزہ نہ چھوڑے۔ (متفق علیہ)۔

۴۷۳۳ (۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ وَلِغَيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ یتیم اپنا ہو یا غیر جنت میں اس طرح ہوں گے اور اپنی شہادت والی اور درمیانی انگشت مبارک سے اشارہ فرمایا اور اُن کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔ (بخاری)۔

۴۷۳۴ (۷) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم مسلمانوں کو آپس میں مہربانی، محبت اور شفقت کرتے ہوئے یوں دیکھو گے جیسے ایک جسم۔ جب ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارے جسم کے اعضاء بے خوابی اور بخار کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں (متفق علیہ)۔

۴۷۳۵ (۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ وَاِنِ اشْتَكٰى رَاْسُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان والے ایک جسم کی طرح ہیں۔ اگر آنکھ کو تکلیف ہو جائے تو سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر سر کو تکلیف ہو جائے تو سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے۔ (مسلم)۔

۴۷۳۶ (۹) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے دیوار کی طرح ہے جس کا بعض حصہ دوسرے بعض حصے کو مضبوط کرتا ہے پھر انگشت مبارک آپس میں پیوست کیں۔ (متفق علیہ)

۴۷۳۷ (۱۰) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب کوئی سائل یا حاجت مند آتا تو فرماتے، تم سفارش کرو تاکہ تمہیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان سے جو چاہے فیصلہ کرواتا ہے (متفق علیہ)۔

۴۷۳۸/۱۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مظلوم کی مدد تو کروں لیکن ظالم کی کیسے مدد کروں؟ فرمایا کہ اُسے ظلم سے روک دو، یہی تمہارا اُس کی مدد کرنا ہے۔

(متفق علیہ)

۴۷۳۹/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اُس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اُسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت پوری فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیفوں میں سے اس کی ایک تکلیف دور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا (متفق علیہ)

۴۷۴۰/۱۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اُس پر ظلم کرے، نہ ذلیل کرے، نہ تحقیر کرے۔ تقویٰ یہاں ہے اور تین دفعہ اپنے سینۂ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔ آدمی کو برائی سے یہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر خون، مال اور آبرو حرام ہے۔

(مسلم)

۴۷۴۱/۱۴ وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُّقْسِطٌ مُّتَصَدِّقٌ مُّوَفَّقٌ وَّرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِیْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَّعَفِيْفٌ مُّتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ وَّاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ اَلضَّعِيْفُ الَّذِیْ لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِیْ لَا يَخْفٰى لَهٗ طَمَعٌ وَّاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ وَرَجُلٌ لَّا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِیْ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ وَالْكَذِبَ وَالشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنتی تین ہیں۔ ایک حاکم جو انصاف کرنے والا، خیرات کرنے والا اور نیکی کی توفیق والا ہو۔ دوسرا رحم دل آدمی جو ہر رشتہ دار اور ہر مسلمان کے لیے نرم دل ہو۔ تیسرا پاک دامن جو عیال دار ہو کر سوال کرنے سے بچے۔ جہنمی پانچ ہیں۔ ایک وہ کمزور دل جن کا کوئی مقصدِ حیات نہیں۔ تمہارے درمیان رہیں تو تابع ہو کر رہیں۔ نہ بیوی بچوں کی تمنا اور نہ مال کی۔ دوسرا وہ خائن کہ کوئی طمع اُس سے پوشیدہ نہ ہو معمولی چیزوں میں بھی خیانت کرتا ہے۔ تیسرا وہ آدمی جو ہر صبح و شام کو تمہیں تمہارے بال بچوں اور مال میں دھوکا دے نیز بخل، جھوٹ اور بد خلق فحش گو کا ذکر بھی کیا۔

(مسلم)

۴۷۴۲ (۱۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے۔ (متفق علیہ)۔

۴۷۴۳ (۱۶) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم مومن نہیں ہوتا، خدا کی قسم مومن نہیں ہوتا، خدا کی قسم مومن نہیں ہوتا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! کون؟ فرمایا کہ جس کی شرارتوں سے اس کا ہمسایہ امن میں نہ ہو۔ (متفق علیہ)

۴۷۴۴ (۱۷) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَّا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی شرارتوں سے اس کا ہمسایہ بے خوف نہیں ہوتا۔ (مسلم)۔

۴۷۴۵ (۱۸) وَعَنْ عَائِشَۃَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ جبریل مجھے ہمسائے کے متعلق وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ عنقریب وہ اسے وارث بنا دیں گے۔ (متفق علیہ)

۴۷۴۶ (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنْتُمْ ثَلٰثَۃً فَلَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ یُّحْزِنَہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم تین ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو سرگوشی نہ کریں جب تک کہ اور لوگوں میں مل جائیں کیونکہ یہ بات اس کے لیے افسوسناک ہوگی (متفق علیہ)۔

۴۷۴۷ (۲۰) وَعَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: دین خیر خواہی ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کس کے لیے؟ فرمایا کہ اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے اور ائمہ مسلمین و عوام کے لیے۔ (مسلم)۔

۴۷۴۸ (۲۱) وَعَنْ جَرِیْرٍ قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۷۴۹ / ۲۲ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا جو سچے اور تصدیق کیے گئے تھے کہ رحمت نہیں نکالی جاتی مگر بدبخت آدمی سے۔
(احمد، ترمذی)

۴۷۵۰ / ۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم فرماتا ہے لہٰذا تم زمین والوں پر رحم کرو کہ آسمان والا تم پر رحم فرمائے۔
(ابوداؤد، ترمذی)

۴۷۵۱ / ۲۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور نیک باتوں کا حکم نہ دے اور بُری باتوں سے نہ روکے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۷۵۲ / ۲۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِّنْ اَجْلِ سِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ مَنْ يُّكْرِمُهٗ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نوجوان کسی بوڑھے کی اُس کی عمر کے باعث عزت کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ایسا شخص مقرر فرما دیتا ہے جو بڑھاپے میں اُس کی عزت کرے۔ (ترمذی)

۴۷۵۳ / ۲۶ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِی الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَيْرِ الْغَالِیْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِیْ عَنْهُ وَاِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی تعظیم و توقیر کا حصہ ہے کہ بوڑھے مسلمان اور قرآن جاننے والے کی عزت کی جائے جبکہ وہ اُس میں زیادتی نہ کرے اور نہ اُس سے دُور رہے نیز انصاف کرنے والے حکمران کی۔ روایت کیا اسے ابوداؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۷۵۴ / ۲۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ فِی الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُّحْسَنُ اِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِی الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُّسَآءُ اِلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کا بہترین گھر وہ ہے جس گھر میں یتیم ہو اور اُس کے ساتھ نیکی کی جاتی ہو اور مسلمانوں کا بُرا گھر وہ ہے جس گھر میں یتیم ہو اور اُس کے ساتھ بُرا سلوک کیا جاتا ہو

۴۷۵۵ (۲۸) وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مسح رأس یتیم لم یمسحہ الا للہ کان لہ بکل شعرۃ تمر علیہا یدہ حسنات ومن احسن الی یتیمۃ او یتیم عندہ کنت انا وھو فی الجنۃ کہاتین وقرن بین اصبعیہ۔ (رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی یتیم کے سر پہ ہاتھ پھیرے تو اللہ تعالیٰ ہر اُس بال کے بدلے جس پر اُس کا ہاتھ پھرے نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جو کسی یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے کے ساتھ اچھا سلوک کرے جو اُس کے پاس ہو تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی دو انگلیاں ملائیں۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۷۵۶ (۲۹) وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اوی یتیما الی طعامہ وشرابہ اوجب اللہ لہ الجنۃ البتۃ الا ان یعمل ذنبا لا یغفر ومن عال ثلث بنات او مثلھن من الاخوات فادبھن ورحمھن حتی یغنیھن اللہ اوجب اللہ لہ الجنۃ فقال رجل یا رسول اللہ او اثنتین قال او اثنتین حتی لو قالوا او واحدۃ لقال واحدۃ ومن اذھب اللہ بکریمتیہ وجبت لہ الجنۃ قیل یا رسول اللہ وما کریمتاہ قال عیناہ۔

(رواہ فی شرح السنۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے کھانے اور پینے میں یتیم کو شامل کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت واجب فرما دیتا ہے مگر جبکہ ایسا گناہ کرے جو بخشا نہ جائے اور جو تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرے انھیں ادب سکھائے اور اُن پر شفقت رکھے یہاں تک کہ انھیں ضرورت نہ رہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت واجب فرما دیتا ہے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اگر دو ہوں؟ فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔ یہاں تک کہ لوگ عرض گزار ہوئے۔ اگر ایک ہو؟ فرمایا اگرچہ ایک ہو۔ اللہ تعالیٰ جس کی دو پیاری چیزیں چھین لے اُس کے لیے جنت واجب ہوگی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! دو پیاری چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا کہ دو آنکھیں (شرح السنۃ)۔

۴۷۵۷ (۳۰) وعن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یؤدب الرجل ولدہ خیر لہ من ان یتصدق بصاع۔ (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وناصح الراوی لیس عند اصحاب الحدیث بالقوی)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا اپنے بیٹے کو ادب سکھانا ایک صاع خیرات کرنے سے بہتر ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور ناصح نامی راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

۴۷۵۸ (۳۱) وعن ایوب بن موسی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما نحل والد ولدہ من نحل افضل من ادب حسن۔

(رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ھذا عندی حدیث مرسل)

ایوب بن موسیٰ اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھا ادب سکھانے سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں دیا۔ روایت کیا اسے ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور ترمذی نے کہا کہ میرے نزدیک یہ حدیث مرسل ہے۔

۴۷۵۹ (۳۲) وعن عوف بن مالک الاشجعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وامرأۃ سفعاء الخدین کہاتین یوم القیمۃ واومأ

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور کالے رخساروں والی عورت قیامت میں ایسے ہوں گے اور یزید بن زریع نے درمیانی

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ إِلَى الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا أَوْ مَاتُوْا۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا یعنی وہ جاہ و جمال والی عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا اور اُس نے اپنے نفس کو یتیم بچوں کی وجہ سے روک کے رکھا یہاں تک کہ وہ جدا ہو گئے یا مر گئے۔

(ابوداؤد)

۴۷۶۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ أُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَيْهَا يَعْنِي الذُّكُوْرَ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ۔ ۳۳

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی بیٹی ہو اور وہ اُسے زندہ درگور نہ کرے، نہ اُسے ذلیل کرے اور نہ اپنے بیٹے کو اُس پر ترجیح دے تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

(ابوداؤد)

۴۷۶۱ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهٗ أَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ فَنَصَرَهٗ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَإِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ أَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ ۳۴

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس اُس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اُس کی مدد کرنے پر قادر ہے لہٰذا مدد کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُس کی مدد فرمائے گا اگر وہ اُس کی مدد پر قادر ہوتے ہوئے اُس کی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُس کا مواخذہ کرے گا۔ (شرح السنہ)

۴۷۶۲ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ أَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُّعْتِقَهٗ مِنَ النَّارِ۔ ۳۵

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پس غیبت اپنے بھائی کا گوشت کھائے جانے سے مدافعت کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اُسے جہنم سے آزاد کر دے۔ اِسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔

۴۷۶۳ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ أَخِيْهِ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَّرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ ۳۶

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جو مسلمان اپنے بھائی کی عزت کی حفاظت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ قیامت کے روز اُس سے جہنم کی آگ کو دور رکھے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اور ایمان والوں کی مدد کرنا ہمارے ذمہ کرم پر ہے۔

(۳۰: ۴۷۔ شرح السنہ)

۴۷۶۴ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُّسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُّنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهٗ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ إِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُّحِبُّ فِيْهِ ۳۷

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان آدمی کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرنا چھوڑ دے جہاں اُس کی حرمت پامال کی جا رہی ہو اور اُس کی آبروریزی ہو رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے ایسی جگہ پر ذلیل کرے گا جہاں اُسے تائید ایزدی

نُصْرَتَهٗ وَمَا مِنِ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ يَّنْصُرُ مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُّنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُّحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۴۷۶۵/۳۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيٰى مَوْءُوْدَةً۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)

۴۷۶۶/۳۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَنْهُ ضَيْعَتَهٗ وَيَحُوْطُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ)

۴۷۶۷/۴۰ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِّنْ مُّنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَّحْمِيْ لَحْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُّرِيْدُ بِهٖ شَيْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۴۷۶۸/۴۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

۴۷۶۹/۴۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَاْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ

کی ضرورت ہوگی اور جو مسلمان آدمی کسی مسلمان کی ایسی جگہ پر مدد کرے جہاں اُس کی آبرو ریزی کی جا رہی ہو اور اُس کی حرمت کو پامال کیا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی ایسی جگہ پر مدد فرمائے گا جہاں وہ تائیدِ ایزدی کی ضرورت محسوس کرے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی کا پوشیدہ عیب دیکھ کر چھپایا یہ ایسا ہے گویا اُس نے زندہ درگور لڑکی کو زندہ کیا۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور صحیح کہا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کے لیے آئینہ ہے۔ اگر اُس میں کوئی بُرائی دیکھے تو اُسے دور کر دے۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور ضعیف کہا۔ اسی کی اور ابوداؤد کی روایت میں ہے۔ ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے اور ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے جو ہلاکت کو اُس سے دفع کرتا اور پسِ پشت اُس کی حفاظت کرتا ہے۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کو منافق سے بچائے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا جو قیامت کے روز اُسے جہنم کی آگ سے بچائے گا اور جو کسی مسلمان کی بے عزتی کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم کے پل پر روک دے گا یہاں تک کہ اپنے کہے سے نکلے۔

(ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھے دوست وہ ہیں جو اپنے دوستوں کے لیے اچھے ہیں اور اچھے ہمسائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہیں جو اپنے ہمسایوں کے لیے اچھے ہیں۔ اسے ترمذی اور دارمی نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مجھے کیسے علم ہو کہ میں نے بھلائی کی ہے یا بُرائی کی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے ہمسائے کو کہتے ہوئے سنو کہ

فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

تم نے بھلائی کی تو واقعی تم نے بھلائی کی اور جب اپنے ہمسائے کو کہتے ہوئے سنو کہ تم نے بُرا سلوک کیا تو واقعی تم نے بُرا سلوک کیا۔ (ابن ماجہ)

۴۷۷۰/۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں سے اُن کے مرتبے کے مطابق سلوک کرو۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۷۷۱/۴۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت عبد الرحمٰن بن قراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز وضو فرما رہے تھے تو آپ کے اصحاب وضو کے پانی کو ملنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تم ایسا کیوں کر رہے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کے رسول سے محبت رکھتے ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو یہ اچھی لگتی ہے کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرے یا اللہ اور اُس کا رسول اُس سے محبت کریں تو جب بات کرے تو سچ بولے، جب اُس کے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرے اور جب کسی کا ہمسایہ بنے تو حُسنِ سلوک کرے۔ (بیہقی)

۴۷۷۲/۴۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مومن وہ نہیں جو اپنا پیٹ بھرے اور اُس کا ہمسایہ اُس کے پہلو میں بھوکا ہو۔ ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔

۴۷۷۳/۴۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلٰوتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةَ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلٰوتِهَا وَاِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! فلاں عورت کا بہت نمازیں پڑھنے روزے رکھنے اور خیرات کرنے کا چرچا ہے مگر وہ اپنی زبان سے اپنے ہمسائے کو تکلیف دیتی ہے۔ فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ عرض گزار ہوا کہ فلاں عورت کم روزے رکھنے، کم صدقہ دینے اور کم نمازیں پڑھنے میں مشہور ہے وہ پنیر کے ٹکڑے ہی خیرات کرتی ہے لیکن زبان سے اپنے ہمسائے کو تکلیف نہیں پہنچاتی۔ فرمایا کہ وہ جنتی ہے۔ روایت کیا اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۷۷۴/۴۷ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہرے

وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُّرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَّا يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

۴۷۷۵ / ۴۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يَسْلَمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَاْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ)

۴۷۷۶ / ۴۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَّا يَاْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

۴۷۷۷ / ۵۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰى لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِيْ حَاجَةً يُّرِيْدُ اَنْ يَّسُرَّهٗ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِيْ وَمَنْ سَرَّنِيْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۴۷۷۸ / ۵۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَلٰثًا وَّسَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً وَاحِدَةٌ فِيْهَا صَلَاحُ اَمْرِهٖ كُلِّهٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهٗ دَرَجَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۴۷۷۹ / ۵۲ وَعَنْهُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ

جہاں چند لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ میں تمہیں بُرے اور بھلے آدمی بتاؤں؟ راوی کا بیان ہے کہ لوگ خاموش ہو گئے۔ آپ نے تین مرتبہ یہی فرمایا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کیوں نہیں، ہمیں اچھے اور بُرے لوگ بتائیے۔ فرمایا تم میں اچھے وہ ہیں جن سے بھلائی کی امید ہو اور بُرائی کا خطرہ نہ ہو اور تم میں بُرے وہ ہیں جن سے بھلائی کی امید نہ ہو اور بُرائی کا خطرہ رہتا ہو۔ روایت کیا اسے ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اخلاق کو بھی اسی طرح تقسیم کیا ہے جیسے تمہارے درمیان روزی تقسیم فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا دیتا ہے جس سے محبت کرے اور جس سے محبت نہ کرے لیکن دین اُسی کو دیتا ہے جس سے محبت کرے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے دین دیا اُسے پسند فرمایا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بندہ مسلمان نہیں ہوتا یہاں تک کہ اُس کا دل اور اُس کی زبان مسلمان ہو جائے اور ایمان والا نہیں ہوتا یہاں تک کہ اُس کی شرارتوں سے اُس کا ہمسایہ بے خوف ہو (احمد، بیہقی)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن الفت کرنے والا ہے اور اُس میں کوئی بھلائی نہیں جو الفت نہ کرے اور اُس سے اُلفت نہ کی جائے۔ روایت کیا اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے میرے کسی اُمتی کی حاجت پوری کی اور ارادہ یہ ہو کہ اُس سے وہ خوش ہو جائے تو اُس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اُس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل فرمائیگا (بیہقی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی مظلوم کی فریاد رسی کی تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے تہتر مغفرتیں لکھ دیتا ہے جس میں سے ایک اُس کے تمام کاموں کا درست رہنا ہے اور باقی بہتّر قیامت کے روز اُس کے لیے درجات ہوں گے۔

(بیہقی)

اُن سے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کا

إِلَى اللّٰهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلَى عِيَالِهٖ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

گھرانہ ہے۔ پس مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کو وہ سب سے پیارا ہے جو اُس کے گھرانے سے اچھا سلوک کرے۔ ان تینوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۴۷۸۰ (۵۳) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جَارَانِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت میں سب سے پہلے جھگڑا پیش کرنے والے دو ہمسائے ہوں گے۔ (احمد)

۴۷۸۱ (۵۴) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا شَكٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِهٖ قَالَ امْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيْمِ وَأَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی قساوتِ قلب کی شکایت کی۔ فرمایا کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ (احمد)

۴۷۸۲ (۵۵) وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمہیں بہترین صدقہ نہ بتاؤں؟ تمہاری وہ بیٹی جو تمہاری طرف لوٹا دی گئی ہو اور تمہارے سوا اُس کے لیے کوئی کمانے والا نہ ہو۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ

اللہ سے محبت رکھنا اور اللہ کے لیے محبت کرنا

پہلی فصل

۴۷۸۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ارواح کے جھنڈ کے جھنڈ تھے۔ جن کا وہاں تعارف ہوا اُن میں الفت ہو گئی اور جو وہاں انجان رہیں اُن میں جدائی رہی۔ روایت کیا اسے بخاری نے اور مسلم نے اسے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے۔

۴۷۸۴ (۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ فَقَالَ إِنِّيْ أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهٗ قَالَ فَيُحِبُّهٗ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهٗ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ فَيَقُوْلُ إِنِّيْ أُبْغِضُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں لہٰذا تم بھی اُس سے محبت کرو پس جبریل اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر آسمان میں منادی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اُس سے محبت کرو پس آسمان والے اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں اُس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے

فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوْهُ قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهُ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے تو جبریل کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں سے ناراض ہوں لہٰذا تم بھی اُس سے ناراض ہو جاؤ پس جبریل اُس سے ناراض ہو جاتے ہیں پھر آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے ناراض ہے لہٰذا تم بھی اُس سے ناراض ہو جاؤ پس وہ اُس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور زمین میں بھی اُس کے لیے بغض و عداوت رکھ دی جاتی ہے (مسلم)۔

۴۷۸۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۳) إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّيْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا کہ میرے جلال کے باعث محبت کرنے والے کہاں ہیں کہ میں انہیں اپنے کرم کا سایہ دوں جبکہ آج میرے سایۂ کرم کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے۔ (مسلم)۔

۴۷۸۶ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ (۴) رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِيْ قَرْيَةٍ أُخْرٰى فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا قَالَ أَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ أُرِيْدُ أَخًا لِّيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ أَنِّيْ أَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ قَالَ فَإِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایک آدمی اپنے بھائی کو دیکھنے دوسرے گاؤں میں جانے لگا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا۔ کہا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ جواب دیا کہ اس گاؤں میں اپنے بھائی کے پاس۔ کہا کیا تمہارا اُس پر کوئی احسان ہے جس کا بدلہ لینے چلے ہو؟ کہا نہیں بجز میں تو اُس سے خدا کے لیے محبت کرتا ہوں۔ کہا تو مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرتا ہے جیسے تم اُس سے محبت رکھتے ہو۔ (مسلم)

۴۷۸۷ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (۵) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَّلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! آپ اُس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو ایک قوم سے محبت رکھتا لیکن اُن تک پہنچ نہیں سکتا؟ فرمایا کہ آدمی اُس کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھے۔

(متفق علیہ)

۴۷۸۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (۶) مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا أَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُّ لَهَا إِلَّا أَنِّيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ فرمایا تم پر افسوس! تم نے اُس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں نے تیاری تو نہیں کی لیکن اللہ اور اُس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اُسی کے ساتھ ہو جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ اسلام کے بعد میں نے مسلمانوں کو اتنا کسی بات پر خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جتنا وہ اس بات پر خوش ہوئے۔ (متفق علیہ)

۴۷۸۹ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى (۷) اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اچھے اور بُرے مصاحب کی مثال مشک اُٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے۔ کستوری اُٹھانے والا یا تمہیں دے گا، یا تم اُس سے

يحذيك وإما أن تبتاع منه وإما أن تجد منه ريحا طيبة ونافخ الكير إما أن يحرق ثيابك وإما أن تجد منه ريحا خبيثة۔
(متفق عليه)

خریدو گے یا تمہیں اُس کی عمدہ خوشبو آئے گی۔ بھٹی دھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اُس کی ناگوار بدبو آئے گی۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۷۹۰ عن معاذ بن جبل قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى وجبت محبتي للمتحابين في والمتجالسين في والمتزاورين في والمتباذلين في رواه مالك وفي رواية الترمذي قال يقول الله تعالى المتحابون في جلالي لهم منابر من نور يغبطهم النبيون والشهداء۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری محبت اُن کے لیے واجب ہو گئی جو میرے لیے محبت کرتے ہیں، میرے لیے مل بیٹھتے ہیں، میرے لیے ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور میرے لیے مال خرچ کرتے ہیں (مالک) اور ترمذی کی روایت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے جلال کے باعث جو آپس میں محبت کرتے ہیں اُن کے لیے نور کے منبر ہوں گے اور اُن پر انبیاء و شہداء بھی غبطہ کریں گے۔

۴۷۹۱ وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من عباد الله لأناسا ما هم بأنبياء ولا شهداء يغبطهم الأنبياء والشهداء يوم القيمة بمكانهم من الله قالوا يا رسول الله تخبرنا من هم قال هم قوم تحابوا بروح الله على غير أرحام بينهم ولا أموال يتعاطونها فوالله إن وجوههم لنور وإنهم لعلى نور لا يخافون إذا خاف الناس ولا يحزنون إذا حزن الناس وقرء هذه الآية ألا إن أولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون۔ (رواه أبو داود ورواه في شرح السنة عن أبي مالك بلفظ المصابيح مع زوائد وكذا في شعب الإيمان)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بندوں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو انبیاء و شہداء تو نہیں لیکن قیامت کے روز بارگاہِ خداوندی میں اُن کے مقام کو دیکھ کر انبیاء و شہداء بھی اُن پر غبطہ کریں گے۔ لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ہمیں بتائیے کہ وہ کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو رحم کے رشتوں اور مالی لین دین کے علاوہ محض رضائے الٰہی کے لیے آپس میں محبت رکھیں گے، خدا کی قسم اُن کے چہرے نورانی ہوں گے اور اُن کے اُوپر نور ہو گا۔ وہ نہیں ڈریں گے جب لوگوں کو خوف ہو گا۔ وہ غم نہیں کھائیں گے جبکہ لوگ غمگین ہوں گے۔ اور یہ آیت تلاوت فرمائی: سُن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ کوئی غم کھاتے ہیں۔ (۱۰:۶۲) روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور شرح السنہ میں ابو مالک سے مصابیح کے لفظوں میں ہے کچھ اضافے کے ساتھ جیسا کہ شرح السنہ میں ہے۔

۴۷۹۲ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي ذر يا أبا ذر أي عرى الإيمان أوثق قال الله ورسوله أعلم قال الموالاة في الله والحب في الله والبغض في الله رواه

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر سے فرمایا: اے ابوذر! ایمان کا کونسا حلقہ زیادہ مضبوط ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ کے لیے تعلقات رکھنا یعنی اللہ کے لیے محبت کرنا اور

اَلْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

اللہ کے لیے عداوت رکھنا۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۷۹۳/۱۱ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ اَخَاہُ اَوْزَارَہٗ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّۃِ مَنْزِلًا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کرتا یا اُس سے ملتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو اچھا، تیرا چلنا اچھا اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانا بنا لیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۷۹۴/۱۲ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ کَرِبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاہُ فَلْیُخْبِرْہُ اَنَّہٗ یُحِبُّہٗ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت رکھے تو اُسے بتا دے کہ وہ اُس سے محبت رکھتا ہے۔

(ابوداؤد، ترمذی)

۴۷۹۵/۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَہٗ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَہٗ اِنِّیْ لَاُحِبُّ ھٰذَا لِلّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْلَمْتَہٗ قَالَ لَا قَالَ قُمْ اِلَیْہِ فَاَعْلِمْہُ فَقَامَ اِلَیْہِ فَاَعْلَمَہٗ فَقَالَ اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَہٗ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَسَاَلَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ۔ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَہٗ مَا اکْتَسَبَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ کے پاس لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے پاس والوں میں سے ایک نے کہا کہ میں اللہ کے لیے اس سے محبت کرتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اسے بتا دیا ہے؟ عرض گزار ہوا نہیں۔ فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ اور اُسے بتا دو۔ پس وہ کھڑا ہوا اور اُسے جا بتایا۔ اُس نے کہا کہ جس کی وجہ سے آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں وہ ذات آپ سے محبت کرے۔ پھر جب واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا۔ اُس نے بتا دیا جو کہتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُس کے ساتھ ہو جس سے محبت کرتے ہو اور تمہارے لیے وہ ثواب ہے جس کے تم طالب ہو۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ آدمی اُس کے ساتھ ہے جس سے محبت کرے اور اُس کے لیے وہی جو کمایا۔

۴۷۹۶/۱۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَّلَا یَاْکُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِیٌّ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دوستی نہ رکھو مگر ایمان والے سے اور تمہارا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

۴۷۹۷/۱۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَّقَالَ النَّوَوِیُّ اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے جگری دوست کے دین پر ہے۔ پس آدمی کو دیکھنا چاہیے کہ وہ اپنا جگری یار کس کو بناتا ہے۔ روایت کیا اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔ اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور نووی نے کہا کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔

۴۷۹۸/۱۶ وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ نَعَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت یزید بن نعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْیَسْاَلْہُ عَنِ اسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ وَمِمَّنْ ھُوَ فَاِنَّہٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ایک آدمی دوسرے سے بھائی چارہ قائم کرے تو اس کا نام اس کی ولدیت اور اس کا خاندان پوچھ لینا چاہیے کیونکہ یہ محبت کو جوڑنے والی بات ہے۔ (ترمذی)۔

تیسری فصل

۴۷۹۹ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[17] قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ قَائِلٌ اَلصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ وَقَالَ قَائِلٌ اَلْجِھَادُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ اَلْفَصْلَ الْاٰخِیْرَ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کونسا عمل پیارا ہے؟ کسی نے کہا کہ نماز اور زکوٰۃ۔ کسی نے کہا کہ جہاد۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے پسندیدہ عمل یہ ہے کہ اللہ کے لیے محبت کی جائے اور اللہ کے لیے عداوت رکھی جائے۔ روایت کیا اسے احمد نے اور آخری جملے کو ابوداؤد نے روایت کیا۔

۴۸۰۰ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[18] مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰہِ اِلَّا اَکْرَمَ رَبَّہٗ عَزَّوَجَلَّ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ محض اللہ کے لیے کسی بندے سے محبت رکھے تو اس نے اللہ رب العزت کی تعظیم کی۔ (احمد)

۴۸۰۱ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّھَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[19] یَقُوْلُ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ خِیَارُکُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُءُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں بہترین آدمی کون ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیوں نہیں۔ فرمایا تم میں سے بہتر آدمی وہ ہیں کہ جب انھیں دیکھیں تو اللہ یاد آجائے۔ (ابن ماجہ)۔

۴۸۰۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[20] لَوْ اَنَّ عَبْدَیْنِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاحِدٌ فِی الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ فِی الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَھُمَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتَ تُحِبُّہٗ فِیَّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دو آدمی اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کریں تو خواہ ان میں سے ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہو مگر اللہ تعالیٰ انھیں قیامت کے روز ملادے گا اور فرمائے گا کہ یہی وہ شخص ہے جس سے تو میری وجہ سے محبت کرتا تھا۔

۴۸۰۳ وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[21] اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی مِلَاکِ ھٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ تُصِیْبُ بِہٖ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ عَلَیْکَ بِمَجَالِسِ اَھْلِ الذِّکْرِ وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّکْ لِسَانَکَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَاَحِبَّ فِی اللّٰہِ وَاَبْغِضْ فِی اللّٰہِ یَا اَبَا رَزِیْنٍ ھَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ زَائِرًا اَخَاہُ شَیَّعَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ کُلُّھُمْ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ

حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں اس دین کی اصل نہ بتاؤں کہ جس کے باعث تم دنیا اور آخرت کی بھلائی حاصل کرلو؟ ذکر الٰہی کرنے والوں کی مجلسوں کو اپنے اوپر لازم کرلو اور جب تم تنہائی میں ہو تو حسب استطاعت اپنی زبان کو ذکر الٰہی کے ساتھ حرکت دیتے رہو نیز اللہ کے لیے دوستی کرو اور اللہ کے لیے عداوت رکھو۔ اے ابورزین! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب آدمی اپنے گھر سے اپنے بھائی کو ملنے کے لیے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے پیچھے ہو جاتے ہیں اور سارے

وَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَنَّهٗ وَصَلَ فِيْكَ فَصِلْهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَكَ فِيْ ذٰلِكَ فَافْعَلْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

اُس کے لیے دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! اس نے تیری خاطر اُس سے رشتہ جوڑا ہے تو اس کے ساتھ جوڑ۔ اگر تم اپنے جسم سے کام لے سکتے ہو تو ایسا ہی کرو۔ (بیہقی)

۴۸۰۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِّنْ يَاقُوْتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِّنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ تُضِيْءُ كَمَا يُضِيْءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يَّسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِي اللّٰهِ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن کے اوپر زبرجد کے بالاخانے ہیں اور ان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ وہ روشن ستاروں کی طرح چمکتے ہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُن میں کون رہیں گے؟ فرمایا کہ اللہ کے لیے محبت کرنے والے، اللہ کے لیے مل بیٹھنے والے اور اللہ کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے۔ ان تینوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

تعلق قطع کرنے اور عیب ڈھونڈنے کی ممانعت کا بیان

پہلی فصل

۴۸۰۵ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کو متواتر تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے کہ یہ ادھر کو منہ پھیرے اور وہ اُدھر کو اور دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔ (متفق علیہ)

۴۸۰۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا تَنَافَسُوْا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور ایک دوسرے کی عیب جوئی نہ کرو، باتیں چھپ کر نہ سنو، تیز تیزی نہ خریدو، حسد نہ کرو، عداوت نہ رکھو اور پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو اور اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بن جاؤ۔ ایک روایت میں ہے کہ فساد برپا نہ کرو۔ (متفق علیہ)

۴۸۰۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے دروازے پیر اور جمعرات کے روز کھولے جاتے ہیں۔ پس ہر ایک آدمی کو بخش دیا جاتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے ماسوائے اُس شخص کے جس کا اپنے بھائی کے ساتھ کینہ ہو۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو صلح کرنے تک رہنے دو۔ (مسلم)

۴۸۰۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے اعمال ہر ہفتے میں دو دفعہ پیش کیے جاتے ہیں، یعنی پیر اور جمعرات کے روز۔ پس ہر مومن بندے کو بخش دیا جاتا ہے ماسوائے اُس آدمی کے جس کا اپنے بھائی کے ساتھ کینہ ہو۔ پس کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ مل جائیں۔

(مسلم)

۴۸۰۹ وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ ابْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِيْ خَيْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْهُ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِّمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ اَلْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَحَدِيْثُ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ اَيِسَ فِيْ بَابِ الْوَسْوَسَةِ۔

حضرت اُم کلثوم بنت عقبہ بن ابی مُعیط رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: لوگوں میں صلح کرانے والا کذاب نہیں ہے جبکہ وہ نیک بات کہے اور نیک نیت ہو۔ (متفق علیہ) اور مسلم نے یہ بھی کہا: میں نے نہیں سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی ذرا بھی اجازت دی ہو جس کو لوگ جھوٹ کہتے ہیں مگر تین مواقع پر۔ لڑائی میں، لوگوں میں صلح کراتے ہوئے نیز مرد کا اپنی بیوی سے اور بیوی کا اپنے خاوند سے گفتگو کرنا اور اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْ اَیِسَ والی حدیث جابر پیچھے باب الوسوسہ میں مذکور ہو چکی۔

دوسری فصل

۴۸۱۰ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ كَذِبُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ جائز نہیں مگر تین مواقع پر۔ آدمی کا اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے، لڑائی میں غلط بیانی کرنا اور لوگوں میں صلح کراتے ہوئے غلط بیانی کرنا۔

(احمد، ترمذی)

۴۸۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ تین دن

ثَلٰثَۃٍ فَإِذَا لَقِیَہٗ سَلَّمَ عَلَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ کُلُّ ذٰلِکَ لَا یَرُدُّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَاءَ بِإِثْمِہٖ۔

(رَوَاہُ أَبُوْدَاوٗدَ)

۴۸۱۲/۸ وَعَنْ أَبِیْ ہُرَیْرَۃَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ یَّہْجُرَ أَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَنْ ہَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ

(رَوَاہُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوٗدَ)

۴۸۱۳/۹ وَعَنْ أَبِیْ خِرَاشٍ السُّلَمِیِّ أَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ ہَجَرَ أَخَاہُ سَنَۃً فَہُوَ کَسَفْکِ دَمِہٖ۔

(رَوَاہُ أَبُوْدَاوٗدَ)

۴۸۱۴/۱۰ وَعَنْ أَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ یَّہْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَإِنْ مَرَّتْ بِہٖ ثَلٰثٌ فَلْیَلْقَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَإِنْ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَکَا فِی الْأَجْرِ وَإِنْ لَّمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْہِجْرَۃِ۔

(رَوَاہُ أَبُوْدَاوٗدَ)

۴۸۱۵/۱۱ وَعَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُکُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَۃِ الصِّیَامِ وَالصَّدَقَۃِ وَالصَّلٰوۃِ قَالَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَیْنِ ہِیَ الْحَالِقَۃُ رَوَاہُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

۴۸۱۶/۱۲ وَعَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَبَّ إِلَیْکُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَکُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ ہِیَ الْحَالِقَۃُ لَا أَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰکِنْ تَحْلِقُ الدِّیْنَ۔

(رَوَاہُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

۴۸۱۷/۱۳ وَعَنْ أَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ یَأْکُلُ

سے زیادہ دوسرے مسلمان کو چھوڑے رہے۔ جب اُسے ملے تو تین دفعہ تک سلام کرے۔ اگر وہ ہر دفعہ جواب نہ دے تو گناہ لے کر لوٹا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔ جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور مر گیا تو جہنم میں داخل ہوا۔ (احمد، ابوداؤد)

حضرت ابوخراش سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اپنے بھائی کو سال بھر چھوڑے رکھا تو یہ اُس کا خون بہانے کی طرح ہے۔

(احمد، ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مؤمن کے لیے جائز نہیں ہے کہ دوسرے مؤمن کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے۔ اگر تین دن گزر جائیں اور اُس سے ملاقات ہو تو سلام کرے۔ اگر وہ جواب دے تو ثواب میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر جواب نہ دے تو وہ گناہ لے کر لوٹا اور یہ مسلمان چھوڑنے کے گناہ سے نکل گیا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو درجے میں روزے، صدقہ اور نماز سے بھی افضل ہو؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ دو آدمیوں کے درمیان صلح کروا دینا اور دو شخصوں کے درمیان فساد ڈالنا مونڈنے والی حرکت ہے۔ روایت کیا اسے ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی اُمتوں کی بیماریوں سے حسد اور بغض کی بیماری تم میں بھی سرایت کر گئی ہے حالانکہ یہ مونڈنے والی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سر کو مونڈنے والی بلکہ دین کو مونڈنے والی۔

(احمد، ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے

الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد)

۴۸۱۸ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ [۱۴] اِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۸۱۹ وَعَنْ اَبِيْ صِرْمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ [۱۵] وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۴۸۲۰ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ [۱۶] اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۴۸۲۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ [۱۷] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّتَّبِعْ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ يَّتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۸۲۲ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ [۱۸] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَرْبَى الرِّبٰوا الْاِسْتِطَالَةَ فِيْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

۴۸۲۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ [۱۹] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَرَجَ بِيْ رَبِّيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَّهُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُحَاسٍ يَّخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ

جیسے آگ لکڑی کو۔

(ابو داؤد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان بُرائی ڈالنے سے بچو کیونکہ یہ حرکت مونڈنے والی ہے۔

(ترمذی)

حضرت ابو صرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نقصان پہنچائے تو اللہ اُسے نقصان پہنچائے گا اور جو مشقت میں ڈالے تو اللہ اُسے مشقت میں ڈالے گا۔ اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کو نقصان پہنچانے والا اور اُس کے ساتھ مکر کرنے والا ملعون ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور بلند آواز سے فرمایا: اے گروہ! جو اپنی زبان سے اسلام لے آیا اور ایمان اُس کے دل تک نہیں پہنچا، تم مسلمانوں کو اذیت نہ پہنچاؤ، نہ انھیں شرمسار کرو اور نہ اُن کے پوشیدہ عیب تلاش کرو۔ کیونکہ جو اپنے مسلمان بھائی کے پوشیدہ عیب ڈھونڈے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے پوشیدہ عیب ڈھونڈے گا اور جس کے اللہ تعالیٰ پوشیدہ عیب ڈھونڈے گا اُس کو ذلیل کر دے گا خواہ وہ اپنے گھر کے اندر ہو۔ (ترمذی)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بدترین سود مسلمان کی عزت پر ناحق ہاتھ ڈالنا ہے۔ روایت کیا اسے ابو داؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میرے رب نے مجھے معراج کرائی تو میرا ایسے لوگوں کے پاس سے گزر ہوا جن کے تانبے کے ناخن تھے جن سے اپنے

لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے اور اُن کی آبروریزی کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

۴۸۲۴ / ۲۰ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ اُكْلَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوْهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَّرِيَاءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ لَهُ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَّرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت مستورد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دھوکے یا خوشامد سے کسی مسلمان کا مال کھایا تو اللہ تعالیٰ جہنم میں اُسے اُسی کے مانند کھلائے گا اور جس نے کسی مسلمان کا اس طرح کپڑا پہنا تو جہنم میں اللہ تعالیٰ اُسی طرح کا کپڑا پہنائے گا اور جو سنانے اور دکھانے کے لیے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُسے سُنانے اور دکھانے کی جگہ پر کھڑا کرے گا۔

(ابوداؤد)

۴۸۲۵ / ۲۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا گمان رکھنا اچھی عبادت کا ایک حصّہ ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

۴۸۲۶ / ۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَلَّ بَعِيْرٌ لِّصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ اَعْطِيْهَا بَعِيْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِيْ تِلْكَ الْيَهُوْدِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا فِيْ بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت صفیہ کا اونٹ بیمار ہو گیا اور حضرت زینب کے پاس زائد اونٹ تھا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے فرمایا کہ انھیں اونٹ دے دو۔ عرض گزار ہوئیں کہ میں اس یہودیہ کو دے دوں پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور ذی الحجہ، محرم اور صفر کے کچھ دنوں تک اُن سے کنارہ کش رہے (ابوداؤد) اور مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا والی حدیث معاذ بن انس پیچھے باب الشفقۃ والرحمۃ میں مذکور ہوئی۔

تیسری فصل

۴۸۲۷ / ۲۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِيْ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم نے ایک آدمی کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت عیسیٰ بن مریم نے اُس سے فرمایا: تم نے چوری کی ہے۔ اُس نے کہا: ہرگز نہیں اُس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ میں اللہ پر یقین رکھتا اور اپنے نفس کو جھٹلاتا ہوں۔ (مسلم)۔

۴۸۲۸ / ۲۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا وَكَادَ الْحَسَدُ اَنْ يَّغْلِبَ الْقَدَرَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ تنگ دستی کفر ہو جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آجائے۔ (بیہقی)

۴۸۲۹ وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ فَلَمْ یَعْذُرْہُ اَوْ لَمْ یَقْبَلْ عُذْرَہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ خَطِیْئَۃِ صَاحِبِ مَکْسٍ۔ (رَوَاھُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ الْمَکَّاسُ الْعَشَّارُ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے بھائی سے معذرت کرے اور وہ اُس کی معذرت نہ سُنے یا قبول نہ کرے تو اُس پر چُنگیں لینے والوں جیسا گناہ ہوتا ہے ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا اور کہا کہ المکّاس چُنگیں لینے والے کو کہتے ہیں۔

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّاَنِّیْ فِی الْاُمُوْرِ

محتاط رہنا اور کاموں میں دُور اندیشی سے کام لینا

پہلی فصل

۴۸۳۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَیْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔ (متفق علیہ)

۴۸۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ اِنَّ فِیْکَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّھُمَا اللّٰہُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاۃُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے عبدالقیس کے سردار سے فرمایا: تم میں دو عادتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے یعنی بردباری اور وقار۔ (مسلم)

دوسری فصل

۴۸۳۲ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَنَاۃُ مِنَ اللّٰہِ وَالْعَجَلَۃُ مِنَ الشَّیْطٰنِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَھْلِ الْحَدِیْثِ فِیْ عَبْدِ الْمُھَیْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّاوِیْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِہٖ)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اطمینان اللہ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور بعض محدثین نے عبدالمہیمن بن عباس کی یادداشت کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۴۸۳۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا حَلِیْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَۃٍ وَّلَا حَکِیْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَۃٍ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بُردبار نہیں ہوتا مگر لغزشوں والا اور حکیم نہیں ہوتا مگر تجربوں والا۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۸۳۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم

وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ فَقَالَ خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِیْرِ فَاِنْ رَاَیْتَ فِیْ عَاقِبَتِہٖ خَیْرًا فَامْضِہٖ وَاِنْ خِفْتَ غَیًّا فَاَمْسِکْ۔

(رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے وصیت فرمائیے۔ فرمایا کہ کام تدبیر سے اختیار کرو۔ اگر اُس کے انجام میں بھلائی نظر آئے تو کرتے رہو اور اگر گمراہی کا ڈر ہو تو اُس سے رک جاؤ۔ (شرح السنہ)

۴۸۳۵ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ الْاَعْمَشُ لَا اَعْلَمُہٗ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّؤَدَۃُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ خَیْرٌ اِلَّا فِیْ عَمَلِ الْاٰخِرَۃِ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

مصعب بن سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے۔ اعمش کا بیان ہے کہ میرے خیال میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعًا۔ ہر چیز میں اطمینان سے کام کرنا اچھا ہے سوائے آخرت کے کاموں کے۔

(ابوداؤد)

۴۸۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَۃُ وَ الْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّۃِ

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خوش خلقی، اطمینان اور میانہ روی نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔

(ترمذی)

۴۸۳۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْھَدْیَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّۃِ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک سیرت، خوش خلقی اور میانہ روی نبوت کا پچیسواں حصہ ہے

(ابوداؤد)

۴۸۳۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِیْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَھِیَ اَمَانَۃٌ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی کوئی بات کرے، پھر ادھر اُدھر دیکھے تو وہ امانت ہے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

۴۸۳۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِی الْھَیْثَمِ ابْنِ التَّیِّھَانِ ھَلْ لَکَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْیٌ فَاْتِنَا فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَیْنِ فَاَتَاہُ اَبُو الْھَیْثَمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْھُمَا فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اخْتَرْ لِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ ھٰذَا فَاِنِّیْ رَاَیْتُہٗ یُصَلِّیْ وَاسْتَوْصِ بِہٖ مَعْرُوْفًا۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوالہیثم بن تیہان سے فرمایا: کیا تمہارے پاس خادم ہے؟ عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا کہ جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو آنا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دو قیدی آئے تو حضرت ابوالہیثم حاضر ہو گئے۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے ایک چھانٹ لو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! آپ ہی چُن دیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے مشورہ کیا جائے وہ امانت دار ہے۔ اِسے لے لو کیونکہ میں نے اِسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور اِس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت قبول کرو۔ (ترمذی)

۴۸۴۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ. (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ سَعِيْدٍ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ فِيْ بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ)

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجلس امانت ہیں سوائے تین مجلسوں کے، حرام خون بہانے کی، حرام شرمگاہ کی اور ناحق کسی کا مال ہتھیانے کی (ابوداؤد) اور اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ والی حدیث ابوسعید پیچھے باب المباشرۃ کی پہلی فصل میں پیش کی جاچکی ہے۔

تیسری فصل

۴۸۳۱ (۱۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهُ قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَلَا أَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا أَحْسَنُ مِنْكَ بِكَ آخُذُ وَبِكَ أُعْطِيْ وَبِكَ أُعْرَفُ وَبِكَ أُعَاتِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ. وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ.
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا تو اُس سے فرمایا: کھڑی ہو جا۔ وہ کھڑی ہو گئی۔ پھر اُس سے فرمایا: پیٹھ پھیر۔ اُس نے پیٹھ پھیر لی۔ پھر اُس سے فرمایا: ادھر منہ کر۔ اُس نے ادھر منہ کر لیا۔ پھر اُس سے فرمایا: بیٹھ جا۔ وہ بیٹھ گئی۔ پھر اُس سے فرمایا کہ میں نے کوئی مخلوق تجھ سے بہتر، افضل اور خوبصورت پیدا نہیں کی۔ میں تیرے سبب لوں گا، تیرے سبب دوں گا، تیرے سبب پہچانا جاؤں گا، تیرے سبب ناراض ہوں گا، تیرے سبب ثواب ہوگا اور تجھ پر ہی عذاب ہوگا۔ بعض علماء نے اس میں کلام کیا ہے۔
(بیہقی)

۴۸۳۲ (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتّٰى ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ.
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر آدمی نمازی، روزہ، زکوٰۃ دینے والا اور حج وعمرہ کرنے والا ہوتا ہے، یہاں تک کہ آپ نے سارے نیک کام گنائے لیکن قیامت میں اُسے اُس کی عقل کے مطابق ہی جزا دی جائے گی۔
(بیہقی)

۴۸۳۳ (۱۴) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ.
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں، باز رہنے کے برابر ورع نہیں اور حُسنِ خلق جیسا کوئی حسب ونسب نہیں۔
(بیہقی)

۴۸۳۴ (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ. (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ) الْأَحَادِيْثَ الْأَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خرچ میں میانہ روی نصف معیشت ہے، لوگوں سے محبت کرنا نصف عقل ہے اور اچھی طرح سوال کرنا نصف علم ہے۔ ان چاروں حدیثوں کو شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

نرمی، حیا اور خوش خلقی کا بیان

پہلی فصل

۴۸۴۵ / ۱ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے، نرمی کو پسند کرتا ہے۔ نرمی پر دیتا ہے جو سختی پر نہیں دیتا اور نہ نرمی کے سوا کسی اور بات پر دیتا ہے (مسلم) اور اسی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ سے فرمایا: تم پر نرمی لازم ہے اور سختی و فحش گوئی سے بچو۔ نہیں ہوگی نرمی کسی چیز میں مگر اُسے زینت بخشے گی اور جس چیز سے اسے دور کر دیا جائے اُسے عیب ناک کر دیتی ہے۔

۴۸۴۶ / ۲ وَعَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نرمی سے محروم رکھا گیا وہ بھلائی سے محروم رکھا گیا۔ (مسلم)

۴۸۴۷ / ۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک انصاری آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کی نصیحت کر رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا ایمان کا ایک حصہ ہے۔ (متفق علیہ)

۴۸۴۸ / ۴ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا نہیں لاتی مگر بھلائی۔ ایک اور روایت میں ہے: حیا ساری ہی بھلائی ہے۔ (متفق علیہ)

۴۸۴۹ / ۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی نبوت کی باتوں سے جو بات لوگوں کو ملی وہ یہ ہے کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔ (بخاری)

۴۸۵۰ / ۶ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نیکی اور گناہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو فرمایا: نیکی حسن اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے سینے میں کھٹکے اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا تمہیں ناپسند ہو۔ (مسلم)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(مسلم)

۴۸۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک تمہاری سب سے پسندیدہ چیز تمہارا اچھا اخلاق ہے۔

(بخاری)

۴۸۵۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہیں جو اخلاق کے لحاظ سے اچھے ہیں۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۸۵۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو نرمی سے کچھ حصہ دیا گیا اُسے دنیا اور آخرت کی بھلائی سے حصہ دیا گیا اور جو نرمی سے محروم رکھا گیا وہ دنیا اور آخرت کی بھلائی سے محروم رکھا گیا۔

(شرح السنۃ)

۴۸۵۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت سے ہے۔ فحش گوئی سنگ دلی سے ہے اور سنگ دلی جہنم سے ہے۔

(احمد، ترمذی)

۴۸۵۵ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خَيْرُ مَا اُعْطِيَ الْاِنْسَانُ قَالَ الْخُلُقُ الْحَسَنُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ)

مزینہ کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے: انسان کو جو چیزیں دی گئی ہیں اُن میں سے بہتر کیا ہے؟ فرمایا کہ حسنِ اخلاق۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور شرح السنہ میں حضرت اُسامہ بن شریک سے ہے۔

۴۸۵۶ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِيْظُ الْفَظُّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ فِيْ سُنَنِهٖ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِيْهِ عَنْ حَارِثَةَ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَلَفْظُهٗ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سخت دل اور سخت کلامی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ کہا کہ اَلْجَوَّاظُ سے مُراد تندخو غلط بولنے والا ہے۔ روایت کیا اسے ابوداؤد نے اپنی سنن میں۔ بیہقی نے شعب الایمان میں، صاحب جامع الاصول نے اسی میں حضرت حارثہ سے جیسا کہ شرح السنہ میں ہے۔ اس کے الفاظ ہیں کہ سخت دل سخت کلامی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

اَلْجَوَّاظُ الْجَعْظَرِیُّ یُقَالُ الْجَعْظَرِیُّ اَلْفَظُّ الْغَلِیْظُ وَفِیْ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ عِکْرِمَۃَ بْنِ وَهْبٍ وَلَفْظُهٗ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الَّذِیْ جَمَعَ وَمَنَعَ وَالْجَعْظَرِیُّ الْغَلِیْظُ الْفَظُّ۔

اَلْفَظُّ الْغَلِیْظُ کا لفظ مصابیح کے نسخوں میں عکرمہ بن وہب سے ہے اُس کے الفاظ ہیں: فرمایا کہ اَلْجَوَّاظُ وہ ہے جو جمع کرے اور روک رکھے جبکہ اَلْغَلِیْظُ الْفَظُّ گندے لفظ استعمال کرنے والا ہے۔

٤٨٥٧/١٣ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوٰی اَبُوْدَاؤُدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کی سب سے بھاری چیز جو قیامت کے روز میزان میں رکھی جائے گی وہ حُسنِ اخلاق ہے اور اللہ تعالیٰ فحش کلامی کرنے والے بد اخلاق سے ناراض ہوتا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور پہلے حصے کو ابو داؤد نے بھی روایت کیا۔

٤٨٥٨/١٤ وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَآئِمِ اللَّیْلِ وَصَآئِمِ النَّهَارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: بیشک مومن اپنے حُسنِ اخلاق سے راتوں کو قیام کرنے والے اور دنوں کو روزہ رکھنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ (ابو داؤد)

٤٨٥٩/١٥ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقِ اللّٰهَ حَیْثُ مَا کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ سے ڈرو خواہ تم کسی جگہ ہو، بُرائی کے بعد نیکی کرو جو اُسے مٹا دے اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ برتاؤ کرو۔ (احمد، ترمذی، دارمی)

٤٨٦٠/١٦ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَنْ یَحْرُمُ عَلَی النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَیْهِ عَلٰی کُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَهْلٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جو آگ پر حرام ہوتا ہے اور آگ اُس پر حرام ہوتی ہے وہ ہر نرم طبیعت، نرم زبان، گھل مل کر رہنے والا اور درگزر کرنے والا ہے۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٤٨٦١/١٧ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِیْمٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن بھولا بھالا اور باعزت ہوتا ہے اور فاسق چالاک اور بد خلق ہوتا ہے۔ (احمد، ترمذی، ابو داؤد)

٤٨٦٢/١٨ وَعَنْ مَکْحُوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَیِّنُوْنَ لَیِّنُوْنَ کَالْجَمَلِ الْاٰنِفِ اِنْ قِیْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِیْخَ عَلٰی صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا)

مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن نکیل والے اونٹ کی طرح نرم دل ہوتے ہیں۔ اگر اُسے کھینچا جائے تو کھنچ آتا ہے اور پتھر پر بھی بٹھایا جائے تو بیٹھ جاتا ہے۔ اسے ترمذی نے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۴۸۶۳ ۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان وہ ہے جو لوگوں سے مل جل کر رہتا ہے اور ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہے اور یہ اس سے افضل ہے جو لوگوں سے نہ ملے اور اُن کی تکلیفوں پر صبر نہ کرے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۸۶۴ ۲۰ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُّنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاؤدَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَلَاَهُ اللّٰهُ قَلْبَهٗ اَمْنًا وَّاِيْمَانًا وَذُكِرَ حَدِيْثُ سُوَيْدٍ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ فِيْ كِتَابِ اللِّبَاسِ۔

سہل بن معاذ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اپنے غصے کو پی جائے حالانکہ وہ اُس کے مطابق کرنے پر قدرت رکھتا ہو تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُسے مخلوق کے سرداروں میں بلائے گا اور اُسے اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کرے (ترمذی، ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور ابوداؤد کی ایک روایت سُوید ابن وہب، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے صاحبزادے نے اپنے والد ماجد سے روایت کی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا اور مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ والی حدیث سُوید پیچھے کتاب اللباس میں مذکور ہوئی۔

تیسری فصل

۴۸۶۵ ۲۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَّخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ)

زید بن طلحہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہے اور اسلام کا خلق حیا ہے۔ روایت کیا اسے مالک نے مرسلاً اور روایت کیا اسے ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انس اور حضرت ابن عباس سے۔

۴۸۶۶ ۲۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَيَاءَ وَالْاِيْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الْاٰخَرُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، حیا اور ایمان دونوں کو ایک دوسرے سے ملا دیا گیا ہے۔ جب ان میں سے ایک کو اُٹھا لیا جاتا ہے تو دوسری چیز بھی اُٹھ جاتی ہے اور حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ جب ان میں سے ایک چیز چھین لی جاتی ہے تو دوسری بھی اُس کے پیچھے چلی جاتی ہے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔

۴۸۶۷ ۲۳ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كَانَ اٰخِرُ مَا وَصَّانِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وَضَعْتُ رِجْلِيْ فِي الْغَرْزِ اَنْ قَالَ يَا مُعَاذُ اَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے آخری وصیت جو فرمائی جبکہ میں نے رکاب میں پاؤں رکھا تو فرمایا: اے معاذ! لوگوں کے لیے اپنے خلق کو سنوار لینا۔ (مالک)

۴۸۶۸ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فِي الْمُوَطَّأِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ)

۴۸۶۹/۲۵ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي حَسَّنَ خَلْقِي وَزَانَ مِنِّي مَا شَانَ مِنْ غَيْرِي۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا)

۴۸۷۰/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خُلُقِي۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۸۷۱/۲۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ خِيَارُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا وَأَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۸۷۲/۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۴۸۷۳/۲۹ وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا شَتَمَ أَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا أَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَشْتِمُنِي وَأَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطٰنُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلٰثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَيُغْضِي عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهُ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيْدُ بِهَا صِلَةً إِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ يُرِيْدُ بِهَا كَثْرَةً إِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۸۷۴/۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مؤطا میں اور روایت کیا اسے احمد نے حضرت ابوہریرہ سے۔

جعفر بن محمد سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آئینے میں نظر فرماتے تو کہتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری صورت اور سیرت اچھی بنائی اور میرے ساتھ زینت بخشی جس نے میرے غیر کو عیبی کیا۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں مرسلاً روایت کیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے: اے اللہ! تُو نے میری صورت خوب بنائی لہٰذا میری سیرت بھی اور بہتر کر دے۔ (احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں جو تم میں سے بہتر ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تم میں سے اچھے وہ ہیں جن کی عمریں لمبی اور جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ (احمد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کے لحاظ سے وہ کامل مومن ہیں جن کا اخلاق اچھا ہے۔

(ابوداؤد، دارمی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر کو گالی دی اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متعجب بیٹھے مسکرا رہے تھے۔ جب اُس نے زیادہ دیں تو انھوں نے ایک کا جواب دے دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر جا ملے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! جب وہ مجھے گالیاں دے رہا تھا تو آپ بیٹھے رہے اور جب میں نے اُس کی ایک بات کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے؟ فرمایا کہ تمہارے ساتھ فرشتہ تھا جو اُسے جواب دے رہا تھا، جب تم نے جواب دیا تو شیطان بھی آ کودا۔ پھر فرمایا کہ اے ابوبکر! تین باتیں بالکل سچی ہیں۔ جس بندے پر صریحاً ظلم کیا جائے اور وہ اللہ کی رضا کے لیے چشم پوشی کر جائے تو اس کے باعث اللہ تعالیٰ اُسے معزز و منصور کرے گا، جس آدمی نے بخشش کا دروازہ کھولا، جس سے اُس کا ارادہ صلہ رحمی کرنے کا ہے تو اس کے باعث اللہ تعالیٰ اُس کے مال کو اور بڑھا دے گا اور جس آدمی نے سوال کا دروازہ کھولا اور ارادہ مال کو بڑھانے کا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کے مال میں قلت کو بڑھا دے گا۔ (احمد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرِيْدُ اللّٰهُ بِاَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا اِلَّا نَفَعَهُمْ وَلَا يَحْرِمُهُمْ اِيَّاهُ اِلَّا ضَرَّهُمْ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ارادہ کرتا اللہ تعالیٰ کسی گھر والوں کے ساتھ نرمی کا مگر انہیں نفع دیتا ہے اور نہیں محروم کرتا کسی کو اس سے مگر انہیں نقصان دیتا ہے۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ الْغَضَبِ وَالْكِبْرِ
غصے اور تکبر کا بیان

پہلی فصل

۴۸۷۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِيْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے وصیت فرمائیے۔ فرمایا کہ غصے میں نہ آیا کرو اور اسی کو بار بار دہرایا کہ غصے میں نہ آیا کرو۔ (بخاری)

۴۸۷۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلوان وہ نہیں جو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ (متفق علیہ)

۴۸۷۷ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيْمٍ مُتَكَبِّرٍ۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر کمزور جس کو کمزور سمجھا جائے لیکن اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھائے تو وہ اُسے سچا کر دے۔ کیا میں تمہیں جہنمیوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر بدزبان، بدکار اور متکبر۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں بدزبان غلط نطفہ اور متکبر ہے۔

۴۸۷۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَّلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا کوئی شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اور ایسا کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو۔ (مسلم)

۴۸۷۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّنَعْلُهٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ ایک آدمی چاہتا ہے کہ اُس کے کپڑے اچھے ہوں، اُس کے جوتے اچھے ہوں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور حسن و جمال کو پسند

۴۸۸۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ کَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَکْبِرٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اُن کی طرف نظر نہیں فرمائے گا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یعنی بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور مفلس متکبر۔ (مسلم)

۴۸۸۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَذَفْتُهُ فِی النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُنہی سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے۔ جو ان میں سے کوئی چیز مجھ سے چھینے گا تو اُسے جہنم میں داخل کروں گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اُسے جہنم میں پھینک دوں گا۔

(مسلم)

دوسری فصل

۴۸۸۲ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبَهٗ مَا اَصَابَهُمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی برابر اپنے نفس کے ساتھ جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُسے متکبرین میں لکھ لیا جاتا ہے اور پھر اُن کے انجام تک پہنچ جاتا ہے۔ (ترمذی)

۴۸۸۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُحْشَرُ الْمُتَکَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْ صُوَرِ الرِّجَالِ یَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ یُسَاقُوْنَ اِلٰی سِجْنٍ فِیْ جَهَنَّمَ یُسَمّٰی بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْیَارِ یُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِیْنَةِ الْخَبَالِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: متکبرین کو آدمیوں کی شکل میں چیونٹیوں کی طرح قیامت کے روز جمع کیا جائے گا۔ ذلت اُن پر ہر طرف سے چھا جائے گی اور انھیں جہنم کے بولس قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا۔ اُن کے اوپر آگ ہی آگ ہوگی۔ وہ طینۃ الخبال نامی جہنمیوں کی گندگیوں کا نچوڑ پلائے جائیں گے۔

(ترمذی)

۴۸۸۴ وَعَنْ عَطِیَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَاِنَّ الشَّیْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَاِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّاْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عطیہ بن عروہ سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور پانی ہی آگ کو بجھاتا ہے۔ لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وضو کر لیا کرے۔

(ابوداؤد)

وسلم قال إذا غضب أحدكم وهو قائم فليجلس فإن ذهب عنه الغضب وإلا فليضطجع۔

(رواه أحمد والترمذي)

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ اگر غصہ چلا جائے تو فبہا ورنہ لیٹ جائے۔

(احمد، ترمذی)

۴۸۸۶/۱۲ وعن أسماء بنت عميس قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بئس العبد عبد تخيل واختال ونسي الكبير المتعال بئس العبد عبد تجبر واعتدى ونسي الجبار الأعلى بئس العبد عبد سها ولها ونسي المقابر والبلى بئس العبد عبد عتا وطغى ونسي المبتدا والمنتهى بئس العبد عبد يختل الدنيا بالدين بئس العبد عبد يختل الدين بالشبهات بئس العبد عبد طمع يقوده بئس العبد عبد هوى يضله بئس العبد عبد رغب يذله

(رواه الترمذي والبيهقي في شعب الإيمان وقال ليس إسناده بالقوي وقال الترمذي أيضا هذا حديث غريب)

حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: بُرا بندہ وہ بندہ ہے جو اپنے آپ کو اونچا سمجھے، اکڑ دکھائے اور خدائے بزرگ و برتر کو بھول جائے۔ بُرا بندہ وہ بندہ ہے جو ظلم اور زیادتی کرے اور خدائے جبّار و اعلیٰ کو بھول جائے۔ لہو و لعب میں پھنسا رہے اور قبروں کو اور گل جانے کو بھول جائے۔ بُرا بندہ وہ بندہ ہے جو غرور کرے اور حد سے بڑھ جائے اور اپنی ابتداء و انتہا کو بھول جائے۔ بُرا بندہ وہ ہے جو دنیا کو دین کے ذریعے دھوکا دے۔ بُرا بندہ وہ ہے جو دین کو شبہات سے بگاڑے۔ بُرا بندہ وہ ہے جس کو طمع کھینچتی پھرے۔ بُرا بندہ وہ ہے جس کو نفسانی خواہش گمراہ کرے۔ بُرا بندہ وہ ہے جس کو خواہشات ذلیل کر دیں۔ روایت کیا اسے ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا کہ اس کی اسناد قوی نہیں ہے۔ ترمذی نے بھی ایسا ہی کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل

۴۸۸۷/۱۳ عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تجرع عبد أفضل عند الله عز وجل من جرعة غيظ يكظمها ابتغاء وجه الله تعالى۔

(رواه أحمد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بندے نے اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصے کے گھونٹ سے افضل کوئی گھونٹ نہیں پیا جس کو وہ رضائے الٰہی کے لیے پیے۔ (احمد)

۴۸۸۸/۱۴ وعن ابن عباس في قوله تعالى ادفع بالتي هي أحسن قال الصبر عند الغضب والعفو عند الإساءة فإذا فعلوا عصمهم الله وخضع لهم عدوهم كأنه ولي حميم قريب۔

(رواه البخاري تعليقا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشادِ باری تعالیٰ: برائی کو بھلائی سے دفع کرو . . . (۹۶:۲۳) کے متعلق فرمایا: یہ غصے کے وقت صبر کرنا اور برائی کے وقت درگزر کرنا ہے۔ جب ایسا کریں تو انھیں اللہ تعالیٰ محفوظ رکھتا اور اُن کے دشمنوں کو اتنا جھکا دیتا ہے کہ اُن سے گہرے اور قریبی دوست ہو جاتے ہیں۔ اسے بخاری نے تعلیقاً روایت کیا ہے۔

۴۸۸۹/۱۵ وعن بهز بن حكيم عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الغضب ليفسد الإيمان كما يفسد الصبر العسل۔ (رواه البيهقي)

بہز بن حکیم اُن کے والد ماجد اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ ایمان کو ایسے خراب کر دیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

۴۸۹۰ (۱۶) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَفِيْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِيْرٍ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جبکہ وہ منبر پر تھے: اے لوگو! تواضع اختیار کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اللہ کے لیے تواضع اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے بلند فرما دیتا ہے۔ وہ اگرچہ فی نفسہٖ چھوٹا ہو لیکن لوگوں کی نگاہوں میں بڑا ہو جاتا ہے اور جو تکبر کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کو گرا دیتا ہے تو وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہو جاتا ہے اگرچہ فی نفسہٖ بڑا ہو، یہاں تک کہ وہ لوگوں کی نظر میں کتے اور خنزیر سے بھی ذلیل ہوتا ہے۔ (بیہقی)

۴۸۹۱ (۱۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسَى ابْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام عرض گزار ہوئے: اے رب! تیرے بندوں میں سے تیرے نزدیک سب سے معزز کون ہے؟ فرمایا کہ جو بدلہ لے سکتے ہوئے بھی معاف کر دے۔ (بیہقی)

۴۸۹۲ (۱۸) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهٗ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے زبان کو روکا تو اللہ تعالیٰ اُس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا، جس نے غصہ کو روکا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُس سے اپنے عذاب کو روک لے گا اور جس نے اللہ کے لیے عذر قبول کیا تو اللہ تعالیٰ اُس کا عذر قبول فرمائے گا۔ (بیہقی)

۴۸۹۳ (۱۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضٰى وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنٰى وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِيَ اَشَدُّهُنَّ۔
(رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں نجات دلانے والی اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ نجات دلانے والی چیزوں سے جلوت و خلوت میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا، رضامندی اور ناراضگی میں حق بات کہنا اور امیری و غریبی میں میانہ روی اختیار کرنا ہے۔ ہلاک کرنے والی چیزوں سے خواہشات کی پیروی، طمع کی فرمانبرداری اور آدمی کا اپنے اوپر گھمنڈ کرنا ہے اور یہ چیز سب سے سخت تر ہے۔ ان پانچوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ الظُّلْمِ

ظلم کا بیان

پہلی فصل

۴۸۹۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ظلم قیامت کے روز اندھیرا ہو گا۔ (متفق علیہ)

۴۸۹۵ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَیُمْلِیْ الظَّالِمَ حَتّٰی اِذَا اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہُ ثُمَّ قَرَءَ وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَھِیَ ظَالِمَۃٌ۔ اَلْاٰیَۃَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے، یہاں تک کہ جب پکڑتا ہے تو چھوڑتا نہیں۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: اور تمہارے رب کی پکڑ اسی طرح کی ہے جبکہ اس نے بستی والوں کو پکڑا اور وہ ظالم تھے۔

(متفق علیہ)

۴۸۹۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاکِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ اِلَّا اَنْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مَا اَصَابَھُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَہٗ وَاَسْرَعَ السَّیْرَ حَتّٰی اجْتَازَ الْوَادِیَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حِجر کے پاس سے گزرے تو فرمایا: نہ داخل ہو تم اُن لوگوں کے گھروں میں جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا مگر یہ کہ روتے ہوئے مبادا تمہیں بھی وہی پہنچے جو عذاب اُنہیں پہنچا تھا۔ پھر آپ نے سر کو جھکا لیا، تیزی سے چلنے لگے اور وادی سے گزر گئے۔ (متفق)۔

۴۸۹۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ مَظْلِمَۃٌ لِاَخِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنْہُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْھَمٌ اِنْ کَانَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْہُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِہٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَّہٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّاٰتِ صَاحِبِہٖ فَحُمِلَ عَلَیْہِ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی پر ظلم کیا ہو، آبرو ریزی کر کے یا کسی اور طرح تو اُس روز سے پہلے اُس سے معاف کروائے جبکہ اُس کے پاس دینار ہوگا نہ درہم۔ اگر اُس کے پاس نیک اعمال ہوئے تو اُس ظلم کے برابر اُس سے لے لیے جائیں گے اور اگر اُس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کے گناہ لے کر اُس پر ڈال دیے جائیں گے۔

(بخاری)

۴۸۹۸ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْھَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِصَلٰوۃٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکٰوۃٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا وَقَذَفَ ھٰذَا وَاَکَلَ مَالَ ھٰذَا وَسَفَکَ دَمَ ھٰذَا وَضَرَبَ ھٰذَا فَیُعْطٰی ھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ وَھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُہٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْہِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاھُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْہِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم میں سے مفلس وہ ہے جس کے پاس درہم و دینار اور مال و متاع نہ ہو۔ فرمایا کہ میری اُمت میں سے مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز، روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا لیکن اِس کو گالی دی ہوگی، اُس پر تہمت لگائی ہوگی، اُس کا مال کھایا ہوگا، اُس کا خون بہایا ہوگا اور اُس کو پیٹا ہوگا۔ پس اُن کی نیکیوں میں سے اسے اور اُسے دی جائیں گی۔ اگر اُس کی نیکیاں سب کے حقوق پورے ہونے سے پہلے ختم ہو گئیں تو باقی لوگوں کے گناہ لے کر اُس پر ڈال دیے جائیں گے۔ پھر اُسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم)۔

۴۸۹۹ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ [illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے [illegible]

(رواه مسلم وذكر حديث جابر اتقوا الظلم في باب الإنفاق)

سے بدل دیا جائیگا (مسلم) اور "اتقوا الظلم" والی حدیث جابر پیچھے باب الانفاق میں مذکور ہوچکی۔

دوسری فصل

۴۹۰۰ عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكونوا إمعة تقولون إن أحسن الناس أحسنا وإن ظلموا ظلمنا ولكن وطنوا أنفسكم إن أحسن الناس أن تحسنوا وإن أساءوا فلا تظلموا
(رواه الترمذي)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ نقال نہ بنو کہ کہنے لگو: اگر لوگوں نے نیکی کی تو ہم بھی نیکی کریں گے اور اگر انھوں نے ظلم کیا تو ہم بھی ظلم کریں گے بلکہ تم اپنے نفسوں کو اطمینان دلاؤ کہ لوگ نیکی کریں تو تم بھی نیکی کرو اور اگر لوگ برا کریں تو تم ظلم نہیں کروگے۔ (ترمذی)۔

۴۹۰۱ وعن معاوية أنه كتب إلى عائشة أن اكتبي إلي كتابا توصيني فيه ولا تكثري فكتبت سلام عليك أما بعد فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من التمس رضى الله بسخط الناس كفاه الله مؤنة الناس ومن التمس رضى الناس بسخط الله وكله الله إلى الناس والسلام عليك۔
(رواه الترمذي)

حضرت معاویہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے لیے لکھا کہ میرے لیے گرامی نامہ لکھیے اور اس میں مجھے وصیت فرمایئے لیکن زیادہ الفاظ نہ ہوں۔ پس انھوں نے لکھا: آپ پر سلام، اما بعد: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو لوگوں کو ناراض کرکے بھی رضائے الٰہی تلاش کرے تو اللہ تعالٰی اُسے لوگوں کی دشمنی سے کفایت کرتا ہے اور جو اللہ تعالٰی کو ناراض کرکے لوگوں کی رضامندی تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالٰی اُسے لوگوں کے سپرد کردیتا ہے اور آپ پر سلام ہو۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۴۹۰۲ عن ابن مسعود قال لما نزلت الذين آمنوا ولم يلبسوا إيمانهم بظلم شق ذلك على أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وقالوا يا رسول الله أينا لم يظلم نفسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس ذلك إنما هو الشرك ألم تسمعوا قول لقمان لابنه يا بني لا تشرك بالله إن الشرك لظلم عظيم وفي رواية ليس هو كما تظنون إنما هو كما قال لقمان لابنه۔
(متفق عليه)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت نازل ہوئی: جو ایمان لائے اور وہ اپنے ایمانوں میں ظلم کو نہیں ملاتے (۶: ۸۲) تو رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اصحاب ان پر بہت پشیمان ہوئے اور عرض گذار ہوئے کہ یارسول اللہ! ہم میں سے کون ہے جو اپنی جان پر ظلم نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات یوں نہیں ہے کیا تم لقمان کا قول نہیں سنتے کہ اپنے بیٹے سے کہا: اے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کر، بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے (۳۱: ۱۳) اور ایک روایت میں وہ بات نہیں جو تمہارا خیال ہے بلکہ وہ بات ہے جو لقمان نے اپنے بیٹے سے کہی۔ (متفق

۴۹۰۳ وعن أبي أمامة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من شر الناس منزلة يوم القيامة

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: مرتبے کے لحاظ سے قیامت کے روز سب لوگوں

۴۹۰۴/۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ الْاِشْرَاكَ بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَّدِيْوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَذَاكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہوں کے دفتر تین قسم کے ہیں۔ ایک دفتر والوں کو نہیں بخشے گا، وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا کہ اُس کے ساتھ شرک کیا جائے (۴: ۴۸) دوسرے دفتر والوں کو اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑے گا جنھوں نے بندوں پر ظلم کیا ہوگا۔ یہاں تک کہ ایک کا دوسرے سے بدلہ لیا جائے گا۔ تیسرا وہ جس کی اللہ تعالیٰ کو پروا نہیں کہ وہ بندوں کا ظلم ہے اور وہ بندوں اور اللہ کے درمیان ہے پس یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے کہ چاہے اُسے عذاب دے اور چاہے تو اُس سے درگزر کرے۔ (بیہقی)۔

۴۹۰۵/۱۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا يَسْأَلُ اللّٰهَ حَقَّهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهٗ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کو اُس کا حق لینے سے نہیں روکتا۔ (بیہقی)

۴۹۰۶/۱۳ وَعَنْ اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهٗ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو ظالم کے ساتھ اُسے تقویت دینے کے لیے چلا اور یہ جانتے ہوئے کہ وہ ظالم ہے تو اسلام سے نکل گیا۔ (بیہقی)۔

۴۹۰۷/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَلٰى وَاللّٰهِ حَتَّى الْحُبَارٰى لَتَمُوْتُ فِيْ وَكْرِهَا هُزْلًا لِظُلْمِ الظَّالِمِ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا: ظالم نہیں نقصان کرتا مگر اپنی جان کا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: کیوں نہیں خدا کی قسم ظالم کے ظلم کے باعث تو بیٹر بھی اپنے گھونسلوں میں دبلی ہو کر مر جاتی ہیں۔ بیہقی نے یہ چاروں حدیثیں کتاب شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ

نیک باتوں کا حکم دینا

پہلی فصل

۴۹۰۸ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم میں سے بُرا کام دیکھے تو اُسے ہاتھ سے روک دے۔ اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے۔ اگر اس کی طاقت بھی نہیں رکھتا تو دل سے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔

۴۹۰۹[2] وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهِ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی حدود میں سستی کرنے والوں اور ان میں گرنے والوں کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جنھوں نے کشتی میں قرعہ ڈالا۔ پس کچھ لوگ اس کے نچلے حصے میں رہے اور کچھ اوپر والے میں۔ نیچے والے پانی لے کر اوپر والوں کے پاس سے گزرے انہیں اس پر تکلیف دی جاتی تو انھوں نے کلہاڑی لی اور کشتی کا نچلا حصہ توڑنا شروع کر دیا۔ فریق ثانی نے آ کر کہا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کہا کہ میری وجہ سے تمہیں تکلیف ہوتی ہے اور مجھے پانی کی ضرورت ہے، اگر وہ اس کا ہاتھ پکڑ لیں تو اسے بچا لیں گے اور اپنی جانوں کو بھی اور اگر چھوڑ دیں تو اسے ہلاک کر دیں گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کر لیں گے۔

(بخاری)

۴۹۱۰[3] وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ آگ میں اس کی انتڑیاں نکل پڑیں گی۔ وہ پھرے گا جیسے گدھا چکی کے گرد پھرتا ہے۔ جہنمی اس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے: اے فلاں! کیا بات ہے جبکہ آپ تو ہمیں نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے تھے؟ کہے گا کہ میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا۔ تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود نہیں رکتا تھا۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۹۱۱[4] عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ضرور نیک کاموں کا حکم کرنا اور برے کاموں سے منع کرتے رہنا ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنے پاس سے عذاب بھیج دے گا۔ پھر تم اس سے دعا کرو گے تو تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی۔ (ترمذی)

۴۹۱۲[5] وَعَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ

حضرت عرس بن عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب زمین میں گناہ کیا جائے تو جو وہاں موجود ہو اور وہ اسے ناپسند کرے تو ایسا ہے جیسے وہاں موجود نہیں اور جو موجود

عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

نہیں لیکن اُس سے راضی ہے تو وہ ایسا ہے جیسے موجود ہو۔

(ابوداؤد)

۴۹۱۳ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ - يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِيْ أُخْرٰى لَهُ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُغَيِّرُوْا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوْنَ إِلَّا يُوْشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِيْ أُخْرٰى لَهُ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ هُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْمَلُهُ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو اے ایمان والو! تم پر اپنی جانوں کو بچانا لازم ہے۔ گمراہ ہونے والا تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گا جبکہ تم ہدایت پر ہو (۵: ۱۰۵) میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ لوگ جب کوئی بُرا کام دیکھیں اور اُس سے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنا عذاب بھیج دے۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے اور اس کو صحیح کہا اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ اگر ظالم کو دیکھیں اور اُس کے ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنا عذاب بھیج دے اور اسی کی دوسری روایت میں ہے کہ جس قوم میں گناہ کیے جاتے ہوں اور لوگ انہیں روکنے پر قدرت رکھتے ہوں لیکن نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن پر عذاب بھیج دے اور اسی کی ایک روایت میں ہے کہ جس قوم میں گناہ کیے جاتے ہوں اور کرنے والوں سے دوسرے لوگ زیادہ ہوں۔

۴۹۱۴ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ إِلَّا أَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ أَنْ يَمُوْتُوْا۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: کسی قوم کا کوئی آدمی اُن کے درمیان گناہ کرتا ہو اور وہ اُسے روکنے کی طاقت رکھتے ہوں لیکن نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ اُن سب پر عذاب بھیجے گا اس سے پہلے کہ وہ مریں۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۹۱۵ وَعَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَأْيٍ بِرَأْيِهٖ وَرَأَيْتَ أَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ أَمْرَ الْعَوَامِّ فَإِنَّ وَرَاءَكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِيْهِنَّ قَبَضَ

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشادِ باری تعالیٰ، تم پر اپنی جانوں کو بچانا لازم ہے۔ گمراہ ہونے والا تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گا جبکہ تم ہدایت پر ہو (۵: ۱۰۵) کے متعلق فرمایا: خدا کی قسم، میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو فرمایا: تم نیکی کا حکم کرتے رہو اور بُرے کاموں سے روکتے رہو یہاں تک کہ جب دیکھو کہ بخل کی تابعداری کی جا رہی ہے، خواہشات کی پیروی ہو رہی ہے، دنیا کو ترجیح دی جا رہی ہے، ہر ایک اپنی رائے پر نازاں ہو اور ایسا معاملہ دیکھو کہ چارہ کار کوئی نہ ہو تو تم پر خود کو بچانا لازم ہے اور عوام کو چھوڑ دو کیونکہ تیرے پیچھے صبر کے دن ہیں

عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالَ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۹۱۶/۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَكَانَ فِيمَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَقَالَ وَذَكَرَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَمَا غَدْرٌ أَكْبَرُ مِنْ غَدْرِ أَمِيرِ الْعَامَّةِ يُغْرَزُ لِوَاؤُهُ عِنْدَ اسْتِهِ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ وَفِي رِوَايَةٍ إِنْ رَأَى مُنْكَرًا أَنْ يُغَيِّرَهُ فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ قَالَ قَدْ رَأَيْنَاهُ فَمَنَعَتْنَا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ نَتَكَلَّمَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا۔ قَالَ وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ وَقَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَإِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ أَلَا تَرَوْنَ إِلَى انْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ أَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ

جس نے اُن دنوں میں صبر کیا تو گویا چنگاری پکڑی۔ اُن دنوں میں عمل کرنے والے کو پچاس آدمیوں کے برابر ثواب ہے۔ جو اُسی کی طرح عمل کرتے ہوں۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! اُن کے پچاس جتنا؟ فرمایا کہ تمہارے پچاس آدمیوں جتنا ثواب۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کے بعد ہمارے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوگئے۔ پس آپ نے قیامت تک ہونے والی کوئی چیز نہ چھوڑی مگر اُس کا ذکر کر دیا۔ یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ اسی میں آپ نے فرمایا: بیشک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی تم کو خلافت دینے والا ہے۔ پس دیکھو کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ خبردار! دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو اور ذکر فرمایا کہ قیامت کے روز ہر دغاباز کے لیے اُس کی دنیاوی دغابازی کے مطابق جھنڈا ہوگا اور حاکم کی عام دغابازی سے بڑھ کر کوئی دغابازی نہیں۔ اس کا جھنڈا اُس کے پاخانے کی جگہ کے پاس گاڑا جائے گا۔ فرمایا کہ تم میں سے کسی کو لوگوں کا خوف حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ اُسے معلوم ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر بُرا کام دیکھے تو اُس سے روکے۔ پس حضرت ابوسعید رو پڑے اور فرمایا: ہم اُسے دیکھتے ہیں اور لوگوں کی ہیبت ہمیں اُس کے متعلق بولنے سے روکتی ہے۔ پھر فرمایا کہ آدمی مختلف درجوں کے پیدا کیے گئے ہیں۔ بعض وہ ہیں جو مومن پیدا ہوتے ہیں، مومن ہی زندہ رہتے ہیں اور مومن مرتے ہیں اور اُن میں سے بعض کافر پیدا ہوتے، کافر زندہ رہتے اور کافر ہی مرتے ہیں اور اُن میں سے بعض مومن پیدا ہوتے، مومن زندہ رہتے اور کافر مرتے ہیں اور اُن میں سے بعض کافر پیدا ہوتے، کافر زندہ رہتے اور مومن مرتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے غصے کا ذکر فرمایا کہ اُن میں سے بعض کو جلد غصہ آتا اور جلد چلا جاتا ہے۔ پس ایک دوسرے کے ساتھ ہے۔ اُن میں سے بعض کو دیر سے غصہ آتا اور دیر سے جاتا ہے۔ پس ایک دوسرے کے ساتھ ہے۔ تم میں سے بہتر وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلد چلا جائے اور تم میں سے بُرے وہ ہیں جن کو جلدی غصہ آئے اور دیر سے جائے۔ فرمایا کہ غصے سے بچو کیونکہ یہ آدمی کے دل پر چنگاری ہے۔ کیا تم اس کی رگوں کے پھولنے اور آنکھوں کے سرخ ہونے کو نہیں دیکھتے۔ جس کو غصہ محسوس ہو تو چاہیے کہ لیٹ جائے اور زمین سے چمٹ جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے قرض کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: تم میں سے کوئی اچھی طرح ادا کر دیتا ہے لیکن

ذٰلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْأَرْضِ قَالَ وَذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ مِنْكُمْ مَنْ يَكُوْنُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَاِذَا كَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدٰىهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ سَيِّئَ الْقَضَاءِ وَاِنْ كَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدٰىهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَحْسَنَ الْقَضَاءِ وَاِنْ كَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَسَاءَ الْقَضَاءَ وَاِنْ كَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رُءُوْسِ النَّخْلِ وَاَطْرَافِ الْحِيْطَانِ فَقَالَ مَا اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جب اُس کا کسی پر ہو تو لینے میں سختی کرتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے بالمقابل ہیں۔ اُن میں سے کوئی ادا کرنے میں بُرا ہے لیکن اگر اُس کا کسی پر ہو تو طلب میں اچھا ہے۔ یہ ایک عادت دوسری کے ساتھ ہے اور تم میں سے بہتر وہ ہے کہ جب اُس پر کسی کا قرض ہو تو اچھی طرح ادا کرے اور اُس کا کسی پر ہو تو اچھی طرح طلب کرے اور تم میں سے بُرا وہ ہے کہ جب اُس پر کسی کا قرض ہو تو بُری طرح ادا کرے اور اُس کا کسی پر ہو تو سختی سے طلب کرے یہاں تک کہ سورج درختوں کی چوٹیوں اور دیواروں کے کناروں تک باقی رہ گیا۔ نیز فرمایا کہ دنیا کی زندگی میں سے گزرے ہوئے وقت کے مقابلے میں نہیں باقی رہا مگر اتنا حصہ جتنا آج گزرے ہوئے وقت میں سے باقی رہ گیا ہے۔

(ترمذی)

۴۹۱۷ وَعَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

ابوالبختری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہلاک نہیں کیے جائیں گے یہاں تک کہ اپنے آپ کو معذور بنالیں۔

(ابوداؤد)

۴۹۱۸ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَوْلًى لَنَا اَنَّهٗ سَمِعَ جَدِّيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ اَنْ يُّنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

عدی بن عدی الکندی کا بیان ہے کہ ہمارے مولیٰ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ اُس نے میرے جدِ امجد سے سنا، فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ عام لوگوں کو خاص لوگوں کے عمل کے باعث عذاب نہیں دیتا یہاں تک کہ وہ اپنے درمیان بُرے کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اُسے روکنے کی طاقت رکھتے ہوں لیکن نہ روکیں۔ اگر انھوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ عام اور خاص سب کو عذاب دے گا۔ (شرح السنہ)

۴۹۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے تو اُن کے علما نے انھیں روکا لیکن وہ باز نہ آئے۔ پس علما اُن کی مجلسوں میں شامل ہوتے رہے اور اُن کے ساتھ کھاتے پیتے رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے بعض کے دلوں کو دوسرے بعض کے دلوں سے ملا دیا۔ پس اُن پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت فرمائی۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَأْطِرُوْهُمْ أَطْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطِرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ)

نافرمانی کی انتہا سے گزرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ اُس ذات کی قسم، جس کے قبضے میں میری جان ہے، یہاں تک کہ تم انہیں ظلم سے پوری طرح روک لو۔ (ترمذی، ابوداؤد) اور ایک روایت میں فرمایا، خدا کی قسم، تم ضرور نیک کاموں کا حکم دو گے، بُرے کاموں سے منع کرو گے، ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اُسے حق کی طرف کھینچ لو گے اور اُسے مجبور کر دو گے کہ اپنے حق پر ہی رہے ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے بعض دلوں کو دوسرے بعض دلوں سے ملائے گا پھر تم پر لعنت کرے گا جیسے اُن پر لعنت کی تھی۔

۴۹۲۰ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۱۳] قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَّارٍ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ يَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَقْرَءُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُوْنَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ اُن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے کہا، اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ آپ کی اُمت کے واعظ ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں لیکن اپنی جانوں کو بھلا دیتے ہیں۔ روایت کیا اسے شرح السنہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔ دوسری روایت میں کہا، آپ کی اُمت کے خطیب جو دوسروں سے کہتے ہیں لیکن خود نہیں کرتے اور اللہ کی کتاب کو پڑھتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے۔

۴۹۲۱ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۱۴] أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّأُمِرُوْا أَنْ لَّا يَخُوْنُوْا وَلَا يَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان سے روٹی اور گوشت والا دسترخوان نازل ہوا اور حکم دیا گیا کہ خیانت نہ کرنا اور کل کے لیے جمع نہ کرنا۔ پس انھوں نے خیانت کی اور اگلے روز کے لیے اٹھا کر رکھ لیے۔ پس وہ بندروں اور خنزیروں کی شکل میں تبدیل کر دیے گئے۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۴۹۲۲ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۱۵] إِنَّهٗ تُصِيْبُ أُمَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ لَا يَنْجُوْ مِنْهُ إِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَقَلْبِهٖ فَذٰلِكَ الَّذِيْ سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَصَدَّقَ بِهٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ فَإِنْ رَأٰى مَنْ يَّعْمَلُ الْخَيْرَ أَحَبَّهٗ عَلَيْهِ وَإِنْ رَأٰى مَنْ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں میری اُمت کو اپنے حکمرانوں سے سخت تکلیفیں پہنچیں گی۔ اُن سے نجات نہیں پائے گا مگر وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا اور اُس پر اپنی زبان، ہاتھ اور دل کے ساتھ جہاد کیا۔ یہ وہ شخص ہے جو پوری طرح سبقت لے گیا۔ دوسرا وہ آدمی جس نے اللہ کے دین کو پہچانا اور اُس کی تصدیق کی۔ تیسرا وہ آدمی جس نے اللہ کے دین کو پہچانا اور اُس پر خاموش رہا۔ اگر کسی کو نیکی کرتے دیکھا تو اُس سے محبت کرنے لگا اور اگر کسی کو غلط کام کرتے

يَعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَهُ عَلَيْهِ فَذَالِكَ يَنْجُوْا عَلٰى اِبْطَانِهِ كُلِّهِ۔

دیکھا تو اس سے خوش رہا۔ یہ سب اپنی اندرونی حالت کے باعث نجات پا جائیں گے۔

۴۹۲۳ / ۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِاَهْلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اَقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ فلاں بستی کو اس کے باشندوں پر اُلٹا دو۔ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! اس میں تو تیرا فلاں بندہ بھی ہے جس نے آنکھ جھپکنے کی دیر بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ فرمایا کہ اس پر اور دوسرے سب پر اُلٹا دو کیونکہ میری خاطر اس کا چہرہ ایک ساعت کے لیے بھی متغیر نہیں ہوا تھا۔ (بیہقی)۔

۴۹۲۴ / ۱۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْاَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَا لَكَ اِذْ رَاَيْتَ الْمُنْكَرَ فَلَمْ تُنْكِرْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُلَقَّى حُجَّتَهُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ۔

(رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندے سے پوچھتے ہوئے فرمائے گا: تجھے کیا ہو گیا تھا کہ تو برائی کو دیکھتا تھا لیکن اس سے منع نہیں کرتا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حجت سکھا دی جائے گی لہٰذا عرض کرے گا: اے رب! لوگوں سے ڈرتے ہوئے اور تجھ سے اُمید رکھتے ہوئے۔ ان تینوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۴۹۲۵ / ۱۸ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيْقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَيُبَشِّرُ اَصْحَابَهٗ وَيُوْعِدُهُمُ الْخَيْرَ وَاَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُوْلُ اِلَيْكُمْ اِلَيْكُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهٗ اِلَّا لُزُوْمًا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے: نیکی اور بدی دونوں قیامت کے روز لوگوں کے لیے کھڑی کی جائیں گی۔ نیکی اپنے کرنے والوں کو خوشخبری سنائے گی اور ان سے بھلائی کا وعدہ کرے گی جبکہ برائی کہے گی کہ دور ہو جاؤ اور تم میں طاقت نہیں ہو گی مگر اس کے ساتھ چمٹنے کی۔ اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

كِتَابُ الرِّقَاقِ

دل کو نرم کرنے والی باتیں

پہلی فصل

۴۹۲۶ / ۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو نعمتوں کے لحاظ سے بہت سے آدمی گھاٹے میں ہیں یعنی صحت اور فراغت۔

(بخاری)

۴۹۲۷ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
۲
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: خدا کی قسم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی دریا میں اپنی اُنگلی ڈبوئے اور دیکھے کہ اس کے ساتھ کتنا (پانی) آیا ہے۔ (مسلم)

۴۹۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
۳
وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا بِشَيْءٍ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری کے مرے ہوئے چھوٹے کانوں والے ایک بچے کے پاس سے گزرے تو فرمایا: تم میں سے کون اسے ایک درہم میں لینا چاہتا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم تو اسے کسی بھی چیز کے بدلے لینا نہیں چاہتے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، جتنا یہ تمہارے نزدیک بے قیمت ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی ذلیل ہے (مسلم)

۴۹۲۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
۴
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا مومن کا جیل خانہ اور کافر کی جنت ہے۔ (مسلم)

۴۹۳۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
۵
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی ایمان والے کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا دنیا میں اس کے باعث عطا فرماتا اور آخرت میں اس کی جزا دیتا ہے اور کافر کو کھلایا جاتا ہے اُن اعمال کے سبب جو وہ دنیا میں اللہ کے لیے کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اگلے جہاں میں پہنچتا ہے تو اس کے پلّے نیکیوں میں سے کچھ نہیں ہوتا جس کا بدلہ دیا جائے۔ (مسلم)

۴۹۳۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
۶
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حُفَّتْ بَدَلَ حُجِبَتْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کو خواہشات سے اور جنت کو سختیوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ (متفق علیہ) لیکن مسلم کے نزدیک حُجِبَتْ کی جگہ حُفَّتْ ہے۔

۴۹۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
۷
وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَاْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: درہم و دینار اور چادر کا بندہ ہلاک ہُوا اگر اُسے دیا جائے تو راضی ہو جائے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جائے۔ ہلاک اور خوار ہُوا اور جب اس کے پَیر میں کانٹا چبھے تو نہ نکالا جائے۔ اُس بندے کو مبارک ہو جس نے اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کی راہ میں پکڑی ہوئی ہے۔ سر کے بال پراگندہ اور پاؤں گرد آلود ہیں۔ اگر نگرانی پر لگایا جائے تو نگرانی کرتا ہے اور پیچھے حصّے پر کر دیا جائے تو پچھلے حصّے میں رہتا ہے۔ اگر کسی سے اجازت مانگے تو اُسے اجازت نہیں دی جاتی

يُؤْذَنْ لَهُ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اُس کی سفارش نہیں مانی جاتی۔

(بخاری)

۴۹۳۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ وَكَاَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ اِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِمْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اِسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِيْ حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے میں اپنے بعد تمہارے متعلق ڈرتا رہتا ہوں یہ ہے کہ تم پر دنیا کی زیب و زینت کھول دی جائے گی۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا برائی کے ساتھ بھلائی آئے گی۔ آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے وحی نازل ہونے کا گمان کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا: سائل کہاں ہے؟ گویا آپ نے اُس کی تعریف فرمائی۔ فرمایا کہ بھلائی برائی کو نہیں لاتی۔ فصلِ ربیع ایسی چیز کو بھی اُگاتی ہے جو جانور کو مار دے یا ہلاکت کے قریب پہنچا دے ماسوائے اُس کے جو جانور ہری گھاس کھائے یہاں تک کہ اُس کی کوکھ تن جائیں تو دھوپ میں بیٹھ کر گوبر اور پیشاب کرے، پھر دوبارہ چرنے لگے۔ یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جس نے اسے حق کے ساتھ لیا اور حق کے ساتھ رکھا تو اچھی مدد کرنے والا ہے اور جس نے اسے حق کے بغیر لیا تو اُس جیسا ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہ ہو۔ وہ قیامت کے روز اُس پہ گواہ ہوگا۔

(متفق علیہ)

۴۹۳۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم، مجھے تم پر فقر کا ڈر نہیں بلکہ میں ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا فراخ کر دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فراخ کر دی گئی تھی۔ پس تم اس سے محبت کرنے لگو گے جیسے تم سے پہلے لوگوں نے کی اور تمہیں ہلاک کر دے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا (متفق علیہ)۔

۴۹۳۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِيْ رِوَايَةٍ كَفَافًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! آلِ محمد کے رزق کو گزارے کے مطابق بنا۔ دوسری روایت میں بقدرِ کفایت ہے۔

(متفق علیہ)

۴۹۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کامیاب ہو گیا جو اسلام لے آیا اور بقدرِ کفایت رزق دیا گیا اور جو اللہ نے اُسے دیا اُس پہ قانع کر دیا۔

(مسلم)

۴۹۳۷ / ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ وَاِنَّ مَالَهٗ مِنْ مَّالِهٖ ثَلٰثٌ مَا اَکَلَ فَاَفْنٰی اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰی اَوْ اَعْطٰی فَاقْتَنٰی وَمَا سِوٰی ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَّتَارِکُهٗ لِلنَّاسِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ میرا مال میرا مال کہتا رہتا ہے حالانکہ اُس کے مال کے تین حصے ہیں۔ ایک وہ جو کھا کر ختم کر دیا یا پہن کر پُرانا کر دیا۔ دوسرا وہ جو راہِ خدا میں دے کر جمع کر والیا اور جو اس کے سوا ہے وہ جانے والا ہے اور اُسے لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔ (مسلم)

۴۹۳۸ / ۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلٰثَةٌ فَیَرْجِعُ اثْنَانِ وَیَبْقٰی مَعَهٗ وَاحِدٌ یَّتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَیَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَیَبْقٰی عَمَلُهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ دو تو واپس لوٹ آتی ہیں اور ایک اُس کے ساتھ باقی رہتی ہے۔ اُس کے ساتھ اُس کے اہل وعیال، مال اور اعمال جاتے ہیں۔ اور اُس کے اہل وعیال اور مال تو لوٹ آتے ہیں اور اُس کے اعمال باقی رہ جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۴۹۳۹ / ۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ مَّالِهٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ مَّالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا کس کو ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس کو اپنے مال سے اپنے وارث کا مال زیادہ پیارا ہو۔ فرمایا: اُس کا مال تو وہی ہے جو اُس نے آگے بھیجا اور وہ اُس کے وارث کا مال ہے جو اُس نے پیچھے چھوڑا۔ (بخاری)

۴۹۴۰ / ۱۵ وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقْرَاُ اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ قَالَ یَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِیْ مَالِیْ قَالَ وَهَلْ لَّكَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَکَلْتَ فَاَفْنَیْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَیْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَیْتَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مطرف سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ سورۃ التکاثر پڑھ رہے تھے۔ فرمایا کہ آدمی میرا مال، میرا مال کہتا ہے۔ حالانکہ اے آدمی! تیرے لیے وہی ہے جو تُو نے کھا کر ختم کر لیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا تُو نے صدقہ کیا اور بچا لیا۔

(مسلم)

۴۹۴۱ / ۱۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تونگری مال کی کثرت سے نہیں بلکہ تونگری تو دل کی بے نیازی سے ہے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۹۴۲ / ۱۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّأْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَّاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَّلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ - (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو مجھ سے ان باتوں کو لے اور ان کے مطابق عمل کرے یا اُسے سکھائے جو ان پر عمل کرے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں ہوں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ چیزیں گنیں اور فرمایا: حرام چیزوں سے بچو، لوگوں سے بڑھ کر عبادت کرو، جو اللہ نے قسمت میں لکھا ہے اُس پر راضی رہو، لوگوں سے مستغنی رہو، ہمسائے کے ساتھ نیکی کرو تو کامل مومن ہو جاؤ گے، لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو تو کامل مسلمان ہو جاؤ گے اور زیادہ نہ ہنسا کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۹۴۳ [18] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَّاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَّلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ -

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آدمی سے فرماتا ہے کہ تو میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا، میں تیرے سینے کو استغنا سے بھر دوں گا اور تیری مفلسی دُور کر دوں گا۔ اگر تُو نے ایسا نہ کیا تو تیرے ہاتھوں کو مشغول کر دوں گا اور تیری مفلسی دور نہیں کروں گا۔ (احمد، ابن ماجہ)

۴۹۴۴ [19] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَّاجْتِهَادٍ وَّذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک آدمی کی عبادت اور کوشش کا ذکر ہوا اور دوسرے کے ورع کا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے ورع کے برابر نہ کرو۔

(ترمذی)

۴۹۴۵ [20] وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَّهُوَ يَعِظُهُ اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت شمار کرو۔ اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، تونگری کو مفلسی سے پہلے، فراغت کو مشغولیت سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے۔ اسے ترمذی نے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۴۹۴۶ [21] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُّطْغِيًا اَوْ فَقْرًا مُّنْسِيًا اَوْ مَرَضًا مُّفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُّفَنِّدًا اَوْ مَوْتًا مُّجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُّنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی انتظار نہیں کرتا مگر گنہگار بنانے والی تونگری کا، یا بھلا دینے والی مفلسی کا، یا بگاڑ دینے والی بیماری کا، یا بے وقوف بنا دینے والے بڑھاپے کا، یا پچھاڑ دینے والی موت کا، یا دجال

اَمْرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

کی جھی بری برائی کو ، یا تیامت کھیگی تیامت بڑا سخت حادثہ اور بہت کڑوی ہے۔ (ترمذی نسائی)

۴۹۴۷ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دنیا ملعون ہے اور اس کی ہر چیز لعنت کی گئی ہے ماسوائے ذکرِ الٰہی کے اور جس کو وہ دوست رکھے اور عالم دین و علم دین سیکھنے والے کے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۹۴۸ وَعَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر برابر بھی وقعت رکھتی تو کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۹۴۹ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایسے جاگیر نہ بناؤ ورنہ تم دنیا سے محبت کرنے لگو گے۔ روایت کیا اسے ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۹۵۰ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا۔ تم باقی رہنے والی کو فانی پر ترجیح دو۔ روایت کیا اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۹۵۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دینار اور درہم کے بندوں پر لعنت کی گئی ہے۔ (ترمذی)

۴۹۵۲ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

کعب بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جن دو بھوکے بھیڑیوں کو ریوڑ میں چھوڑ دیا گیا ہو تو وہ اس کا اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا آدمی مال کی حرص اور ناک بڑھانے میں اپنے دین کا نقصان کر لیتا ہے۔ (ترمذی، دارمی)

۴۹۵۳ وَعَنْ خَبَّابٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ اِلَّا اُجِرَ فِيْهَا اِلَّا نَفَقَتَهٗ فِيْ هٰذَا التُّرَابِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مومن جو بھی خرچ کرتا ہے اس پر اُسے اجر دیا جاتا ہے ماسوائے اس کے جو وہ مٹی پر خرچ کرے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۹۵۴ [illegible]

خَيْرَ فِيْهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

بنانے کے کیونکہ اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۹۵۵ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهٗ فَرَاٰى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالَ اَصْحَابُهٗ هٰذِهٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِيْ نَفْسِهٖ حَتّٰى لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوْا شَكٰى اِلَيْنَا صَاحِبُهَا اِعْرَاضَكَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

انہی سے ہی روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے اور ہم آپ کے ساتھ تھے۔ ہم نے ایک بلند قبہ دیکھا تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ آپ کے اصحاب عرض گزار ہوئے کہ یہ فلاں انصاری آدمی کا ہے۔ آپ خاموش ہو گئے اور اسے دل میں رکھا، یہاں تک کہ جب اس کا مالک حاضر بارگاہ ہوا اور لوگوں میں اس نے آپ پر سلام عرض کیا تو آپ نے چہرۂ انور پھیر لیا۔ ایسا کئی مرتبہ کیا یہاں تک کہ وہ آدمی غصے اور اعراض کو سمجھ گیا اور اپنے ساتھیوں سے اس کا ذکر کیا اور کہا: خدا کی قسم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناخوش دیکھ رہا ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ جب حضور باہر نکلے تو آپ کے قبے کو دیکھا تھا۔ وہ اپنے قبے کی طرف گیا اور اُسے مسمار کر دیا، یہاں تک کہ زمین کے برابر کر دیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز پھر باہر نکلے اور اُسے نہ دیکھا تو فرمایا: وہ قبے کا کیا بنا؟ لوگوں نے کہا کہ اس کے مالک نے ہم سے آپ کے اعراض فرمانے کا ذکر کیا تو ہم نے اُسے بتا دیا تھا۔ پس اُس نے اسے مسمار کر دیا۔ فرمایا کہ ہر عمارت وبال ہے سوائے اُس کے جس کے بغیر چارہ نہ ہو۔ (ابوداؤد)

۴۹۵۶ وَعَنْ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَّمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَدٍ بِالدَّالِ بَدَلَ التَّاءِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ)

حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تاکید کرتے ہوئے مجھ سے فرمایا: تمام مال میں سے تمہیں ایک خادم اور ایک گھوڑا جہاد کے لیے کافی ہے (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں ابوہاشم بن عتبد ہے یعنی آخری تا کی جگہ دال اور یہ درست نہیں۔

۴۹۵۷ وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِيْ سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَّسْكُنُهٗ وَثَوْبٌ يُّوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتَهٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کی ضرورت میں ان کے سوا اور کچھ نہیں لیکن رہنے کے لیے گھر، ستر چھپانے کے لیے کپڑا اور پیٹ بھرنے کے لیے روٹی اور پانی۔ (ترمذی)

۴۹۵۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ اَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِيَ النَّاسُ قَالَ ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مجھے ایسا کام بتائیے کہ جب میں اُسے کروں تو مجھے اللہ تعالیٰ بھی دوست رکھے اور لوگ بھی۔ فرمایا

وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۹۵۹/۳۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلَى حَصِيرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِي جَسَدِهٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَا لِي وَلِلدُّنْيَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۹۶۰/۳۵ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِيَائِي عِنْدِي الْمُؤْمِنُ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَدَ بِيَدِهٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهٗ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۹۶۱/۳۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ اَشْبَعُ يَوْمًا وَاَجُوعُ يَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۴۹۶۲/۳۶ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِي سِرْبِهٖ مُعَافًى فِي جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۴۹۶۳/۳۷ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مَلَاَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ

کہ دنیا سے لاتعلق ہو جاؤ تمہیں اللہ دوست رکھے گا اور جو لوگوں کے پاس ہے اس سے لاتعلق ہو جاؤ تمہیں لوگ دوست رکھیں گے (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بوریئے پر سوئے اٹھے تو جسمِ اطہر پر نشانات تھے۔ حضرت ابن مسعود عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہمیں حکم فرماتے تو ہم آپ کے لیے بستر بچھا دیتے اور خدمت گزاری کرتے۔ فرمایا کہ میرا دنیا سے اور دنیا کا مجھ سے کیا تعلق؟ سوائے اتنا جیسے سوار درخت کے نیچے سائے میں بیٹھا پھر چل دیا اور اُسے چھوڑ گیا۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک میرے دوستوں میں قابلِ رشک وہ مومن ہے جو زر سرداریوں سے سبکدوش، نماز سے دلچسپی رکھنے والا، اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرنے والا، خلوت میں بھی اُس کی اطاعت کرنے والا، لوگوں میں گمنام جس کی طرف انگلی سے اشارہ نہ کیا جائے اور اُس کا رزق بقدرِ کفایت ہو اور اس پر صبر کرے۔ پھر آپ نے دستِ مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا: اُس کی قضا جلد پوری ہوتی ہے، اُس پر رونے والے کم ہوتے ہیں اور اُس کی میراث تھوڑی ہوتی ہے۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب نے میرے لیے مکہ مکرمہ کی سنگستان کو سونا بنا دینے کے لیے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے رب! ایسا نہ کر، بلکہ میں ایک روز بھوکا رہوں اور ایک روز شکم سیر تاکہ جس روز بھوکا رہوں تو تیرے حضور عاجزی پیش کروں اور تیرا ذکر کروں، جس روز شکم سیر ہوں اور تیری حمد و ثنا بیان کروں اور تیرا شکر ادا کروں۔ (احمد، ترمذی)

حضرت عبید اللہ بن محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم میں سے اس حالت کے اندر صبح کرے کہ اپنی جان سے بے خوف ہو، اُس کا جسم ٹھیک ٹھاک ہو اور ایک روز کی خوراک اس کے پاس ہو تو گویا دنیا اُس کے ساز و سامان سمیت اُس کے پاس جمع کر دی گئی۔ اِسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی نے پیٹ سے بُرا کوئی برتن نہیں بھرا [illegible] آدمی کے لیے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو

صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مُحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَّثُلُثٌ شَرَابٌ وَّثُلُثٌ لِنَفْسِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

قائم رکھ سکیں۔ اگر زیادہ کی ضرورت ہو تو تہائی حصے میں کھانا، تہائی حصے میں پانی اور تہائی حصہ سانس کے لیے رکھے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۹۶۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ) [39]

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ڈکار لیتے ہوئے سُنا تو فرمایا: اپنی ڈکاروں کو کم کرو کیونکہ قیامت میں سب لوگوں سے بھوکے وہی ہوں گے جو دنیا میں زیادہ پیٹ بھرتے رہے۔ اسے شرح السنہ میں روایت کیا اور ترمذی نے بھی اسی کے مانند روایت کی ہے۔

۴۹۶۵ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) [40]

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: ہر اُمّت کے لیے آزمائش کی کوئی چیز ہوتی ہے اور میری اُمّت کی آزمائش کی چیز مال ہے۔ (ترمذی)

۴۹۶۶ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَرِنِي مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهٗ) [41]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کو قیامت کے روز بکری کے بچے کی طرح لایا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو جائے گا اُس سے فرمائے گا کہ میں نے تجھ پر عطائیں کیں، احسانات کیے اور تجھے انعامات دیے تو اُن کا کیا بنایا؟ عرض کرے گا یا رب! میں نے سب کو جمع کیا اور بڑھایا اور اُس میں سے زیادہ تر کو چھوڑ آیا۔ مجھے واپس بھیج کہ اُس سارے کو لے آؤں۔ اُس سے فرمائے گا کہ دکھاؤ تو نے آگے کیا بھیجا تھا؟ عرض کرے گا کہ اے رب! سب کچھ جمع کیا اور بڑھایا اور جو کچھ تھا اس میں سے اکثر کو چھوڑ آیا ہوں۔ مجھے واپس بھیج کہ اُس سارے کو لے آؤں۔ جب ظاہر ہو جائے گا کہ اس نے آگے کچھ نہیں بھیجا تو اُسے جہنم کی طرف بھیج دیا جائے گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور ضعیف کہا۔

۴۹۶۷ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُسْاَلُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ النَّعِيْمِ اَنْ يُّقَالَ لَهٗ اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ وَنُرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) [42]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز سب سے پہلے بندے سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا اور کہا جائے گا کہ کیا میں نے تیرے جسم کو درست نہیں رکھا اور تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہ کیا۔ (ترمذی)

۴۹۶۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ [43]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز آدمی کے قدم آگے نہیں بڑھیں گے یہاں تک کہ اُس سے پانچ چیزوں کے متعلق پوچھ نہ لیا جائے۔ عمر

شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَّالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

کن کاموں میں ختم کی۔ جوانی کن باتوں میں برباد کی۔ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ جو جانتا تھا اُس پر کہاں تک عمل کیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل

۴۹۶۹ (۴۴) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ تم کسی گورے یا کالے سے بہتر نہیں ہو مگر جبکہ تقوٰی میں بڑھ کر ہو۔
(احمد)

۴۹۷۰ (۴۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں بے رغبت ہوتا دنیا سے کوئی بندہ مگر اُس کے دل میں اللہ تعالیٰ حکمت اُگا دیتا ہے، جس کے ساتھ اُس کی زبان بولتی ہے اور دنیا کے عیب دکھا دیتا ہے اور اُس کی بیماریاں اور اُس کے علاج اور اُسے سلامتی کے گھر کی طرف صحیح سالم نکال لیتا ہے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۴۹۷۱ (۴۶) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْمًا وَّلِسَانَهٗ صَادِقًا وَّنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً وَّخَلِيْقَتَهٗ مُسْتَقِيْمَةً وَّجَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً وَّعَيْنَهٗ نَاظِرَةً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقِمَعٌ وَّاَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِّمَا يُوْعِي الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهٗ وَاعِيًا۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ کامیاب ہوا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لیے مخصوص کر دیا اور اپنے دل کو اطاعت والا بنایا اور اپنی زبان کو سچ بولنے والی اور اپنے نفس کو اطمینان والا اور اپنی طبیعت کو سیدھے راستے پر چلنے والی اور اپنے کانوں کو حق بات سننے والے اور اپنی آنکھ کو حق دیکھنے والی۔ کان قیف اور آنکھ راستہ اُس چیز کا ہیں جو دل نگاہ رکھتا ہے اور وہ کامیاب ہو گیا جس نے اپنے دل کو نگاہ رکھنے والا بنا لیا۔ روایت کیا اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۹۷۲ (۴۷) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں گنہگار بندے کو وہ چیزیں دے رہا ہے جو اُسے پسند ہیں تو یہ استدراج ہے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ جب وہ اُن چیزوں کو بھول گئے جن کی انہیں نصیحت فرمائی تھی تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے، یہاں تک کہ جب دیے گئے پر خوش ہو گئے تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا تو وہ آس ٹوٹے ہوئے رہ گئے۔ (۶ : ۴۴ - احمد)

۴۹۷۳ (۴۸) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل صفہ میں

تُوُفِّيَ وَتَرَكَ دِيْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّةٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّيَ اٰخَرُ فَتَرَكَ دِيْنَارَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

۴۹۷۴/۴۹ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى خَالِهٖ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُوْدُهٗ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ يَا خَالِ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِهٖ قَالَ وَمَا ذَالِكَ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَّمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَرَانِيْ قَدْ جَمَعْتُ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۹۷۵/۵۰ وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ مَالَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَئُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۴۹۷۶/۵۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ۔

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

۴۹۷۷/۵۲ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ وَلٰكِنْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ)

میں سے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا اور اُس نے ایک دینار چھوڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک داغ ہے۔ پھر دوسرا فوت ہوا اور دو دینار چھوڑے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو داغ ہیں۔ روایت کیا اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت معاویہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے ماموں جان حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے گئے تو حضرت ابوہاشم رو پڑے۔ کہا کہ ماموں جان! آپ کو کس چیز نے رُلایا؟ تکلیف نے مضطرب کیا یا دنیا کے لالچ نے؟ فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے پکا عہد لیا تھا مگر میں اُس پر قائم نہ رہ سکا۔ کہا وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سُنا کہ سارے مال سے تمہارے لیے ایک خادم اور ایک گھوڑا جہاد کے لیے کافی ہے جبکہ میرے خیال میں اِس سے میں نے زیادہ جمع کیا ہے۔

(احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت اُمّ درداء سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئی: کیا بات ہے کہ آپ اُس طرح مال تلاش نہیں کرتے جیسے فلاں تلاش کرتا ہے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے، بھاری بوجھ والے اُس سے گزر نہیں سکیں گے۔ میں یہی چاہتا ہوں کہ اُس گھاٹی میں ہلکا پھلکا ہو کر گزروں۔ (بیہقی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے کہ پانی پر چلے اور اُس کے قدم نہ بھیگیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ اِسی طرح دنیادار گناہوں سے نہیں بچ سکتا۔ اِن دونوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

جبیر بن نفیر سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری طرف یہ وحی نہیں کی گئی کہ مال جمع کروں اور تاجروں میں شامل ہو جاؤں بلکہ میری طرف یہ وحی فرمائی گئی ہے کہ اپنے رب کی تعریف بیان کرتے ہوئے اُس کی پاکی بیان کرو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ اور آخری دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو (۱۵: ۹۸ ، ۹۹) روایت کیا اسے شرح السنہ میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں ابو مسلم سے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهِ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ)

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو دنیا کو حلال طریقے سے تلاش کرے، سوال سے بچنے، اہل وعیال کی ضروریات پوری کرنے اور ہمسائے پر احسان کرنے کے لیے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے یوں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہو گا اور جو دنیا کو حلال طریقے سے تلاش کرے لیکن مال بڑھانے، فخر کرنے اور دولت مندی دکھانے کے لیے تو اللہ تعالیٰ سے ملے گا کہ وہ ناراض ہو گا۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں، ابونعیم نے حلیہ میں۔

$\frac{4979}{54}$ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ بھلائی کے خزانے ہیں اُن خزانوں کی کنجیاں ہیں۔ مبارک ہو اُس بندے کو جس کو اللہ تعالیٰ نے بھلائی کو کھولنے اور بُرائی کو بند کرنے کی کنجی بنایا۔

(ابن ماجہ)

$\frac{4980}{55}$ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبْغَضَ اللّٰهُ بِالْعَبْدِ...

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُبَارَكْ لِلْعَبْدِ فِيْ مَالِهٖ جَعَلَهٗ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے مال میں برکت نہ ڈالے تو وہ اُسے پانی اور مٹی میں صرف کرتا ہے۔ (بیہقی)

$\frac{4981}{56}$ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَإِنَّهٗ أَسَاسُ الْخَرَابِ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عمارتوں میں حرام سے بچو کیونکہ یہ خرابی کی جڑ ہے۔ ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

$\frac{4982}{57}$ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا اُس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اُس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو اور اسے وہی جمع کرتا ہے جس کو عقل نہ ہو۔ روایت کیا اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

$\frac{4983}{58}$ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ الْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ أَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ أَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دورانِ خطبہ فرماتے ہوئے سُنا، شراب گناہوں کو کثرت سے جمع کرنے والی اور عورتیں شیطان کا جال ہیں اور دنیا کی محبت ہر بُرائی کی جڑ ہے اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سُنا، عورتوں کو پیچھے رکھو جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پیچھے رکھا ہے۔ روایت کیا اسے رزین نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں حسن بصری سے مرسلاً روایت کی ہے کہ دنیا کی محبت ہر بُرائی کی جڑ ہے۔

۴۹۸۴ / ۵۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِي الْهَوٰى وَطُوْلُ الْاَمَلِ فَاَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَاَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْاٰخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بَنُوْنَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا فَاِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِي دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِي دَارِ الْاٰخِرَةِ وَلَا عَمَلَ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنی اُمت کے متعلق دُو چیزوں سے زیادہ ڈرتا ہوں۔ یعنی نفسانی خواہشات اور لمبی عمر کی آرزو کیونکہ نفسانی خواہشات تو حق سے روکتی ہیں اور لمبی عمر کی خواہش آخرت کو بھلا دیتی ہے۔ یہ دنیا کوچ کر جانے والی اور آخرت کوچ کر کے آنے والی ہے۔ دونوں میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں۔ اگر تم سے ہو سکے تو ایسا کرو کہ دنیا کے بیٹے نہ بنو کیونکہ آج تم عمل کے گھر میں ہو اور حساب نہیں ہے اور کل تم آخرت کے گھر میں ہو گے جہاں عمل نہیں ہوگا۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۹۸۵ / ۶۰ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَّارْتَحَلَتِ الْاٰخِرَةُ مُقْبِلَةً وَّلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بَنُوْنَ فَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَّلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَّلَا عَمَلَ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ)

روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دنیا پیٹھ پھیر کر جا رہی ہے اور آخرت سامنے آ رہی ہے۔ دونوں میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں۔ تم آخرت کے بیٹے بنو کیونکہ آج عمل ہے اور حساب نہیں لیکن کل حساب ہوگا اور عمل نہیں ہوگا۔ اسے بخاری نے ترجمۃ الباب میں روایت کیا۔

۴۹۸۶ / ۶۱ وَعَنْ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَّاْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ اَلَا وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ اَجَلٌ صَادِقٌ وَّيَقْضِي فِيْهَا مَلِكٌ قَادِرٌ اَلَا وَاِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهٗ بِحَذَافِيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ اَلَا وَاِنَّ الشَّرَّ كُلَّهٗ بِحَذَافِيْرِهٖ فِي النَّارِ اَلَا فَاعْمَلُوْا وَاَنْتُمْ مِّنَ اللّٰهِ عَلٰى حَذَرٍ وَّاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مَّعْرُوْضُوْنَ عَلٰى اَعْمَالِكُمْ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ایک روز اپنے خطبے میں فرمایا: آگاہ رہو کہ دنیا حاضر مال ہے جس میں سے نیک اور بد کھاتے ہیں اور آخرت سچ ثابت ہونے والا زمانہ ہے جس میں قدرت والا حقیقی بادشاہ فیصلہ فرمائے گا۔ آگاہ رہو کہ بھلائی اپنی تمام شاخوں سمیت جنت میں ہے اور بُرائی اپنی تمام شاخوں سمیت جہنم میں ہے۔ آگاہ رہو کہ تمہاری خیر اللہ سے ڈرنے میں ہے۔ آگاہ رہو کہ تم اپنے اعمال کے سامنے پیش کیے جاؤ گے تو جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی اُسے دیکھے گا اور جس نے ذرہ برابر بُرائی کی ہوگی اُسے دیکھے گا۔ روایت کیا ہے اسے شافعی نے۔

۴۹۸۷ / ۶۲ وَعَنْ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ وَعْدٌ صَادِقٌ يَّحْكُمُ فِيْهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ يُّحِقُّ فِيْهَا الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ كُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَاِنَّ كُلَّ اُمٍّ يَّتْبَعُهَا وَلَدُهَا۔

(رَوَاهُمَا اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ)

حضرت شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: اے لوگو! یہ دنیا حاضر مال ہے اس سے نیک اور بد کھاتے ہیں اور آخرت سچا وعدہ ہے جس میں انصاف اور قدرت والا حقیقی بادشاہ فیصلہ فرمائے گا اس میں حق کو حق اور باطل کو باطل دکھا دیا جائے گا۔ تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بنو کیونکہ ہر ایک ماں کے پیچھے اُس کی اولاد ہوتی ہے۔ ان دونوں حدیثوں کو ابو نعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے۔

۴۹۸۸ (۶۳) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَیْہَا مَلَکَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ یَا اَیُّہَا النَّاسُ ہَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّکُمْ مَا قَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَاَلْہٰی۔ (رَوَاہُمَا اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج طلوع نہیں ہوتا مگر اس کے پہلو میں دو فرشتے ہوتے ہیں جو جن اور انسانوں کے سوا سب کو سنا کر منادی کرتے ہیں کہ اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ جو تھوڑا اور کفایت کرنے والا ہو وہ ہلاک کرنے والے زیادہ سے اچھا ہے۔ ان دونوں کو ابو نعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے۔

۴۹۸۹ (۶۴) وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ یَبْلُغُ بِہٖ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے حضور تک پہنچاتے کہ آپ نے فرمایا: جب کوئی مرجاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ آگے کیا بھیجا ہے اور انسان کہتے ہیں کہ پیچھے کیا چھوڑا ہے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۴۹۹۰ (۶۵) وَعَنْ مَالِکٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِہٖ یَا بُنَیَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَیْہِمْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَہُمْ اِلَی الْاٰخِرَۃِ سِرَاعًا یَذْہَبُوْنَ وَاِنَّکَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْیَا مُنْذُ کُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَۃَ وَاِنَّ دَارًا تَسِیْرُ اِلَیْہَا اَقْرَبُ اِلَیْکَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْہَا۔ (رَوَاہُ رَزِیْنٌ)

امام مالک سے روایت ہے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے! لوگوں سے جس قیامت کا وعدہ کیا گیا ہے وہ انہیں دور معلوم ہوتی ہے جبکہ وہ آخرت کی طرف تیزی سے جا رہے ہیں۔ تم نے ابتداء سے ہی دنیا کی طرف پیٹھ لی اور آخرت کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ بیشک جس گھر کی طرف تم جا رہے ہو وہ اس کی نسبت زیادہ نزدیک ہے جس سے نکل رہے ہو۔ (رزین)

۴۹۹۱ (۶۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ کُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُہٗ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ ہُوَ التَّقِیُّ النَّقِیُّ لَا اِثْمَ عَلَیْہِ وَلَا بَغْیَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: کون سا آدمی افضل ہے؟ فرمایا کہ ہر وہ آدمی جو صاف دل اور سچی زبان والا ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ سچی زبان والے کو تو ہم جانتے ہیں لیکن مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ کیا ہے؟ فرمایا وہ پاکیزہ دل اور پاکیزہ سیرت والا ہے۔ وہ گناہ، ظلم، خیانت اور حسد نہیں کرتا۔ اسے ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۴۹۹۲ (۶۷) وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِذَا کُنَّ فِیْکَ فَلَا عَلَیْکَ مَا فَاتَکَ الدُّنْیَا حِفْظُ اَمَانَۃٍ وَصِدْقُ حَدِیْثٍ وَحُسْنُ خَلِیْقَۃٍ وَعِفَّۃٌ فِیْ طُعْمَۃٍ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں چار باتیں ہوں تو دنیا میں باقی چیزیں نہ ملنے کا کوئی مضائقہ نہیں۔ امانت کی حفاظت، بات کی سچائی، اخلاق کی خوبی اور خوراک کی پاکیزگی۔ اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۴۹۹۳ (۶۸) وَعَنْ مَالِکٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّہٗ قِیْلَ لِلُقْمَانَ الْحَکِیْمِ مَا بَلَغَ بِکَ مَا نَرٰی یَعْنِی الْفَضْلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِیْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَۃِ وَتَرْکُ مَا لَا یَعْنِیْنِیْ۔ (رَوَاہُ فِی الْمُؤَطَّاءِ)

امام مالک سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ لقمان حکیم سے کہا گیا: ہم دیکھتے ہیں اس مقام پر آپ کو کس چیز نے پہنچایا؟ فرمایا کہ سچی بات کرنے، امانت ادا کرنے اور بیکار گفتگو چھوڑ دینے نے۔ (مؤطا)

۴۹۹۴ (۶۹) وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِيْءُ الْاَعْمَالُ فَتَجِيْءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ فَتَجِيْءُ الصَّدَقَةُ فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِيْءُ الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ تَجِيْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِيْءُ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ بِكَ الْيَوْمَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اعمال پیش کیے جائیں گے نماز پیش کی جائے گی وہ عرض کرے گی یارب! میں نماز ہوں۔ فرمائے گا کہ تم بھلائی پر ہو۔ پھر صدقہ پیش کیا جائے گا۔ وہ عرض کرے گا اے رب! میں صدقہ ہوں۔ فرمائے گا کہ تم بھی بھلائی پر ہو۔ پھر روزے کو پیش کیا جائے گا۔ وہ عرض کرے گا اے رب! میں روزہ ہوں۔ فرمائے گا کہ تم بھی بھلائی پر ہو۔ پھر دیگر اعمال اسی طرح پیش کیے جائیں گے اللہ فرمائے گا کہ تم بھی بھلائی پر ہو۔ پھر اسلام پیش کیا جائے گا تو وہ عرض کرے گا کہ اے رب! تو سلام ہے اور میں اسلام ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ تو بھلائی پر ہے آج میں تیرے باعث مواخذہ کروں گا اور تیرے سبب عطا کروں گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے:۔ اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں ہے۔ (۳:۸۵)

۴۹۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيْهِ فَاِنِّيْ اِذَا رَاَيْتُهٗ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا۔
۴۰

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ایک پردہ تھا جس میں پرندوں کی تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے عائشہ! اسے بدل دو کیونکہ جب میں نے اسے دیکھا تو مجھے دنیا یاد آگئی۔

۴۹۹۶ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِظْنِيْ وَاَوْجِزْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ فِيْ صَلٰوتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاَجْمِعِ الْاِيَاسَ مِمَّا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ۔
۴۱

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ مجھے مختصر نصیحت فرمایئے۔ فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو رخصت ہونے والے جیسی پڑھو اور ایسی بات نہ کہو جس پر معذرت خواہ ہونا پڑے اور جو لوگوں کے قبضے میں ہے اس سے پوری طرح مایوس ہو جاؤ۔

۴۹۹۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْصِيْهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ تَحْتَ رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ اِنَّكَ عَسٰى اَنْ لَّا تَلْقَانِيْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا وَلَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِيْ هٰذَا اَوْ قَبْرِيْ فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا وَحَيْثُ كَانُوْا۔
۴۲

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اُن کے ساتھ وصیت کرتے ہوئے نکلے۔ حضرت معاذ سوار تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی سواری کے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ جب فارغ ہو گئے تو فرمایا:۔ اے معاذ! شاید اس سال کے بعد تم مجھ سے ملاقات نہ کر سکو اور شاید تم میری اس مسجد کے پاس سے گزرو یا میری قبر کے پاس سے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فراق میں حضرت معاذ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے پھر آپ نے مُڑ کر مدینہ منورہ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ میرا قرب حاصل کرنے والے متقی ہیں، وہ خواہ کوئی ہوں

(رَوَی الْاَحَادِیْثَ الْاَرْبَعَۃَ اَحْمَدُ)

یا کسی جگہ ہوں۔ اِن چاروں حدیثوں کو احمد نے روایت کیا ہے۔

۴۹۹۸ ۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ لِّذٰلِکَ مِنْ عَلَمٍ یُّعْرَفُ بِہٖ قَالَ نَعَمْ اَلتَّجَافِیْ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَۃُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِہٖ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلاوت کی: جس کو اللہ ہدایت دینا چاہے تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے (۶: ۱۲۵) رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نور جب سینے میں داخل ہو تو سینہ کھلتا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا اس بات کو جاننے کی کوئی نشانی ہے؟ فرمایا ہاں، دنیا سے دور رہنا، ہمیشہ کے گھر کی جانب جھکے رہنا اور موت کے آنے سے پہلے اس کے لیے تیار رہنا۔

۴۹۹۹ ۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ خَلَّادٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْعَبْدَ یُعْطٰی زُھْدًا فِی الدُّنْیَا وَقِلَّۃَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْہُ فَاِنَّہٗ یُلَقَّی الْحِکْمَۃَ۔

(رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابو خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دنیا میں زہد اور کم گوئی عطا فرمائی گئی ہے تو اس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ وہ حکمت سکھایا گیا ہے۔ اِن دونوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَمَا کَانَ مِنْ عَیْشِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فقرا کی فضیلت اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طرز زندگی

پہلی فصل

۵۰۰۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض بکھرے بالوں والے اور دروازوں سے دھتکارے ہوئے ایسے ہیں کہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا لیں تو وہ انھیں سچے کر دکھاتا ہے۔ (مسلم)

۵۰۰۱ ۲ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰی سَعْدٌ اَنَّ لَہٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِکُمْ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ انھیں دوسروں پر فضیلت ہے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے ضعیف لوگوں کے باعث مدد کیے جاتے اور روزی دیے جاتے ہو۔ (بخاری)

۵۰۰۲ ۳ وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ فَکَانَ عَامَّۃَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا

مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تو اُس میں داخل ہونے والے میں نے زیادہ تر مسکین دیکھے اور دولت مند روکے ہوئے تھے ماسوائے اُن کے جن جنہیں کو جہنم میں ڈالنے کا حکم فرما دیا گیا تھا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اُس میں داخل ہونے والی زیادہ تر عورتیں تھیں۔ (متفق علیہ)۔

۵۰۰۳ [4] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو زیادہ تر اُس میں مفلسوں کو دیکھا اور جہنم میں جھانک کر دیکھا تو زیادہ تر اُس میں عورتوں کو دیکھا۔ (متفق علیہ)۔

۵۰۰۴ [5] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک قیامت کے روز مہاجرین دولت مندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔

(مسلم)

۵۰۰۵ [6] وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ جَالِسٍ مَا رَاْيُكَ فِيْ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُّنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُّشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاْيُكَ فِيْ هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا يُنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا يُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا يُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص سے فرمایا کہ اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ اُس نے کہا کہ یہ معزز لوگوں میں سے ہے۔ خدا کی قسم، اِس قابل ہے کہ پیغام دے تو نکاح کر دیا جائے اور اگر سفارش کرے تو قبول کی جائے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ پھر دوسرا آدمی گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اس کے بارے میں تمہارا خیال ہے؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ مفلس مسلمانوں میں سے ہے۔ اِس قابل ہے کہ پیغام دے تو نکاح نہ کیا جائے اگر سفارش کرے تو قبول نہ ہو اور اگر کوئی بات کرے تو اس کی بات سُنی نہ جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس سے بہتر ہے کہ اِس جیسے لوگوں سے زمین بھری ہوئی ہو۔ (متفق علیہ)۔

۵۰۰۶ [7] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ آلِ محمد نے کبھی متواتر دو روز جَو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی۔

(متفق علیہ)

۵۰۰۷ [8] وَعَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَاَبٰى

سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ ایک قوم کے پاس سے گزرے جن کے پاس بھنی ہوئی بکری رکھی تھی، اُنہوں

أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نے آپ کو کھانے کے لیے بلایا تو آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور آپ نے شکم سیر ہو کر جو کی روٹی نہیں کھائی۔

(بخاری)

۵۰۰۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ مَشٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ[9] وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَمْسٰى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَإِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جو کی روٹیاں اور بودار چربی لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی اور اُس سے اپنے گھر والوں کے لیے جو لیے تھے اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ آلِ محمد نے اس حالت میں شام نہیں کی کہ اُن کے پاس ایک صاع گندم یا ایک صاع کوئی غلہ ہو جبکہ آپ کی نو ازواجِ مطہرات تھیں۔

(بخاری)

۵۰۰۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ادْعُ اللهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللهَ فَقَالَ أَوَفِي هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي رِوَايَةٍ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر کوئی بستر نہیں تھا جس سے آپ کے پہلو پر نشانات پڑ گئے تھے۔ آپ نے چمڑے کے تکیے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ آپ کی اُمت کے لیے وسعت فرمائے کیونکہ ایرانیوں اور رومیوں کے لیے وسعت فرمائی گئی ہے جبکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ فرمایا کہ اے عمر بن خطاب! ابھی کافی ہے۔ وہ ایسی قوم ہیں کہ اُنہیں دنیا کی زندگی میں ہی اُن کا حصہ جلدی سے دے دیا گیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ دنیا اُن کے لیے اور آخرت ہمارے لیے ہو۔ (متفق علیہ)۔

۵۰۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ[11] أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اصحابِ صفہ میں سے میں نے ستر افراد کو دیکھا جن میں سے کسی ایک کے پاس بھی چادر نہیں تھی بلکہ صرف ازار تھی یا کمبل تھا جس کو اپنی گردن سے باندھ لیتے۔ اُن میں سے کسی کا کپڑا پنڈلیوں تک پہنچتا اور کسی کا ٹخنوں تک اور اُسے وہ اپنے ہاتھوں سے سمیٹے رکھتے تاکہ کسی کو اُن کا ستر نظر نہ آئے۔

(بخاری)

۵۰۱۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[12] إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو مال اور افراد میں تم سے بڑھ کر ہو تو اُسے بھی دیکھنا چاہیے جو تم سے کم تر ہو (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

فرمایا کہ اسے دیکھو جو تم سے کم تر ہے اور اسے نہ دیکھو جو تم سے بڑھ کر ہے۔ یہ بات زیادہ بہتر ہے تاکہ جو اللہ کی تم پر نعمتیں ہیں انھیں حقیر نہ سمجھنے لگو۔

دوسری فصل

۵۰۱۲ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[13] يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فقیر لوگ جنت میں امیروں سے پانچ سو برس پہلے داخل ہوں گے جو کہ نصف دن ہے۔
(ترمذی)

۵۰۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[14] قَالَ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّی الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّی الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اِلٰی قَوْلِهٖ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی ہے: اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ، مسکینی کی حالت میں وفات دینا اور میرا حشر مسکینوں کے گروہ میں کرنا۔ حضرت عائشہ صدیقہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیوں؟ فرمایا کہ وہ امیروں سے چالیس برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اے عائشہ! مسکین کو خالی ہاتھ نہ لوٹانا خواہ کھجور کا ٹکڑا ہی میسر آئے۔ اے عائشہ! مسکینوں سے محبت کرنا اور انھیں نزدیک رکھنا تو اللہ تعالیٰ قیامت میں تمہیں اپنا قرب عطا فرمائے گا۔ روایت کیا اسے ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابن ماجہ نے حضرت ابوسعید سے زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ تک اسے روایت کیا ہے۔

۵۰۱۴ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[15] قَالَ ابْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ اَوْ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنے ضعیفوں میں تلاش کیا کرو کیونکہ تم اپنے ضعیفوں کے سبب روزی اور مدد دیے جاتے ہو۔
(ابوداؤد)

۵۰۱۵ وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ[16] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت امیّہ بن خالد بن عبداللہ بن اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقرائے مہاجرین کے وسیلے سے فتح مانگا کرتے تھے۔ (شرح السنّہ)۔

۵۰۱۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى[17] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِنَّ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فاسق پر نعمتوں کے باعث رشک نہ کرنا کیونکہ تمہیں کیا معلوم کہ مرنے کے بعد اسے کیا ملنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس اس

۵۰۱۷ [۱۸] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ سَنَتُهٗ وَاِذَا فَارَقَ الدُّنْيَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَةَ۔
(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا مومن کا قید خانہ اور قحط ہے جب وہ دنیا سے جدا ہوتا ہے تو قید خانے اور قحط سے جدا ہوتا ہے۔ (شرح السنہ)

۵۰۱۸ [۱۹] وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَآءَ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرے تو اُسے دنیا سے بچاتا ہے۔ جیسے تم میں سے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔ (احمد، ترمذی)

۵۰۱۹ [۲۰] وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ اٰدَمَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِّلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ موت مومن کے لیے فتنے سے بہتر ہے۔ دوسرے مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے جبکہ مال کی کمی میں حساب کی آسانی ہے۔ (احمد)

۵۰۲۰ [۲۱] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّكَ قَالَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَلَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا دیکھو تو سہی کہ تم کیا کہتے ہو۔ چنانچہ تین مرتبہ کہا کہ خدا کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا اگر تم سچے ہو تو فقر کے لیے پاکھر تیار کر لو کیونکہ مجھ سے محبت کرنے والے کی طرف فقر اُس سے جلدی پہنچتا ہے کہ سیلاب اپنے منتہیٰ تک پہنچے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث غریب ہے

۵۰۲۱ [۲۲] وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَّيَوْمٍ وَّمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَّاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُّوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِّنْ مَّكَّةَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِّنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِهٖ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کی وجہ سے اتنا ڈرایا گیا ہوں کہ کوئی دوسرا نہیں ڈرایا گیا اور میں اللہ کے باعث اتنی اذیت دیا گیا ہوں کہ کوئی دوسرا نہیں دیا گیا مجھ پر تیس رات اور دن ایسے بھی گزرے ہیں جبکہ میرے اور بلال کے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکے ماسوائے اُس تھوڑی سی چیز کے جس کو بلال کی بغل چھپائے رکھتی تھی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت کر کے مکہ مکرمہ سے نکلے تو آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے اور حضرت بلال کے پاس اتنا کھانا تھا جس کو وہ اپنی بغل میں اٹھائے ہوئے تھے۔

۵۰۲۲ [۲۳] وَعَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَيْنِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹوں پر سے ایک ایک پتھر اٹھایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے شکم مبارک سے دو پتھر اٹھائے اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۲۳/۲۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ جُوْعٌ فَأَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھیں بھوک پہنچی تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ایک ایک کھجور مرحمت فرمائی۔ (ترمذی)۔

۵۰۲۴/۲۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰى بِهٖ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ إِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ إِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَأَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ)

عمرو بن شعیب ان کے والد ماجد ان کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو عادتیں جس کے اندر ہوں تو اللہ تعالیٰ اُسے شاکر و صابر لکھ لیتا ہے جو دینی لحاظ سے اُسے دیکھے جو اُس سے بڑھ کر ہو اور دنیاوی لحاظ سے اُسے دیکھے جو اُس سے کم تر ہو اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے کہ اُسے اللہ تعالیٰ نے اُس پر فضیلت دی تو اللہ تعالیٰ اُسے شاکر و صابر لکھ لیتا ہے اور جو دینی لحاظ سے اُس شخص کی طرف دیکھے جو اُس سے کم تر ہو اور دنیاوی لحاظ سے اُس شخص کی طرف دیکھے جو اُس سے بڑھ کر ہو اور اُس پر افسوس کرے جو اُسے حاصل نہیں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے شاکر و صابر نہیں لکھے گا۔ (ترمذی) اور أَبْشِرُوْا يَا صَعَالِيْكَ الْمُهَاجِرِيْنَ والی حدیث ابوسعید اُس باب میں مذکور ہوئی جو فضائل القرآن کے بعد ہے۔

تیسری فصل

۵۰۲۵/۲۶ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَالَ أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ أَلَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِيْ إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ فَإِنَّ لِيْ خَادِمًا قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ

ابو عبدالرحمٰن بن حبلی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جبکہ ایک آدمی نے اُن سے سوال کرتے ہوئے کہا: ہم فقرائے مہاجرین میں سے نہیں ہیں؟ حضرت عبداللہ نے اُن سے فرمایا: کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس تم ٹھہر سکو؟ کہا ہاں۔ فرمایا کیا تمہارے پاس گھر ہے جس میں تم رہ سکو؟ کہا ہاں۔ فرمایا تم تو امیروں میں سے ہو۔ اُس نے کہا کہ میرا ایک خادم بھی ہے۔ فرمایا کہ پھر تو تم بادشاہ ہو۔ عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ تین آدمی حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں اُن کے پاس تھا۔ عرض گزار ہوئے: اے ابو محمد! خدا کی قسم، ہم کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے ہمارے پاس خرچ، سواری اور سامان میں سے کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ نے

رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَالُوْا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۰۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَمَا أَنَا قَاعِدٌ[27] فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ قُعُوْدٌ إِذْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ إِلَيْهِمْ فَقُمْتُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَشَّرْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ بِمَا يَسُرُّ وُجُوْهَهُمْ فَإِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِأَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَلْوَانَهُمْ أَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُوْنَ مَعَهُمْ أَوْ مِنْهُمْ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۰۲۷ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنِيْ خَلِيْلِيْ بِسَبْعٍ أَمَرَنِيْ[28] بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَأَمَرَنِيْ أَنْ أَنْظُرَ إِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ وَلَا أَنْظُرَ إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ وَأَمَرَنِيْ أَنْ أَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ أَدْبَرَتْ وَأَمَرَنِيْ أَنْ لَّا أَسْأَلَ أَحَدًا شَيْئًا وَأَمَرَنِيْ أَنْ أَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا وَأَمَرَنِيْ أَنْ لَّا أَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَأَمَرَنِيْ أَنْ أُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۵۰۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى[29] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلٰثَةٌ اَلطَّعَامُ وَالنِّسَاءُ وَالطِّيْبُ فَأَصَابَ اثْنَيْنِ وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا أَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ وَلَمْ يُصِبِ الطَّعَامَ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اُن سے فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو۔ اگر تم ہماری طرف لوٹنا چاہتے ہو تو جو اللہ تعالیٰ میسر فرمائے گا وہ ہم تمہیں دے دیں گے اور اگر تم چاہو تو ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے کر دیں گے اور اگر چاہو تو صبر کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ فقرائے مہاجرین قیامت کے روز اُن کے مالداروں پر چالیس سال پہلے جنت کی طرف سبقت لے جائیں گے۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم صبر کرتے ہیں اور کسی چیز کا سوال نہیں کرتے۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور فقرائے مہاجرین کا گروہ بھی بیٹھا ہوا تھا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور اُن میں بیٹھ گئے۔ میں اُٹھ کر اُن کے پاس چلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقرائے مہاجرین کو وہ چیز مبارک ہے جس سے اُن کے چہرے کھل جاتے ہیں کہ وہ جنت میں امیروں سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ اُن حضرات کے رنگ نکھر گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کا بیان ہے کہ کاش! میں ان کے ساتھ ہوتا یا ان میں سے ہوتا۔

(دارمی)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے خلیل آقا نے مجھے سات باتوں کا حکم فرمایا۔ مجھے مسکینوں سے محبت کرنے اور اُن کے قریب رہنے کا حکم فرمایا۔ حکم فرمایا کہ اپنے سے کم حیثیت والے کی طرف دیکھوں اور اپنے سے زیادہ حیثیت والے کی طرف نہ دیکھوں۔ حکم فرمایا کہ صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ پیٹھ دکھائیں۔ حکم فرمایا کہ کسی سے کچھ نہ مانگوں۔ حکم فرمایا کہ سچی بات کہوں اگرچہ کڑوی ہو۔ حکم فرمایا کہ اللہ کے کاموں میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں اور حکم فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے کہا کروں کیونکہ یہ کلمات عرش کے نیچے والے خزانے سے ہیں۔ (احمد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا کی تین چیزوں کو پسند فرماتے تھے یعنی کھانا، عورت اور خوشبو۔ چنانچہ دو آپ کو میسر آئیں اور ایک میسر نہ آئی۔ عورتیں اور خوشبو تو ملیں لیکن کھانا نہ ملا۔

(احمد)

۵۰۲۹ / ۳۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَیَّ الطِّیْبُ وَالنِّسَآءُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَآئِیُّ وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِیِّ بَعْدَ قَوْلِہٖ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا۔)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے خوشبو اور عورتوں کی محبت دی گئی ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ (احمد، نسائی) اور ابن جوزی نے حُبِّبَ اِلَیَّ کے بعد مِنَ الدُّنْیَا بھی کہا ہے۔

۵۰۳۰ / ۳۱ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِہٖ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب انھیں یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا۔ عیش پسندی سے بچنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے عیش پسند نہیں ہوا کرتے۔

(احمد)

۵۰۳۱ / ۳۲ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰہُ مِنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کم رزق میں بھی اللہ سے راضی ہے تو اللہ تعالیٰ کم عمل میں بھی اُس سے راضی رہتا ہے۔

۵۰۳۲ / ۳۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَکَتَمَہُ النَّاسَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَّرْزُقَہٗ رِزْقَ سَنَۃٍ مِّنْ حَلَالٍ۔ (رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنی بھوک یا احتیاج کو لوگوں سے چھپائے تو اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اُسے ایک سال کی حلال روزی عطا فرمائے۔ ان دونوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۵۰۳۳ / ۳۴ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ عَبْدَہُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِیْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِیَالِ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اُس بندے کو پسند فرماتا ہے۔ جو مومن، فقیر، سوال سے بچنے والا اور بال بچے دار ہو۔

(ابن ماجہ)

۵۰۳۴ / ۳۵ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اسْتَسْقٰی یَوْمًا عُمَرُ فَجِیْءَ بِمَآءٍ قَدْ شِیْبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ اِنَّہٗ لَطَیِّبٌ لٰکِنِّیْ اَسْمَعُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ نَعٰی عَلٰی قَوْمٍ شَہَوَاتِہِمْ فَقَالَ اَذْہَبْتُمْ طَیِّبٰتِکُمْ فِیْ حَیٰوتِکُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِہَا فَاَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا فَلَمْ یَشْرَبْہُ۔ (رَوَاہُ رَزِیْنٌ)

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روز پانی مانگا تو اُن کی خدمت میں شہد ملا کر پانی پیش کیا گیا۔ فرمایا کہ یہ پاک ہے لیکن میں سنتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو اُن کی خواہشات پر عیب لگایا اور فرمایا کہ تم نے دنیاوی زندگی میں اپنی مرضی کی چیزوں سے فائدہ اُٹھا لیا۔ مجھے ڈر ہے کہ ہماری نیکیوں کا جلد (دنیا میں) بدلہ نہ دے دیا جائے لہٰذا وہ پانی نہ پیا۔

(رزین)

۵۰۳۵ / ۳۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰی فَتَحْنَا خَیْبَرَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ خیبر فتح ہونے تک ہم نے پیٹ بھر کر کھجوریں نہیں کھائیں۔

(بخاری)

بَابُ الْاَمَلِ وَالْحِرْصِ

ہوا و حرص کا بیان

پہلی فصل

۵۰۳۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ خَطَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِی الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْہُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِہِ الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ فَقَالَ ھٰذَا الْاِنْسَانُ وَھٰذَا اَجَلُہٗ مُحِیْطٌ بِہٖ وَھٰذَا الَّذِیْ ھُوَ خَارِجٌ اَمَلُہٗ وَھٰذِہِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَہٗ ھٰذَا نَھَشَہٗ ھٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَہٗ ھٰذَا نَھَشَہٗ ھٰذَا۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہانے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطوط سے مربع شکل بنائی اور اُس میں ایک خط کھینچا باہر نکلتا ہوا اور اس درمیانی خط تک چھوٹے خطوط کھینچے۔ فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اُس کی موت اُسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ باہر نکلا ہوا خط اُس کی اُمید ہے اور یہ چھوٹے خطوط مصائب کے ہیں۔ اگر وہ اِس مصیبت سے بچتا ہے تو اُس میں جا پھنستا ہے اور اُس سے بچتا ہے تو اس میں اُلجھتا ہے۔

(بخاری)

۵۰۳۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ ھٰذَا الْاَمَلُ وَھٰذَا اَجَلُہٗ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذْ جَاءَہُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطوط کھینچے اور فرمایا: یہ اُمید ہے اور یہ اُس کی موت ہے۔ آدمی اِسی حالت میں ہوتا ہے کہ اُسے قریب والا خط آ لیتا ہے۔

(بخاری)

۵۰۳۸ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَھْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَیَشِبُّ مِنْہُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے اور اُس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں، مال کی حرص اور عمر کی حرص۔

(متفق علیہ)

۵۰۳۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ قَلْبُ الْکَبِیْرِ شَابًّا فِی اثْنَیْنِ فِیْ حُبِّ الدُّنْیَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بوڑھے کا دل دو چیزوں میں ہمیشہ جوان رہتا ہے۔ دنیا کی محبت اور لمبی عمر میں۔

(متفق علیہ)

۵۰۴۰ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰہُ اِلَی امْرِیءٍ اَخَّرَ اَجَلَہٗ حَتّٰی بَلَّغَہٗ سِتِّیْنَ سَنَۃً۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالےٰ نے اُس کا عذر ختم کر دیا جس کی موت بشادی یہاں تک کہ عمر ساٹھ سال تک پہنچ گئی۔

(بخاری)

۵۰۴۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَّابْتَغٰى ثَالِثًا وَّلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آدمی کے لیے مال سے بھری ہوئی دو وادیاں ہوں تو تیسری تلاش کرے گا اور آدمی کے پیٹ کو نہیں بھرتی مگر مٹی اور توبہ کرنے والے کی اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۰۴۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَّعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے جسم کا ایک حصہ پکڑ کر فرمایا، دُنیا میں یوں رہو جیسے تم مسافر یا راہ گیر ہو اور اپنے آپ کو قبور والوں میں شمار کرو۔

(بخاری)

دوسری فصل

۵۰۴۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاُمِّيْ نُطَيِّنُ شَيْئًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ قُلْتُ شَيْءٌ نُصْلِحُهُ قَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے جبکہ میں اور میری امی جان کسی چیز کو لیپ رہے تھے۔ فرمایا کہ اے عبداللہ! یہ کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ ایک چیز کو درست کر رہے ہیں فرمایا کہ اصل معاملہ اس سے زیادہ جلدی میں ہے روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۴۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهْرِيْقُ الْمَاءَ فَيَتَيَمَّمُ بِالتُّرَابِ فَاَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ يَقُوْلُ مَا يُدْرِيْنِيْ لَعَلِّيْ لَا اَبْلُغُهٗ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیشاب کرتے تو مٹی سے تیمم کر لیا کرتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! پانی تو آپ کے قریب ہے۔ فرماتے مجھے کیا معلوم کہ میں اُس تک پہنچ سکوں۔ روایت کیا اسے شرح السنہ میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفا میں۔

۵۰۴۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهٗ وَوَضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ آدمی ہے اور یہ اُس کی موت ہے اور دستِ مبارک اپنی گُدّی کے پاس رکھا۔ پھر دراز کیا اور فرمایا یہ اُس کی اُمید ہے۔

(ترمذی)

۵۰۴۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَزَ عُوْدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاٰخَرَ اِلٰى جَنْبِهٖ وَاٰخَرَ اَبْعَدَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سامنے ایک لکڑی گاڑی اور دوسری لکڑی اُس کے پہلو میں اور تیسری بہت دور۔ فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ انسان ہے

فَلَحِقَهُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ۔
(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

دوڑتا ہے لیکن امید سے پہلے موت آپہنچی ہے۔
(شرح السنہ)

۵۰۴۷/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرُ اُمَّتِيْ مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً اِلٰى سَبْعِيْنَ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کی عمر ساٹھ سے ستر سال تک ہے۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۴۸/۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِيْ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ وَاَقَلُّهُمْ مَنْ يَّجُوْزُ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ فِيْ بَابِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کی عمریں ساٹھ سے ستر سال ہیں اور تھوڑے افراد ہیں جو اِس سے تجاوز کریں گے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) اور حضرت عبد اللہ بن شخیر کی حدیث باب عیادۃ المریض میں مذکور ہوئی۔

تیسری فصل

۵۰۴۹/۱۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

عمرو بن شعیب اُن کے والد ماجد اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس اُمت کی پہلی اصلاح یقین اور زُہد ہے اور اس کا پہلا فساد بخل اور لمبی اُمید ہے۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۵۰۵۰/۱۵ وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيْظِ وَالْخَشِنِ وَاَكْلِ الْجَشِبِ اِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْاَمَلِ۔
(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

امام سفیان ثوری نے فرمایا کہ زہد دنیا میں موٹا اور بھٹا پرانا کپڑا پہننے اور معمولی غذا کھانے کا نام نہیں بلکہ دنیا میں زہد اُمید کے اختصار سے ہے۔
(شرح السنہ)

۵۰۵۱/۱۶ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ اَيُّ شَيْءٍ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَالَ طِيْبُ الْكَسْبِ وَقِصَرُ الْاَمَلِ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

زید بن حسین کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک سے سُنا جبکہ پوچھا گیا کہ دنیا میں زہد کیا ہے؟ فرمایا کہ پاک ذریعہ روزی اور مختصر اُمید۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمُرِ لِلطَّاعَةِ

اطاعت کی وجہ سے مال اور عمر سے محبت رکھنا

پہلی فصل

۵۰۵۲ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ فِي بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ پرہیزگار، استغنا والے اور گمنام بندے کو پسند فرماتا ہے۔ (مسلم) اور لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ والی حدیث ابن عمر پیچھے باب فضائل القرآن میں مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

۵۰۵۳ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کون سا آدمی بہتر ہے؟ فرمایا کہ جس کی عمر لمبی اور اعمال اچھے ہوں۔ عرض گزار ہوا کہ کونسا آدمی برا ہے؟ فرمایا کہ جس کی عمر لمبی اور اعمال برے ہوں۔ (احمد، ترمذی، دارمی)

۵۰۵۴ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ اَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ لَهُ وَيَرْحَمَهُ وَيُلْحِقَهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهُ بَعْدَ صَلٰوتِهِ وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ اَوْ قَالَ صِيَامُهُ بَعْدَ صِيَامِهِ لَمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان اخوت قائم فرمائی۔ اُن میں سے ایک جہاد میں شہید کر دیے گئے اور اُس کے قریباً ایک ہفتہ بعد دوسرے کا بھی انتقال ہو گیا۔ لوگوں نے اُس پر نمازِ جنازہ پڑھی۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ عرض گزار ہوئے ہم نے اللہ سے دعا کی ہے کہ اس کی مغفرت کرے، اس پر رحم فرمائے اور اسے اس کے ساتھی سے ملائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کی نماز کے بعد اس کی نمازیں اور اُس کے اعمال کے بعد اس کے اعمال کہاں گئے، یا یہ بھی فرمایا کہ اُس کے روزوں کے بعد اسکے روزے کہاں گئے جن میں زمین و آسمان کے درمیانی فاصلے کے برابر دوری ہے (ابوداؤد، نسائی)

۵۰۵۵ وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ

حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تین چیزیں ایسی ہیں جن پر میں قسم اٹھاتا

ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا وَّلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَّاَمَّا الَّذِىْ اُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِىْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَيَصِلُ رَحِمَهٗ وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهٖ فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِىْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَّعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِىْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِىْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ لَّمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِىْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ نِيَّتُهٗ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ)

اور وہ اُس پر صبر کرے مگر اللہ تعالیٰ اُس کے باعث اُس کی عزت بڑھا دیتا ہے اور نہیں کھولتا کوئی بندہ سوال کا دروازہ مگر اللہ اُس پر غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے جو بات میں تم سے کہتا ہوں کہ اُسے یاد رکھنا، یہ ہے کہ یہ دینار چار قسم کے لوگوں کے لیے ہے، ایک وہ بندہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا۔ پس اُس میں وہ اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرتا، صلہ رحمی کرتا اور اُس میں حق کے مطابق اللہ کے لیے عمل کرتا ہے۔ یہ اعلیٰ مقام پر ہے۔ دوسرا بندہ جس کو اللہ نے علم دیا اور مال نہیں دیا۔ وہ اچھی نیت والا ہے۔ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح عمل کرتا۔ ان دونوں کا ثواب برابر ہے۔ تیسرا وہ بندہ جس کو اللہ نے مال دیا اور علم نہ دیا۔ وہ علم نہ ہونے کے باعث مال میں بیہودگی کرتا ہے اور اُس میں اپنے رب کا تقویٰ اختیار نہیں کرتا اور صلہ رحمی نہیں کرتا اور اُس میں حق کے مطابق عمل نہیں کرتا تو یہ بُرے مقام پر ہے۔ چوتھا وہ بندہ جس کو اللہ نے مال اور علم نہیں دیا اور وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں تیسرے کی طرح کرتا۔ اِس نیت کے باعث گناہ میں یہ دونوں برابر ہیں۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٥٠٥٦ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهٗ فَقِيْلَ وَكَيْفَ يَسْتَعْمِلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اُسے کام پر لگا دیتا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کس طرح کام پر لگا دیتا ہے؟ فرمایا کہ مرنے سے پہلے اُسے نیک کاموں کی توفیق دے دیتا ہے۔

(ترمذی)

٥٠٥٧ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور موت کے بعد کام آنے والے عمل کرے اور نالائق وہ ہے جو اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کر کے اللہ تعالیٰ سے تمنا کرے۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

تیسری فصل

٥٠٥٨ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا فِىْ مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى رَأْسِهٖ اَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے فرمایا کہ ہم ایک مجلس میں تھے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے تشریف لے آئے اور آپ کا سر مبارک تر تھا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم

اللّٰهِ نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ قَالَ أَجَلْ قَالَ ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ الْغِنٰى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقٰى خَيْرٌ مِّنَ الْغِنٰى وَطِيبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيمِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

آپ کو خوش دیکھ رہے ہیں۔ فرمایا: ہاں۔ پھر لوگ امیری کے ذکر میں مشغول ہو گئے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے امیری کا ڈر نہیں جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے۔ متقی کے لیے امیری سے صحت بہتر ہے اور دلی خوشی نعمتوں سے ہے۔

(احمد)

۵۰۵۹ [۸] وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ الْمَالُ فِيمَا مَضٰى يُكْرَهُ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوكُ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِي يَدِهٖ مِنْ هٰذِهٖ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ فَإِنَّهٗ زَمَانٌ إِنِ احْتَاجَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ يَّبْذُلُ دِينَهٗ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

امام سفیان ثوری نے فرمایا کہ ماضی میں مال ناپسندیدہ تھا لیکن اب مومن کی ڈھال ہے اور فرمایا کہ اگر یہ دینار نہ ہوتے تو بادشاہ ہمیں ذلیل کر ڈالتے اور فرمایا کہ جس کے پاس ان میں سے کچھ ہو تو اُسے سنبھال کر رکھے کیونکہ اس زمانے میں اگر محتاج ہو گیا تو پہلی چیز جس کو خرچ کرے گا وہ اُس کا دین ہو گا اور فرمایا کہ حلال مال فضول خرچی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ اسے شرح السنہ میں روایت کیا ہے۔

۵۰۶۰ [۹] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَيْنَ أَبْنَاءُ السِّتِّينَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ کہاں ہیں ساٹھ سالہ لوگ۔ یہ وہ عمر ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا ہے جس نے سمجھنا ہوتا ہے اور ڈر سنانے والا تمہارے پاس تشریف لایا تھا۔ (۳۵:۳۷) روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۵۰۶۱ [۱۰] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ إِنَّ نَفَرًا مِّنْ بَنِي عُذْرَةَ ثَلَاثَةً أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّكْفِينِيهِمْ قَالَ طَلْحَةُ أَنَا فَكَانُوا عِنْدَهٗ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيهِ أَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيهِ الْآخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ فَرَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ فِي الْجَنَّةِ وَرَأَيْتُ الْمَيِّتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ أَمَامَهُمْ وَالَّذِي اسْتُشْهِدَ أَخِيرًا يَلِيهِ وَأَوَّلَهُمْ يَلِيهِ فَدَخَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا أَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ لَيْسَ أَحَدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُّؤْمِنٍ يُّعَمَّرُ فِي الْإِسْلَامِ لِتَسْبِيحِهٖ وَ

حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بنی عذرہ کے تین افراد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کا بندوبست کون کرے گا؟ حضرت طلحہ عرض گزار ہوئے کہ میں۔ وہ اُن کے پاس تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تو ایک اُن میں سے اُس کے ساتھ نکلا اور شہادت پائی۔ پھر دوسرا لشکر بھیجا تو اُس میں دوسرا نکلا اور شہادت پائی۔ پھر تیسرا اپنے بستر پر فوت ہو گیا۔ حضرت طلحہ کا بیان ہے کہ میں نے تینوں کو جنت میں دیکھا اور بستر پر مرنے والا سب سے آگے تھا اور آخر میں شہید ہونے والا اُس کے نزدیک تھا اور پہلے شہید ہونے والا اُس کے نزدیک۔ یہ بات میرے دل کو کھٹکی اور میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ تمہیں اس میں کون سی بات ناپسند رہی۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس سے افضل کوئی نہیں جس کو اسلام میں زیادہ عمر دی جائے، اُس کی تسبیح، تکبیر اور تہلیل کے باعث۔

تَكْبِيرِهٖ وَتَهْلِيلِهٖ۔

۵۰۶۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَمِيْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ عَبْدًا خَرَّ عَلٰى وَجْهِهٖ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ اِلٰى اَنْ يَّمُوْتَ هَرَمًا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَّرَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَوَدَّ اَنَّهٗ رُدَّ اِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ (رَوَاهُمَا اَحْمَدُ)

حضرت محمد بن ابو عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے۔ بندہ اگر پیدا ہونے کے روز منہ کے بل گر جائے اور بوڑھا ہو کر مرنے تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہے تو قیامت کے روز اسے بھی حقیر سمجھے گا اور چاہے گا کہ دنیا کی طرف واپس بھیجا جائے تاکہ اجر و ثواب کو زیادہ کرے۔ ان دونوں کو احمد نے روایت کیا ہے۔ (احمد)

توکل اور صبر کا بیان

پہلی فصل

۵۰۶۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے ستر ہزار افراد حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔ وہ نہ جھاڑ پھونک کرتے ہوں گے اور نہ شگون لیتے ہوں گے بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہوں گے (متفق علیہ)۔

۵۰۶۴ وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهٗ اَحَدٌ فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّتِيْ فَقِيْلَ هٰذَا مُوْسٰى فِيْ قَوْمِهٖ ثُمَّ قِيْلَ لِيَ انْظُرْ فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ لِيَ انْظُرْ هٰكَذَا فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز باہر تشریف لائے اور فرمایا مجھ پر امتیں پیش کی گئیں تو میرے سامنے سے ایک نبی گزرے جن کے ساتھ ایک آدمی تھا دوسرے نبی کے ساتھ دو آدمی تھے، ایک نبی کے ساتھ پوری جماعت تھی۔ ایک نبی کے ساتھ ایک بھی آدمی نہیں تھا۔ پھر ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جو حد نظر تک تھی۔ مجھے آرزو ہوئی کہ یہ میری امت ہو۔ مجھ سے کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ اپنی قوم میں ہیں۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ دیکھیے۔ میں نے ایک بہت ہی بڑی جماعت دیکھی جو آسمان کے کنارو تک پھیلی ہوئی تھی۔ مجھ سے کہا گیا کہ ادھر بھی دیکھیے۔ میں نے آسمان کے کناروں تک بہت ہی بڑی جماعت دیکھی۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار افراد ہیں جو ان کے آگے آگے بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے، وہ شگون نہیں لیتے، جھاڑ پھونک نہیں کرتے اور داغ نہیں لگواتے بلکہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ حضرت عکاشہ بن محصن کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے مجھے ان میں شامل فرمائے۔ کہا اے اللہ!

مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسے اُن میں شامل فرمائے۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی اُن میں شامل فرمائے۔ فرمایا کہ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔ (متفق علیہ)

۵۰۶۵ وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کے کاموں پر تعجب ہے کہ اُس کے ہر کام میں بھلائی ہے اور یہ بات مومن کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔ اگر اُسے خوشی پہنچے اور شکر ادا کرے تو اُس کے لیے بھلائی ہے اور اگر اُس کو تکلیف پہنچے اور صبر کرے تو اُس کے لیے بھلائی ہے۔ (مسلم)

۵۰۶۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَرُ اللهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، طاقت ور مومن بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو ضعیف مومن سے زیادہ پسند ہے۔ اور ہر بھلائی میں حرص کرو جو تمہیں نفع دے اور اللہ سے مدد مانگو اور عاجز نہ ہو اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہو کہ میں ایسا کرتا تو یوں ہو جاتا، بلکہ یوں کہو کہ جو اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا اور جو اُس نے چاہا کیا کیونکہ اگر کا لفظ شیطان کے کام کو کھولتا ہے۔
(مسلم)

دوسری فصل

۵۰۶۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، اگر تم اللہ تعالیٰ پر اچھی طرح بھروسہ کرو جیسے بھروسہ کرنے کا حق ہے تو تمہیں پرندوں کی طرح روزی دی جائے کہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔
(ترمذی، ابن ماجہ)

۵۰۶۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُّقَرِّبُكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَلَيْسَ شَيْءٌ يُّقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ اَنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا اَلَا فَاتَّقُوا اللهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمْ اسْتِبْطَاءُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے لوگو! کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کرے مگر وہی چیز جن کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں دوزخ سے قریب اور جنت سے دور کرے مگر وہی چیزیں جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے۔ بیشک روح الامین اور دوسری روایت میں ہے کہ روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ کوئی شخص اپنا رزق پورا کیے بغیر نہیں مرتا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ سے ڈرو اور تلاش رزق میں درمیانی راستہ اختیار کرو اور رزق کی تاخیر تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ

الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِی اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا یُدْرَکُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ (رَوَاهُ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ)

اُس کو اللہ کی نافرمانی سے حاصل کرنے لگو کیونکہ جو اللہ کے پاس ہے وہ نہیں حاصل کیا جا سکتا مگر اُس کی اطاعت سے ۔ روایت کیا اسے شرح السنہ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور انہوں نے وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ کا ذکر نہیں کیا۔

۵۰۶۹/۷ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّهَادَةُ فِی الدُّنْیَا لَیْسَتْ بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰکِنَّ الزَّهَادَةَ فِی الدُّنْیَا اَنْ لَّا تَکُوْنَ بِمَا فِیْ یَدَیْکَ اَوْثَقَ بِمَا فِیْ یَدَیِ اللّٰهِ وَاَنْ تَکُوْنَ فِیْ ثَوَابِ الْمُصِیْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِیْهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِیَتْ لَکَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الرَّاوِیْ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا میں زہد یہ نہیں کہ حلال کو اپنے اوپر حرام کر دیا جائے اور نہ یہ کہ مال ضائع کیا جائے بلکہ دنیا میں زہد یہ ہے کہ جو تیرے قبضے میں ہے اُس پر اُس سے زیادہ بھروسہ نہ کر جو اللہ کے قبضے میں ہے اور تو مصیبت میں ثواب حاصل کر جبکہ وہ تجھے پہنچے اور ادھر راغب ہو کہ کاش وہ تیرے لیے باقی رکھی جاتی (ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہے۔

۵۰۷۰/۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ یَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰهَ یَحْفَظْکَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَکَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَهُ اللّٰهُ لَکَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیْکَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے تھا کہ فرمایا، اے لڑکے! اللہ کے حقوق کی حفاظت کر وہ تمہارے حقوق کی حفاظت کرے گا اور تم اُسے سامنے پاؤ گے اور جب کچھ مانگنا ہو تو اللہ سے مانگو اور جب مدد درکار ہو تو اللہ سے مدد لو اور جان لو کہ تمام اُمت اگر اس بات پر تل جائے کہ کسی چیز کے ساتھ تمہیں نفع پہنچانا ہے تو نفع نہیں پہنچا سکیں گے مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اور اگر سارے تمہیں کسی چیز کے ساتھ نقصان پہنچانے پر تل جائیں تو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے قلم اُٹھا لیے گئے اور دفتر خشک ہو چکے ہیں ۔ (احمد، ترمذی)۔

۵۰۷۱/۹ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَی اللّٰهُ لَهٗ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْکُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُهٗ بِمَا قَضَی اللّٰهُ لَهٗ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، آدمی کی سعادت اس میں ہے کہ اُس پر راضی رہے جو اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے مقدر فرمایا اور آدمی کی بدبختی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بھلائی مانگنا چھوڑ دے اور اس میں آدمی کی بدبختی ہے کہ اُس پر ناراض ہو جو اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے فیصلہ فرمایا ہے ۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ۔

تیسری فصل

وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهٗ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ الْاِسْمَاعِيْلِيِّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَّدِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقَالَ كُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُّقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ فَاَتٰى اَصْحَابَهٗ فَقَالَ جِئْتُكُمْ مِّنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَفِي الرِّيَاضِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں نجد کی جانب جہاد کیا۔ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس لوٹے تو وہ بھی آپ کے ساتھ لوٹے تو ایسے جنگل میں دوپہر کا وقت ہو گیا جہاں کثرت سے کیکر کے درخت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُتر گئے اور لوگ درختوں کے سایے میں منتشر ہو گئے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک کیکر کے نیچے اُترے اور اپنی تلوار اُس کے ساتھ لٹکا دی اور ہم سو گئے۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بُلایا اور آپ کے پاس ایک اعرابی تھا۔ فرمایا کہ اس نے مجھ پر میری تلوار سونتی تھی اور میں سو رہا تھا۔ بیدار ہوا تو وہ اس کے ہاتھ میں تھی۔ کہا کہ مجھ سے آپ کو کون بچائے گا؟ میں نے تین مرتبہ کہا: اللہ۔ آپ نے اُسے کوئی سزا نہیں دی اور وہ بیٹھا تھا (متفق علیہ) اور ابو بکر بن اسمٰعیل کی صحیح میں ایک روایت ہے کہ اُس نے کہا: مجھ سے آپ کو کون بچائے گا؟ فرمایا کہ تم اچھی طرح پکڑنے والے ہو اور گواہی دو کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں۔ اُس نے کہا: نہیں لیکن میں عہد کرتا ہوں کہ آپ سے نہیں لڑوں گا اور نہ اُس قوم کا ساتھ دوں گا جو آپ سے لڑے۔ آپ نے اُسے چھوڑ دیا تو وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہا: میں تمہارے پاس بہترین آدمی کے پاس سے آیا ہوں۔ کتاب الحمیدی اور ریاض میں اسی طرح ہے۔

۵۰۷۳ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰيَةً لَّوْ اَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس آیت کو بخوبی جانتا ہوں جس پر لوگ عمل کریں تو وہ انھیں کفایت کرے وہ ہے: اور جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اُس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اُسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اُس کا گمان نہ ہو۔ (۶۵: ۲-۳) احمد، ابن ماجہ، دارمی۔

۵۰۷۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے آیت پڑھائی: بے شک میں بہت رزق دینے والا، طاقت والا اور قدرت والا ہوں (۵۱: ۵۸) روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۷۵ [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]

اللہ علیہ وسلم والآخر یحترف فشکی المحترف أخاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لعلک ترزق بہ۔
(رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث صحیح غریب)

وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کرتا اور دوسرا دستکاری کرتا تھا۔ دستکاری کرنے والے نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی آپ نے فرمایا: شاید تمہیں اسی کی وجہ سے روزی دی جاتی ہو۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۵۰۷۶ / ۱۳ وعن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إن قلب ابن آدم بکل واد شعبۃ فمن أتبع قلبہ الشعب کلہا لم یبال اللہ بأی واد أہلکہ ومن توکل علی اللہ کفاہ الشعب۔
(رواہ ابن ماجۃ)

حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے دل کی ہر ایک جنگل میں ایک شاخ ہے۔ جو اپنے دل کی کسی شاخ کے پیچھے لگا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کسی بھی جنگل میں ہلاک ہو جائے اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے تو وہ تمام شاخوں کی طرف سے کفایت کرتا ہے۔ (ابن ماجہ)

۵۰۷۷ / ۱۴ وعن أبی ہریرۃ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال ربکم عز وجل لو أن عبیدی أطاعونی لأسقیتہم المطر باللیل وأطلعت علیہم الشمس بالنہار ولم أسمعہم صوت الرعد۔
(رواہ أحمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میرے بندے میری اطاعت کریں تو میں رات کو ان پہ بارش برساؤں اور دن میں اُن پر سورج طلوع کرتا رہوں اور انھیں گرج کی آواز نہ سناؤں۔
(احمد)

۵۰۷۸ / ۱۵ وعنہ قال دخل رجل علی أہلہ فلما رأی ما بہم من الحاجۃ خرج إلی البریۃ فلما رأت امرأتہ قامت إلی الرحی فوضعتہا وإلی التنور فسجرتہ ثم قالت اللہم ارزقنا فنظرت فإذا الجفنۃ قد امتلأت قال وذہبت إلی التنور فوجدتہ ممتلئا قال فرجع الزوج قال أصبتم بعدی شیئا قالت امرأتہ نعم من ربنا وقام إلی الرحی فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال أما إنہ لو لم یرفعہا لم تزل تدور إلی یوم القیامۃ۔
(رواہ أحمد)

انھوں نے ہی فرمایا کہ ایک آدمی اپنے گھر والوں کے پاس گیا جب اُن کی احتیاج دیکھی تو لوگوں کی طرف باہر نکل گیا۔ جب اُس کی بیوی نے یہ بات دیکھی تو اٹھی چکی رکھی اور تنور کو گرم کیا اور کہا: اے اللہ ہمیں رزق دے۔ اُس نے دیکھا کہ چکی کا ماطر آٹے سے بھرا ہوا ہے اور تنور کی طرف گئی تو وہ بھی بھرا ہوا تھا۔ خاوند واپس آیا تو کہا: میرے بعد تمہیں کوئی چیز ملی ہے؟ عورت نے کہا: ہاں ہمارے رب کی طرف سے۔ وہ چکی کی طرف گیا اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو فرمایا: اگر وہ اُسے نہ اٹھاتا تو وہ قیامت تک گھومتی ہی رہتی۔
(احمد)

۵۰۷۹ / ۱۶ وعن أبی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إن الرزق لیطلب العبد کما یطلبہ أجلہ۔
(رواہ أبو نعیم فی الحلیۃ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رزق بندے کو اسی طرح تلاش کرتا ہے جیسے اُس کی موت اُسے تلاش کرتی ہے۔ روایت کیا اسے ابو نعیم نے حلیہ میں۔

۵۰۸۰ / ۱۷ وعن ابن مسعود قال کأنی أنظر إلی رسول

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گویا میں

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْکِی نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ فَاَدْمَوْہُ وَھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْھِہٖ وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اب بھی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں گویا آپ انبیائے کرام میں سے کسی نبی کا ذکر فرما رہے ہیں جن کی قوم نے مار مار کر انھیں لہولہان کر دیا تھا، وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے اور کہتے تھے: اے اللہ میری قوم کو معاف فرما کیونکہ یہ جانتے نہیں ہیں۔ (متفق علیہ)

بَابُ الرِّیَاءِ وَالسُّمْعَۃِ

بڑائی کے لیے دکھانے اور سنانے کا بیان

پہلی فصل

۵۰۸۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔ (مسلم)

۵۰۸۲ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْہِ مَعِیَ غَیْرِیْ تَرَکْتُہٗ وَشِرْکَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَنَا مِنْہُ بَرِیْءٌ ھُوَ لِلَّذِیْ عَمِلَہٗ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن کو شریک کیا جاتا ہے اور ایسے جو شرکا ہیں میں بے نیاز ہوں بلکہ جو اپنے عمل میں کسی کو میرے ساتھ شریک کرے تو میں اُسے اور جس کو شریک کیا دونوں کو چھوڑ دیتا ہوں۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں اُس سے لاتعلق ہوں۔ وہ اُسی کے لیے ہے جس کے لیے کیا۔ (مسلم)

۵۰۸۳ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ یُّرَائِیْ یُرَائِی اللّٰہُ بِہٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سنانے کے لیے کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ سنایا کرے گا اور جو دکھاوا کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ دکھاوا کرے گا۔ (متفق علیہ)

۵۰۸۴ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ یَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَیْرِ وَیَحْمَدُہُ النَّاسُ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَیُحِبُّہُ النَّاسُ عَلَیْہِ قَالَ تِلْکَ عَاجِلُ بُشْرَی الْمُؤْمِنِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: اُس کے متعلق کیا ارشاد ہے جو نیکی کا کام کرے اور اُس کے باعث لوگ اُس کی تعریف کریں؟ دوسری روایت میں ہے اُس کے باعث لوگ اُس سے محبت کریں۔ فرمایا کہ یہ مومن کی جلد ملنے والی خوشخبری ہے۔ (مسلم)

دوسری فصل

۵۰۸۵ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ فُضَالَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ النَّاسَ

حضرت ابوسعید بن ابوفضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ قیامت کے روز جمع ہوں گے،

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهٗ لِلّٰهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهٗ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

جس میں شک نہیں تو ایک منادی کرنے والا پکارے گا، جس نے شرک کیا کسی کام میں جو اُس نے اللہ کے لیے کیا ہو تو اُس کا ثواب خدا کے سوا اُسی سے طلب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک کیے جانے والے تمام شرکاء سے بے نیاز ہے۔

(احمد)

۵۰۸۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ أَسَامِعَ خَلْقِهٖ وَحَقَّرَهٗ وَصَغَّرَهٗ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو لوگوں کو سُنانے کے لیے کوئی کام کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو وہ سُنا دے گا اور اُسے حقیر و ذلیل کر دے گا۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۵۰۸۷ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهٗ طَلَبَ الْآخِرَةِ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهٗ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتَ عَلَيْهِ أَمْرَهٗ وَلَا يَأْتِيْهِ مِنْهَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهٗ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی نیت آخرت طلب کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کے دل میں استغنا پیدا فرما دیتا ہے اور اُس کے لیے پریشانیاں جمع کر دیتا ہے اور دنیا اُس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے۔ جس کی نیت دنیا طلب کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی آنکھوں کے درمیان مفلسی مقرر فرما دیتا ہے۔ اُس کے معاملات اُس پر مختلف ہو جاتے ہیں اور اُسے نہیں ملتا مگر جو اُس کے لیے لکھ دیا گیا ہے (ترمذی) اور روایت کیا اسے احمد اور دارمی نے ابان کے واسطے سے حضرت زید بن ثابت سے۔

۵۰۸۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَا أَنَا فِيْ بَيْتِيْ فِيْ مُصَلَّايَ إِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَأَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِيْ رَآنِيْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَكَ أَجْرَانِ أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ! میں اپنے گھر میں نماز کی جگہ پر تھا کہ میرے پاس ایک آدمی آیا۔ مجھے یہ اچھا لگا کہ جس حال میں اُس نے مجھے دیکھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اے ابوہریرہ! تمہارے لیے دو اجر ہیں۔ ایک اجر پوشیدہ کا اور دوسرا اجر علانیہ کا۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّيْنِ أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلٰى أُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں ایسے لوگ نکلیں گے جو دین کے بدلے دنیا طلب کریں گے۔ لوگوں کو دکھانے کے لیے نرمی کے باعث بھیڑ کی کھال پہن لیں گے۔ اُن کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہوں گی اور اُن کے دل گویا بھیڑیوں کے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھے مغرور دکھاتے ہیں یا مجھ پر جرأت کرتے ہیں، میں اپنی قسم یاد فرماتا ہوں کہ اُن پر فتنہ مسلّط کر دوں گا جس سے اُن کا عقل مند آدمی بھی حیران رہ جائے گا۔

(ترمذی)

۵۰۹۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوبُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِي حَلَفْتُ لَأُتِيحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانَ فَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُونَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے جن کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہیں اور اُن کے دل ایلوا مصبر سے زیادہ کڑوے ہیں۔ مجھے اپنی قسم ہے، میں اُن کے پاس ایسا فتنہ لاؤں گا کہ اُن کا دانا بھی حیران رہ جائے گا۔ وہ مجھے غرور دکھاتے ہیں یا مجھ پر جرأت کرتے ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوهُ وَإِنْ أُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوهُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر چیز کی ایک خوشی ہوتی ہے اور ہر ایک خوشی کی ایک کمزوری ہوتی ہے۔ اگر اُس کا صاحب سیدھا ہے اور قریب رہے تو اُس کی اُمید رکھو اور اگر اُس کی طرف انگلیوں سے اشارے کیے جائیں تو اُسے کھاتے میں شمار نہ کرو۔ (ترمذی)

۵۰۹۲ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللهُ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، آدمی کی بُرائی کے لیے یہی کافی ہے کہ کسی پر دینی یا دنیاوی لحاظ سے انگشت نمائی کی جائے مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچالے۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

تیسری فصل

۵۰۹۳ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَأَصْحَابَهُ وَجُنْدَبٌ يُوصِيهِمْ فَقَالُوا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوا أَوْصِنَا فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابو تمیمہ سے روایت ہے کہ میں صفوان اور اُن کے ساتھیوں کے پاس موجود تھا کہ حضرت جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں وصیت فرما رہے تھے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سُنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو سُنائے تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے روز سُنائے گا اور جو خود کو مشقت میں پھنسائے تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اُسے مشقت میں ڈالے گا۔ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں وصیت فرمائیے۔ فرمایا کہ سب سے پہلے انسان کا پیٹ خراب ہوتا ہے جو کر سکے کہ پاکیزہ روزی ہی کھائے تو یہی کرے اور جو یہ چاہے کہ اُس کے اور جنت کے درمیان ایک چلّو خون بھی حائل نہ ہو جسے وہ بہائے تو ایسا ہی کرے۔

(بخاری)

۵۰۹۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد کی طرف نکلے تو حضرت معاذ بن جبل انہیں نبی کریم

بن جبل قاعدا عند قبر النبي صلى الله عليه وسلم يبكي فقال ما يبكيك قال يبكيني شيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن يسير الرياء شرك ومن عادى لله وليا فقد بارز الله بالمحاربة إن الله يحب الأبرار الأتقياء الأخفياء الذين إذا غابوا لم يتفقدوا وإن حضروا لم يدعوا ولم يقربوا قلوبهم مصابيح الهدى يخرجون من كل غبراء مظلمة۔

(رواه ابن ماجة والبيهقي في شعب الإيمان)

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبرِ انور کے پاس بیٹھے ہوئے رو رہے تھے۔ کہا کہ آپ کو کس چیز نے رُلایا؟ فرمایا کہ مجھے اس چیز نے رُلایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ بیشک تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے اور جس نے اللہ کے ولی سے دشمنی رکھی تو وہ اللہ تعالیٰ کو جنگ کے لیے چیلنج کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نیکو کاروں، پرہیز گاروں اور گم نام لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو غائب ہوں تو ڈھونڈے نہ جائیں اور حاضر ہوں تو انھیں بلایا نہ جائے نہ قریب کیا جائے۔ اُن کے دل ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں اور گرد و غبار اور تاریکی سے نکلتے رہتے ہیں۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۵۰۹۵ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم[15] إن العبد إذا صلى في العلانية فأحسن وصلى في السر فأحسن قال الله تعالى هذا عبدي حقا۔

(رواه ابن ماجة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک بندہ جب لوگوں کے سامنے اچھی طرح نماز پڑھے اور خلوت میں اچھی طرح نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرا سچا بندہ ہے۔

(ابن ماجہ)

۵۰۹۶ وعن معاذ بن جبل أن النبي صلى الله عليه وسلم[16] قال يكون في آخر الزمان أقوام إخوان العلانية أعداء السريرة فقيل يا رسول الله وكيف يكون ذلك قال ذلك برغبة بعضهم إلى بعض ورهبة بعضهم من بعض۔

(رواه أحمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو ظاہر میں بھائی اور باطن میں دشمن ہوں گے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا کہ بعض سے طمع اور بعض سے خوف رکھنے کے باعث۔

(احمد)

۵۰۹۷ وعن شداد بن أوس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم[17] يقول من صلى يرائي فقد أشرك ومن صام يرائي فقد أشرك ومن تصدق يرائي فقد أشرك۔ (رواه أحمد)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جس نے دکھانے کے لیے نماز پڑھی اُس نے شرک کیا اور جس نے دکھانے کے لیے روزہ رکھا اُس نے شرک کیا اور جس نے دکھانے کے لیے صدقہ دیا اُس نے شرک کیا۔ (احمد)

۵۰۹۸ وعنه أنه بكى فقيل له ما يبكيك قال شيء سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم[18] يقول فذكرته فأبكاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أتخوف على أمتي الشرك والشهوة الخفية قال قلت يا رسول الله أتشرك أمتك من

اُن سے ہی روایت ہے کہ وہ رو دیے تو اُن سے کہا گیا کیوں روتے ہو؟ فرمایا کہ ایک بات میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے وہ مجھے یاد آگئی تو اُس نے مجھے رُلایا۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: میں اپنی اُمت پر شرک اور خفیہ شہوت سے ڈرتا ہوں۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کے بعد آپ کی اُمت شرک کرے گی؟ فرمایا،

بعدك قال نعم اما انهم لا يعبدون شمسا ولا قمرا ولا حجرا ولا وثنا ولكن يراءون باعمالهم والشهوة الخفية ان يصبح احدهم صائما فتعرض له شهوة من شهواته فيترك صومه۔

(رواه احمد والبيهقي في شعب الايمان)

ہاں لیکن وہ سورج یا چاند یا پتھروں یا بتوں کو نہیں پوجیں گے بلکہ اپنے اعمال کو دکھائیں گے اور خفیہ شہوت یہ ہے کہ تم میں سے کوئی روزے کی حالت میں صبح کرے گا۔ لیکن اپنی شہوت کے باعث روزہ توڑ دے گا۔ روایت کیا اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۵۰۹۹/۱۹ وعن ابي سعيد قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نتذاكر المسيح الدجال فقال الا اخبركم بما هو اخوف عليكم عندي من المسيح الدجال فقلنا بلى يا رسول الله قال الشرك الخفي ان يقوم الرجل فيصلي فيزيد صلوته لما يرى من نظر رجل۔

(رواه ابن ماجة)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم دجّال کا ذکر کر رہے تھے۔ فرمایا کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کا تم پر مجھے دجّال سے بھی زیادہ ڈر ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ وہ شرک خفی ہے کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہو اور دیکھنے والے کو اپنی نماز دکھانا چاہے۔

(ابن ماجہ)

۵۱۰۰/۲۰ وعن محمود بن لبيد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان اخوف ما اخاف عليكم الشرك الاصغر قالوا يا رسول الله وما الشرك الاصغر قال الرياء۔ (رواه احمد) وزاد البيهقي في شعب الايمان يقول الله لهم يوم يجازي العباد باعمالهم اذهبوا الى الذين كنتم تراءون في الدنيا فانظروا هل تجدون عندهم جزاء وخيرا۔

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ ڈر جس سے میں تم پر ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا کہ ریاکاری (احمد) بیہقی نے شعب الایمان میں یہ بھی کہا: جس روز اللہ تعالیٰ بندوں کو اُن کے اعمال کا بدلہ دے گا تو ریاکاروں سے فرمائے گا۔ اُن لوگوں کے پاس جاؤ جنہیں تم دنیا میں دکھاتے تھے اور دیکھو کہ اُن کے پاس کوئی جزا یا بھلائی ہے؟

۵۱۰۱/۲۱ وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو ان رجلا عمل عملا في صخرة لا باب لها ولا كوة خرج عمله الى الناس كائنا ما كان۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آدمی کسی پتھر کے اندر بھی کوئی کام کرے جس کا کوئی دروازہ اور روشن دان نہ ہو تب بھی جو اُس نے کیا ہے وہ لوگوں کی طرف نکل آئے گا۔

۵۱۰۲/۲۲ وعن عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له سريرة صالحة او سيئة اظهر الله منها رداء يعرف به۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی سیرت اچھی یا بُری ہو تو اللہ تعالیٰ نشانی ظاہر فرما دیتا ہے جس کے باعث اُسے پہچان لیا جاتا ہے۔

۵۱۰۳/۲۳ وعن عمر بن الخطاب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انما اخاف على هذه الامة كل

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس امت پر ہر منافق سے ڈرتا ہوں جو بات حکمت کے

الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۵۱۰۴ وَعَنِ الْمُهَاجِرِ ابْنِ حَبِيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنِّيْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ أَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّيْ أَتَقَبَّلُ هَمَّهٗ وَهَوَاهُ فَإِنْ كَانَ هَمُّهٗ وَهَوَاهُ فِيْ طَاعَتِيْ جَعَلْتُ صَمْتَهٗ حَمْدًا لِّيْ وَوَقَارًا وَّإِنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت مہاجر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں حکمت والے کے ہر کلام کو قبول نہیں فرماتا بلکہ میں اُس کے ارادے اور خواہش کو قبول فرماتا ہوں اگر اُس کا ارادہ اور خواہش میری اطاعت میں ہے تو میں اُس کی خاموشی کو اپنی حمد و ثنا اور وقار شمار کر لیتا ہوں اگرچہ وہ کلام نہ کرے۔

(دارمی)

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ — رونے اور خوف کا بیان

پہلی فصل

۵۱۰۵ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

(بخاری)

۵۱۰۶ وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا أَدْرِيْ وَاللّٰهِ لَا أَدْرِيْ وَأَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت اُم العلاء انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم میں نہیں جانتا، خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔

(بخاری)

۵۱۰۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيْهَا امْرَأَةً مِّنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَّهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا وَّرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر دوزخ پیش کی گئی تو میں نے اُس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت دیکھی جس کو اُس کی بلی کے باعث عذاب دیا جا رہا تھا جس کو باندھا ہوا تھا، نہ کھانا کھلاتی اور نہ چھوڑتی کہ زمین کے کیڑوں میں سے کھاتی، یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی اور میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ جہنم میں اپنی آنتوں کو گھسیٹ رہا ہے۔ وہ پہلا شخص ہے جس نے سانڈ چھوڑا تھا۔

(مسلم)

۵۱۰۸ وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس گھبرائے ہوئے تشریف لائے فرماتے تھے لا الٰہ الا اللہ، عرب کی خرابی اُس برائی سے ہے جو نزدیک آپہنچی آج یاجوج ماجوج

مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلَ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے اور اپنے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی سے حلقہ بنایا حضرت زینب کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی : یا رسول اللہ ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہم میں نیک افراد بھی ہیں ؟ فرمایا : ہاں جبکہ گناہوں کی گندگی بڑھ جائے گی ۔ (متفق علیہ)

۵۱۰۹ وَعَنْ أَبِيْ عَامِرٍ أَوْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْحِرَ بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ وَإِنَّمَا هُوَ بِالْخَاءِ وَالزَّاءِ الْمُعْجَمَتَيْنِ نَصَّ عَلَيْهِ الْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ الْأَثِيْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ عَنِ الْبُخَارِيِّ وَكَذَا فِيْ شَرْحِهٖ لِلْخَطَّابِيِّ تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَأْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ -

حضرت ابو عامر یا حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا : میری اُمت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو موٹے ریشم ، باریک ریشم ، شراب اور باجوں کو حلال ٹھہرائیں گے اور کچھ لوگ پہاڑی کے دامن میں اُتریں گے ۔ شام کے وقت اُن کے مویشی اُن کے پاس آیا کریں گے کسی کام سے ایک آدمی اُن کے پاس آئے گا تو کہیں گے کہ کل ہمارے پاس آنا ۔ اللہ تعالیٰ انھیں ہلاک کر دے گا اور پہاڑ کو گرا دے گا اور دوسرے قیامت تک کے لیے بندروں اور خنزیروں کی صورت میں تبدیل کر دیے جائیں گے (بخاری) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں اَلْحِر حاء کے ساتھ اَلْحِر اور راء مہملہ ہے ، حالانکہ یہ غلط ہے ، بلکہ یہ خاء اور زاء معجمہ سے ہے ۔ جیساکہ اس حدیث میں حمیدی اور ابن اثیر نے وضاحت کی ہے ۔ اور یہی حمیدی کی کتاب میں بخاری سے ہے ، اور اسی طرح اُس کی خطابی والی شرح میں تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَأْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ ہے ۔

۵۱۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى أَعْمَالِهِمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب اُتارتا ہے تو عذاب ساری قوم پر پڑتا ہے ۔ پھر اپنے اپنے اعمال پر اٹھائے جائیں گے ۔ (متفق علیہ)

۵۱۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : ہر بندے کو اُسی حالت پر اُٹھایا جائے گا جس پر وہ فوت ہوگا ۔ (مسلم)

دوسری فصل

۵۱۱۲ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : میں نے نہیں دیکھا کہ جہنم جیسی چیز سے بھاگنے والا

۵۱۱۳ [9] وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللّٰهِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچراتا ہے اور اُس کا حق ہے کہ چرچرائے۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اُس پر چار اُنگل جگہ نہیں مگر اُس پر کسی فرشتے نے اپنی پیشانی اللہ کے لیے سجدے میں رکھی ہوئی ہے۔ اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے اور عورتوں سے بستروں پر کم لذت یاب ہوتے اور اللہ کی پناہ ڈھونڈنے جنگلوں میں نکل جاتے۔ حضرت ابوذر نے کہا: کاش! میں ایک کٹا ہوا درخت ہوتا۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۵۱۱۴ [10] وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَدْلَجَ وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ڈرتا ہے وہ صبح سویرے اُٹھتا ہے اور جو صبح سویرے اُٹھتا ہے وہ منزل پر جا پہنچتا ہے۔ آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ کا سودا مہنگا ہے۔ آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ کا سودا جنت ہے۔ (ترمذی)۔

۵۱۱۵ [11] وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اُسے جہنم سے نکال لو جس نے مجھے ایک روز بھی یاد کیا یا ایک جگہ بھی مجھ سے ڈرا۔ روایت کیا ہے ترمذی نے اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

۵۱۱۶ [12] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَهُمُ الَّذِينَ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُونَ قَالَ لَا يَا ابْنَةَ الصِّدِّيقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ أُولٰئِكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آیت: وہ لوگ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں اور اُن کے دل ڈرے ہوئے ہیں (۲۳: ۶۰) کے متعلق پوچھا کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے اور چوری کرتے ہیں؟ فرمایا: نہیں اے بنتِ صدیق! بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے، نماز پڑھتے اور صدقہ دیتے ہیں۔ وہ اپنے مال کی قبولیت کے بارے میں ڈرتے ہیں اور وہ نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۵۱۱۷ [13] وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تہائی رات گزر گئی تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! اللہ کو یاد کرو۔ ہلا دینے والی آگئی اور پیچھا کرنے والی اُس کے پیچھے آرہی ہے۔ موت اپنی حقیقت کے ساتھ آگئی، موت اپنی حقیقت کے

۵۱۱۸/۱۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةٍ فَرَأَى النَّاسَ كَأَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى الْمَوْتَ فَأَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُوْلُ أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ فَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّأَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَحَبَّ مَنْ يَّمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيْعِي بِكَ قَالَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَبْغَضَ مَنْ يَّمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيْعِي بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُوْنَ تِنِّيْنًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئًا مَّا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهُ وَيَخْدِشْنَهُ حَتَّى يُفْضَى بِهِ إِلَى الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے باہر تشریف لائے تو آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ گویا وہ ہنس رہے ہیں۔ فرمایا کہ اگر تم لذتوں کو ختم کرنے والی (موت) کو کثرت سے یاد رکھو تو اس کام میں مشغول نہ ہوتے جو میں دیکھ رہا ہوں۔ پس لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو کثرت سے یاد کرو کیونکہ قبر پر ایک دن بھی ایسا نہیں آتا مگر وہ کلام کرتے ہوئے کہتی ہے، میں پردیسی کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ جب مومن بندے کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اُس سے کہتی ہے مرحبا خوش آمدید، تم مجھے اُن لوگوں سے پیارے ہو جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں۔ آج میں تم پر حاکم بنائی گئی ہوں اور تمہیں میرے سپرد کر دیا گیا ہے۔ پس تم دیکھو گے کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں۔ پس اُسے حدِ نظر تک کھول دیا جائے گا اور اُس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جائے گا۔ جب فاسق آدمی کو دفن کیا جاتا ہے یا کافر کو تو قبر اُس سے کہتی ہے، نہ تجھے مرحبا اور نہ خوش آمدید۔ تو مجھے اُن سب سے زیادہ مبغوض ہے جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں۔ آج مجھے تیرے اوپر حاکم بنایا گیا ہے اور تجھے میرے سپرد کیا گیا ہے۔ تو دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں۔ پس وہ مل جاتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلیوں کو باہم پیوست کر کے فرمایا کہ یوں اور ستر اژدھے اُس کے لیے مقرر کر دیے جاتے ہیں۔ اگر اُن میں سے ایک بھی زمین پر پھنکار مارے تو رہتی دنیا تک کوئی چیز نہ اُگے۔ وہ اُسے نوچتے اور کاٹتے ہیں اور یہ روزِ حساب تک ہوتا رہے گا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

(ترمذی)

۵۱۱۹/۱۵ وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِي سُوْرَةُ هُوْدٍ وَّأَخَوَاتُهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو جُحَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ بوڑھے ہو گئے۔ فرمایا کہ مجھے سورۂ ہود اور اس جیسی سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔ (ترمذی)

۵۱۲۰/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِي هُوْدٌ وَّالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلٰتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ تو بوڑھے ہو گئے۔ فرمایا مجھے سورۂ ہود، سورۂ الواقعہ، المرسلٰت، عمّ یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے۔

(وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَا یَلِجُ النَّارَ فِیْ کِتَابِ الْجِھَادِ)

اسے ترمذی نے روایت کیا اور لَا یَلِجُ النَّارَ والی حدیث ابوہریرہ پیچھے کتاب الجہاد میں مذکور ہو گئی۔

تیسری فصل

۵۱۲۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّکُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا ھِیَ اَدَقُّ[11] فِیْ اَعْیُنِکُمْ مِنَ الشَّعْرِ کُنَّا نَعُدُّھَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ یَعْنِی الْمُھْلِکَاتِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جن اعمال کو تم اپنی نظر میں بال سے بھی باریک جانتے ہو انہیں ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہلاک کرنے والی چیزیں شمار کرتے تھے۔ (بخاری)

۵۱۲۲ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ[18] وَسَلَّمَ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اِیَّاکِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَھَا مِنَ اللّٰہِ طَالِبًا۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! حقارت والے گناہوں سے دور رہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کا طلب کرنے والا ہے۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ، دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۵۱۲۳ وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ لِیْ[19] عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ ھَلْ تَدْرِیْ مَا قَالَ اَبِیْ لِاَبِیْکَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ اَبِیْ قَالَ لِاَبِیْکَ یَا اَبَا مُوْسٰی ھَلْ یَسُرُّکَ اَنَّ اِسْلَامَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِجْرَتَنَا مَعَہٗ وَجِھَادَنَا مَعَہٗ وَعَمَلَنَا کُلَّہٗ مَعَہٗ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ کُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَہٗ نَجَوْنَا مِنْہُ کَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقَالَ اَبُوْکَ لِاَبِیْ لَا وَاللّٰہِ قَدْ جَاھَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَلَّیْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَیْرًا کَثِیْرًا وَاَسْلَمَ عَلٰی اَیْدِیْنَا بَشَرٌ کَثِیْرٌ وَاِنَّا لَنَرْجُوْ ذٰلِکَ قَالَ اَبِیْ وَلٰکِنِّیْ اَنَا وَالَّذِیْ نَفْسُ عُمَرَ بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُّ اَنَّ ذٰلِکَ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ کُلَّ شَیْءٍ عَمِلْنَا بَعْدَہٗ نَجَوْنَا مِنْہُ کَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاکَ وَاللّٰہِ کَانَ خَیْرًا مِّنْ اَبِیْ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ابو بردہ بن ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ میرے آباجان نے تمہارے آباجان سے کیا کہا تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ میرے اباجان نے تمہارے اباجان سے کہا تھا: اے ابو موسیٰ! کیا یہ بات آپ کو خوش کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں ہمارا مسلمان ہونا، ہجرت کرنا، جہاد کرنا اور دیگر سارے اعمال بجالانا باقی رکھا جائے اور جتنے عمل ہم نے حضور کے بعد کیے ہیں اُن میں برابری پر چھوڑ دیا جائے؟ آپ کے والد ماجد نے میرے والد ماجد سے کہا: خدا کی قسم نہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیا، نمازیں پڑھیں، روزے رکھے، بھلائی کے کتنے ہی کام کیے اور بکثرت لوگوں نے ہمارے ہاتھوں پر اسلام قبول کیا۔ ہم ان پر بھی اُمید رکھتے ہیں۔ میرے والد محترم نے کہا: لیکن قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں عمر کی جان ہے، میں تو یہی چاہتا ہوں کہ ہمارے وہی برقرار رکھے جائیں اور جتنے کام بھی ہم حضور کے بعد کیے ہیں ان میں برابری کی سطح پر نجات پا جائیں۔ میں نے کہا: آپ کے والد ماجد کا انداز فکر میرے والد محترم سے بہتر تھا۔ (بخاری)

۵۱۲۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی[20] اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ وَکَلِمَۃِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب نے مجھے نو چیزوں کا حکم فرمایا ہے۔ چھپے اور اعلانیہ اللہ سے ڈرنا، ناراضگی اور رضامندی میں انصاف کی بات کہنا۔

الرِّضَا وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَا وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِيْ وَاُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِيْ وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِيْ وَاَنْ يَّكُوْنَ صَمْتِيْ فِكْرًا وَّنُطْقِيْ ذِكْرًا وَّنَظَرِيْ عِبْرَةً وَّاٰمُرَ بِالْعُرْفِ وَقِيْلَ بِالْمَعْرُوْفِ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

غریبی اور امیری میں میانہ روی اختیار کرنا، اُس سے بھی جلد رحمی کروں جو مجھ سے توڑے، اُسے بھی دوں جو مجھے محروم رکھے، اُسے معاف کر دوں جو مجھ پر ظلم کرے، میری خاموشی فکر ہو، میرا بولنا ذکر ہو، میرا دیکھنا عبرت اور نیکی کا حکم دیتا ہو۔ (رزین)

۵۱۲۵ ۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ يَّخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَّاِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ثُمَّ يُصِيْبُ شَيْئًا مِّنْ حَرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مومن بندہ ایسا نہیں جس کی آنکھوں سے اللہ کے ڈر کے باعث آنسو نکلیں خواہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہوں، پھر اُس کے چہرے کی ظاہری سطح پر بہیں مگر اللہ تعالیٰ اُسے آگ پر حرام فرما دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ تَغَيُّرِ النَّاسِ — لوگوں کے بدل جانے کا بیان

پہلی فصل

۵۱۲۶ ۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ اُن سو اونٹوں جیسے ہیں جن میں سے شاید تم ایک کو بھی سواری کے قابل نہ پاؤ۔ (متفق علیہ)

۵۱۲۷ ۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر ضرور چلو گے بالشت کے ساتھ بالشت اور ہاتھ کے ساتھ ہاتھ۔ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے بل میں داخل ہوں تو تب بھی تم اُن کی پیروی کرو گے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! یہود و نصاریٰ کی؟ فرمایا اور کس کی؟ (متفق علیہ)

۵۱۲۸ ۳ وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللهُ بَالَةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نیک لوگ چلے جائیں گے اور پہلے پھر پہلے ہیں۔ باقی بھوسی رہ جائے گی جیسے جو یا کھجور کی بھوسی۔ اُن کی اللہ تعالیٰ کو مطلق پروا نہیں ہوگی۔ (بخاری)

دوسری فصل

۵۱۲۹ ۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطَيْطِيَاءَ وَخَدَمَتْهُمْ أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّومِ سَلَّطَ اللّٰهُ شِرَارَهَا عَلَى خِيَارِهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت اکڑ کر چلے گی اور شہزادے یعنی ایران اور روم کے بادشاہ زادے اُن کے خدمت گزار ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے شریروں کو ان کے نیکوں پر مسلط کر دے گا۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۱۳۰ وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوا إِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ۔[5]

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اپنے امام کو قتل نہ کر بیٹھو گے اور آپس میں تیغ زنی دکھاؤ گے اور تمہارے دنیاوی حکام شریر ہوں گے۔ (ترمذی)

۵۱۳۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُونَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ۔[6]

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دنیاوی لحاظ سے احمق بن احمق لوگوں کو معزز شمار نہ کیا جانے لگے۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۱۳۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ أُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ۔[7]

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

محمد بن کعب قرظی کا بیان ہے کہ مجھ سے اُس شخص نے حدیث بیان کی جس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ ہم مسجد میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیٹھا تھا۔ تو حضرت مصعب بن عمیر آتے ہوئے دکھائی دیے جن کے اوپر صرف پیوندوں والی چادر تھی جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا تو رونے لگے کہ ایسے ناز و نعمت کا دلدادہ آج کس حالت میں ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایک جوڑا صبح کو پہنو گے اور شام کو دوسرا جوڑا پہنو گے۔ اُس کے سامنے ایک تھالی رکھی جائے گی اور دوسری اُٹھائی جائے گی۔ گھروں کو یوں کپڑے پہناؤ گے جیسے کعبہ کو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ہم اُن دنوں آجکل سے اچھے ہوں گے کہ عبادت کے لیے فارغ ہوں گے اور محنت سے بچ جائیں گے؟ فرمایا: نہیں آج تم اُس روز سے بہتر ہو۔

(ترمذی)

۵۱۳۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا)[8]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا جس میں اپنے دین پر قائم رہنے والا مٹھی میں چنگاری لینے والے کی طرح ہوگا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور اس حدیث کی اسناد غریب ہے۔

۵۱۳۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اُمَرَاءُکُمْ خِیَارَکُمْ وَاَغْنِیَاءُکُمْ سُمَحَاءَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی بَیْنَکُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا کَانَ اُمَرَاءُکُمْ شِرَارَکُمْ وَاَغْنِیَاءُکُمْ بُخَلَاءَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَاءِکُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ ظَهْرِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تمہارے حکام نیک، تمہارے مال دار سخی اور تمہارے کام باہمی مشورے سے ہوں اور زمین کی پیٹھ تمہارے لیے اُس کے پیٹ سے بہتر ہے اور جب تمہارے حکام شریر لوگ ہوں، تمہارے مال دار بخیل ہو جائیں اور تمہارے کام عورتوں کی تحویل میں ہوں تو زمین کا پیٹ تمہارے لیے اُس کی پیٹھ سے بہتر ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۱۳۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰی عَلَیْکُمْ کَمَا تَدَاعَی الْاَکَلَةُ اِلٰی قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَّمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ کَثِیْرٌ وَّلٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ وَلَیَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمُ الْمَهَابَةَ مِنْکُمْ وَلَیَقْذِفَنَّ فِیْ قُلُوْبِکُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْیَا وَکَرَاهِیَةُ الْمَوْتِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ دیگر اُمتیں تم پر چڑھنے کے لیے ایسے ایک دوسری کو بلائیں جیسے کھانے والا پیالے کی طرف۔ کوئی عرض گزار ہوا کہ کیا اُن دنوں ہم کم ہوں گے؟ فرمایا: بلکہ اُن دنوں تمہاری تعداد بہت زیادہ ہوگی لیکن سیلاب کی جھاگ کی طرح ہوگے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں سستی ڈال دے گا۔ کوئی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اَلْوَهْن کیا ہے؟ فرمایا: کہ دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔ روایت کیا اسے ابوداؤد اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

تیسری فصل

۵۱۳۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَی اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِیْ قَوْمٍ اِلَّا کَثُرَ فِیْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَکَمَ قَوْمٌ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِیْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَیْهِمُ الْعَدُوُّ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جس قوم میں خیانت ظاہر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں میں رُعب ڈال دیتا ہے اور نہیں پھیلتا کسی قوم میں زنا مگر اُس میں موت کی کثرت ہو جاتی ہے اور نہیں کرتی کوئی قوم ناپ تول میں کمی مگر اُس کا رزق منقطع کر دیا جاتا ہے اور نہیں کرتی کوئی قوم حق کے خلاف فیصلے مگر اُس میں خونریزی پھیل جاتی ہے اور نہیں توڑتی کوئی قوم اپنا معاہدہ مگر اُن پر دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔ (مالک)

بَابُ الْاِنْذَارِ وَالتَّحْذِيْرِ — ڈرانے اور بچانے کا بیان

پہلی فصل

۵۱۳۷ عَنْ عِيَاضِ ابْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَلَا اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ وَّاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيٰطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَّاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَّا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهٗ نَائِمًا وَّيَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ اِذًا يَّثْلَغُوْا رَاْسِيْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَّبْعَثْ خَمْسَةً مِّثْلَهٗ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے خطبے میں فرمایا: آگاہ رہو کہ تمہارے رب نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں وہ باتیں سکھاؤں جو تمہیں معلوم نہیں (جن میں سے) آج مجھے یہ تعلیم دی ہے: ہر وہ مال جو میں نے بندے کو دیا حلال ہے اور میں نے اپنے سب بندوں کو خدا کی طرف رجوع کرنے والا بنایا ہے۔ بندوں کے پاس شیطان آتے ہیں اور انھیں اُن کے دین سے پھیر دیتے ہیں اور وہ چیزیں اُن پر حرام کر دیتے ہیں جو میں نے اُن پر حلال کی ہیں اور انھیں حکم دیتے ہیں کہ میرے ساتھ شرک کریں، جس کے لیے کوئی دلیل نہیں اُتاری گئی اور اللہ نے زمین والوں کی طرف دیکھا تو عرب و عجم والوں کو مبغوض رکھا سوائے باقی اہلِ کتاب کے۔ اور فرمایا کہ میں نے تمہیں بھیجا ہے کہ تمہارا امتحان لوں اور تمہارے ذریعے امتحان لوں اور تمہارے ساتھ میں نے کتاب اُتاری ہے جس کو پانی نہیں دھوتا، جس کو تم سوتے اور جاگتے پڑھتے ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ قریش کو جلا دوں۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر تو وہ میرا سر کچل دیں گے اور اُسے روٹی بنا چھوڑیں گے۔ فرمایا کہ تم انھیں وطن سے نکال دو جیسے تمہیں نکالا تھا، اُن سے جہاد کرو ہم جہاد کی طاقت دیں گے، خرچ کرو کہ ہم تمہارے اوپر خرچ کریں گے۔ تم ایک لشکر بھیجو تو ہم اُسی کے برابر پانچ بھیجیں گے اور فرماں برداروں کو لے کر نافرمانوں کو قتل کرو۔ (مسلم)۔

۵۱۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ اَلِهٰذَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب آیت: "اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈراؤ (۲۶: ۲۱۶)" نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھ گئے اور پکارنے لگے: اے بنی فہر! اے بنی عدی! یعنی قریش کی شاخوں، تمام اکٹھے ہو گئے تو فرمایا: بتاؤ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ وادی میں ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ سب نے کہا: ہاں ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ ہی بولتے دیکھا ہے۔ فرمایا: تو میں تمہیں پیش آنے والے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں۔ ابولہب نے کہا: سارا دن تیری بربادی ہو کیا اسی لیے ہمیں اکٹھے کیا تھا؟ اس پر

جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سورۂ لہب نازل ہوئی
(متفق علیہ)

وَفِي رِوَايَةٍ نَادَى يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ۔

ایک روایت میں ہے کہ ندا فرمائی: اے بنی عبد مناف! میری اور تمہاری مثال اُس آدمی جیسی ہے جس نے دشمن کو دیکھا تو اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لیے چلا پھر ڈرا کر مبادا وہ پہلے ہی پہنچ جائے اسلیے یا صباحاہ کہہ کر چلانے لگا۔

۵۱۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت: اور اپنے قریب والے رشتہ داروں کو ڈراؤ (۲۶:۲۱۴) نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا اور اکٹھے کرنے میں تعمیم و تخصیص فرمائی چنانچہ فرمایا: اے بنی کعب بن لوی! اپنی جانوں کو جہنم سے بچاؤ۔ اے بنی مُرّہ بن کعب! اپنی جانوں کو جہنم سے بچاؤ۔ اے بنی عبد شمس! اپنی جانوں کو جہنم سے بچاؤ۔ اے بنی عبد المطلب! اپنی جانوں کو جہنم سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! اپنی جان کو جہنم سے بچا۔ کیونکہ میں اللہ کے مقابلے پر تمہارے لیے کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ تمہارے لیے حق قرابت ہے جس کو میں اُس کی تری سے تر رکھتا ہوں۔
(مسلم)

وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَيَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ ابْنَ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا۔

اور متفق علیہ روایت میں فرمایا: اے گروہ قریش! اپنی جانوں کو خرید لو کیونکہ میں اللہ کے مقابلے پر تمہارے کام نہیں آ سکتا۔ اے بنی عبد مناف! میں اللہ کے مقابلے پر تمہارے کوئی کام نہیں آ سکتا۔ اے عباس بن عبد المطلب! میں اللہ کے مقابلے پر تمہارے کوئی کام نہیں آ سکتا۔ اے صفیہ، اللہ کے رسول کی پھوپھی! میں اللہ کے مقابلے پر تمہارے کام نہیں آ سکتا۔ اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال سے جو چاہو مانگ لو لیکن میں اللہ کے مقابلے پر تمہارے کوئی کام نہیں آ سکتا۔

دوسری فصل

۵۱۴۰ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتِي هٰذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری یہ اُمت رحم فرمائی گئی اُمت ہے۔ اسے آخرت میں عذاب نہیں ہوگا۔ اس کا عذاب دنیا میں فتنے، زلزلے اور قتل ہے۔ (ابو داؤد)

۵۱۴۱ وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ بَدَاَ نُبُوَّۃً وَّرَحْمَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ خِلَافَۃً وَّرَحْمَۃً ثُمَّ مُلْکًا عَضُوْضًا ثُمَّ کَائِنٌ جَبْرِیَّۃً وَّعُتُوًّا وَّفَسَادًا فِی الْاَرْضِ یَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِیْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ یُرْزَقُوْنَ عَلٰی ذٰلِکَ وَیُنْصَرُوْنَ حَتّٰی یَلْقَوُا اللّٰہَ۔ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ یہ کام نبوت و رحمت سے شروع ہوا، پھر خلافت و رحمت ہوگی، پھر بادشاہی کاٹ کھانے والی، پھر ظلم و جور، سرکشی اور زمین میں فساد ہوگا لوگ ریشم، شرمگاہوں اور شرابوں کو حلال ٹھہرا لیں گے، اس کے باوجود رزق دیے جائیں گے اور مدد کیے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے ملیں۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۵۱۴۲ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُکْفَأُ قَالَ زَیْدُ بْنُ یَحْیَی الرَّاوِیْ یَعْنِی الْاِسْلَامَ کَمَا یُکْفَأُ الْاِنَاءُ یَعْنِی الْخَمْرَ قِیْلَ فَکَیْفَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَقَدْ بَیَّنَ اللّٰہُ فِیْھَا مَا بَیَّنَ قَالَ یُسَمُّوْنَھَا بِغَیْرِ اسْمِھَا فَیَسْتَحِلُّوْنَھَا (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: سب سے پہلے جس کو اُلٹا کیا جائے گا۔ زید بن یحیٰی راوی نے کہا کہ اسلام کو جیسے شراب کے برتن کو اُلٹایا جاتا ہے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا واضح حکم فرما دیا ہے۔ فرمایا کہ اس کا کوئی اور نام رکھ کر حلال ٹھہرا لیں گے۔ (دارمی)

تیسری فصل

۵۱۴۳ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ النُّبُوَّۃُ فِیْکُمْ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًّا فَیَکُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّۃً فَیَکُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ نُبُوَّۃٍ ثُمَّ سَکَتَ قَالَ حَبِیْبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ کَتَبْتُ اِلَیْہِ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ اُذَکِّرُہٗ اِیَّاہُ وَقُلْتُ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بَعْدَ الْمُلْکِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِیَّۃِ فَسُرَّ بِہٖ وَاَعْجَبَہٗ یَعْنِیْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ نبوت تم میں رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ اسے اُٹھائے گا۔ پھر نبوت کے طریقے پر خلافت ہوگی اور رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اُٹھائے گا، پھر ہوگی بادشاہی کاٹ کھانے والی رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھائیگا پھر زبردستی کی بادشاہی ہوگی اور رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر نبوت کے طریقے پر خلافت ہوگی۔ پھر آپ خاموش ہوگئے۔ حبیب راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر بن عبد العزیز خلیفہ بنائے گئے تو میں نے یاد کروانے کے لیے یہ حدیث اُنھیں لکھ بھیجی اور کہا کہ مجھے اُمید ہے کہ آپ کاٹ کھانے والے بادشاہوں اور جابروں کے بعد امیر المؤمنین ہیں۔ حضرت عمر بن عبد العزیز خوش ہوئے اور اُنھیں یہ بات بہت پسند آئی۔ روایت کیا اسے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

(ختم شد مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دُوم)

جَدوَل

(مشکوٰۃ المصابیح مترجم۔ جلددوم)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب			میزان ابواب	تفصیل احادیث			میزان احادیث
۱	کتاب البیوع	۱۲۵	تا	۱۴۴	۲۰	۲۶۳۹	تا	۲۹۴۵	۳۰۷
۲	کتاب النکاح	۱۴۵	تا	۱۶۲	۱۸	۲۹۴۶	تا	۳۲۳۴	۲۸۹
۳	کتاب العتق	۱۶۳	تا	۱۶۶	۴	۳۲۳۵	تا	۳۲۹۷	۶۳
۴	کتاب القصاص	۱۶۷	تا	۱۷۰	۴	۳۲۹۸	تا	۳۲۹۷	۱۰۰
۵	کتاب الحدود	۱۷۱	تا	۱۷۶	۶	۳۳۹۸	تا	۳۴۹۰	۹۳
۶	کتاب الامارۃ والقضاء	۱۷۷	تا	۱۸۰	۴	۳۴۹۱	تا	۳۶۱۰	۱۲۰
۷	کتاب الجہاد	۱۸۱	تا	۱۸۱	۱	۳۶۱۱	تا	۳۷۱۳	۱۰۳
۸	کتاب آداب السفر	۱۸۲	تا	۱۹۰	۹	۳۷۱۴	تا	۳۸۸۴	۱۷۱
۹	کتاب الصید والذبائح	۱۹۱	تا	۱۹۳	۳	۳۸۸۵	تا	۳۹۷۷	۹۳
۱۰	کتاب الاطعمہ	۱۹۴	تا	۱۹۸	۵	۳۹۷۸	تا	۴۱۱۲	۱۳۵
۱۱	کتاب اللباس	۱۹۹	تا	۲۰۲	۴	۴۱۱۳	تا	۴۳۱۲	۲۰۰
۱۲	کتاب الطب والرقیٰ	۲۰۳	تا	۲۰۴	۲	۴۳۱۳	تا	۴۴۰۰	۸۸
۱۳	کتاب الرؤیا		×		×	۴۴۰۱	تا	۴۴۲۰	۲۰
۱۴	کتاب الآداب	۲۰۵	تا	۲۲۶	۲۲	۴۴۲۱	تا	۴۹۲۵	۵۰۵
۱۵	کتاب الرقاق	۲۲۷		۲۳۴	۸	۴۹۲۶	تا	۵۱۴۳	۲۱۸
	میزان		×		۱۱۰		×		۲۵۰۵

گدائے درِ اولیاء :- عبدالحکیم خان اختر

مجددی مظہری شاہجہان پوری